خاندانِ شریفی

شخصیات و معمولات مطب

مؤلفہ
حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری۔ پٹنہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

هو الشافی

خاندانِ شریفی

شخصیات و معمولات مطب

مؤلفہ
حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری - پٹنہ

Marfat.com

132437

اشاعت : ۲۰۰۱ء

قیمت : -/۱۵۰ روپے

غیر ممالک کے لیے : ۷ ڈالر

طابع وناشر: خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ-۴

Marfat.com

حرف آغاز

ہندوستان میں طب یونانی کو فروغ دینے اور اسے عوام میں مقبول بنانے میں خاندانِ شریفی کا بڑا اہم رول رہا ہے۔ اس میدان میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ اس خاندان کے اطباء کو شاہانِ مغلیہ کی سرپرستی بھی حاصل رہی۔ ان کے اجداد میں خواجہ عبدالحق اور خواجہ خاوند محمود عہد بابری میں ہندوستان آئے اور یہیں سکونت پذیر ہو گئے۔ خواجہ خاوند محمود زبردست عالم اور بزرگ ہستی تھے۔ ہمایوں بادشاہ آپ کا بڑا معتقد تھا۔ اسے آپ سے شرف بیعت بھی حاصل تھا۔ آپ کے اخلاف میں حکیم فاضل خاں اور حکیم اجمل خاں (اول) نے طبیب کی حیثیت سے بڑی شہرت پائی۔ حکیم فاضل خاں صاحب سے اطباء کا یہ سلسلہ آگے بڑھتا ہے۔ آپ کی تیسری پشت میں حکیم شریف خاں صاحب ہوئے۔ اشرف الحکما آپ کا خطاب تھا۔ آپ ہی کی نسبت سے یہ خانوادہ 'خاندانِ شریفی' کہلاتا ہے۔ آپ طبیبِ حاذق تھے۔ اس کے ساتھ تصنیف و تالیف کا بھی ذوق تھا۔ فن طب سے متعلق آپ کی کئی کتابیں اس زمانے میں کافی مقبول ہوئیں۔ اسی سلسلۃ الذہب کی سب سے زیادہ درخشاں اور اہم کڑی مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب (۱۸۶۸ء - ۱۹۲۷ء) تھے۔ آپ نابغۂ روزگار اور ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ آپ طبیبِ حاذق تھے، حافظ قرآن تھے، شاعر تھے اور شیداؔ تخلص کرتے تھے، سیاسی رہنما تھے، پیکر اخلاص تھے اور سب سے بڑھ کر بہترین انسان تھے۔ آپ ہندوستان کی تحریک آزادی کے صف اول کے رہنما تھے۔ آپ کی سیاسی بصیرت کے تمام رہنمایان وطن معترف تھے۔ آپ کی مقبولیت اور عظمت کی دلیل اس سے بڑی اور کیا ہو سکتی ہے کہ ۱۹۲۰ء میں کانگریس اور خلافت کمیٹی کے جو سالانہ اجلاس احمد آباد میں ہوئے، ان دونوں

Marfat.com

کی صدارت حکیم صاحب نے ہی فرمائی۔ اس سے قبل ۱۹۱۹ء میں مسلم لیگ کا جو سالانہ اجلاس امرتسر میں ہوا تھا، اس کی مسندِ صدارت کو بھی حکیم صاحب نے ہی رونق بخشی تھی۔ آپ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بانیوں میں بھی تھے اور اس کے پہلے امیر الجامعہ بھی بنے۔ آپ کے اردو و فارسی دیوان کو ڈاکٹر ذاکر حسین خاں صاحب نے جرمنی سے شائع کیا۔ آپ نے تصنیف و تالیف کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائی اور کئی اہم تصانیف بطور یادگار چھوڑیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور اور مقبول کتاب 'حاذق' ہے۔ اس کے اب تک سیکڑوں ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ دہلی میں ہندوستانی دواخانہ اور طبیہ کالج (قرول باغ) آپ ہی کی یادگار ہیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا طبیہ کالج آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔

خاندانِ شریفی نے کئی سو سال تک ہندوستان میں فن طب اور علم و ادب کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ اس خاندان کے جو اطبا نسلاً بعد نسلٍ اور بالتسلسل اس فن شریف سے منسلک رہے، ان کی تعداد ایک سو سے متجاوز ہے اور ان کے تلامذہ کا شمار کرنا تو کسی طرح ممکن ہی نہیں۔ ان میں بیشتر کے حالات پردۂ خفا میں ہیں اور جو ملتے بھی ہیں وہ مربوط اور منضبط شکل میں نہیں ملتے۔ لہذا ضرورت اس بات کی تھی کہ ان کے حالات زندگی کو مرتب کر کے منظر عام پر لایا جائے اور ان کے فنی و علمی کارناموں کو اجاگر کیا جائے تاکہ اس عہد زوال میں اس فن کے احیا اور فروغ کی جانب عوام و خواص متوجہ ہو سکیں۔ اس اہم کام کو حکیم سید محمد کمال الدین ہمدانی نے انجام دیا ہے۔ حکیم صاحب ایک طویل عرصہ تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اجمل خاں طبیہ کالج سے وابستہ رہے۔ درس و تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کا بھی طویل تجربہ رکھتے ہیں۔ امید ہے کہ خدا بخش لائبریری کی دیگر مطبوعات کی طرح اس کتاب کو بھی قبول عام نصیب ہوگا۔

محمد ضیاء الدین انصاری
ڈائرکٹر

فہرست

عناوین	صفحات
تعارف	۱
شجرۂ خاندان شریفی	۵
شجرۂ حکیم اجمل خاں (اول)	۹
شجرۂ حکیم حسین بخش	۱۱
خاندان شریفی	۱۳
مشاہیر خاندان شریفی	
اکمل الحکماء حکیم اکمل خاں	۱۵
اشرف الحکما حکیم محمد شریف خاں	۱۸
حکیم صادق علی خاں	۱۹
حکیم غلام محمد خاں	۲۰
حکیم غلام محمود خاں عرف حکیم محمود خاں	۲۰
حکیم غلام نبی خاں	۲۳
حکیم عبد النبی خاں	۲۴
شفاء الملک حکیم عبد الرشید خاں	۲۴
حکیم غلام مرتضی خاں	۲۵
حکیم غلام رضا خاں	۲۶
خان بہادر حکیم احمد سعید خاں	۲۸
حکیم غلام کبریا خاں	۲۹
حکیم واصل خاں (دوم)	۳۰
حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں	۳۱
حکیم محمد احمد خاں	۳۳
حکیم محمود احمد خاں	۳۴
مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں	۳۵
حکیم محمد جمیل خاں	۵۶
حکیم محمد نبی جمال سویدا	۵۸
حکیم ہاشم جان کیف دہلوی	۵۹
حکیم حبیب احمد خاں اشعر	۵۹
حکیم محمد ظفر احمد خاں	۶۰
حکیم محمد شریف خاں	۶۱
خاندان شریفی کی یادگاریں	۶۳
مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی یادگاریں	۶۹
خاندان شریفی کے نامور شاگردان	
حکیم مولوی میرزا محمد کامل	۸۱
حکیم سید محمد جواد دہلوی	۸۳
حکیم قاسم علی خاں	۸۴
حکیم پیر جی عبد الرزاق	۸۵
حکیم محمد امین الدین	۸۵
شفاء الملک حکیم رشید خاں	۸۶
مولوی حکیم سید علی آشفتہ لکھنوی	۸۷

Marfat.com

عناوین	صفحات
حکیم شہزادہ غلام محمد	۹۱
حکیم الحاج مولوی عبد الوہاب صاحب انصاری	۹۲
حکیم ذکی احمد خاں	۹۴
حکیم الیاس خاں شروانی	۹۶
علامہ حکیم محمد کبیر الدین	۱۰۰
حکیم محمد عبد الواحد	۱۰۷
فخر الحکما حکیم سید ضیاء الحسن	۱۰۹
حکیم سید نور الحسن	۱۱۰
فخر الحکماء حکیم سید ضیاء الحسن	۱۱۲
آصفیہ طبیہ کالج بھوپال	۱۱۴
حکیم سید قمر الحسن	۱۱۶
شفاء الملک الحاج حکیم محمد حسن قرشی	۱۱۷
حکیم آفتاب احمد قرشی	۱۲۷
حکیم ریاض احمد قرشی	۱۲۹
حکیم سعید احمد قرشی	۱۲۹
اقبال احمد قرشی	۱۳۰
حکیم نور علی نور مشہدی	۱۳۲
حکیم علی رضا خاں	۱۳۴
حکیم سید محمد حفظ الرحمٰن	۱۳۴
حکیم میر انوار احمد	۱۳۸

عناوین	صفحات
معمولات مطب اطباے خاندان شریفی	۱۴۵
امراض راس	
صداع حار	۱۴۷
صداع بارد	۱۴۸
درد شقیقہ ونزلہ	۱۴۸
نزلہ	۱۴۸
ضعف دماغ	
سرسام	۱۵۰
صرع (مرگی)	۱۵۳
فالج ولقوہ	۱۵۴
سدر ودوار	۱۵۵
مالیخولیا	۱۵۵
امراض عین	
رمد وآشوب چشم (آنکھ دُکھنا)	۱۵۷
امراض اُذن (کان کے امراض)	۱۵۹
امراض انف (ناک کے امراض)	۱۶۱
امراض فم ولسان	
قلاع	۱۶۱
امراض اسنان ولثہ	
مسوڑھوں کا ورم	۱۶۲
امراض حلق، صدر وریہ	

Marfat.com

عناوین	صفحات
حلق کا درد و ورم	۱۶۴
نفث الدم	۱۶۶
ذات الجنب	۱۶۸
سعال	۱۶۹
ربو	۱۷۰
دمہ	۱۷۰
امراض قلب	
غشی	۱۷۱
خفقان	۱۷۱
وجع القلب	۱۷۴
امراض معدہ، جگر و طحال	
فواق (ہچکی)	۱۷۷
اسہال معدی و کبدی	۱۷۸
تخمہ و ہیضہ	۱۸۰
ضعف معدہ و سوء ہضم	۱۸۱
امراض جگر و طحال	
ضعف جگر	۱۸۲
سوء القنیہ واستسقاء	۱۸۳
سدد جگر و طحال	۱۸۳
یرقان	۱۸۴
ورم جگر	۱۸۴
ورم و عظم طحال	۱۸۵
امراض امعاء	
زحیر (پیچش)	۱۸۵
قولنج	۱۸۷
بواسیر	۱۸۸
خروج مقعد	۱۹۰
دیدان امعاء	۱۹۰
امراض گردہ و مثانہ	
سلس البول	۱۹۱
ذیابیطس	۱۹۱
احتراق بول	۱۹۲
درد کمر	۱۹۲
درد گردہ	۱۹۳
حصاۃ گردہ و مثانہ	۱۹۴
سوزاک	۱۹۴
احتباس بول	۱۹۶
بول الدم	۱۹۶
امراض اعضائے تناسل مردانہ	
جریان	۱۹۶
سرعت انزال	۱۹۷
امراض اعضائے تناسل زنانہ	
سیلان الرحم	۱۹۷
استحاضہ و کثرت طمث	۱۹۸
احتباس حیض و نفاس	۱۹۸
ورم رحم	۱۹۹
اختناق الرحم	۲۰۰

عناوین	صفحات
امراض عامہ	
حمی غِب (تجاری بخار)	۲۰۲
حمی رُبع (چوتھیا بخار)	۲۰۲
تپ دق	۲۰۳
حصبہ وجدری وموتی جھرا	۲۰۶
فسادخون وامراض جلد	
فسادخون	۲۰۷
توبا	۲۰۹
شقاق جلد	۲۱۰
بثورات (پھنسیاں اور پھوڑے)	۲۱۰
شری (پتی)	۲۱۱
بَہق وبَرص	۲۱۱
آتشک	۲۱۲
اورام	
ورم غدد	۲۱۳
مہاسے، چھیپ	۲۱۳
خارش	۲۱۳
اوجاع	
وجع مفاصل یانقرس	۲۱۴
امراض حاملہ	
ضیق اندام نہانی	۲۱۶
اسقاط حمل	۲۱۷
امراض اطفال	
سوءہضم	۲۱۸

عناوین	صفحات
عطاشِ اطفال	۲۱۸
سرسام اطفال	۲۱۹
ذات الجنب اطفال یاذبہ اطفال	۲۱۹
قُلاع اطفال (منہ آنا)	۲۲۰
امراض راس	
ضعف دماغ، نسیان، دوار (چکر)	۲۲۰
صداع (دردسر) اور سر کا بھاری پن	
بے خوابی	۲۲۰
بالوں کے امراض	۲۲۱
صرع (مرگی) مالیخولیا، واہم (خواب میں ڈرنا) جنون (پاگل پن) ہسٹریا وغیرہ	۲۲۱
مالیخولیا	۲۲۱
فالج ولقوہ، تشنج، خدر، رعشہ	۲۲۱
استرخا، ضعف اعصاب اور اعصابی درد	۲۲۱
امراض چشم	۲۲۱
امراض اذن	۲۲۲
امراض انف	۲۲۲
امراض دہن، اسنان ولثہ	۲۲۲
منہ کے دانے چھالے اور سرخی وغیرہ	۲۲۲
لکنت	۲۲۲
امراض حلق	۲۲۲
خنازیر	۲۲۲

عناوین	صفحات
نزلہ، زکام، سعال، ضیق النفس	۲۲۲
امراض صدر	
وجع الصدر، سل ودق	۲۲۳
شہیقہ (کالی کھانسی)	۲۲۳
امراض قلب	۲۲۳
امراض کبد	۲۲۴
ورم جگر	۲۲۴
استسقاء (جلندھر)	۲۲۴
امراض معدہ وامعاء	
سوء ہضم اور فاسفیٹ کا پیشاب سے اخراج	۲۲۴
امراض امعاء، ضعف امعاء، ورم امعاء، قروح امعاء، سنگرہنی، اسہال، قبض اور قولنج	۲۲۵
زحیر (پیچش)	۲۲۵
زحیر امیبائی	۲۲۵
قبض وسوء ہضم	۲۲۵
دیدان امعاء	۲۲۶
بواسیر	۲۲۶
سنگرہنی	۲۲۶
قروح امعاء	۲۲۶
امراض طحال	۲۲۶
امراض کلیہ ومثانہ	۲۲۶
حصاۃ کلیہ ومثانہ	۲۲۷
التہاب کلیہ	۲۲۷
ذیابیطس	۲۲۷
بول کیلوسی	۲۲۷
بول زلالی	۲۲۷
تقطیر بول	۲۲۷
بول فی الفراش	۲۲۷
جلدی امراض وفساد خون	
برص	۲۲۸
خنازیر	۲۲۸
خارش (جرب وحکہ)	۲۲۸
شری (پتی)	۲۲۸
حمیات	
حمی تیفودیہ (ٹائیفائیڈ)	۲۲۸
حمی اجامیہ (ملیریا)	۲۲۸
امراض مفاصل	۲۲۹
درد کمر	۲۲۹
امراض مخصوصہ مرداں	
ضعف باہ	۲۲۹
جریان وذکاوت حس	۲۲۹
لذت وامساک	۲۳۰
ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ قلب	۲۳۰
ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ عامہ	۲۳۰
ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ گردہ	۲۳۰

Marfat.com

عناوین	صفحات
ضعفِ باہ بوجہ قلت مادہ منویہ	۲۳۰
ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ جگر	۲۳۰
ضعفِ باہ بوجہ زیادتی عمر	۲۳۱
ضعفِ باہ نفسیاتی	۲۳۱
ضعفِ باہ بحالت زیادتی عمر وضغط الدم قوی	۲۳۱
ضعفِ باہ بحالت شباب و ضغط الدم ضعیف	۲۳۱
سرعت انزال	۲۳۱
فقدان حیوان منوی	۲۳۱
امراض مخصوصہ نسواں	
خارش، ورم وزخم فرج واندام نہانی	۲۳۲
احتباس الطمث بوجہ ضعف عامہ	۲۳۲
مٹاپا (فربہی)	۲۳۲
استحاضہ وکثرت طمث	۲۳۲
عسر الطمث	۲۳۲
سیلان الرحم	۲۳۲
ورم رحم	۲۳۳
عقر	۲۳۳
امراض اطفال	
ام الصبیان، مرگی، تشنج	۲۳۳
دیدان امعاء	۲۳۳
غطاش	۲۳۳
نزلہ، زکام، کھانسی، ڈبہ اطفال	۲۳۳

عناوین	صفحات
نفخ، اپھارہ، درد شکم، قے	۲۳۴
اسہال	۲۳۴
خروج المقعد (کانچ نکلنا)	۲۳۴
بول فی الفراش	۲۳۴
دق الاطفال	۲۳۴
ضروری المطب قرابادینی ادویۂ مرکبہ	۲۳۵
ہندوستانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ قرابادینی مرکبات	۲۳۸
ہندوستانی دواخانہ کے تیار کردہ مخصوص مرکبات	۲۸۰
کتابیات	۳۰۳
معمولات مطب خاندان شریفی سے متعلق اہم کتب	۳۰۶
ضمیمہ	
حکیم عبدالحمید مرحوم	۳۰۹
حکیم محمد سعید دہلوی	۳۱۴
ہمدرد دواخانہ دہلی (وقف) کی تیار کردہ مخصوص ادویہ مرکبہ	۳۱۶

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف

خاندان شریفی دہلی کے ایک نامور طبی خاندان کی حیثیت سے مشہور و معروف ہے۔ حکیم واصل خاں فرزند حکیم فاضل خاں عالمگیر کے زمانے میں آگرہ سے دہلی آکر آباد ہوئے۔ آپ خاندان شریفی کے پہلے فرد ہیں جو آگرہ سے دہلی آئے اور بعہدۂ طبابت فائز ہوئے۔ آپ کو حضرت رسول نما سے خصوصی عقیدت تھی اور انہی کی دعاؤں کے اثر سے آپ کے دونوں فرزندان حکیم اکمل خاں اور حکیم اجمل خاں صاحب علم و فضل ہوئے۔(خواص الجواہر ص ۳ و مقدمہ حمیات قانون ص ۱۴) حکیم واصل خاں نے عمر طویل پائی اور عہد محمد شاہی میں ۳ شعبان کو وفات پائی۔(اجمل میگزین فروری ۱۹۳۶ء ص ۳۱)۔

حکیم اکمل خاں کو محمد شاہ نے عظیم آباد پٹنہ کے نواح میں دو لاکھ کی جاگیر دی تھی۔ ان کے دو فرزند حکیم سعید خان اور حکیم محمد شریف خاں ہوئے جو ذی علم و فضل تھے۔ جیسا کہ حکیم محمود خاں نے قانون شریفیہ میں لکھا ہے۔

حکیم اجمل خاں اول ملا علی داؤد کے فرزند اصغر اور حکیم فاضل خاں کے براد اصغر تھے۔ آپ کی تعلیم حکیم علوی خاں کی نگرانی میں ہوئی اور تحصیل علم کے بعد گھر پر مطب شروع کیا۔ حکیم محمد شریف خاں نے علاج الامراض میں اکثر نسخے آپ کے حوالے سے لکھے ہیں۔(اجمل میگزین ماہ فروری ۱۹۳۶ء ص ۳۷)

حکیم محمد شریف خاں فرزند حکیم محمد اکمل خاں محمد شاہ کے عہد میں ۱۱۳۸ھ / ۱۷۳۵ء میں پیدا ہوئے۔ علم طب کی تعلیم اپنے والد حکیم اکمل خاں اور عم مکرم حکیم محمد اجمل خاں اول سے حاصل کی۔ عملی مہارت حکیم محمد اجمل خاں (اول) کے مطب

Marfat.com

میں حاصل کی اور شاہ عالم کے عہد کے نہایت کامیاب اور فاضل طبیب ہوئے۔ (اجمل میگزین فروری ۱۹۲۶ء)۔ آپ کا مطب شریف منزل بلی ماران دہلی میں نہایت کامیاب ہوا۔ آپ کو مطب کے علاوہ تصنیف و تالیف سے بہت دلچسپی تھی۔ آپ نے مختلف علوم و فنون میں کتب تصنیف و تالیف فرمائیں۔ علم طب میں حاشیہ کلیات نفیسی، فواید شریفیہ یعنی شرح اسباب، علاج الامراض، عجالۂ نافعہ، خواص الجواہر، ترجمہ و شرح حمیات قانون، تالیف شریفی آپ کی مشہور تصانیف سے ہیں۔

حکیم محمد شریف خاں شاہ عالم کے دربار میں طبیب رہے۔ بادشاہ آپ کی بہت عزت کرتا تھا اور آپ کی قابلیت اور حذاقت کا معترف تھا۔ شریف خان کو طبی خدمات کے صلہ میں بادشاہ نے جاگیر اور اشرف الحکماء کا خطاب بھی دیا تھا جیسا کہ آپ کے خاندانی دستاویزات سے واضح ہے۔

حکیم مرزا محمد کامل (شہید رابع علیہ الرحمہ) جن کا مزار اقدس موری دروازہ میں پنجہ شریف کے نام سے مشہور ہے، آپ کے ممتاز شاگرد تھے جن کا ذکر مولانا محمد حسین آزاد نے ''آب حیات'' میں صفحہ ۴۵۶ پر واضح طور سے کیا ہے۔

حکیم محمد شریف خان کی نسل میں حکیم صادق علی خاں، حکیم غلام مرتضیٰ خاں، حکیم احمد سعید خاں، حکیم غلام رضا خاں، حکیم غلام کبریا خاں، حکیم غلام محمود خاں عرف حکیم محمود خاں، حکیم محمد واصل خاں (دوئم)، حکیم عبدالمجید خاں، حکیم محمد احمد خاں، حکیم محمود احمد خاں، حکیم مجید احمد خاں، حکیم محمد ظفر احمد خاں، حکیم محمد شریف خاں (دوئم)، مسیح الملک حکیم اجمل خاں، حکیم محمد جمیل خاں اور حکیم محمد نبی خاں دہلی کے نامی گرامی طبیب ہوئے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے خاندان شریفی کے طبی کارناموں کو فروغ دے کر بام عروج پر پہنچایا۔ ریاست رامپور سے آپ کا خصوصی تعلق رہا۔ آپ نے آزادیٔ ہند کے لیے مہاتما گاندھی کے ساتھ خصوصی جد و جہد فرمائی۔ آزادی ہند میں آپ کی حیثیت ممتاز

رہی۔ طب اور آیورویدک کو ہندوستان میں بہت فروغ دیا۔ آیورویدک اور طب کے حقوق کے تحفظ کے لیے آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس قائم کی۔ آیورویدک کی مستند کتب کا ترجمہ بزبان اردو آپ ہی کے ایما سے شایع ہوا۔ قرولباغ دہلی میں آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج کی بناء ۲۹؍مارچ ۱۹۱۶ء میں گورنر جرنل لارڈ ہارڈنگ کے ہاتھوں کرائی اور اس کا افتتاح مہاتما گاندھی جی کے ہاتھوں ۱۳؍فروری ۱۹۲۱ء میں کرایا۔ آپ نے اس کالج میں شعبۂ ریسرچ و تحقیق بھی قائم کیا۔ آپ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے بانیان میں سے تھے اور تاحیات امیر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے عہدہ پر فائز رہے۔

آپ نے مرکبات کی تیاری کی جانب بھی خصوصی توجہ فرمائی اور اسی سلسلہ میں ہندوستانی دواخانہ قائم کیا جس نے بہت فروغ پایا اور جیساکہ اس کی فہرست جامع سے واضح ہوتا ہے اور یہ فہرست ہی دیگر دواخانوں کے لیے ایک رہبر ثابت ہوئی۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی وفات ۲۸/۲۹؍کی درمیانی شب میں ۱۹۲۷ء میں رامپور میں ہوئی۔ اور دفن ۲۹؍دسمبر کو درگاہ حسن رسول نما میں واقع ہوا۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی وفات کے بعد ہندوستان میں علم طب کو فروغ حکیم الحاج عبدالحمید صاحب بانی و چانسلر جامعہ ہمدرد، ہمدرد نگر تغلق آباد نئی دہلی و چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے دیا۔ آپ نے آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی کو بھی فروغ دیا اور طب کے حقوق کے تحفظ کے لیے سخت جدوجہد فرمائی۔ آپ کی سرپرستی، رہبری اور رہنمائی میں علم طب ہندوستان میں بام عروج پر پہنچا۔ ہمدرد دواخانہ وقف دہلی کے ذریعہ مرکبات کی تیاری پر خصوصی توجہ فرمائی اور اس دواخانہ کی شاخیں تمام ہندوستان میں پھیل گئیں جن سے اطبا اور بنی نوع انسان نے خاطر خواہ فواید حاصل کیے۔

اطبائے خاندان شریفی نے اصول علاج، مطب اور معالجات پر خصوصی توجہ فرمائی اور اسی اصول علاج، مطب اور معالجہ پر ہندوستان کے اکثر اطبا عامل ہوئے۔ اور اطبائے خاندان شریفی نے طب کا جو فارماکوپیا تیار کیا اس میں آیورویدک سے بھی خاطر خواہ

استفادہ کیا اور یہ فارماکوپیا طب و آیورویدک کا ایک جامع اور مفید فارماکوپیا قرار پایا جس سے اطبائے ہند نے خاطر خواہ فوائد حاصل کیے۔

علم طب جو ہمارے سامنے ہے اس کی بقا اور دوام کے لیے اطبائے خاندان شریفی نے جو جد و جہد فرمائی، وہ تاریخ میں یادگار اور ہندوستان و پاکستان میں مقبول عام ہے۔ پیش نظر کتاب میں اسی کا انتخاب پیش کرنے کی سعادت خاکسار نے حاصل کی ہے۔ فافہم و التدبر۔

پروفیسر حکیم سید محمد کمال الدین حسین

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ خاندان شریفی

- ملا علی قاری
  - ملا علی داؤد
    - حکیم فاضل خاں
      - حکیم واصل خاں
        - حکیم محمد اکمل خان
        - حکیم محمد اجمل خاں (دوم)
          - حکیم مہدی خاں
            - حکیم محمد مظفر حسین خاں
              - فرزند
                - حکیم فدا احمد
          - حکیم عادل خاں
            - حکیم واصل خاں ثانی
              - دختر منسوبہ حکیم عبد الطیف خاں
          - دختر منسوبہ حکیم لقا خاں
          - حکیم محمد عاقل خاں
          - دختر منسوبہ حکیم مہدی خاں بن حکیم احمد خاں
          - دختر منسوبہ حکیم شریف خاں
    - حکیم اجمل خاں (اول)

Marfat.com

شجرہ حکیم محمد اکمل خاں

حکیم محمد اکمل خاں

اشرف الحکماء حکیم محمد شریف خاں

حکیم حسین بخش خاں عرف حکیم بجن خاں　　حکیم حسن بخش خاں　　حکیم محمد اشرف خاں

حکیم شرف الدین خاں　　حکیم صادق علی خاں　　حکیم امام بخش

حکیم عبدالحکیم

حکیم غلام محمد خاں　　حکیم غلام محمود خاں ☆　　حکیم غلام مرتضی خاں ☆

حکیم غلام اللہ خاں　　حکیم غلام نبی ☆　　حکیم عبدالعزیز　　حکیم غلام رسول

دختر منسوبہ حکیم اجمل خاں　　حکیم عبدالحمید خاں　　حکیم غلام مصطفی

حکیم عبدالصمد خاں　　حکیم عزیزالرحمن

☆ (اگلے صفحے پر)

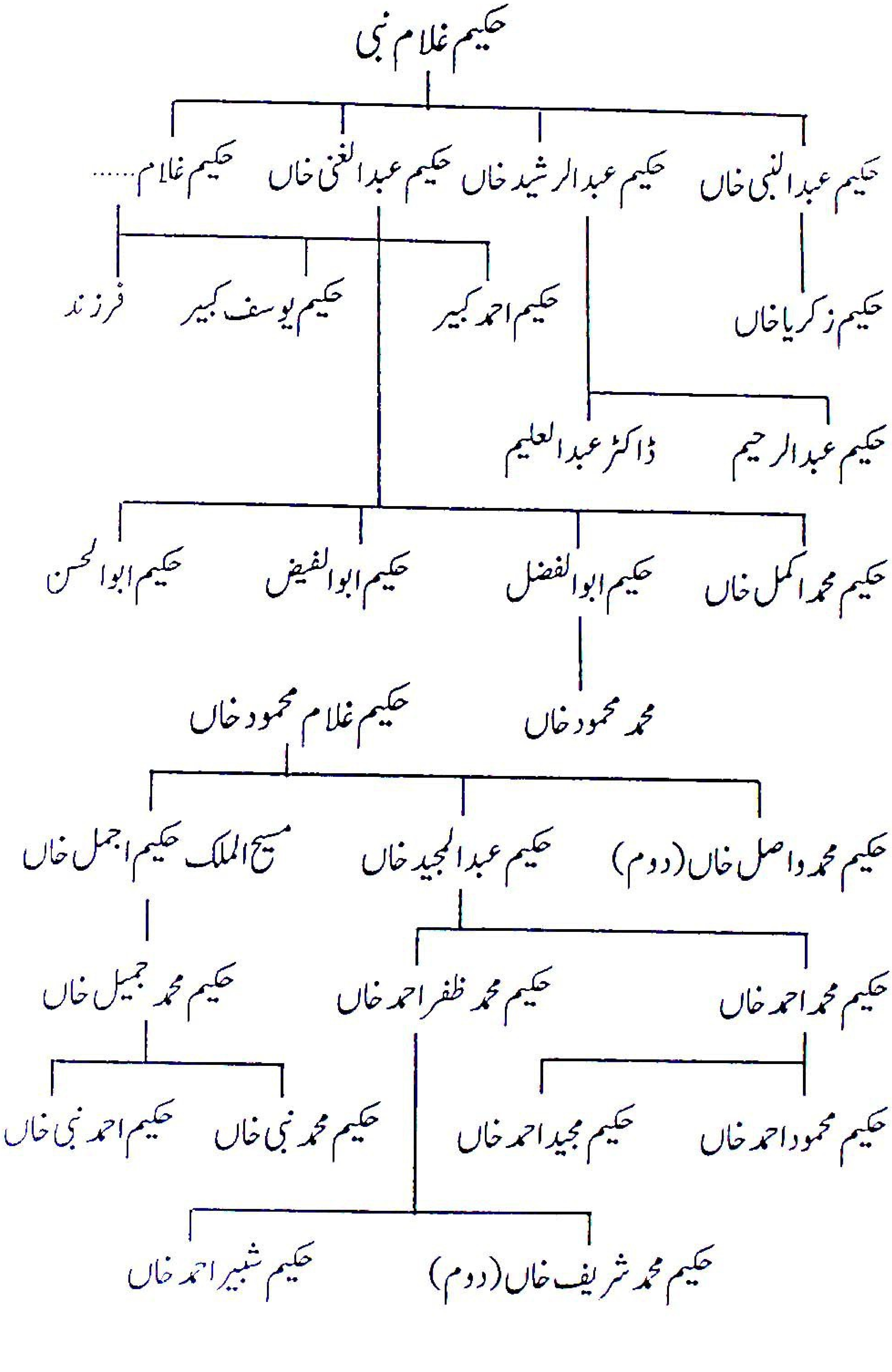
حکیم غلام نبی
حکیم عبدالنبی خاں
حکیم عبدالرشید خاں
حکیم عبدالغنی خاں
حکیم غلام......
حکیم زکریا خاں
حکیم احمد کبیر
حکیم یوسف کبیر
فرزند
حکیم عبدالرحیم
ڈاکٹر عبدالعلیم
حکیم محمد اکمل خاں
حکیم ابوالفضل
حکیم ابوالفیض
حکیم ابوالحسن
محمد محمود خاں
حکیم غلام محمود خاں
حکیم محمد واصل خاں (دوم)
حکیم عبدالمجید خاں
مسیح الملک حکیم اجمل خاں
حکیم محمد احمد خاں
حکیم محمد ظفر احمد خاں
حکیم محمد جمیل خاں
حکیم محمود احمد خاں
حکیم مجید احمد خاں
حکیم محمد نبی خاں
حکیم احمد نبی خاں
حکیم محمد شریف خاں (دوم)
حکیم شبیر احمد خاں

Marfat.com

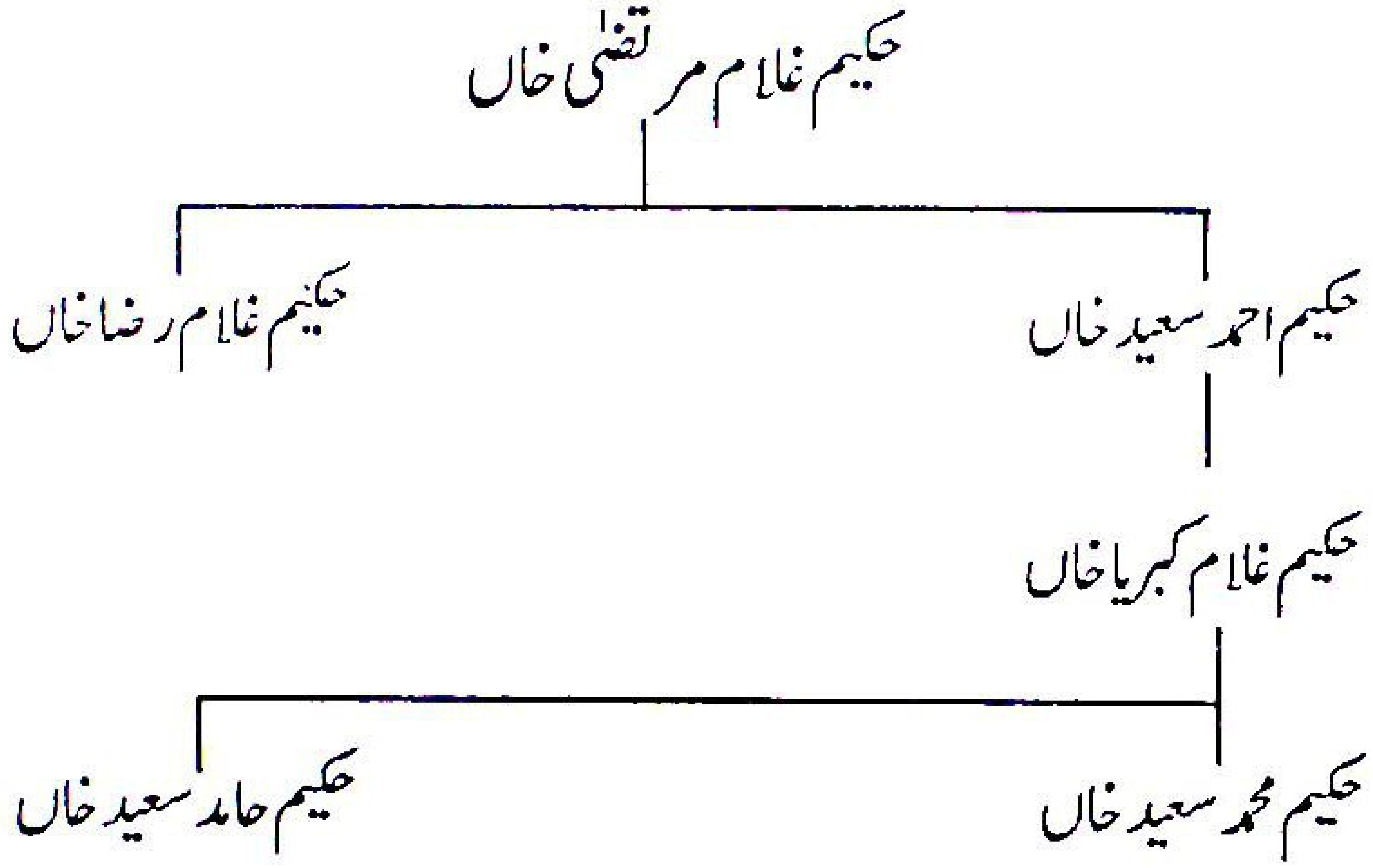
حکیم غلام مرتضیٰ خاں
حکیم احمد سعید خاں
حکیم غلام رضا خاں
حکیم غلام کبریا خاں
حکیم محمد سعید خاں
حکیم حامد سعید خاں

Marfat.com

شجرہ حکیم اجمل خاں (اول)

- حکیم بقا خاں
  - حکیم وفا خاں
    - حکیم محمد ذکا خاں
    - حکیم محمد لقا خاں
      - حکیم حمزہ علی
        - حکیم رستم علی
          - حکیم امیر علی
        - حکیم فضل علی
          - حکیم مہر علی
      - حکیم وارث علی
        - حکیم تراب علی خاں
          - حکیم ولایت علی
            - حکیم الطاف حسین
            - حکیم شریف حسین
          - حکیم ولایت حسین
            - حکیم احمد حسین
              - حکیم واحد حسین
                - حکیم شاہد حسین
              - حکیم الناس حسین
                - حکیم لائق حسین
          - حکیم فیض علی
            - حکیم احمد حسین
            - حکیم محمد حسبن
        - حکیم برکت علی خاں ☆

☆(اگلے صفحے پر)

حکیم شاہد حسین

- اشتیاق حسین
- انتظام حسین
- مختار حسین
- امتیاز حسین

حکیم برکت علی خاں

- حکیم احمد علی خاں
  - حکیم رحمت اللہ
    - حکیم وحید اللہ خاں
  - حکیم حبیب اللہ خاں
    - حکیم سعید اللہ خاں
  - حکیم امیر اللہ خاں
    - حکیم احسان اللہ
      - حکیم عبید اللہ
      - حکیم محمد اللہ
      - حکیم احمد اللہ
      - حکیم انوار اللہ

Marfat.com

شجرہ حکیم حسین بخش

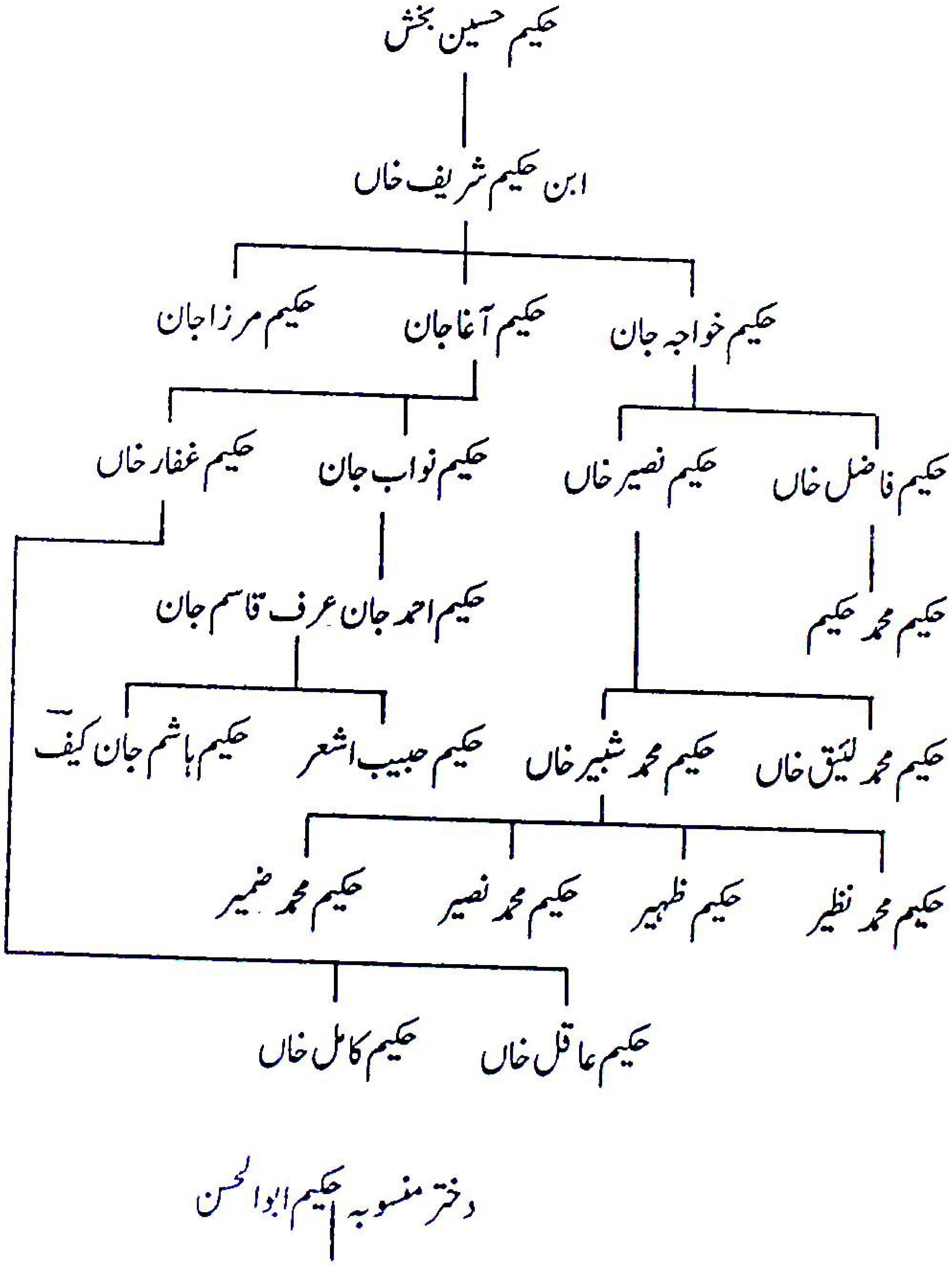

Marfat.com

Marfat.com

مسیح الملک حکیم اجمل خاں

۱۸۶۳-۱۹۲۷ء

Marfat.com

Marfat.com

مشاہیر خاندان شریفی

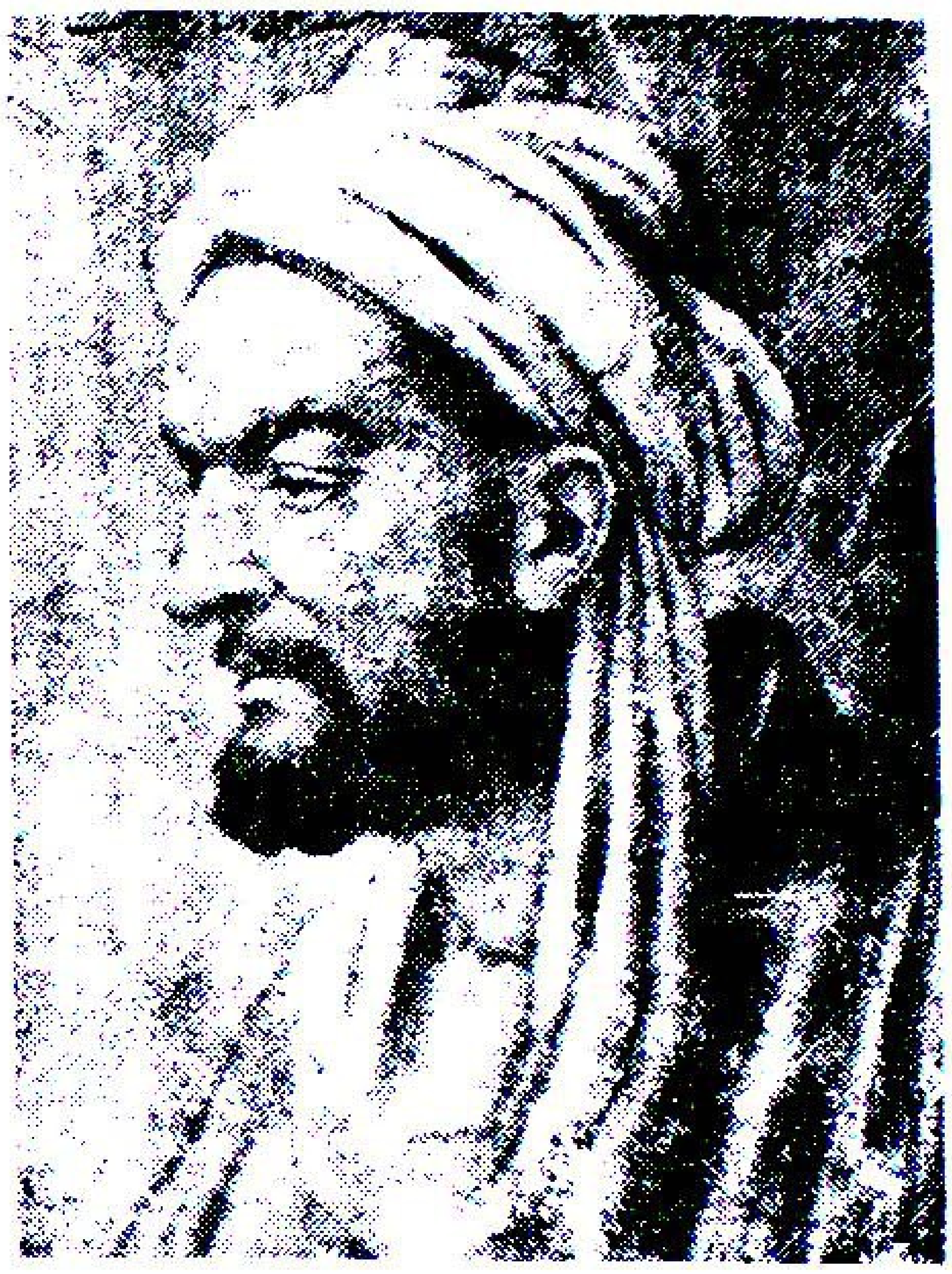

شیخ الرئیس ابوعلی حسین بن عبداللہ بن سینا

۹۸۰ - ۱۰۳۷

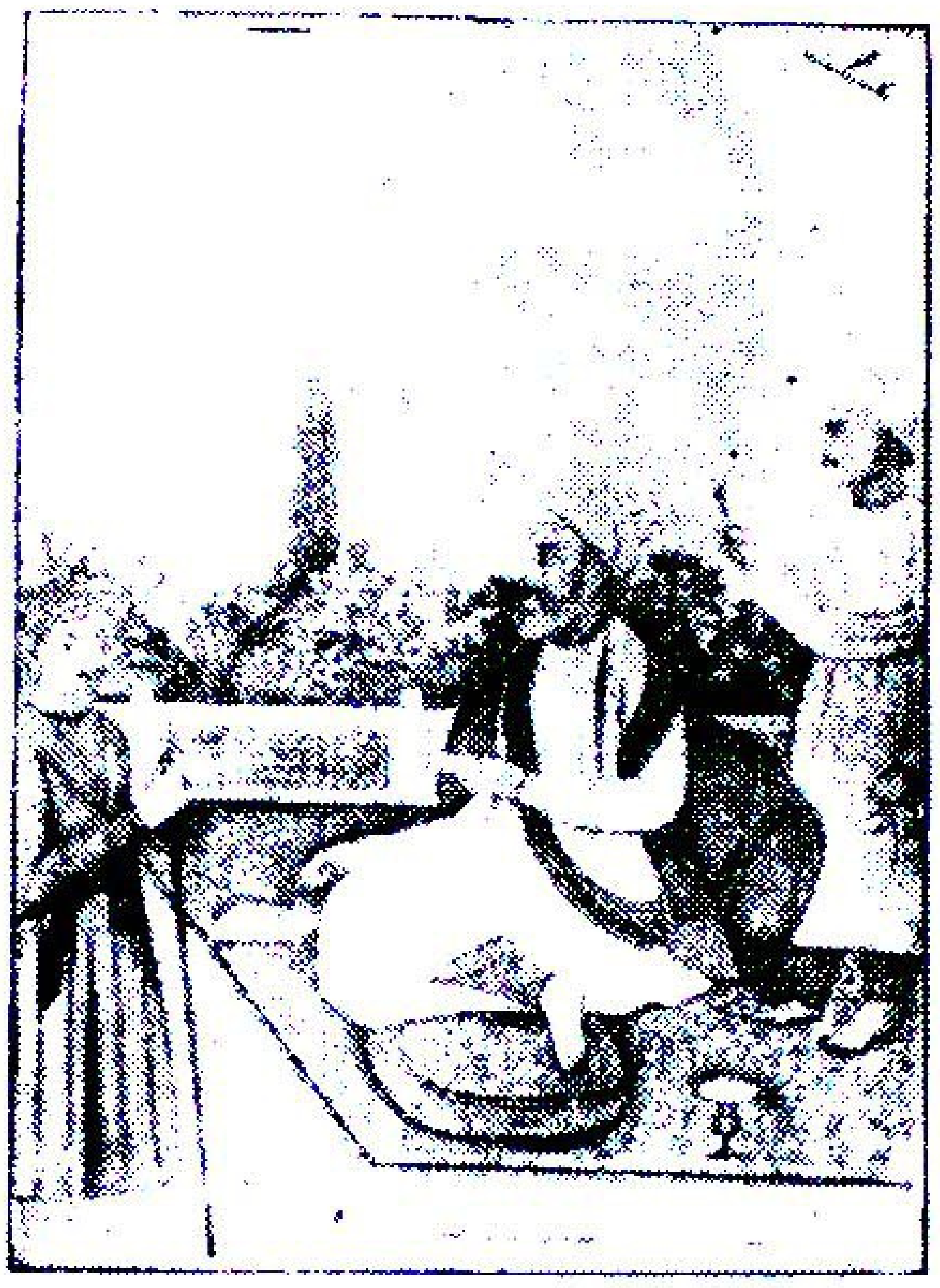

حکیم محمد شریف خاں دہلوی

۱۷۲۵-۱۸۰۷ء

حکیم واصل خاں دہلوی

م۔ ۱۹۰۴ء

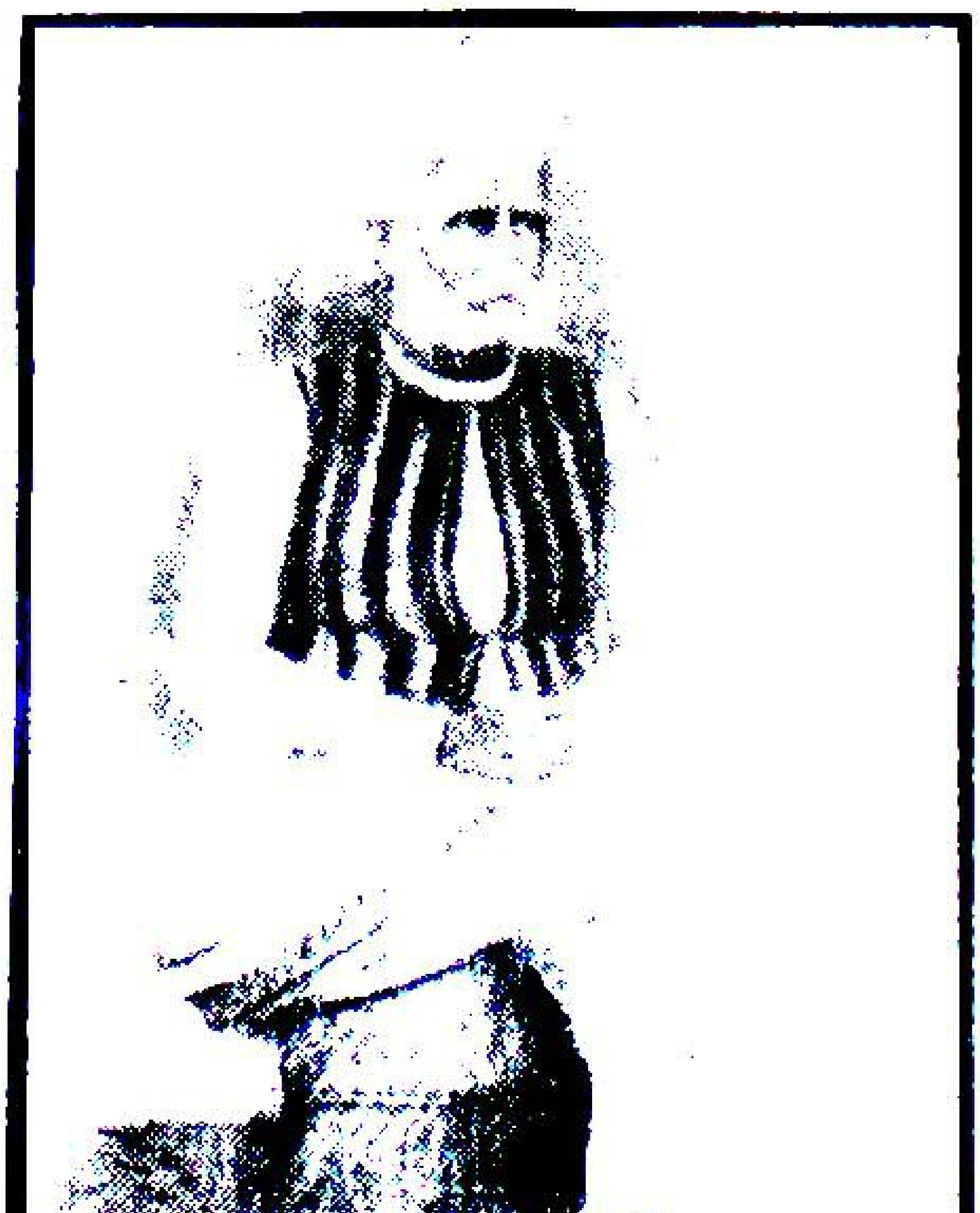

حکیم محمود خاں دہلوی

Marfat.com

حکیم عبدالمجید خاں دہلوی

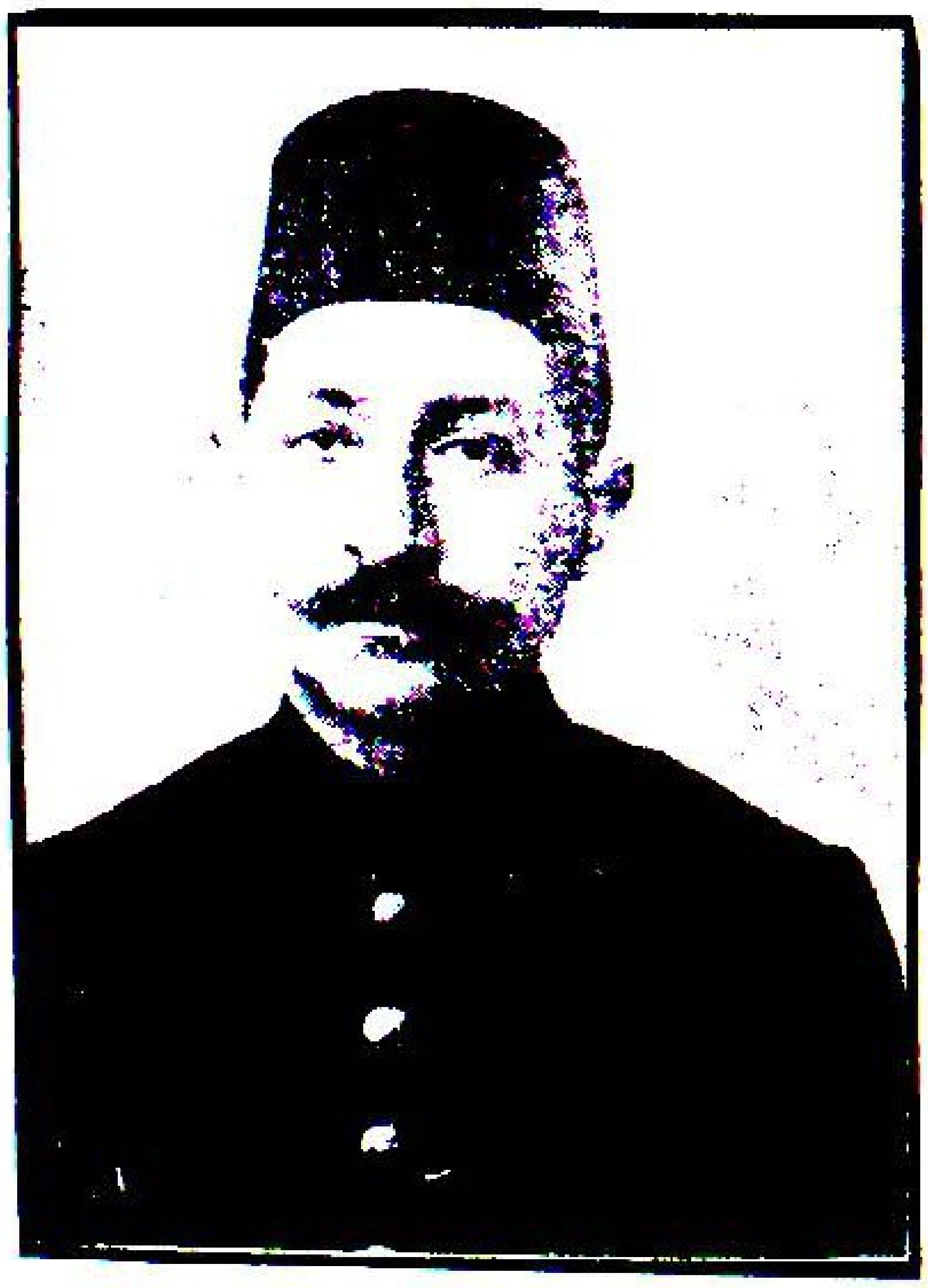

حکیم محمد جمیل خاں دہلوی
پیدائش: ۱۸۹۸ء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاندان شریفی

خاندان شریفی کے اسلاف ترکستان کے مشہور شہر کاشغر کے ساکن تھے۔ شہنشاہ بابر نے جب ہندوستان پر حملہ کیا تو اس خاندان نے بھی رفاقت کی۔ شہنشاہ نے اس خاندان کی بہت عزت کی۔ خواجہ عبدالحق (ابن خواجہ کلاں خواجہ عبداللہ ابن خواجہ عبیداللہ احرار متوفی ۸۹۵ھ/۱۴۸۹ء) پہلے فرد ہیں جن کا ورود ہندوستان میں ہوا۔ اسی زمانے میں ان کے بڑے بھائی خواجہ خاوند محمود یہاں آئے۔ ہمایوں نے ان سے بیعت کی۔ لیکن بعد میں جب وہ غوث گوالیاری کے بھائی شیخ پھول کے حلقہ میں داخل ہوئے تو خواجہ خاوند بددل ہو کر کابل چلے گئے۔

خواجہ خاوند محمود، خاندان شریفی کے پہلے طبیب ہیں۔ عمادالدین محمود شیرازی سے انھیں شرف تلمذ حاصل تھا۔ لیکن اس طبی خانوادہ کی کڑیاں تسلسل کے ساتھ ملا علی داؤد کے فرزندان حکیم فاضل خاں اور حکیم اجمل خاں اول سے شروع ہوتی ہیں۔ ملا علی قاری کے پوتے حکیم فاضل خاں نے سب سے پہلے طبی میدان میں قدم رکھا اور تھوڑے ہی عرصہ میں طبی حیثیت سے وقار حاصل کیا۔ حکیم فاضل خاں کے بعد اس خاندان میں متعدد نامور طبیب پیدا ہوئے، جنھوں نے نہ صرف فن طب میں شہرت پائی بلکہ علوم مروجہ میں کامل دستگاہ رکھنے کی وجہ سے علمی حیثیت سے بھی امتیاز حاصل کیا۔ اس خاندان کی یہ بڑی خصوصیت رہی کہ وہ ہمیشہ اپنے خاندانی روایات کو قائم رکھنے کی سعی میں مصروف رہے۔

اکبر کے عہد سے اورنگ زیب کے ابتدائی عہد تک اس خاندان کے بزرگوں نے

Marfat.com

قیام اکبر آباد (آگرہ) میں رہا۔ حکیم شریف خاں نے لکھا ہے کہ وہ مکان جس میں یہ بزرگ ساکن تھے، صابن کٹرہ، آگرہ میں تھا۔

تاریخ کے اس دور میں جب کہ شمالی ہند میں مغلیہ دور حکومت اور اس کے بعد شاہان اودھ کا دور ختم ہو چکا تھا اور انگریزی دور حکومت میں طب مغرب اپنے جدید اختراعات وایجادات کے ساتھ ہندوستان میں فروغ پا رہی تھی۔ طب یونانی زوال پذیر ہو چکی تھی اور دم توڑ رہی تھی۔ باد مخالف کی تیز و تند ہواؤں میں اس کا چراغ ٹمٹما رہا تھا، یہی خاندان شریفی تھا جس نے باعانت الٰہی سیلاب فنا سے بچایا اور اسے ترقی کی راہ پر لگا دیا۔

اطبائے خاندان شریفی نے علاج و معالجہ کے ذریعہ خواص و عوام کی طبی خدمات اعلیٰ پیمانہ پر انجام دیا۔ والیان ملک، نوابان اور راجگان نے بھی ان اطبا سے رجوع کیا، اور عوام کے بھی معالج رہے اور ایسے کامیاب علاج کیے کہ زبان زد خواص و عوام ہیں۔ علاوہ ازیں علم طب کے مختلف شعبوں پر گراں قدر کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں جو یادگار ہیں۔ اس خانوادہ کے شاگرد ہندستان کے ہر گوشہ میں پھیلے اور کامیاب ہوئے۔ اس خاندان کے اطباء نے طب کی تعلیم و تربیت کے لیے طبی مدارس کھولے اور دواخانے قائم کیے جنھوں نے بین الممالک شہرت حاصل کی۔ غرضیکہ اس خاندان کا طبی فیض سارے ہندستان میں جاری و ساری رہا اور طبی دنیا کے ہمیشہ سربراہ رہے۔ اس خاندان کا طبی سکہ آج بھی قائم ہے۔

مشاہیر خاندان شریفی

اکمل الحکماء حکیم اکمل خاں

آپ محمد شاہ کے معالج تھے۔ آپ کا زیادہ وقت قلعہ میں گزرتا تھا۔ حسن خدمات کے صلہ میں اکمل المحققین و حاذق الملک کا خطاب ملا۔ دو لاکھ روپیہ کی جاگیر سواد عظیم آباد اور سہ ہزاری منصب عطا ہوا۔ (اجمل میگزین ص ۲۳)

آخر عمر میں محمد شاہ ان کے سواد و سرے کا علاج نہیں کرتا تھا۔ خاندانی روایت کے مطابق احمد شاہ نے حکیم صاحب کے ذریعہ محمد شاہ کو ختم کرانا چاہا لیکن حکیم صاحب کسی طرح اس خلافِ انسانیت فعل کے لیے تیار نہیں ہوئے۔ محمد شاہ کے انتقال کے بعد احمد شاہ (۱۷۴۸-۱۷۵۴ء) نے انتقامی جذبہ کے تحت حکیم صاحب کے تمام عطیات شاہی کی ضبطی کا حکم دیا۔ اس کے بعد حکیم صاحب گوشہ نشیں ہو گئے۔ بیش تر وقت مریضوں کو دیکھنے میں صرف کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے دونوں بیٹوں حکیم محمد شریف خاں اور حکیم محمد سعید خاں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ خود طبی کتابوں کا درس دیتے تھے اور مطب و معالجہ کے رموز سکھاتے تھے۔

۲۹ رمضان ۱۲۰۲ھ / ۱۷۸۷ء کو وفات پائی۔ (تذکرۃ الخواجگان ص ۸۵)

اشرف الحکماء حکیم محمد شریف خاں

حکیم محمد شریف خاں صاحب ابن حکیم اکمل خاں ابن حکیم واصل خاں ۱۱۳۸ھ / ۱۷۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والدین اور چچا اجمل خاں سے علم طب حاصل کیا۔ وہ پہلے حکیم تھے جنھوں نے اپنے خاندان کی طبی عزت و عظمت اور شہرت و وقار کو ترقی

Marfat.com

دے کر عروج کمال پر پہنچایا اور طب واطبا پر بڑا احسان فرمایا۔ آپ ایک عرصہ دراز کے طبی جمود و خمود کے بعد ایک مجتہدانہ دماغ لے کر ابھرے اور معاصر اطبا کے رد و قبول کی پرواہ نہ کرتے ہوئے طب یونانی میں اصلاح واضافہ کی نئی روح پھونک دی۔ مزید برآں آپ نے آیورویدک سے بھی استفادہ فرمایا اور اس کے جواہرات کو اخذ فرما کے ان کا الحاق طب یونانی کے ساتھ ساتھ کیا، اور اس طرح دونوں طبوں کو یکجا کر کے ایک کامل طب کی صورت میں اپنی گراں قدر تصانیف پیش کر دیا۔

آپ کے بعد حاذق الملک حکیم محمود خاں صاحب نے طب کے فروغ کے لیے کارہائے نمایاں انجام دیے اور ان کے بعد حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں نے فنی عظمت کو چار چاند لگائے۔ علم طب کی تعلیم طلبہ کو دیوان خانے اور مطب میں دی جاتی تھی۔ آپ نے سرسید احمد خاں کی تحریک مدرسۃ العلوم علی گڑھ سے متاثر ہو کر بطرز جدید علم طب کی تعلیم کے لیے مدرسہ طبیہ ۱۸۸۲ء میں جاری فرمایا، جس کا افتتاح ۲۲؍شوال ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۸ء میں ہوا۔

آپ نے شریف منزل، بلیماران دہلی میں مدرسہ طبیہ کا اجرا فرما کر طب کے منتشر شیرازہ کو ایک مرکز پر مجتمع کر دیا، اور ہندستان میں طبی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے ایک طبی درسگاہ قائم فرما کر اطبائے ہند کے لیے ایک جدید راستہ کھول دیا۔ آپ کے بعد حکیم واصل خاں نے آپ کی جانشینی کے فرائض انجام دیے۔ آپ مدرسہ طبیہ میں درس بھی دیتے رہے اور اس کے علاوہ اپنے برادر خورد حکیم اجمل خاں کے مشورہ سے ایک انڈین میڈیسنز کمپنی قائم کی جو ہندستانی دواخانہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ ۱۹۰۴ء میں آپ نے وفات پائی۔ آپ کی وفات کے بعد حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب نے مدرسہ طبیہ کی جانب خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔ آپ نے اس کے ساتھ زنانہ طبی مدرسہ اور زنانہ اسپتال بھی جاری فرمایا۔ اس کے علاوہ ۱۹۱۰ء میں آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اس کا جلسہ اعلیٰ پیمانہ پر ۲۶ و ۲۷؍نومبر ۱۹۱۰ء کو منعقد کرایا۔

Marfat.com

ہز ہائنس نواب صاحب رامپور نے کانفرنس کی سرپرستی قبول فرمائی۔

۱۹۱۱ء میں حاذق الملک حکیم اجمل خاں شہنشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی میں شرکت کے لیے نواب صاحب رامپور کے قائم مقام کی حیثیت سے انگلینڈ تشریف لے گئے۔ وہاں آکسفورڈ، کیمبرج، انڈیا آفس لائبریری اور برٹش میوزیم لندن کا معائنہ فرمایا۔ لندن کے اسپتال اور میڈیکل کالج دیکھے۔ واپسی پر پیرس اور قسطنطنیہ گئے اور وہاں کے شہروں کے میڈیکل کالجوں، اسپتالوں اور کتب خانوں کا معائنہ فرمایا۔ اور ہندستان واپسی پر طبیہ کالج و اسپتال کا منصوبہ اپنے مشاہدات کی روشنی میں بنایا۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے طبی کالج کے انتظام کے لیے ایک بورڈ آف ٹرسٹیز بنایا جس میں ہندوؤں کو بھی شامل کیا اور حسب ضابطہ رجسٹرڈ کرایا۔ خود بورڈ کے سکریٹری ہوئے۔

آپ نے طب کی تعلیم کے ساتھ آیورویدک کی تعلیم کو بھی ضروری خیال فرمایا۔ ۲۹؍مارچ ۱۹۱۶ء کو طبی کالج کا سنگ بنیاد ہندستان کے وائسرائے لارڈ ہارڈنگ کے ہاتھوں قرولباغ دہلی میں نصب کرایا اور کالج کی تعمیر کے لیے ریاست رامپور، بھوپال، گوالیار اور پٹیالہ وغیرہ سے چندہ کیا۔ اور اعلا پیانہ پر کالج و اسپتال کی عمارت تعمیر کرائی اور جب عمارت مکمل ہوچکی تو ۱۳؍فروری ۱۹۲۱ء میں مہاتما گاندھی کے ہاتھوں ایک بڑے جلسہ میں اس کا افتتاح کرایا اور اس میں طب کی تعلیم کے ساتھ آیورویدک تعلیم بھی جاری فرمائی۔

ایورویدک اینڈ یونانی طبیہ کالج کا اولین جلسہ اسناد ۲۵؍فروری ۱۹۲۳ء کو ہزہائی نس نواب آف رامپور کی صدارت میں ہوا۔ اس مقصد کے لیے کالج لان میں ایک بڑا شامیانہ لگایا گیا تھا۔ پورے کیمپس کو خوبصورت محرابوں اور جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ رامپور اسٹیٹ کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ شام ساڑھے تین بجے ہزہائی نس اپنی پارٹی کے ہمراہ تشریف لائے۔ ان کے ساتھ ولی عہد بہادر، پولیٹیکل ایجنٹ، چیف سکریٹری، پرائیوٹ سکریٹری اور اسٹیٹ سرجن اور حکیم تھے۔ حکیم اجمل خاں نے ان کا گرم جوشی سے استقبال

Marfat.com

کیا۔ ٹرسٹیز کا تعارف کرایا اور ہز ہائی نس نے کالج لائبریری اور عمارت ملاحظہ فرمائی۔ اس کے بعد ہز ہائی نس شامیانے میں رونق افروز ہوئے۔ جہاں پہلے ہی سے عمائدین جمع ہو چکے تھے جس میں نواب ذوالفقار علی خاں، جناب مزمل اللہ خاں، راجہ منی چندر، لارڈ سکھ بیر سنگھ، مسٹر رنگاسوامی آئنگر اور کالج کے اساتذہ و طلبہ شامل تھے۔ جب ہز ہائی نس نے مسند صدارت سنبھالی تو ڈاکٹر انصاری نے ٹرسٹیز کی جانب سے خطبہ استقبالیہ پڑھا اور ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ (ہمدرد جلد ۳۹، ۱۵ر فروری و یکم مارچ ۱۹۹۶ء)

وفات

رحمٰن علی نے تذکرۂ علمائے ہند کے ص ۸۵ پر حکیم شریف خاں کی تاریخ وفات ۱۲۳۱ھ / ۱۸۱۵ لکھی ہے اور حسب ذیل قطعہ تاریخ وفات درج کیا

دریغا ازیں دار فانی گذشت　　حکیم و طبیب و لطیف و ظریف
خرد گفت سال وفاتش بمن　　صد افسوس مرزا محمد شریف

حکیم شریف خاں کی تصانیف

آپ نے کتاب القانون فی الطب مصنف شیخ الرئیس ابو علی سینا پر حاشیہ لکھے۔ اس کے علاوہ کلیات قانون، حمیات قانون کا ترجمہ فرمایا۔ موجز اور نفیسی کی شرح بعنوان مدارک الکلم لکھی۔ علاوہ ازیں فوائد شریفیہ یعنی حاشیہ شرح اسباب، علاج الامراض، تالیف شریفی بئیۃ نافعہ، اسرار العلاج، دستور الفصد، رسالہ خواص الجواہر اور تحفہ عالم شاہی، رسالہ قوت باہ، رسالہ ماء الجبن، رسالہ چوب چینی تصنیف کیں۔

حکیم شریف خاں صاحب کی باقیات میں شریف منزل کے علاوہ بلی ماران کی مسجد بھی ہے جس کے زیر سایہ مرزا غالب قیام پذیر رہے ہیں۔

حکیم سید ابوالقاسم نے مجموعہ نغز میں تحریر فرمایا ہے کہ مرزا محمد غیاث نے شریف الحکماء، رئیس الاطباء، مقتدائے متفلسفین، پیشوائے منطقین، محور فلک فطانت،

Marfat.com

عضادہ اسطرلاب متانت، سرکردۂ فضلائے جہاں حکیم محمد شریف خاں مدظلہم کی مدح میں جو قصیدہ کہا ہے اس کے صنائع و بدائع کی اہل زبان ایرانی فضلا نے تعریف کی ہے۔ ملاحظہ ہو مجموعۂ نغز جلد ۲ ص ۲۵۹ قصیدہ کا ایک شعر حسب ذیل ہے۔

طفل نہ جامہ اگر یک ماشہ ایں معجون خورد
عاقر سد سالہ را صد بار بستن کند

حکیم صادق علی خاں

حکیم صادق علی خاں صاجزادۂ سوم حکیم شریف خاں نے طب اپنے والد سے حاصل کی اور ان کی حیات ہی میں ممتاز ہوئے۔ حکیم شریف خاں کی جاگیر انگریز حکومت نے ضبط کر کے ان کے بیٹوں کی پنشن مقرر کر دی تھی۔ البتہ تین گاؤں میں جو حکیم شریف خاں نے غربا و مساکین کے لیے وقف کیے تھے، ضبط نہ ہو سکے۔ (سیرت اجمل ص ۴) حکیم صادق علی خاں نے بعمر ۸۰ سال ۲۹؍ صفر ۱۲۶۴ھ / ۵؍ فروری ۱۸۴۸ء کو وفات پائی۔ درگاہ سید حسن رسول نما میں دفن ہوئے۔ مرزا سہراب بیگ نے قطعۂ تاریخ وفات کہا۔

وحید عصر فلاطون زماں ارسطو فکر — بعلم و فضل در آفاق آں کہ فائق بود
طبیب ابن طبیب و شریف ابن شریف — حکیم کامل و ہم کاشف حقائق بود
چناں رقم زدہ سہراب مصرعۂ تاریخ — طبیب صادق و عالم حکیم صادق بود

۱۲۶۴ھ

حکیم جمیل خاں نے لکھا ہے کہ آپ کی تصانیف میں زاد غریب، رسالہ خواص ادویہ واغذیہ، شرح معالجات قانونچہ، شرح تشریح اعضائے مرکبہ اور کلیات طب پر بھی ایک کتاب لکھی۔

Marfat.com

حکیم غلام محمد خاں

حکیم صادق علی خاں کے فرزند اکبر تھے۔ عالی دماغ، صاحب نظر اور طبیب فاضل تھے۔ آپ نے متعدد کتب علم طب میں لکھیں۔ رسالہ وبا، رسالہ چوب چینی، رسالہ ستہ ضروریہ، رسال ماکول ومشروب، رسالہ زبدۃ الاخلاق، رسالہ خنثیٰ، تالیف شریفی کے حاشیہ پر طبع ہو چکے ہیں۔ آپ کی تصنیف کردہ شرح موجز کا نسخہ خدابخش لائبریری میں موجود ہے۔ ریاست پٹیالہ میں آپ کا تقرر ۱۲۴۱ھ / ۱۸۲۵ء میں ہوا۔ اپنے منجھلے بھائی حکیم غلام محمود خاں کی وفات کے بعد آپ نے عقد بھی کیا تھا۔ حج بیت اللہ سے واپسی پر ۱۲۸۵ھ / ۱۸۴۲ء میں چوالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کے بعد آپ کے برادر خورد غلام مرتضیٰ خاں اور آپ کے بعد آپ کے فرزند حکیم غلام رضا صاحب ریاست پٹیالہ کے طبیب خاص مقرر ہوئے۔ حکیم غلام محمد خاں کے فرزند اصغر حکیم عبدالعزیز خاں کے انتقال کے بعد ریاست پٹیالہ سے اس خاندان کا تعلق ختم ہو گیا۔

حکیم غلام محمود خاں عرف حکیم محمود خاں

ابن حکیم صادق علی خاں۔ ریاست جند سے منسلک تھے۔ انگریزوں کے دہلی پر قبضہ کے وقت ریاست پٹیالہ کی فوج آپ کے ساتھ تھی۔ انگریزوں نے مہاراجہ پٹیالہ سے وعدہ کیا تھا کہ شریف منزل کی حفاظت کی جائے گی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے لرزہ خیز مناظر حکیم غلام محمود خاں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ مہاراجہ پٹیالہ کی فوج کی وجہ سے شریف منزل دہلی کے مظلوم باشندوں کی جائے پناہ تھی۔ لاکھوں کی امانتیں بھی حکیم غلام محمود خاں کے پاس بطور امانت جمع تھیں، جن کو امن کے بعد حکیم صاحب موصوف نے مالکوں کے حوالہ کیا۔ کچھ باغی ممکن ہے کہ چھپے ہوں۔ (دلی کا سنبھالا ص ۳۱۔۳۲)

۲؍ فروری ۱۸۵۸ء کو حکیم غلام محمود خاں کو ساٹھ دیگر افراد کے ساتھ گرفتار کیا گیا لیکن حکیم غلام محمود خاں کو چند دیگر معززین کے ساتھ تین روز کے بعد رہا کر دیا گیا۔

Marfat.com

اور پھر چند روز کے بعد چند دیگر افراد چھوڑے گئے اور باقی تمام افراد اپریل ۱۸۵۸ء میں رہا کر دیئے گئے۔ (غالب نامہ ص ۷۸)

حکیم غلام محمود صاحب کی پیدائش ۱۲۳۵ھ / ۱۸۲۰ء کو ہوئی۔ اپنے خاندانی بزرگوں سے علم طب حاصل کیا۔ آپ نے ضیاء الابصار، کارنامۂ عشرت اور قانون شریفی تصنیف کیں۔ علاوہ ازیں زندگی بھر روزنامہ بھی لکھتے رہے۔

حکیم محمود صاحب نے راو بجیو مصاحب راج کا علاج کیا جو سخت بیمار اور امراض متضادہ میں مبتلا تھے۔ علاج میں کامیابی کے بعد حکیم صاحب کو خلعت فاخرہ، پانچ پارچہ کا دوشالہ، سات سو روپے کا طلا لگا ہوا انعام بھی دیا گیا۔ (تاریخ صحافت جلد ا ص ۱۶۰)

حکیم صاحب نے بعارضۂ فالج ۷۲ سال کی عمر میں ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء کو وفات پائی۔ سید حسن رسول نما میں دفن ہوئے۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے تین شعر کہے تھے، جو لوح مزار پر کندہ ہیں:

بکت العیون اما ترید جمودا ابکت شریفا صادقا محمودا
اسفت لفقد الطب عصر قرانه فاست دهلی باسا محسن فقیدا
املت علی مواه یوم معاد قبر الذی فی الطب کاحمیدا

مولانا حالیؔ نے ان کا مرثیہ لکھا جو نہ صرف ان کا مرثیہ ہے بلکہ علوم وفنون خصوصاً علم طب کا مرثیہ اور مرحوم دہلی کا مرثیہ ہے۔ چند منتخب بند ذیل میں پیش کرتا ہوں:

اے جہاں آباد اے اسلام کے دار العلوم اے کہ تھی علم وہنر کی تیرے اک عالم میں دھوم
تھے ہنر ور تجھ میں اتنے جتنے گردوں پر نجوم تھا افاضہ تیرا جاری ہند سے تا شام و روم
زیب دیتا تھا لقب تجھ کو جہاں آباد کا
نام روشن تجھ سے تھا غرناطہ و بغداد کا

طب میں گو یونانیوں کا سب سے تھا آگے قدم آن کر اس نے لیا تھا دوسرا تجھ میں جنم
جب کہ تو آباد تھا دنیا میں اے باغ ارم بھرتے تھے تیرے اطبا بھی مسیحائی کا دم

Marfat.com

ہند میں جاری تجھی سے طب یونانی ہوئی
شہر شہر اس جنس کی یاں تجھ سے ارزانی ہوئی

جاہ و مکنت قوم کی گو تجھ میں کچھ باقی نہ تھی　　پر نہ کی عرض ہنر میں تو نے کب بھی کوتہی
اس بزرگی سے گزاری تیرہویں تو نے صدی　　پھر گئی آنکھوں میں پھر تصویر دور اکبری

علم دین و شعر و حکمت طب و تاریخ و نجوم
ڈال دی پھر تو نے اپنی چار سو ہر فن میں دھوم

علم والے علم کا دریا بہا کر چل دیے　　واعظان قوم سوتوں کو جگا کر چل دیے
کچھ سخنور تھے کہ سحر اپنا دکھا کر چل دیے　　کچھ مسیحا تھے کہ مردوں کو جلا کر چل دیے

ایک تختہ رہ گیا تھا تیری ٹوٹی ناؤ کا
لے گیا سیل فنا اس کو بھی اے دلی بہا

جا چکی تھی تجھ سے گو اے شہر عظمت قوم کی　　ہو چکی تھی آبرو مدت سے رخصت قوم کی
پر کچھ اک محمود خاں کے دم سے تھی پت قوم کی　　اٹھ گیا وہ بھی جہاں سے آہ قسمت قوم کی

کیا دکھا کر اب دلائے گا سلف کو یاد تو
ناز اب کس پر کرے گا اے جہاں آباد تو

اس کا تھا دیوان خانہ ملک کا دار الشفاء　　خلق کا دن رات رہتا تھا جہاں تانتا بندھا
مفت بیماروں کو اس کے در سے ملتی تھی دوا　　فکر نذرانہ کا تھا اس کو نہ شکرانے کا تھا

اس کے استغنیٰ سے جھک جاتا تھا سر مغرور کا
اور عنایت سے کنول جاتا تھا کھل مزدور کا

بے حقیقت اس نے سمجھا مال و دولت کو سدا　　تھے برابر اس کے نزدیک اغنیا اور بے نوا
گو طبیب اور ڈاکٹر تھے شہر میں بے انتہا　　کوئی مفلس کا نہ تھا پرسانِ حال اس کے سوا

کرتے تھے جو دعوئے ہمدردئ نوع بشر
اس نے باطل کر دیے تھے ان کے دعوے سر بسر

132437

گو کہ جاتے تھے شفاخانوں میں خاص وعام سب پر الجھ جاتے تھے سخت امراض میں بیمار جب
خلق کا پھر ملجا و ماوئی اس کا مطب اس کے بیماروں کو گو مایوس ہوں یا جاں بلب
سوء تدبیر و معالج کی خطا کا ڈر نہ تھا
موت کا ڈر تھا مگر مہلک دوا کا ڈر نہ تھا

خاندان شریفی کے تین افراد حکیم محمود خاں، حکیم غلام مرتضٰی خاں اور حکیم غلام رضا خاں مہاراجہ نرندر سنگھ والی پٹیالہ کے یہاں عہدۂ طبابت پر فائز رہے۔ حکیم محمود خاں اور حکیم غلام مرتضٰی خاں کی مساعی سے پٹیالہ میں بھوپ اندر اطبیہ کالج قائم ہوا۔

حکیم غلام نبی خاں

آپ حکیم غلام محمد خاں ابن حکیم صادق علی خاں کے صاحبزادہ تھے۔ آپ ۱۲۵۹ھ / ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوئے۔ چند ہی برس کے تھے کہ آپ کے والد نے وفات پائی۔ آپ کے چچا حکیم محمود خاں نے آپ کو سایۂ عاطفت میں لیا۔ عربی، فارسی کی تعلیم کے بعد علم طب کی کتابیں خود ان کو پڑھائیں اور اپنے مطب میں نسخہ نویسی بھی سکھائی اور ان کی طبی صلاحیت سے مطمئن ہو کر شریف منزل ہی میں الگ سے مطب کرنے کی اجازت بھی دے دی۔ حکیم غلام نبی دہلی میں کچھ عرصہ مطب کرنے کے بعد کلکتہ چلے گئے۔ جہاں ان کو بڑا اعزاز واکرام حاصل ہوا۔ کلکتہ میں طب یونانی کو فروغ دینے میں آپ کا بڑا حصہ ہے۔
(مشاہیر الاطبا نمبر دہلی، اپریل ۱۹۴۰ء ص ۳۲)

حکیم غلام نبی خاں علم و فضل، سخاوت اور اقبال مندی کے سبب سے شہرت رکھتے تھے۔ ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء ۶۶ سال کی عمر میں دہلی میں وفات پائی۔ قدم شریف میں مدفون ہیں۔ لوح مزار پر مندرجہ ذیل اشعار کندہ ہیں:

غلام نبی طبیب و طبیب لبیب سرافراز و اقبال مند و سخی
پس از شصت و شش سال رخصت برفت ز دنیائے ناپائیدار و دنی

بخاکش سپردند ایں جاکہ ہست ‏ زیارت گہ نقشِ پائے نبی
ہمی رفت در سال فوتش سخن ‏ کہ خود روح آں پیکر مردمی
بگفت از سر حق و صدق و یقیں ‏ بہ پائے نبی بہ غلام نبی

۱۳۲۵ھ

حکیم عبدالنبی خاں

حکیم غلام نبی خاں کے بڑے صاحبزادہ تھے۔ آپ ۱۲۸۳ھ / ۱۸۶۶ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ اس وقت ان کے والد کلکتہ میں مطب کرتے تھے۔ عبدالنبی صاحب کی عربی تعلیم دہلی میں ہوئی۔ آپ نہ صرف عربی میں گفتگو پر قادر تھے بلکہ آپ کا لہجہ بھی اہل عرب کی مثل تھا اور گفتگو کرنے والوں کو ایسا محسوس ہوتا تھا، گویا آپ کی زندگی کا ابتدائی حصہ عرب میں گزرا تھا۔ آپ نے کلکتہ کے مدرسہ عالیہ سے فراغت کے بعد علم طب کی تعلیم دہلی میں حکیم عبدالمجید خاں صاحب سے حاصل کی اور مطب کے اسرار و رموز خود حکیم غلام نبی نے آپ کو سکھائے۔ آپ کو مطب میں اس قدر مہارت حاصل ہوئی کہ کلکتہ میں مشہور ہوئے اور دربھنگہ، مرشد آباد اور دیگر ریاستوں میں بھی آپ کو یاد کیا جاتا تھا۔ آپ نے ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء میں وفات پائی اور قدم شریف میں اپنے والد کے بائیں دفن ہوئے۔

شفاءالملک حکیم عبدالرشید خاں

آپ حکیم غلام نبی کے منجھلے صاحبزادہ تھے۔ ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ کلکتہ میں مفتی اقبال حسین صاحب سے حدیث و فقہ کی انتہائی کتابیں پڑھیں۔ طب کی تعلیم حاذق الملک حکیم عبدالمجید صاحب سے دہلی میں حاصل کی اور ۲۲ر شوال ۱۳۰۶ھ / ۲۱ر جون ۱۸۸۹ء میں جب حاذق الملک نے مدرسہ طبیہ جاری فرمایا تو اس مدرسہ میں داخل ہو کر تین سال تعلیم حاصل کی اور ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۲ء میں سند حاصل کی۔ ابتداً کلکتہ

Marfat.com

میں مطب جاری کیا اور کامیاب ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ ہی کی کوشش سے حکومت بنگال نے بنگال طبی کمیٹی قائم کی۔ میجر سر حسن سہروردی اس کے سکریٹری تھے۔ انھوں نے رپورٹ تیار کرنے کے لیے حکیم صاحب کو منتخب کیا۔ آپ کے مطب میں کئی سو مریض روزانہ آتے تھے۔ ان کی طبی حذاقت سے متاثر ہو کر انھیں شفاء الملک کے خطاب سے نوازا گیا۔ مہاراجہ دربھنگہ نے اپنی ریاست میں طبیب خاص مقرر کیا۔ مہاراجہ بردوان اور نواب مرشد آباد بھی طبیب خاص کی حیثیت سے آپ کو اپنی اپنی ریاست میں بلاتے رہے۔ ۱۹۲۷ء میں دہلی واپس آئے اور کلکتہ کے مطب کے لیے اپنے بھتیجہ اور داماد حکیم محمد زکریا کو روانہ کیا۔

۱۹۲۷ء میں آپ نے دہلی میں اعلیٰ پیمانہ پر یونانی دواخانہ کے قیام کا منصوبہ تیار کیا مگر اس سے قبل ہی جنوری ۱۹۳۲ء میں وفات پائی۔ بعدہ ان کے صاحبزادہ حکیم عبدالرحیم خاں نے بلی ماران میں شریفی دواخانہ قائم کیا۔ اور مفردات پر آپ نے ایک جامع کتاب بستان المفردات تالیف کی جو مطب کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس دواخانہ کی سرپرستی کے لیے حکیم محمد زکریا خاں کلکتہ سے دہلی آئے۔ شریفی دواخانہ کی طبی مجلس میں حکیم محمد زکریا خاں سرپرست دواخانہ کے علاوہ حکیم عبدالغنی خاں صدر اور حکیم محمود احمد خاں خلف حکیم محمد احمد خاں، حکیم حامد سعید خاں (خلف حکیم غلام کبریا خاں) حکیم ہاشم جان (نبیرۂ حکیم اجمل خاں) حکیم محمد لئیق خاں (نبیرۂ حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں) اراکین مقرر ہوئے۔ (مشاہیر الاطبا، جون ۱۹۴۰ء ص ۶۶)

حکیم غلام مرتضیٰ خاں

آپ حکیم صادق علی خاں کے فرزند اصغر تھے۔ اپنے والد سے طب کی تعلیم پائی اور طب میں مہارت کامل حاصل کی۔ حکیم غلام محمد کے انتقال کے بعد آپ ریاست پٹیالہ میں مہاراجہ کے طبیب خاص مقرر ہوئے۔ حکیم صاحب کا قیام پٹیالہ میں تھا کہ ۱۸۵۷ء

کے غدر کی وحشت ناک اطلاع آپ کو ملی جس سے آپ پریشان ہوئے اور دہلی آنا چاہا لیکن مہاراجہ نے اطمینان دلایا کہ ان کی فوج کو جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی حمایت میں سرگرم ہے، ہدایت جاری کی گئی ہے کہ دہلی ہیں شریف منزل کی حفاظت کرے۔ چنانچہ ان کی فوج نے شریف منزل کی حفاظت کی اور ساتھ ہی خاندان شریفی کے افراد کے علاوہ اس علاقہ کے جملہ ساکنین کو بھی اس دور ابتلا و فساد میں امن و عافیت نصیب ہوئی۔ دہلی کے اکثر معززین نے شریف منزل میں پناہ لی اور ریاست پٹیالہ کی فوج کی وجہ وہ تباہی سے محفوظ رہے۔ حکیم غلام مرتضیٰ خاں نے بڑی شان سے پٹیالہ میں زندگی گزاری اور وہیں ۵۴ برس کی عمر میں ۱۲۹۲ھ / ۱۸۷۵ء میں وفات پائی۔ حکیم غلام مرتضیٰ خاں سے مرزا غالبؔ کے بھی تعلقات وابستہ رہے۔ غالب کا ان کے نام ۱۸۶۵ء کا ایک سفارشی نامہ بھی ملتا ہے۔

(سہ ماہی اردو کراچی غالبؔ نمبر ۱۹۶۹ء ص ۳۷۳)

حکیم غلام مرتضیٰ خاں کی تالیفات سے عجالۂ نافعہ، خلاصہ علاج الامراض مشہور ہے۔

حکیم غلام رضا خاں

حکیم غلام مرتضیٰ خاں کے بڑے صاحبزادہ اور خاندان شریفی کے مایۂ ناز طبیب تھے۔ ابتدا ہی سے تحصیل علم کا شوق تھا۔ طب کی درسی کتب کے علاوہ قدیم طبی کتابوں پر بھی گہری نظر تھی۔ درس و تدریس میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے درس میں طلبہ کی بڑی تعداد شریک رہتی تھی۔ حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں، حکیم واصل خاں اور حکیم اجمل خاں نے ان سے اکتساب علم طب کیا تھا۔ اپنے عہد میں استاذ الاساتذہ کے درجہ پر فائز تھے۔

معالجہ میں اصول طب کا بڑا خیال رکھتے تھے اور اطبائے قدیم کے اصولوں پر علاج کرتے تھے۔ مریضوں کے معائنہ پر کافی وقت صرف کرتے تھے۔ عمر طبعی پر پہنچ کر بعارضۂ سرطان وفات پائی۔

آپ اپنے والد حکیم غلام مرتضیٰ کی طرح ریاست پٹیالہ میں رہے۔ مولوی بشیر

Marfat.com

الدین احمد نے واقعات دارالحکومت (جلد ۲ ص ۴۰۷) میں جن مشہور اطبا کو بیان کیا ہے ان میں حکیم غلام رضا بھی شامل ہیں۔ ۱۸۶۵ء میں دہلی سوسائٹی کے نام سے اک علمی ادبی سوسائٹی قائم ہوئی تھی۔ اس کی روئیداد شائع کرنے کے لیے ۱۸۶۶ء میں ایک رسالہ دہلی سوسائٹی جاری کیا گیا۔ اس سوسائٹی میں دہلی کے مقتدر اور اہل علم حضرات شامل تھے۔ مرزا غالب، مولانا ذکاءاللہ، ماسٹر پیارے لال آشوب، ماسٹر رام چندر، مولانا حالی کے علاوہ حکیم غلام رضا بھی شامل تھے۔ یہ حضرات سوسائٹی کی میٹنگوں میں شرکت فرماتے اور مقالات پڑھتے تھے۔

یکم جنوری ۱۸۶۶ء سے محلہ بلیماران دیوان خانہ حکیم محمود خاں سے ہفتہ وار "اکمل الاخبار" جاری ہوا۔ اس اخبار کے مالک و مہتمم سید فخر الدین تھے۔ یہ اخبار حکیم غلام رضا خاں، حکیم غلام نبی، حکیم محمود خاں اور میر فخر الدین کے باہمی مشورہ سے نکالا گیا اور اس اخبار کا نام حکیم شریف خاں کے والد حکیم اکمل خاں کے نام سے "اکمل الاخبار" رکھا گیا اور اس اخبار کے لیے "اکمل المطابع" پریس بھی قائم کیا گیا۔ اس پریس سے زیادہ تر خاندان شریفی کی مستند کتابیں طبع کی گئیں۔ کتاب علاج الامراض بھی اسی پریس سے طبع ہوئی۔

مرزا غالب نے بھی اکمل الاخبار کی اشاعت میں دلچسپی لی اور مولوی سیف اللہ کو لکھا تھا:

"اقبال نشاں سیف الحق کو دعا پہنچے۔ پانچ اشتہار اخبار کی خریداری کے اور تین اشتہار کتاب کی خریداری کے آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ چھوٹے صاحب کو ملاحظہ کروائیے اور اطراف و جوانب، دور و نزدیک بھیجئے جو صاحب کتاب اور اخبار دونوں کے خریدار ہوں وہ دونوں کی خریداری کی اطلاع کا خط میر فخر الدین مہتمم اکمل المطابع کے نام لکھیں۔

غالب ۲۲ / مارچ ۱۸۶۶ء"

اکمل الاخبار میں مرزا غالب کے مضامین بھی چھپتے تھے۔ مرزا غالب نے اکمل الاخبار میں اپنا مفصل حال بھی چھپوایا تھا۔ برہان قاطع کے قضیہ میں جو اعتراضات و جوابات کا سلسلہ چلا اس میں اکمل الاخبار، مرزا غالب کا حامی تھا۔ مرزا غالب نے ۱۹/اپریل ۱۸۶۷ء کے اپنے خط بنام مولوی سیف الحق میں اس کا ذکر کیا ہے۔ ملاحظہ ہو تاریخ صحافت (جلد ۲ ص ۲۱۸)

غالب نے رامپور سے ایک خط حکیم غلام رضا خاں کے نام لکھا ہے جس سے غالب کی نگاہ میں حکیم غلام رضا خاں صاحب کی قدر واضح ہوتی ہے:

> "سنو صاحب میں فقیر آزادہ کیش ہوں۔ دنیادار نہیں، مکار نہیں، خوشامد میرا شعار نہیں۔ جس میں جو صفات دیکھتا ہوں وہ بیان کرتا ہوں۔ تمھارے باپ میں میرا عقیدہ ہے کہ اگر بہ مثل تمھارے میرا کوئی صلبی بیٹا ہوتا جیسے تم ہو تو میں اس کو اپنا فخر و شرف جانتا۔ علم و عقل و خُلق و صدق و صفا و حلم کے جامع، تورع و تقویٰ کے حامی۔ علم اخلاق میں حکمائے روحانی نے سعادت کے جو مدارج لکھے ہیں وہ سب تم میں پائے جاتے ہیں۔ پروردگار تم کو عمر طبیعی عطا کرے اور دولت و اقبال شمار سے زیادہ دے۔ (اردوئے معلیٰ ص آخر مطبوعہ ۱۸۶۹ء)

خان بہادر حکیم احمد سعید خاں

حکیم غلام مرتضیٰ خاں کے پسر خرد تھے۔ باوقار طبیب تھے۔ وجیہ شخصیت اور مزاج رئیسانہ تھا۔ مطب آپ کا دہلی میں کامیاب تھا۔ آپ میونسپل بورڈ دہلی کے آنریری وائس پریسڈنٹ بھی رہے اور اکثر رفاہی خدمات انجام دیں۔ حکومت برطانیہ نے آپ کو "خان بہادر" کے خطاب سے نوازا۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور آپ کی علمی صلاحیتوں کو ابھارنے کی سعی بلیغ فرمائی۔ آپ کی شادی مسیح الملک حکیم

Marfat.com

اجمل خاں کی ہمشیرہ کے ساتھ ہوئی تھی۔

آپ ایک نہایت ذہین اور طباع طبیب تھے۔ آپ کا مطب محلہ بلی ماران میں حویلی حکیم غلام رضا خاں میں جاری رہا۔ ۱۹۳۰ء میں وفات پائی۔ قطعہ تاریخ حسب ذیل ہے:

چو احمد سعید از جہاں کرد رحلت
غمیں گشت احباب و محزوں اعزاء
کشید آہ غمزاد مرحوم گفتہ
ز نوحی سعیداً وفات سعیداً

آپ کے صاحبزادہ حکیم غلام کبریا عرف حکیم بھورے میاں تھے۔ (واقعات دارالحکومت جلد ۲ ص ۲۴ و سخن شعراء ص ۴۴۶)۔

حکیم غلام کبریا خاں

خاندان شریفی کے ایک ممتاز دانشور طبیب تھے۔ مطب کامیاب تھا۔ حکیم غلام رضا خاں اور مسیح الملک حکیم اجمل خاں سے علم طب کی تعلیم پائی تھی۔ طبیہ کالج قرولباغ دہلی میں پروفیسر رہے۔ نواب رامپور کے طبیب خاص بھی رہے۔ حکیم بھورے میاں کے نام سے مشہور تھے۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے بعد آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے صدر مقرر ہوئے اور تاحیات عہدۂ صدارت پر فائز رہے۔ آپ آنریری مجسٹریٹ بھی رہے۔ خمخانۂ جاوید جلد سوم میں آپ کی تقریظ آپ کے ان القاب کے ساتھ درج ہے۔ "تقریظ چکیدہ کلک جواہر سلک فضیلت مآب کمالات انتساب جامع صفات صوری و معنوی فخر الاطبائے ہندوستان حاذق زماں شفیقی حکیم غلام کبریا خاں صاحب" بڑے دواخانہ کے نام سے اعلیٰ پیانہ پر دواخانہ کیا تھا جس کے مرکبات نے بڑی مقبولیت حاصل کی۔ ۱۹ر مئی ۱۹۳۵ء کو ورزش کے دوران وجع القلب عارض ہوا۔ جس سے وفات پائی۔ حکیم محمود سعید خاں اور حکیم حامد سعید خاں آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ حکیم محمود سعید خاں صاحب مرحوم کی قبر، قبرستان مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ

Marfat.com

کے شمالی مغربی گوشہ میں ایک احاطہ کے اندر واقع ہے۔ لوح قبر پر تاریخ وفات ۱۰/ جنوری ۱۹۷۴ء درج ہے۔ حکیم حامد سعید خاں پاکستان ہجرت فرما گئے۔

حکیم واصل خاں (دوم)

آپ ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے۔ حکیم محمود خاں کے فرزند اکبر تھے۔ حکیم واصل خاں کا بیان ہے کہ بیس برس کی عمر تک میری طبیعت تعلیم کی جانب مائل نہ ہوئی۔ ورزش کا شوق تھا۔ ایک روز خیال ہوا کہ اگر خاندانی فن حاصل نہ کیا تو پھر فن دانی کا دعویٰ کیسے کیا جائے گا۔ چنانچہ دن میں احباب کا مجمع رہتا اور شب کو پڑھائی میں وقت صرف کرتا۔ صبح منشی رضی الدین سے فن خطاطی سیکھتا۔ طبی کتب حکیم غلام رضا خاں اور حکیم عبدالمجید خاں سے پڑھیں۔ والد بزرگوار حکیم محمود خاں نے میرے فنی شوق اور فنی لیاقت کو دیکھ کر اپنی نگرانی میں مجھے مطب سکھایا۔

حکیم عبدالمجید خاں کی وفات کے بعد ان کی ذات مرجع خاص و عام تھی۔ خاندانی مطب اور مدرسہ کی نگرانی سب حکیم واصل خاں کے ذمہ تھی۔ امراء و رؤسا علاج میں ان کے معتقد تھے۔ ڈپٹی نذیر احمد نے ایک نظم میں ان کی طبی حذاقت کو تسلیم کیا ہے۔

عزیزو اک سخن ہم تم سے استفسار کرتے ہیں
کہ واصل خاں کے ہوتے کس لیے بیمار پڑتے ہو

حکیم واصل خاں نے اپنے برادر خرد حکیم اجمل خاں کے مشورہ اور تعاون سے انڈین میڈیسنز کمپنی قائم کی۔ (تذکرہ مسیح الملک ص ۱۴) اور یہی کمپنی آگے چل کر "ہندستانی دواخانہ" کے نام سے موسوم ہوئی۔

حکیم واصل خاں ہمیشہ مشرقی لباس پہنتے تھے۔ ململ کا انگرکھا اوپر سے ایک نیم آستینہ اور مشروع کا چست پاجامہ (تذکرۃ الخواجگان ص ۱۰۲)۔

آپ نے ۳ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ / فروری ۱۹۰۵ء کو وفات پائی۔ درگاہ حسن رسول

Marfat.com

نما میں دفن ہوئے۔(سیرت اجمل ص ۶)۔ تاریخ وفات:

آں نکتہ دان علم طب و حاذق زماں
کز دست پر شفاش جہانی بسود شد
رفتہ ز دہر و برقؔ پے سال فوت او
واصل بجود رحمت رب ودود شد

(۱۳۲۲ھ)

حکیم واصل خاں کو شعر وادب سے بھی دلچسپی تھی۔ داغؔ کے ساتھ آپ کی نشست رہتی تھی۔ ایک مرتبہ انھوں نے داغؔ سے پوچھا کہ آپ کے بعد آپ کی زبان لکھنے والا بھی کوئی باقی رہے گا؟ جواب میں داغؔ نے بیخودؔ کا نام لیا۔(گنجینۂ گوہر ص ۵۱)

حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں

آپ ۱۲۶۶ھ / ۱۸۵۰ء میں پیدا ہوئے۔ حکیم محمود خاں کے فرزند اوسط تھے۔ کنیت ابو سعید تھی۔ آپ نے ابتدائی کتابیں مولوی عبد الرحیم، مولانا محمد علی چاند پوری وغیرہ علما سے پڑھیں۔ علم حدیث مولوی نذیر حسین محدث دہلوی سے حاصل کیا۔ اور علم طب کی تعلیم اپنے عم بزرگوار حکیم غلام مرتضٰی خاں اور چچازاد بھائی حکیم غلام رضا خاں سے حاصل کی۔ مطب اپنے والد بزرگوار حکیم محمود خاں سے سیکھا۔ اور انھیں کی زندگی میں مطب شروع کر دیا تھا۔ معالج اور مدرس کی حیثیت سے بہت جلد مختار ہو گئے تھے۔ (سیرت اجمل ص ۶)

مدرسہ طبیہ۔ خاندان شریفی میں مطب کے علاوہ درسیات کا سلسلہ بھی جاری تھا لیکن حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں نے درسی سلسلہ کو باضابطہ منظم کرنے کے لیے ۱۸۸۹ء میں شریف منزل میں ایک مدرسہ کا افتتاح کیا اور اس کے افتتاحی جلسہ میں سر سید احمد خاں جلال الدولہ نواب ممتاز علی خاں رئیس دوجانہ، صاحب عالم مرزا سلیمان شکوہ گورگانی،

Marfat.com

نواب محمد اسحق خاں، لالہ رام کشن داس، لالہ شری کرشن داس، نواب رضا علی خاں رامپور، نواب احمد علی خاں رامپور، میجر شمشیر بہادر رئیس گوالیار، شاہزادہ والا گوہر، ملا اسمٰعیل منڈالی برما، ڈپٹی نذیر احمد اور دہلی کے بااثر حضرات شامل تھے۔ ۱۸۹۰ء میں مدرسہ طبیہ کا پہلا سالانہ جلسہ بڑے تزک واحتشام سے منعقد ہوا۔

۱۸۹۸ء میں مدرسہ طبیہ شریف منزل سے گلی قاسم جان میں نواب صاحب لوہارو کے مکان میں جو ڈپٹی ہادی حسین خاں کے مکان سے متصل تھا منتقل ہوا۔ حکیم عبد الرشید خاں اس کے پہلے پرنسپل ہوئے۔ یہاں سے مدرسہ طبیہ ۱۹۱۵ء میں چوڑی والان میں ڈپٹی سلطان حسین خاں کی حویلی میں منتقل ہوا۔ اس کے قریب ہی مدرسہ طبیہ زنانہ تھا جو ۱۹۰۸ء میں یہاں قائم ہوا تھا۔ ۱۹۲۱ء میں قرولباغ دہلی میں طبیہ کالج کی عمارت کی تعمیر کے بعد مدرسہ طبیہ اس میں منتقل ہو گیا۔

۱۸۹۵ء میں حکیم عبد المجید خاں کو طبی خدمات کے صلہ میں حاذق الملک کا خطاب گورنمنٹ آف انڈیا نے عطا کیا۔ ٹاؤن ہال دہلی میں شہریوں کی جانب سے شاندار تہنیتی جلسہ منعقد ہوا۔ ڈپٹی نذیر احمد نے ایک مدحیہ نظم پڑھی۔ جس کا ایک شعر حسب ذیل ہے:

ملتی ہے یوں تو اوروں کو عزت خطاب سے
لیکن ملی خطاب کو عزت جناب سے

حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں کو طبی مہارت کے باعث بڑی بڑی ریاستوں میں رسوخ و وقار حاصل ہوا۔ درسیات میں بے مثل سمجھے جاتے تھے۔ کلیات قانون کے درس میں خاص امتیاز حاصل تھا۔ کتب متقدمین پر گہری نگاہ تھی۔ اور آپ ایک اچھے مقرر بھی تھے۔ ان کے یہاں علم وادب کی محفلیں بھی گرم رہتی تھیں۔ واحدی نے لکھا ہے کہ میں نے ہوش سنبھالا تو دلی میں بے تاج کا بادشاہ حکیم عبد المجید خاں کو دیکھا۔ بیرون دہلی حکیم صاحب کی فیس ایک ہزار روپیہ یومیہ تھی لیکن دہلی میں کوئی فیس نہیں لیتے تھے۔ دہلی کی درگاہ قدم شریف سے عقیدت رکھتے تھے۔ قدم شریف کی مسجد اور خانقاہ بوسیدہ ہو گئی تو آپ نے

Marfat.com

۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں اسی کی درستی کرائی۔ (دہلی کی یادگار ہستیاں ص ۳۲۱)

۲۰ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ / ۱۱ر جولائی ۱۹۰۱ء میں بعارضۂ ورم جگر ترپن برس کی عمر میں وفات پائی۔ درگاہ حسن رسول نما میں دفن ہوئے۔ حکیم محمد احمد خاں اور حکیم ظفر احمد خاں، آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ آپ مادۂ تاریخ "شد ہائے غروب مہر طب یونان"، "مرقد پاکیزہ"، "حاذق الملک (۱۳۱۹ھ) اور افضل الحکماء بو علی سینا ہند" (۱۳۱۹ھ)

حکیم محمد احمد خاں

آپ حکیم عبد المجید خاں کے فرزند تھے۔ ۱۶ر رمضان ۱۳۰۲ھ / ۳۰ر جون ۱۸۸۵ء کو پیدا ہوئے۔ طبی درسی کتب دہلی میں اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ حکیم عبد المجید خاں کی وفات کے بعد ۱۹۰۱ء میں رامپور مسیح الملک اجمل خاں کے پاس گئے۔ عرب طبیب مکی سے عربی زبان وادب میں استفادہ کیا۔ پھر دہلی واپس ہو کر حکیم واصل خاں کے مطب میں بیٹھے اور ۱۹۰۴ء سے مطب علیحدہ کیا اور مدرسہ طبیہ کے درس کا سلسلہ بھی شروع کیا۔ اور دہلی میں مسیح الملک ثانی کے لقب ثانی سے مشہور ہوئے۔

۱۹۰۷ء میں آپ حج سے مشرف ہوئے اور ۱۹۲۳ء میں نجف اشرف و کربلائے معلیٰ و عراق کا سفر کیا اور روضات مقدسہ کی زیارات سے مشرف ہوئے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی وفات ۱۹۲۷ء میں ہوئی۔ ان کے بعد ان سے متعلق امور کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ حکیم محمد احمد خاں کو خاندانی مسند طبابت پر بٹھایا گیا۔ طبیہ کالج اور ہندستانی دواخانہ کا انتظام حکیم محمد جمیل خاں صاحب کے سپرد کیا گیا۔ اور طبی کانفرنس کی ذمہ داری حکیم غلام کبریا خاں کے حوالے کی گئی۔ حکیم جمیل خاں کے خلاف جب اسٹرائک ہوئی تو بورڈ آف ٹرسٹیز کی سکریٹری شپ سے انھوں نے استعفیٰ دے دیا اور ان کی جگہ حکیم محمد احمد خاں صاحب سکریٹری مقرر ہوئے۔ (تذکرۃ الحق احسان ص ۱۰۹)

Marfat.com

حکیم محمد احمد خاں نے کالج اور دواخانہ میں ضروری اصلاحات کیں۔ اپنے برادر حکیم ظفر احمد خاں کو پرنسپل مقرر کیا اور حکیم غلام کبریا خاں کو سکریٹری شپ کا چارج دے کر یورپ چلے گئے۔ ان کی روانگی کے بعد خاندانی جھگڑوں کی بنا پر حکیم ظفر احمد خاں نے استعفیٰ دے دیا۔ حکیم محمد احمد خاں کی یورپ سے واپسی کے بعد طبیہ کالج اور ہندستانی دواخانہ میں باہمی اختلافات کی بنا پر اسٹرائک ہوئی اور بڑا ہنگامہ ہوا۔ حکیم محمد احمد خاں نے اس پر قابو پایا اور دوبارہ یورپ کا سفر کیا۔ چھ ماہ بعد واپسی ہوئی۔ یورپ کے تجربات کی روشنی میں ضروری اصلاحات کیں اور ہندستانی دواخانہ کی ترقی کے لیے خصوصی توجہ کرتے ہوئے مولانا عبداللہ کو دواخانہ کا منیجر بنایا۔

حکیم غلام کبریا خاں کی وفات کے بعد ۱۹۳۵ء میں حکیم محمد احمد خاں کو کانفرنس کی صدارت تفویض کی گئی اور اس طرح وہ تینوں اداروں کے سرپرست قرار پائے۔ مصالحت کی بنا پر حکیم جمیل خاں طبیہ کالج کے سکریٹری ہوئے تو حکیم محمد احمد خاں ان کے معاون رہے۔

حکم محمد احمد خاں کا مطب بہت کامیاب تھا۔ دور دراز مقامات سے مریض علاج کے لیے ان کے مطب میں آتے تھے۔

حکیم محمد احمد خاں نے مطب سے متعلق کتاب مطب عملی تالیف فرمائی۔ جس سے ان کی فنی مہارت واضح ہے۔

۱۷ر نومبر ۱۹۳۷ء کو وفات پائی۔ آپ کے دو صاحبزادے حکیم محمد احمد خاں اور حکیم مجید احمد خاں ہوئے۔ حکیم محمود احمد خاں دہلی میں رہے اور حکیم مجید احمد خاں پاکستان منتقل ہوئے۔ (حکیم اجمل خاں ص ۲۰۳)

حکیم محمود احمد خاں

آپ حکیم محمد احمد خاں کے بڑے صاحبزادہ تھے۔ طبیہ کالج قرولباغ دہلی میں ۱۹۳۱ء میں داخلہ لے کر ۱۹۳۵ء میں فارغ ہوئے۔ اول درجہ میں کامیابی حاصل کر کے

Marfat.com

طلائی تمغہ کے مستحق قرار پائے۔ اور اس کے بعد اپنے والد صاحب کے مطب میں بیٹھے۔

آپ خاندان شریفی کے ایک نامور طبیب تھے۔ آپ کے دم سے خاندان شریفی کا وقار قائم تھا۔ آپ طبیہ کالج دہلی کے بورڈ کے بھی ممبر رہے۔ آپ نہایت شائستہ اور اصلی خاندانی قدروں کے حامل تھے۔ آپ کی شخصیت باوقار تھی۔ رامپور کے مشہور طبیب حکیم سلطان احمد رضوی سے آپ کا خصوصی تعلق تھا اس لیے کہ دونوں طبیہ کالج دہلی کے پرانے ساتھی تھے۔ ۱۹۶۹ء میں اجملی صدی کی شاندار تقریب مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں منعقد ہوئی۔ آپ کو بھی مدعو کیا گیا۔ اپ حبیب منزل میرس روڈ علی گڑھ میں خاندانی تعلقات کی بنا پر نواب عبید الرحمٰن خاں شروانی کے مہمان رہے۔ اسی موقع پر طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کو حکیم اجمل خاں طبیہ کالج کے نام سے موسوم کیا گیا۔ ماہنامہ الحکمت دہلی میں آپ کے چند مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ۲۴ر جولائی ۱۹۷۵ء کو آپ نے وفات پائی۔ آپ کے ایک صاحبزادہ مسرور احمد خاں آپ کی یادگار ہیں۔

امیر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں

حکیم محمود خاں صاحب کے چھوٹے فرزند تھے۔ ۱۷ر شوال ۱۲۸۴ھ / ۱۲ر فروری ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئے۔ علوم متداولہ کی تعلیم صرف و نحو پیر جی صدیق احمد دہلوی، منطق و فلسفہ شمس العلماء مولوی عبد الحق حقانی اور مولوی عبد الرشید رامپوری سے اور علم طب اپنے خاندانی بزرگان حکیم محمود خاں، حکیم عبد المجید خاں اور حکیم غلام رضا سے حاصل کی۔ (تذکرۂ خواجگان ص ۱۰۲)

مدرسہ طبیہ

۱۹۸۲ء میں حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں صاحب اور مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب نے متحدہ طور پر شریف منزل میں قائم کیا۔ ۱۸۸۹ء میں گلی قاسم جان میں نواب صاحب لوہارو کے مکان میں منتقل ہوا اور اس کے بعد ۱۹۱۵ء میں چوڑی والان میں

Marfat.com

ڈپٹی سلطان خاں کی حویلی میں منتقل ہوا اور اس کے متصل مکان منشی کبیر علی تحصیلدار میں حکیم اجمل خاں نے زنانہ شفاخانہ اور مدرسہ دائیان قائم کیا۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے اس مدرسہ میں ابتدا ہی سے دلچسپی لی۔ نواب لوہارو کے اسی مکان میں ۱۹۴۷ء کے بعد جامعہ طبیہ منتقل ہوا جو ۱۹۸۰ء میں ہمدرد طبی کالج کے نام سے ہمدرد نگر تغلق آباد منتقل ہوا۔ اور آج یہ کالج جامعہ ہمدرد کا ایک کالج ہے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب نواب سر محمد علی خاں بہادر والی رامپور کے عہد میں ۱۸۹۳ء میں ریاست رامپور کے طبیب خاص مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۲ء تک آپ کا قیام رامپور میں مستقل رہا۔ لیکن اس کے بعد بھی آپ نواب صاحب بہادر موصوف کی طلب پر رامپور جاتے رہے۔ حتی کہ آپ کی وفات بھی ۱۹۲۷ء میں رامپور میں واقع ہوئی۔ رامپور میں ہی آپ نے عرب طبیب سے عربی زبان میں مہارت حاصل کی۔ آپ کی عربی دانی کے معترف علامہ شبلی نعمانی بھی تھے۔ ریاست رامپور کا کتب خانہ کہ جس کی بنا نواب سر کلب علی خاں صاحب بہادر متوفی ۱۸۸۷ء نے ریاست رامپور میں کی تھی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی نگرانی میں رہا۔ یہ کتب خانہ رامپور رضا لائبریری کے نام سے دنیا میں مشہور ہے۔ یہ کتب خانہ نادر مخطوطات و مطبوعات کا ایک زبردست مخزن ہے۔ جس سے محققین علوم و فنون استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے اس کتب خانہ کی جامع فہرست بھی مرتب فرمائی جو ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی۔ اس پر عالمانہ مقدمہ ارقام فرمایا۔

۱۱ر مارچ ۱۹۰۵ء کو عراق کے سفر کے لیے روانہ ہوئے۔ اس سفر کے دوران نجف و کربلائے معلیٰ اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کی جس سے ان کی صحت بہتر ہوئی۔

۱۹۰۴ء میں آپ نے یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی کا اجرا کیا۔ بعدہ ہندستانی دواخانہ قائم کیا۔ ۱۹۱۰ء میں ہندستانی دواخانہ کی عمارت تعمیر کی گئی، جہاں مرکبات کی تیاری بہتر طریقہ پر ہوئی۔ اس دواخانہ کو عروج دے کر آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی بنیاد قائم کی۔ ۱۹۰۸ء میں آپ کو خاندانی خطاب حاذق الملک حکومت کی طرف سے عطا کیا گیا۔

Marfat.com

۱۹۰۹ء میں مدرسہ طبیہ زنانہ چوڑی والان میں حویلی ڈپٹی سلطان خاں کے متصل عمارت میں قائم ہوا۔ بعد میں یہاں سے طبیہ کالج قرولباغ دہلی میں منتقل ہوا۔

۱۹۱۱ء میں مسیح الملک شہنشاہ جارج پنجم کی تاج پوشی میں نواب رامپور کے قائم مقام کی حیثیت سے شرکت کے لیے انگلینڈ تشریف لے گئے۔ وہاں ڈیڑھ ماہ قیام پذیر رہے۔ سر تھیوڈر مارلس پرنسپل علی گڑھ کالج کی وساطت سے لندن کے اسپتال میڈیکل کالج دیکھے اور انڈیا آفس لائبریری اور برٹش میوزیم میں نوادرات کا مطالعہ کیا۔ کیمبرج اور آکسفورڈ یونی ورسٹی بھی گئے۔ مشہور مستشرق سی۔ جی۔ براؤن سے بھی ملے۔ انگلینڈ سے واپسی پر پیرس گئے اور وہاں کے عظیم الشان اسپتال اور میڈیکل کالج دیکھے اور دواسازی اور آلات جراحی کے کارخانے دیکھے اور طب و دواسازی کی ترقی سے بہت متاثر ہوئے۔ برلن کی اورینٹل لائبریری کا معاینہ بھی کیا اور نادر کتابوں کا مطالعہ کیا۔ وہاں کے شفاخانوں کا معائنہ بھی کیا۔ وہاں سے قسطنطنیہ پہنچے۔ شفاخانوں، میڈیکل کالجوں اور تاریخی مقامات کی سیر کی۔ وہاں سے قاہرہ پہنچے۔ جامعہ ازہر اور دیگر قابل دید عمارتوں کی سیر کی۔ ہندستان واپسی پر اپنے تجربات سے ہندستانی دواخانہ اور مدرسہ طبیہ میں اہم اصلاحات فرمائیں۔

۱۱ر دسمبر ۱۹۱۱ء کو جارج پنجم نے دہلی میں دربار کیا، جس میں حکیم صاحب بھی شریک ہوئے۔ لارڈ ہارڈنگ سے ان کے تعلقات بڑھے اور بالآخر جب حکیم صاحب نے طبیہ کالج قرولباغ کے قیام کا منصوبہ بنایا تو لارڈ ہارڈنگ نے ہی اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کالج کی عمارت کی تکمیل کے بعد حکیم صاحب نے گاندھی جی کو کالج کے افتتاح کی دعوت دی۔ اور مہاتما گاندھی نے اس کالج کا افتتاح ۱۳ر فروری ۱۹۲۱ء کو فرمایا۔ جون ۱۹۱۶ء میں مسیح الملک نے اجمیر میں دارالعلوم معینیہ عثمانیہ کے سالانہ جلسہ کی صدارت فرمائی اور تصوف وصوفیہ عظام سے متعلق تقریر فرمائی۔

۵ر نومبر ۱۹۲۰ء کو مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی جامع مسجد میں منعقد جلسہ میں جامعہ ملیہ کی افتتاحی رسم انجام پائی۔ مرکزی خلافت کمیٹی نے جامعہ ملیہ کے لیے دس ہزار

Marfat.com

روپے ماہانہ کی گرانٹ منظور کی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں امیر الجامعہ اور عبدالمجید خواجہ شیخ الجامعہ مقرر ہوئے۔ بعدہ مسیح الملک ۱۹۲۷ء میں جب کہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں طبیہ کالج کا قیام عمل میں آیا تو آپ اس کی تقرراتی کمیٹی میں شرکت کے لیے تشریف لائے۔ مسیح الملک ہی کی کوشش سے جامعہ ملیہ کو دہلی منتقل کیا گیا اور وہ آخر حیات تک امیر جامعہ کے منصب پر فائز رہے۔

۱۹۲۵ء میں مسیح الملک نے یورپ کا دوسرا سفر کیا۔ جہاز میں ہندستان کے گورنر جنرل لارڈ ریڈنگ کا ساتھ رہا۔ ۲۳/اپریل کو پیرس پہنچے اور ایک ماہ وہاں قیام کیا۔ وہاں کتب خانے دیکھے۔ خصوصاً پیرس کی نیشنل لائبریری سے استفادہ کیا اور منتخب پسندیدہ کتب کی فوٹو حاصل کیے۔ وہاں جنرل نادر خاں شاہ افغانستان اور دیگر ممالک کے اکابرین سے ملاقاتیں ہوئیں۔ مولانا برکت اللہ بھوپالی اس زمانہ میں پیرس میں مقیم تھے اور گہرے روابط حکیم صاحب سے رکھتے تھے۔ ۲۴/مئی کو سوئٹزرلینڈ پہنچے۔ لوزین بن جھیل لیمان کے ایک کنارہ پر مقیم ہوئے۔ وہاں کے قدرتی مناظر سے لطف اندوز ہوئے۔ جولائی تک قیام رہا۔ وہاں سے جنیوا اور ویانا گئے۔ جامعہ ملیہ کے جو طلبہ برلن میں زیر تعلیم تھے وہ ۱۰/جولائی کو حکیم صاحب سے ملاقات کے لیے ویانا آئے۔ ان میں برکت علی، خواجہ عبدالمجید، عابد حسین اور محمد مجیب شامل تھے۔ وہاں سے مصر و شام کی جانب روانہ ہوئے۔ مصر میں اراکین موتمر خلافت و علمائے ازہر، ارکان جمعیۃ رابطہ شرقیہ سے ملاقاتیں کیں۔ ہندستانی طلبہ کا ہجوم ان کے ساتھ رہتا تھا۔ ۲۸/جولائی کو انھوں نے فلسطین کے لیے سفر شروع کیا۔ ۹/ستمبر تک ان ممالک کی سیاحت کی اور ۲۵/ستمبر کو بمبئی پہنچے۔

۳۰/ستمبر ۱۹۰۶ء میں علی گڑھ ایجوکیشنل کانفرنس کا ڈھاکہ میں اجلاس ہوا۔ نواب وقار الملک صدر اجلاس تھے۔ اس اجلاس میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ (سیرت اجمل ص ۱۴) نواب صاحب ڈھاکہ نے اس کے قیام کی تجویز پیش کی اور

Marfat.com

مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے اس کی تائید کی۔ لیگ کے جو ممبران پنجاب کی نمائندگی کرنے کے لیے نامزد کیے گئے ان میں مسیح الملک نمایاں تھے اور اس طرح وہ مسلم لیگ کے معماروں میں سے ایک تھے۔ دسمبر ۱۹۰۷ء میں مسلم لیگ کے اجلاس کراچی میں بھی ان کی شرکت رہی۔ ۱۹۰۹ء کے آخر میں دہلی میں مسلم لیگ کا اجلاس ہوا۔ حکیم صاحب مجلس استقبالیہ کے صدر تھے۔ چنانچہ آپ نے وقار الملک کو اس اجلاس میں شرکت کے لیے دعوت دی۔ علامہ شبلی نے اس اجلاس میں وقف علی الاولاد کا مسئلہ اٹھایا۔ اس مسئلہ میں حکیم صاحب ان کے معاون تھے۔

جنگ بلقان کی وجہ سے ہندستانی مسلمان بے چین تھے۔ مولانا محمد علی نے پُرزور تحریک چلائی اور طبی وفد روانہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس وفد کی روانگی کے وقت جامع مسجد دہلی کے سامنے میدان میں آدمیوں کا ہجوم تھا۔ حکیم اجمل خاں اور مولانا محمد علی نے الوداعی تقریریں کیں۔ جس کا گہرا اثر ہوا۔ ۲۳ر مارچ ۱۹۱۳ء کو مسلم لیگ کا اجلاس لکھنؤ میں منعقد ہوا اس اجلاس میں کانگریس کے صدر پنڈت بشن نرائن دت اور دوسرے ہندو لیڈر مسلمانوں سے اظہار ہمدردی کے طور پر شریک ہوئے۔ سروجنی نائیڈو نے پہلی دفعہ لیگ کے اس اجلاس کو خطاب کیا اور اس طرح کانگریس تحریک سے مسلم لیگ کے قائدین کا نظریہ قریب ہوا۔

ترکی کی شکست سے مسلمان بہت متردد تھے اور اندیشہ تھا کہ اگر یہی صورت رہی تو اسلام کے مقدس مقامات بھی مغربی سامراج کی دست درازیوں سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ چنانچہ ۳۰، ۳۱ر دسمبر کو آگرہ میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت سر ابراہیم رحمت اللہ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں وہ حضرات نمایاں تھے جو چند سال کے بعد تحریک آزادی میں تیز قدم بڑھانے والے تھے۔ مثلاً مظہر الحق، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی، حکیم اجمل خاں۔ یہ اجتماع درحقیقت اس تاریخ کا دیباچہ تھا کہ جس میں ملک کی آزادی کے لیے مسلمانوں کی جدوجہد کی تفصیل بیان کی جانے والی

Marfat.com

تھی۔ اس اجلاس میں کانگریس کے لیڈران سے مشورہ کر کے آزادی کے لیے مشترکہ لائحۂ عمل تیار کرنے کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے اراکین میں دہلی کے تین نمائندے حکیم اجمل خاں، ڈاکٹر انصاری اور مولانا محمد علی تھے۔ یہ پہلا قدم جو مسلم لیگ نے متحدہ قومی تحریک کے لیے اٹھایا۔ دسمبر ۱۹۱۶ء میں مسلم لیگ اور کانگریس کے سالانہ جلسے لکھنؤ میں ایک ہی مقام پر منعقد ہوئے۔ مسلم لیگ نے ہندو مسلمانوں کے متحدہ مفاد کے لیے مشترکہ تجاویز مرتب کیں اور کانگریس کے لیڈروں سے مشورہ کے بعد ایک متفقہ دستور العمل تیار کیا جو ہندو مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کی دستاویز سمجھا جاتا تھا۔

تحریک خلافت اور ترکوں سے ہمدردی کے باعث مسلم لیڈران محمد علی، شوکت علی، حسرت موہانی، ابوالکلام آزاد، ظفر علی خاں، مولانا محمود الحسن مالٹا میں نظر بند کیے گئے۔ اس کے خلاف ملک میں زبردست احتجاج ہوا اور ایک ''انجمن نظر بندان اسلام'' قائم کی گئی۔ جس کے صدر راجہ صاحب محمود آباد، سکریٹری ڈاکٹر انصاری اور خزانچی مسیح الملک حکیم اجمل خاں بنائے گئے۔ (سیرت اجمل ص ۱۱۲)

اس زمانہ میں گاندھی جی ہندستان آچکے تھے۔ دسمبر ۱۹۱۷ء کا آخری ہفتہ کلکتہ میں قومی جوش و خروش کے مظاہروں کا عجیب و غریب زمانہ تھا۔ حکیم صاحب کانگریس اور مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر موجود تھے اور لیڈروں کے مشوروں میں نمایاں حصہ لے رہے تھے۔ کوئی سیاسی کانفرنس یا اجلاس ان کے بغیر مکمل نہ ہوتا تھا۔ ''غالباً حکیم صاحب اور گاندھی جی اسی موقع پر ایک دوسرے کے قریب آئے''۔ اور ۱۹۱۸ء میں مسلم لیگ اور کانگریس کے اجلاس دہلی میں منعقد ہوئے۔ مسلم لیگ کی مجلس استقبالیہ کے صدر ڈاکٹر انصاری اور کانگریس کی مجلس استقبالیہ کے صدر حکیم اجمل خاں مقرر ہوئے۔ رولٹ ایکٹ کی مخالفت کی گئی اور ہنگامہ و ہڑتال کا سلسلہ جاری رہا۔ یہی وہ زمانہ تھا جب کہ حکیم صاحب بے تاج بادشاہ بن گئے۔ اور ان کا شمار کانگریس کے اہم ترین زعما میں ہوا۔ ۱۹۱۹ء میں انھوں نے اپنا خطاب حاذق الملک واپس کیا۔ اور قوم نے انھیں مسیح الملک کا خطاب دیا۔

Marfat.com

ریشمی خطوط کی تحریک میں وہ شریک رہے۔ وہ تحریک خلافت اور تحریک ترک موالات کے قائدین میں تھے۔ ۱۹۱۹ء میں انھوں نے مسلم لیگ کے اجلاس امرتسر اور ۱۹۲۱ء میں خلافت کانفرنس کے اجلاس احمد آباد کے صدر منتخب ہوئے۔

مسیح الملک نے سیاسی امور کے علاوہ مطب اور طبی تصانیف کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ آپ نے علم طب پر آزادانہ قلم اٹھایا۔ قدیم مباحث کی تنقیح و تہذیب بھی کرتے رہے۔ اور علم کے شعبہ کو بامِ عروج پر پہنچایا۔

طبی تصانیف بزبان عربی

(۱) مقدمة اللغات الطبیہ۔ اس رسالہ کا ترجمہ بزبان اردو حکیم محمد رضی الاسلام ندوی صاحب نے کیا اور بعنوان "طبی لغت نویسی کے مبادیات" ۱۹۹۱ء میں گانہ رسالہ میں شائع کیا۔

(۲) اوراق مزهره مثمره۔ اس رسالہ کا ترجمہ بھی زبان اردو حکیم محمد رضی الاسلام ندوی صاحب نے رسائل مسیح الملک کے ساتھ ۱۹۹۱ میں شائع کیا۔ یہ طاعون سے متعلق ہے۔ اصلی رسالہ مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۸۹۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔

(۳) الساعاتیہ۔ یہ رسالہ القول المرغوب فی الماء المشروب کے ساتھ بعنوان "هذا ما تیسرلی" نامی کتابچہ کی صورت میں ۱۹۰۲ء میں مطبع احمدی رامپور سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ حکیم محمد رضی الاسلام ندوی صاحب نے ۱۹۹۱ء میں رسائل مسیح الملک شائع کیا۔

(٤) البیان الحسن بشرح المعجون المسمیٰ باکسیر البدن۔ یہ رسالہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے ۲۶؍ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ کو تحریر فرمایا تھا اور افضل المطابع دہلی سے ۱۳۲۹ھ میں شائع ہوا۔ اس رسالہ کے محشی حکیم محمد عبد الرحمٰن ہیں جو مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے شاگرد رہے ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ حکیم محمد رضی الاسلام ندوی نے رسائل مسیح الملک کے ساتھ شائع کیا۔

Marfat.com

(۵) خمس مسائل۔ اس رسالہ کی حمایت میں حکیم محمد ایوب اسرائیلی علی گڑھی نے کتاب اقوم الدلائل علی خمس مسائل لکھی جو ۱۹۱۳ء میں ہلالی پریس دہلی سے شائع ہوئی۔ حکیم محمد رضی الاسلام ندوی نے اس رسالہ کا ترجمہ بزبان اردو دیگر رسائل کے ساتھ بعنوان رسائل مسیح الملک ۱۹۹۱ء میں شائع کیا۔

(٦) الوجیزہ۔ یہ رسالہ سید عبدالسلام کے زیر اہتمام مطبع فاروقی دہلی سے ۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۳۵ھ کو شائع ہوا تھا۔ یہ نبض مستوی و مختلف کی شرح پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ کا اردو ترجمہ حکیم محمد رضی الاسلام ندوی نے ۱۹۹۱ء میں رسائل مسیح الملک کے ساتھ شائع کیا۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور رضا لائبریری رامپور

حکیم محمد حسین خاں شفاء اپنے مضمون بعنوان "رامپور رضا لائبریری، رامپور" میں ارقام فرماتے ہیں: "۷ر اکتوبر ۱۷۷۴ء کو انگریزوں، شجاع الدولہ اور نواب فیض اللہ خاں کے درمیان ایک معاہدے کے تحت ریاست رامپور وجود میں آئی، اور فیض اللہ خاں اپنا سب علمی اثاثہ لے کر پہلے شاہ آباد میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ پھر رامپور کو اپنا مستقل پایۂ تخت بنالیا، جہاں پہلے سے بھی کچھ پٹھان آباد تھے۔ یہاں فیض اللہ خاں نے مسجد، مدرسہ اور کتب خانہ کی بنیاد ڈالی۔ کتب خانہ شروع میں ان کی رہائشی کوٹھی کے ایک کمرے میں تھا، اور ان کے دربار سے وابستہ سب اہل ذوق اس سے استفادہ کیا کرتے تھے۔ فیض اللہ خاں کے کتب خانہ میں فقہ، طب، فلسفہ وغیرہ پر اہم کتابیں تھیں"۔

فیض اللہ خاں کے دربار سے تقریباً سو (۱۰۰) علماء کرام کو وظیفہ ملا کرتا تھا، اور یہ لوگ علمی مشاغل میں فارغ البالی کے ساتھ مصروف رہتے تھے۔ ان کے درباری علماء کے پاس خود کتابیں تھیں اور ان کی تصانیف رضا لائبریری میں آج بھی موجود ہیں، جن میں حکیم بایزید کی فصول فیض اللہ خانی اور مولوی محمد یوسف کی فتاویٰ فیض اللہ خانی اپنے مآخذ و

Marfat.com

مراجع کے اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ ان کے دربار سے وابستہ علماء و اہل کمال کا ذکر مختلف کتابوں میں موجود ہے۔ فیض اللہ خاں (متوفی جولائی ۱۷۹۴ء) کے بعد ان لڑکوں نواب محمد علی خاں و نواب غلام محمد خاں کا عہد جنگ و جدال کی نذر ہو گیا اور بہت تباہی ہوئی۔

رضا لائبریری کی باضابطہ تاریخ ۲۹ر نومبر ۱۷۹۴ء سے نواب احمد علی خاں کے صاحبزادے نصر اللہ خاں سلطانؔ کے نائب نواب مقرر ہونے سے شروع ہوتی ہے۔ اس عہد میں کتابوں کی خاصی تعداد بڑھ چکی تھی، جس کی ترتیب و تنظیم کے واسطے ایک ذی علم نگراں کی ضرورت تھی۔ چنانچہ نواب صاحب نے افغانستان کے مشہور اسکالر عربی، فارسی، پشتو زبان کے ماہر آغا یوسف علی محویؔ کو ناظم کتب خانہ مقرر کیا۔ جن کے بارے میں امیر مینائی ۱۸۷۹ء میں لکھتے ہیں، "۶۶ سال کی عمر ہے۔ کتب خانہ سے وابستہ ہیں"۔ محویؔ کا دیوان رضا لائبریری میں موجود ہے۔ احمد علی خاں کے عہد میں ان کے دربار و کتب خانے سے بہت بڑے لوگ متعلق رہے۔ اکبر بادشاہ نے اپنے عہد میں ہندستانی زبانوں میں خصوصاً سنسکرت وغیرہ کی کتابوں کا ترجمہ فارسی میں کرا کر جو کام کیا تھا، احمد علی خاں نے وہی کام اردو میں شروع کرایا۔ اور رامائن کا ترجمہ اخوند زادے احمد خاں غفلت سے اردو میں کرایا، جو ہنوز غیر مطبوعہ ہے۔ اس کے دو نسخے قصہ رام و سیتا کے نام سے رضا لائبریری میں محفوظ ہیں۔ کلیات غفلت کا مخطوطہ بھی رضا لائبریری میں محفوظ ہے۔ ان کے دور میں اطباء دربار نے اردو میں کئی اہم طب کی کتابیں تصنیف کیں، جس میں علاج اطفال پر حکیم احمد خاں فاخرؔ کی کتاب بھی ہے۔

۲۶ر جولائی ۱۸۴۰ء میں نواب احمد علی خاں کا انتقال ہو گیا۔ ان کے کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی۔ اسی بنا پر ان کے بھتیجے نواب غلام محمد خاں کے صاحبزادے محمد سعید خاں کو انگریزوں نے والی رامپور بنا دیا۔ محمد سعید خاں کو اس وقت بجنور میں ڈپٹی کلکٹر تھے، جدید تعلیم یافتہ اور انگریزی تہذیب و تمدن سے واقف تھے۔ انھوں نے کتاب خانے کی باضابطہ تنظیم جدید کی۔ نیا فرنیچر اور کتابوں کے لیے الگ کمرہ بنوایا، ایک مہر بھی بنوائی، جو کتاب پر

Marfat.com

لگا کرتی تھی۔

۱۲۸۶ھ ۱۸۵۱ء

ہست این مہر بر کتب خانہ والی رامپور فرزانہ

ان کے عہد میں کتابخانہ کافی مشہور ہو چکا تھا۔ دور دور سے اسکالر اس سے استفادہ کرنے آتے تھے۔

برٹش حکومت بھی یہاں سے کتابیں منگواتی رہتی تھی۔ چنانچہ اگست ۱۸۴۸ء کو مسٹر ریلے سن صدر بورڈ آگرہ رامپور تشریف لائے اور وہ تاریخ و تذکرے سے متعلق بہت سی کتابیں کتب خانہ سے لے گئے جو پھر واپس نہیں آئیں۔ محمد سعید خاں چونکہ ہندستان کے اکثر علاقوں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے تھے، ان کا حلقہ احباب بھی خاصا وسیع تھا، جن کی بنا پر انھوں نے اہل علم و فنکاروں کی بہت بڑی جماعت رامپور میں اپنے گرد اکٹھا کر لی۔ اس میں مرزا محمد حسن اور غلام رسول کاشمیری نقاش و قلم کار بھی تھے، جنھوں نے لائبریری کی بہت سی کتابوں پر طلائی کام کیا ہے۔ محمد سعید خاں کے عہد میں لائبریری میں کتابوں کا بھی بہت اضافہ ہوا۔

یکم اپریل ۱۸۵۵ء کو نواب محمد سعید خاں کا انتقال ہو گیا۔ یوسف علی خاں ناظم نواب ہوئے۔ چونکہ اس وقت انگریزوں کے خلاف ملک میں عام بے چینی پیدا ہو رہی تھی۔ نواب صاحب نے رامپور کو ایک پُر امن اور خوش حال ریاست بنا دیا تھا۔ اس بنا پر مختلف علاقوں کے اہل علم اپنا اپنا علمی اثاثہ لے کر رامپور آتے رہے تھے، جن کی نواب صاحب خاطر خواہ ہمت افزائی کرتے تھے۔ اسی بنا پر ان کے عہد میں اہل علم کے ساتھ مصوری و خطاطی کے بہترین شاہکار رامپور میں جمع ہو گئے۔ ۱۸۵۷ء سے متعلق لٹریچر روزنامچے، مشاہیر کے خطوط، اور پولیٹیکل ریکارڈ آفس (دار الانشاء) کا ریکارڈ بہت اہم تھا۔ نواب صاحب نے کتب خانے کے سلسلہ میں بہت دلچسپی کا ثبوت دیا۔ نواب صاحب کا زیادہ تر وقت جنگ آزادی ۱۸۵۷ء اور اس سے پیدا شدہ حالات کے سدھارنے میں لگ گیا۔ ۲۱ر

Marfat.com

اپریل ۱۸۶۵ء کو نواب یوسف علی خاں کا انتقال ہو گیا اور کلب علی خاں نواب ہوئے۔ یہ نوابین رامپور کی تاریخ کے سب سے زیادہ علم دوست اور قدر دانِ علم و فن تھے۔ کتابوں کا شوق بچپن سے تھا۔ ان کا ذاتی کتب خانہ بھی بہت وسیع تھا۔ مخطوطات و مطبوعات کا بڑا ذخیرہ رضا لائبریری میں نواب کلب علی خاں کی دین ہے۔ آپ نے جگہ جگہ اپنے ایجنٹ چھوڑ دیئے تھے، جو نوادر کی خریداری کرتے تھے۔ آپ نے ممالک غیر کا دورہ کیا۔ بہت سی کتابیں ساتھ لائے۔ فہرست سازی اور ترتیب کے لیے منشی امیر احمد مینائی اور مولوی مہدی علی خاں کو ملازم رکھا۔ بہت سے علماء کے ذاتی ذخیرے خرید کر کتب خانۂ سرکاری میں داخل کیے، جن میں بیش بہا کتابیں ہیں۔ اس عہد میں مہدی علی خاں نے کتب خانے میں غیر معمولی صلاحیت و محنت کا ثبوت دیا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی بہت شہرت ہوئی۔ کلب علی خاں کتابیں جمع کرنے کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے کام کو بھی بہت آگے بڑھاتے رہے۔ مختلف زبانوں میں تراجم کرائے۔ اردو لغت پر کام کرایا۔ ان کے عہد میں خریدی ہوئی اکثر کتابوں پر ذریعہ حصول بھی تحریر ہے۔ چنانچہ بعض کتابوں پر لکھا ہے: خرید داغ دہلوی یا میلہ بے نظیر وغیرہ۔

نواب کلب علی خاں نے اپنے عہد کی فہرست میں یہ ہدایت کی تھی کہ ہر کتاب کے ساتھ قیمت اور ذریعہ حصول کی بھی صراحت کر دی جائے۔ چنانچہ اسٹاک رجسٹر میں ان باتوں کا اندراج ہے۔ کتب خانہ دہلی و لکھنؤ کی بیش بہا کتابیں جیسے صد پند لقمان، رسالہ عبداللہ انصاری، نادرات شاہی وغیرہ کلب علی خاں کی خریدی ہوئی ہیں۔ اکثر کتابوں پر خود کلب علی خاں صاحب کے نوٹس ہیں۔ کلب علی خاں کے سماجی علمی ادبی کارناموں کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ سیکڑوں کتابوں کا انتساب کلب علی خاں کی طرف ہے۔ ادب، تاریخ، عطر سازی، اردو فارسی زبانوں میں کلب علی خاں کی بہت سی تصانیف ہیں۔ ۲۳/ مارچ ۱۸۸۷ء کو کلب علی خاں کا انتقال ہو گیا۔ ان کے لڑکے مشتاق علی خاں نواب ہوئے۔ چونکہ یہ بیمار رہتے تھے۔ برٹش حکومت نے ایک کونسل قائم کر دی۔ جنرل اعظم

Marfat.com

الدین خاں کو ریاست کا چیف منسٹر ''مدار المہام'' مقرر کر دیا۔ جنرل صاحب نے کتب خانے پر خصوصی توجہ دی اور تعمیر نو شروع کر دی، اور بہت سے فلاحی کام کیے، جن میں چالیس ہزار روپے کی لاگت سے ریاست کے چیف انجینیر رائٹ صاحب فرانسیسی کے مشورے سے عمارت کتب خانہ کی تعمیر بھی شامل ہے۔ ۳۱ر مارچ ۱۸۹۲ء کو یہ کتب خانہ خورشید منزل سے اس نئی عمارت میں تبدیل ہوا۔ جنرل صاحب نے جدید فہرستِ کتب تیار کرائی اور اسکالروں کی سہولت کے لیے مہمان خانہ بنوایا۔ سب سے پہلے جنرل صاحب ہی نے لائبریری میں ایک معائنہ بک رکھوائی، جس پر پہلا اندراج ۲۳ر جون ۱۸۸۸ء کو ایک عراقی اسکالر شیخ محمود بن شیخ محمد نصیر الدین جیلانی کا ہے۔

جنرل صاحب کے عہد کی لائبریری کے بارے میں فلاحی تجاویز اور تعمیری پروگرام ریاست کی سالانہ رپورٹوں اور لائبریری کے فائلوں میں موجود ہیں۔

جنرل اعظم الدین خاں کا ریاست رامپور اور خاص طور پر کتب خانے کی تعمیر میں بہت بڑا ہاتھ ہے۔ آپ خاندان نجیب الدولہ کے چشم و چراغ تھے اور نواب جلال الدین خاں مجاہد تحریک آزادی ۱۸۵۷ء کے فرزند تھے۔ جنرل صاحب بد قسمتی سے اپنے عزائم پایۂ تکمیل کو نہ پہنچا سکے۔ اور ۱۳ر اپریل ۱۸۹۱ء کو رامپور میں قتل کر دیئے گئے۔ ان کے قتل سے عارضی طور پر کتب خانے کی ترقی رک گئی۔ لیکن ان کی بنائی ہوئی کمیٹیاں اور دستور العمل کتب خانہ ریاست رامپور میں ایک زمانہ تک نافذ رہا، جو سرکاری گزٹ اپریل ۱۸۹۲ء میں مطبوعہ موجود ہے۔ مختلف کمیٹیوں کی روداد اور تجاویز بھی ملتی ہیں۔ جنرل صاحب کے بعد پریزیڈنٹ کونسل ریاست رامپور ایک انگریز میجر ایچ۔ اے ڈیسنٹ بہادر ہوئے۔ انھوں نے جنرل صاحب کے کام کو آگے بڑھایا اور جنرل صاحب نے جو عمارت تعمیر کی تھی، اس میں کتب خانہ کو منتقل کر دیا۔ نئی عمارت میں کتب خانہ کی منتقلی پر ایک بہت بڑا جشن منایا گیا تھا۔ جس میں بہت سے مضامین پڑھے گئے۔ امیر مینائی نے یہ قطعہ تاریخ کہا:

Marfat.com

کہی امیرؔ نے تاریخ اس عمارت کی جواب ہی نہیں ایسا کتاب خانہ ہے

۱۳۰۸ھ

ڈیپٹی صاحب نے ایک مستقل مینیجنگ کمیٹی سرکاری کتاب خانہ رامپور بنائی، جس کی تفصیلات ۱۹؍ جولائی ۱۸۹۳ء کے سرکاری گزٹ میں مذکور ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں کونسل آف ریجنسی ختم ہوگئی اور نواب حامد علی خاں صاحبِ اختیار ہوگئے۔

نواب صاحب نے کتب خانہ پر خاص توجہ دی اور شیعی دینیات اور تصنیفات و تالیفات سے متعلق ایک نیا شعبہ قائم کیا۔ نشرواشاعت پر توجہ دی۔ ایرانی مطبوعات کا بہت بڑا ذخیرہ جمع کیا، اور سب سے بڑا کام یہ کیا کہ حکیم اجمل خاں صاحب کو ناظم کتب خانہ مقرر کیا۔ اس کتب خانہ کی تعمیر و ترقی اور علمی حلقوں میں تعارف کرانے میں حکیم اجمل خاں صاحب کا بہت بڑا حصہ ہے۔ چنانچہ لائبریری کی سالانہ رپورٹ ۹۶-۱۸۹۵ء میں مذکور ہے۔

"اس سال حکیم محمد اجمل خاں صاحب خلف الرشید حکیم محمود علی خاں صاحب دہلوی کو افسر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے۔ آپ نے ۶۶ نادر الوجود کتابیں خریدی ہیں"۔

حکیم اجمل خاں صاحب سے کتب خانہ کو اور کتب خانہ سے حکیم اجمل خاں صاحب کو بہت بڑا فائدہ پہنچا۔ انھوں نے اکثر کتابوں کو بغور پڑھا اور ان پر نوٹس لکھے۔ کچھ کتابیں کِرم خوردہ ہوچکی تھیں۔ ان کی دوبارہ نقل کرائی۔ کچھ کتابوں کو اشاعت کے لیے تیار کرایا۔

حکیم اجمل خاں کے عہد سے مسٹر چیپ مین (۱۸۹۴ء تا ۱۹۳۵ء) کے دور تک لائبریری کا عہد زریں کہا جا سکتا ہے۔ حکیم اجمل خاں کا خاندان ابتدائے ریاست سے رؤسائے رامپور سے وابستہ تھا۔ آپ کے والد، بھائی اور لڑکے بھی ریاست سے وظیفہ پاتے تھے۔ حکیم اجمل خاں صاحب کی ابتدائی تعلیم بھی مولانا محمد طیب صاحب مکی ثم رامپوری اور مولانا حکیم عبد الرشید خاں صاحب سے رامپور ہی میں ہوئی اور ۶۴ سال کی عمر میں

Marfat.com

۲۸ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو حکیم اجمل خاں کا انتقال بھی رامپور میں ہوا۔ حکیم اجمل خاں صاحب کے بارے میں خاصا مواد کتب خانہ رامپور میں موجود ہے۔ کچھ اہم و دلچسپ خطوط نواب صاحب کے ذاتی ذخیرہ میں تھے۔

حکیم اجمل خاں اور فہرست کتب

حکیم اجمل خاں صاحب نے رامپور میں جو بیش بہا علمی خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں مئی ۱۹۰۲ء میں فہرست کتب عربی کی اشاعت بھی ہے، جو جہازی سائز کے ۱۹۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے دیباچے میں حکیم صاحب کتب خانہ کا تعارف کراتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> ہندستان کے کتب خانوں میں عام فضیلت کا سہرا ریاست رامپور کے کتب خانے کے سر ہے۔ اس کے بعد پٹنہ کے خدا بخش کتب خانے کا درجہ ہے"۔

حکیم صاحب کے عہد تک رضا لائبریری کی تمام کتابوں کا سروے نہیں ہوا تھا اور کئی کئی کتابیں ایک ہی مجموعے میں شامل تھیں۔ حکیم صاحب نے تحریر کیا ہے کہ "اس کتب خانے میں بارہ ہزار چار سو اکاون کتابیں مختلف زبانوں کی اس تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔

عربی:۵۱۹۴	فارسی:۳۳۰۴	اردو:۲۳۹۲	انگریزی:۱۴۵۳	ترکی:۴۶
پشتو:۳۷	بھاکا:۱۶	سنسکرت:۳	ناگری:۷	پنجابی:۱

ان کتابوں میں عربی کی خوش خط کتابیں ۳۴۷ ہیں۔ فارسی کی ۵۲۳۔ بخط مصنف ۴۰ اور نایاب کتابوں کی تعداد ۸۳ ہے، جو یکتا نسخے ہیں۔ تصاویر و وصلیات بہت کثرت سے ہیں۔ اس میں دنیا کے مشہور فنکاروں کی یادگاریں ہیں۔ حکیم صاحب نے نادرات کی فہرست بہت تفصیل سے مرتب کی ہے۔

حکیم صاحب کے کام کو حافظ احمد علی خاں شوقؔ (ولادت ۳۱ر جنوری ۱۸۶۳ء م ۲۰ر دسمبر ۱۹۳۳ء) نے بہت آگے بڑھایا اور فہرست کتب عربی جلد دوم و سوم میں بہت سی توضیحات کے ساتھ شائع کیں۔ شوقؔ صاحب نے کتب خانہ رامپور، تاریخ رامپور اور مختلف موضوعات پر نہایت ہی گراں قدر کام کیا ہے۔ وہ اپنی خود نوشت میں لکھتے ہیں:

"۱۳ر فروری ۱۸۹۷ء میں حکیم اجمل خاں صاحب کی ماتحتی اور ان ہی کی کرم فرمائی سے میرا منصرم کتب خانہ کے عہدہ پر تقرر ہوا"۔

شوقؔ صاحب کتب خانے سے ریٹائر منٹ کے بعد بھی آخری عمر تک لائبریری سے وابستہ رہے۔ نواب حامد علی خاں کے عہد میں کتب خانہ نے ہر اعتبار سے بہت ترقی کی۔ ۲۰ر جون ۱۹۳۰ء کو نواب صاحب کا انتقال ہو گیا اور نواب رضا علی خاں مسند نشیں ہو گئے۔ نواب رضا علی خاں کا عہد سیاسی اعتبار سے بہت انتشار اور انقلابی تحریکوں کا دور تھا۔ آپ نے کسی مصلحت سے لائبریری کو بھی پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ کے سپرد کر دیا۔ پہلے عارضی طور پر علامہ نجم الغنی خاں صاحب (م ۱۹۳۲ء) کو ناظم کتب خانہ مقرر کیا۔ چونکہ علمی خدمات کے صلہ میں وظیفہ انھیں پہلے ہی ملا کرتا تھا اور اپنے علمی ذوق کی تکمیل کے لیے نجم الغنی خاں کا زیادہ وقت کتب خانے ہی میں گزرا کرتا تھا۔ اب وہ ناظم کتب خانہ بھی ہو گئے۔ علامہ نے مختصر سے وقفہ میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ نجم الغنی خاں کے انتقال کے بعد نواب رضا علی خاں صاحب نے لائبریری امور کے ماہر نیشنل لائبریری کلکتہ کے لائبریرین اور خدا بخش لائبریری پٹنہ کے نگراں مسٹر جے اے چیپ مین کو لائبریرین مقرر کیا۔ انھوں نے انگریزی میں کیٹلاگ اور کتابوں کی قدر و قیمت کے تعین اور درجہ بندی میں بہت نمایاں خدمات انجام دیں۔ نواب صاحب نے شعبۂ فارسی کے لیے حاجی معین الدین ندوی کو ملازم رکھا اور شعبۂ تصنیف و تالیف میں حسب سابق لوگ کام کرتے رہے۔ ۱۹۳۲ء میں مولانا امتیاز علی خاں عرشیؔ کا ناظم کتب خانہ کی حیثیت سے تقرر ہوا۔ اس عہد میں کرنل بشیر حسین زیدی صاحب کے مشورہ اور عرشیؔ صاحب کی محنت سے

Marfat.com

تصنیف و تالیف کے شعبہ نے کافی ترقی کی اور ایڈیٹنگ، کتابت و طباعت کے اعلیٰ معیاری نمونے رضا لائبریری نے علمی دنیا کے سامنے پیش کیا۔

۱۹۴۷ء میں ملک آزاد ہو گیا اور یکم جولائی ۱۹۴۹ء کو ریاست رامپور کا بھارت سرکار سے الحاق ہو گیا۔ اب تک ریاست رامپور کتب خانہ کی نگراں تھی اور سرکاری کتب خانہ رامپور اس کا نام تھا۔

حکیم اجمل خاں کی وفات

حکیم محمد حسین خاں شفاؔ (رضا لائبریری رامپور) اپنے مضمون بہ عنوان مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی وفات کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:

''مختلف اخبارات و رسائل میں حکیم اجمل خاں صاحب کی رامپور میں وفات سے متعلق کچھ مضامین شائع ہوئے ہیں۔ ان کی اشاعت ہندستان، پاکستان اور لندن کے بھی کچھ اردو اخبارات میں ہوئی ہے جس کے سلسلہ میں رضا لائبریری کے توسط سے مجھے بہت سے خطوط موصول ہوئے ہیں کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ اس سلسلہ میں حقیقت حال یوں ہے''۔

''خاندان حکیم اجمل خاں اور رؤسائے رامپور کا تعلق بہت قدیمی ہے اس تعلق پر نواب رضا علی خاں کا مضمون ''حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا'' کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ حکیم صاحب کے خاندان کے متعدد حضرات ریاست میں ملازم رہے ہیں۔ حکیم صاحب کے بھائی حکیم واصل خاں بھی رامپور میں ملازم تھے اسی تعلق کی بنا پر حکیم اجمل خاں رامپور آگئے اور ان کی تعلیم و تربیت کچھ رامپوری اساتذہ مقامی طور پر مولانا محمد طیب عرشی مکی ثم رامپوری کے ہاتھوں ہوئی۔ طیب صاحب نے حکیم صاحب کے لیے باقاعدہ کتابیں لکھیں جو قلمی و مطبوعہ موجود ہیں۔ اس کے بعد حکیم اجمل خاں نے اعلیٰ تعلیم رامپور میں حکیم عبد الرشید صاحب فلسفی سے حاصل کی اور پھر رامپور میں اعلیٰ

Marfat.com

عہدوں پر ملازم رہے۔ حکیم صاحب کے رامپور کے شاہی خاندان سے گھریلو تعلقات اور نواب حامد علی خاں سے بہت ہی گہری دوستی تھی۔ ان دونوں حضرات کا زندگی بھر بہت ہی قریبی اور ہمدردانہ تعلق رہا۔ جو کچھ لوگوں کو کھٹکتا بھی رہا۔ حکیم صاحب رامپور میں مستقل آتے اور قیام کرتے۔ مختلف فلاحی تحریک اور تنظیموں کی ریاست سے مالی مدد کرواتے۔ حکیم صاحب کا اچانک دل کا دورہ پڑنے سے رامپور میں ۱۹۲۷ء میں انتقال ہوا۔ یہ انتقال عمر طبعی پر فطری حالت میں ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ حکیم صاحب کے کسی خاندان کے فرد نے کبھی کسی شک و شبہ کا اظہار نہیں کیا۔ البتہ کچھ حضرات کے مخالفین اور غیر سنجیدہ صحافیوں نے انتقال کے بعد مختلف افسانے شائع کیے۔ جس میں میرٹھ گزٹ ہفتہ وار، ریاست دہلی اور کچھ دیگر اخبارات بھی شامل رہے۔ لیکن کبھی کسی سنجیدہ افراد نے ان خبروں کو کوئی اہمیت نہیں دی۔ اب حال میں کچھ لوگوں نے ان من گھڑت غیر سنجیدہ افواہوں کی بنیاد پر ایک مہمل افسانہ ایک جاہل اور حواس باختہ راوی پیارے خاں جمعدار کے حوالہ سے گڑھا ہے۔ اس پورے افسانے میں بنیادی وجہ قتل ہے جس میں نواب حامد علی خاں کی بیگم (صاحبزادی اسمٰعیل خاں والی جادرہ) کو بنایا گیا ہے۔ نواب حامد علی خاں کی شادی بیگم جادرہ سے ۲۷ر فروری ۱۸۹۴ء کو ہوئی۔ چند سال کے بعد اختلاف رائے ہوا۔ طلاق ہو گئی۔ بیگم نے مہر کا دعویٰ کیا۔ اور وہ مقدمہ ہار گئیں۔ اس سلسلہ میں حکیم اجمل خاں کا رویہ دونوں سے تعلق کی بنا پر یقیناً مصالحانہ رہا ہوگا۔ اس واقعہ کے برسوں بعد ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو جب کہ حکیم اجمل خاں اور نواب حامد علی خاں دونوں بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اس بنا پر حکیم صاحب کو نواب صاحب کا زہر دلوانا کس قدر مہمل بات ہے۔ حکیم صاحب کے انتقال سے متعلق اور ان کی سیرت و خدمات کے بارے میں "اخبار دبدبہ سکندری" رامپور اور رضا لائبریری رامپور میں کافی ذخیرہ موجود ہے جس سے حکیم صاحب اور ریاست سے متعلق پھیلی ہوئی ساری غلط فہمیوں کی تردید ہوتی ہے۔ حکیم اجمل خاں کے آخری ایام کے بارے میں ان کے قریبی احباب و سوانح نگاروں کا کہنا ہے کہ قلب کی کلفتوں اور مجروح جذبات کی

Marfat.com

سوز شوں کا آخری سال شری اجمل خاں کی عمر کا آخری سال تھا وہ آزردہ خاطر اور مایوس ہو کر دار فانی کی زندگی سے بیزار ہو چلے تھے۔ کچھ تو اس وجہ سے کہ وہ خود ایک طبیب تھے اور کچھ اس قدرتی احساس کی بنا پر جو ہر نیک و بہتر و برتر انسان کے اور اپنی زندگی کے آخری ایام میں پیدا ہو جاتا ہے۔ حکیم صاحب اپنے بلانے والے کی آواز کا انتظار کر رہے تھے وہ خوب جانتے تھے کہ ان کا آخری وقت آگیا ہے۔ ساعتِ مدعوہ دور نہیں ہے اور اب سفر ختم ہونے والا ہے۔ کبھی کبھی اپنے خاص احباب پر اس کیفیت کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً ایک دفعہ رامپور میں ایک نیاز مند نے کہا حکیم صاحب اب اجازت دیں میرا کام حرج ہو رہا ہے حکیم صاحب نے فرمایا ''کیوں میاں اب ہماری صحبت سے گھبرا گئے۔ گھبراؤ نہیں اب یہ جھگڑا عنقریب ختم ہونے والا ہے''۔ انتقال سے ایک دن قبل کی یہ گفتگو ہے۔

حکیم اجمل خاں اور نواب حامد علی خاں میں مثالی دوستی تھی۔ دونوں کی کوشش سے طبی کانفرنس کا آخری اجلاس رامپور میں ہوا، اور دونوں نے اجلاس میں شرکت کی۔

حکیم ذاکر حسین لکھتے ہیں:

> اس موقع پر حکیم صاحب بہت زیادہ ضعیف و اضمحلال محسوس کر رہے تھے اور اپنی زندگی سے کچھ مایوس نظر آرہے تھے چنانچہ انھوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ میں شاید آیندہ سال آپ لوگوں میں نہ ہوں''۔

دہلی کے ایک جلسہ میں اپنی تقریر کا آغاز حکیم صاحب نے اس طرح کیا:

> ''میں گذشتہ دو سال سے علیل ہوں۔ علالت کے باعث میں اس قابل نہ تھا کہ کسی پبلک جلسہ میں تقریر کر سکوں۔ لیکن ہندو مسلمانوں کے اتحاد کی کوشش میں اپنی جان سے زیادہ عزیز اپنا فرض سمجھتا ہوں''۔

حکیم صاحب نے آخری ایام کے امراض اور وہ احباب جو انتقال کے موجود تھے۔ ان سب کے بیانات سے اچانک فطری طور پر امراض قلب میں وفات پانا ثابت ہے۔

Marfat.com

اخبار دبدبۂ سکندری ۲/۹ جنوری ۱۹۲۸ء کے صفحہ ۱۴/۱۵ پر حسب ذیل خبر معہ تاریخ وفات شائع ہوئی۔

۳؍ رجب المرجب ۱۳۴۶ھ مطابق ۲۸؍ دسمبر ۱۹۲۷ء یوم چہار شنبہ کو رات کے آخری حصے میں قلب کی حرکت بند ہو جانے کیوجہ سے دفعتاً انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس شب میں مرحوم کو کسی قدر سوء مزاجی کی تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن انھوں نے خاص باغ پیلس میں بلیرڈ کھیلا اور رات کے دو بجے تک اعلیٰ حضرت بندگان معلیٰ دام اقبالہم و ملکہم سے باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ آرام کمرہ میں تشریف لے گئے اور مرحوم اپنی قیام گاہ میں آگئے۔ لیکن یہاں پہنچنے پر تکلیف زیادہ بڑھ گئی اور آپ نے گرم پانی طلب فرمایا اور ڈاکٹر کو بلانے کی ہدایت فرمائی۔ مگر قبل اس کے کہ ڈاکٹر پہنچ سکے اور گرم پانی آئے۔ آپ کا طائر روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا، اسی وقت اعلیٰ حضرت بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم کو خبر ہوئی۔ جس قدر رنج والم فرمایا۔ اس کا انداز دیکھنے والی ہی آنکھیں کر سکیں۔ یا وہ واقف کار قلوب کر سکتے ہیں جن کو اعلیٰ حضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ اور حضرت مسیح الملک مرحوم کے تعلقات کا علم ہے۔ اسی وقت حسب ذیل تار اعلیٰ حضرت کی طرف سے جناب مسیح الملک مرحوم کے متعلقین کو دہلی روانہ کیا گیا۔

"رنج وافسوس حد بیان سے متجاوز ہے کہ میرے بہت پیارے دوست حکیم اجمل خاں صاحب نے آج صبح کو قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے دفعتاً انتقال کیا۔ مرحوم کی نعش آج ۸ بجے بذریعہ موٹر کار روانہ کی جارہی ہے"۔

نواب رامپور

رامپور پبلک سے جو تعلقات مرحوم کے تھے، اس کا اندازہ اس امر سے بآسانی کیا

Marfat.com

جا سکتا ہے کہ فجر کی نماز کے وقت یہ المناک خبر سارے شہر میں برقی رو کی طرح دوڑ گئی۔ اور لوگ جوق جوق خاص باغ پیلس کی جانب جانا شروع ہو گئے۔ تمام اسلامی مدارس اور سرکاری و غیر سرکاری انسٹی ٹیوشنز اور تمام بازار اور مذبح ماتمی حیثیت سے ایک مکمل ہڑتال کی صورت میں بند کر دیے گئے۔ شہر بھر میں مرحوم کی ناگہانی وفات پر ایک عام قومی ماتم کی صورت نظر آتی تھی۔ اعلیٰ حضرت بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم کے ارشاد کے بموجب نہایت احترام سے تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ اور پہلے حضرات اہل سنت والجماعت کے کثیر التعداد اشخاص نے باقتدائے حضرت مولانا مولوی سید حامد شاہ صاحب محدث و قاضی شہر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر حضرات اہل شیعہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اور دن کے دس بجے حسب الحکم اعلیٰ حضرت بندگان عالی دام اقبالہم و ملکہم نعش لے کر عالی جناب محمد قمر شاہ خاں صاحب بار ایٹ لاء جوڈیشیل سکریٹری دربار رامپور دہلی روانہ ہو گئے جہاں تیسرے پہر کو مرحوم کی نعش مرحوم کے مستقر پر پہنچا دی گئی۔ اور ان کے اعزائے کرام کے سپرد کر دی گئی۔ ایک گھنٹہ کے بعد مرحوم کا جنازہ مستقر سے روانہ ہوا۔ اور جامع مسجد پہنچا جہاں تیسری مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی اور ہندو مسلمانوں کے ایک شاندار اجتماع کے ساتھ جنازہ حضرت سید حسن رسول نما علیہ الرحمہ کے احاطہ درگاہ شریف میں جہاں مرحوم کا خاندانی قبرستان ہے اور جو لیڈی ہارڈنگ کالج کے متصل نئی دہلی میں واقع ہے پہنچ کر دفن کر دیا گیا۔

عالی جناب صاحبزادہ محمد عبد الصمد خاں صاحب بہادر سی آئی ڈی چیف سکریٹری گورنمنٹ رامپور نے جناب ڈاکٹر انصاری صاحب صدر کانگریس مدراس کو حسب ذیل برقی پیام ارسال فرمایا۔

> "آپ کو انتہائی رنج و الم کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ حکیم اجمل خاں صاحب نے آج صبح کو قلب کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے یکایک انتقال کیا۔ نعش موٹر سے دہلی روانہ ہو رہی ہے۔ اس بے غرض

Marfat.com

لیڈر اور خادم ہندوستان کی بے وقت وفات تمام ملک کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ ان کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے"۔

کانگریس نگر نگم میں حکیم صاحب مرحوم کی خبر انتقال نے انتہائی غم و اضطراب پیدا کر دیا۔ حقیقتاً حکیم صاحب کی وفات سے ہندستان اپنے ایک دلیر پیرو کار کی خدمات سے محروم ہو گیا ہے اور یہ نقصان ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب کہ وہ سیاست کی مخصوص اور نازک منزلوں سے گزر رہا ہے۔ اس خاص لحاظ سے یہ نقصان ہم سمجھتے ہیں کہ ناقابل تلافی ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام تعلیم یافتہ سمجھدار ہندو مسلمان مرحوم کی وفات پر یکساں غم و الم کا اظہار کر رہے ہیں۔ ہم بھی اپنے ایک محترم بزرگ قوم کی یکایک وفات پر ان کے فرزند ارجمند جناب حکیم محمد جمیل خاں صاحب اور کل خاندان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ ہمارے تعلقات جناب غفران مآب حکیم محمود خاں صاحب مرحوم کے زمانہ سے وابستہ ہیں۔ ہمارے تعلقات جناب مسیح الملک بہادر سے ہمارے ناچیز اخبار کو ۱۴/ اکتوبر ۱۸۹۵ء سے شرف حاضری حاصل تھا۔ خاص باغ پیلس میں جب کبھی مدیر کو شرف ملاقات حاصل ہوتا تو بکمال نوازش سب خرد و بزرگ کے حالات دریافت فرماتے اور اخبار کے اول صفحات کو نہایت سبق آموز فرماتے۔ مرحوم کی علمی و عملی خوبیاں اور قوم پر جو احسانات فرمائے ان کا احصا مشکل ہے۔ خدائے تعالیٰ ان کی روح کو اعلیٰ علیین میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے اور ان کے متعلقین کو صبر کی توفیق دے۔

(دبدبہ سکندری ۲/ ۹ جنوری ۱۹۲۸ء صفحہ ۱۵-۱۴)

مذکورہ تحقیقی مضامین کی روشنی میں واضح ہے کہ مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے ۲۸، ۲۹/ دسمبر ۱۹۲۷ء کی درمیانی شب میں دو بجے رامپور میں وفات پائی اور درگاہ حسن رسول نما میں دفن ہیں۔ سائل دہلوی نے قطعہ تاریخ وفات لکھا۔ چند اشعار حسب ذیل ہیں:

ز ہجر دوامی دانائے عالم — چکد اشک خونیں ز چشم جہانی

علم گشت اجمل لقب شد مسیحا — زباں داشت شیریں دلی مہربانی

Marfat.com

سن رحلتش آشکار است سائل　　ارسطو صفت بود لقماں روانی

۱۳۴۶ھ

دور حاضر میں پروفیسر مشیر الحسن صاحب وائس چانسلر نے جامعہ ملیہ کے ایڈمنسٹریٹو بلاک کو خیابان اجمل کے نام سے موسوم کیا۔ تاکہ ان کی یادگار جامعہ میں قائم رہے۔

یونانی ادویۂ مفردہ پر ریسرچ

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی تحریک پر دی آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی میں ڈپارٹمنٹ آف ریسرچ اِن یونانی میڈیسین قائم کیا گیا جہاں مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی تجویز کردہ ضغطۃ الدم کے لیے مفید دوا چھوٹی چندن بوٹی (راولیفیا سرپین ٹائن) پر ڈاکٹر سلیم الزماں صاحب نے ریسرچ کی اور یہ دوا ضغطہ الدم پر قابو پانے کے لیے واحد دوا قرار پائی پھر اسی کے مرکبات قرص دواء الشفاء اور اسرول کی صورت میں تیار ہوئے اور دنیائے طب نے اس ریسرچ سے خاطر خواہ فائدہ حاصل کیا۔ اس طرح ہندستان میں ادویۂ مفردہ پر ریسرچ کا سہرا مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے سر ہے۔ اسی اصول پر ہمدرد ریسرچ ڈپارٹمنٹ اور سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسین، منسٹری آف ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیر، گورنمنٹ آف انڈیا میں ادویۂ مفردہ پر ریسرچ جاری ہے۔

حکیم محمد جمیل خاں

آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب کے اکلوتے فرزند تھے۔ ۱۵/ مئی ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ علم و فضل اور حذاقت طبی میں اپنے بزرگوں کا نمونہ تھے۔ مسیح الملک کی وفات کے بعد ۱۹۲۸ء میں طبیہ کالج قرولباغ نئی دہلی کے سکریٹری مقرر ہوئے۔ مخالفت کی بنا پر ۱۹۲۹ء میں ان کو سکریٹری شپ سے سبکدوش کر دیا گیا۔ ان کی جگہ حکیم محمد احمد خاں سکریٹری ہوئے۔ حکیم جمیل خاں نے دواخانہ حکیم اجمل خاں کی طرف خصوصی

Marfat.com

توجہ فرمائی۔ اس دواخانہ کے فروغ کے لیے پورے ملک کا دورہ کیا۔ لاہور، پونا اور دیگر شہروں میں دواخانہ کی شاخیں قائم کی گئیں۔ ۱۹۳۷ء میں حکیم محمد احمد خاں سے مصالحت ہوگئی اور وہ دوبارہ طبیہ کالج کے سکریٹری بنے اور ہندستانی دواخانہ بھی ان کے نگرانی میں آیا لیکن ۱۹۳۲ء میں ان کے خلاف مقدمات کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ دس برس بعد ۱۹۴۲ء میں ہائی کورٹ سے دیوانی مقدمات کا فیصلہ حکیم جمیل خاں کے حق میں ہوا۔ جس سے آپ کو سکون حاصل ہوا۔ اور آپ نے کالج کے اصلاحات پر بھی توجہ فرمائی اور کالج کی لائبریری میں خاطر خواہ اضافہ فرمایا۔ منشی سید ظہور احمد وحشی اڈیٹر ماہنامہ ''تجلی'' کی اعانت کرکے تجلی پریس قائم کرایا تھا۔ اس میں ابتداً صرف ہندستانی دواخانہ کا کام چھپتا تھا۔ (دہلی کی یادگار ہستیاں ص ۲۹۷) ۱۹۴۹ء تک طبیہ کالج قرولباغ دہلی اور ہندستانی دواخانہ بلیماران دہلی حکیم جمیل خاں کی نگرانی میں رہا۔ ملک کے بدلتے ہوئے حالات سے وہ اتفاق نہ کر سکے۔ ان کے خلاف طلبہ نے اسٹرائک کی۔ اور حکومت سے کالج اور دواخانہ کو اپنی تحویل میں لینے کا مطالبہ کیا۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۴۹ء کو حکومت نے ہندستانی دواخانہ پر ریسیور مقرر کر دیا۔ ۱۹۵۳ء میں دہلی اسمبلی نے طبیہ کالج کا ایکٹ منظور کیا۔ ریسیور ختم ہوئے اور طبیہ کالج بورڈ کی تشکیل عمل میں آئی۔ کرنل سید بشیر حسن زیدی صاحب طبیہ کالج بورڈ کے پہلے چیئرمین مقرر کیے گئے۔ ہندستانی دواخانہ پر ریسیور مقرر کیے جانے کے خلاف حکیم جمیل خاں نے مقدمہ دائر کیا تھا اور یہ مقدمہ سپریم کورٹ تک پہنچا لیکن ان کے خلاف فیصلہ ہوا۔ دوران مقدمہ حکومت نے جمیل خاں سے متعدد بار مصالحت کی کوشش کی۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزاد کی خواہش تھی لیکن حکیم جمیل خاں تیار نہیں ہوئے۔ حکیم جمیل خاں صاحب، صاحبِ علم و فضل اور باوقار شخصیت کے حامل تھے۔ علامہ حکیم محمد کبیرالدین صاحب فرماتے تھے کہ ان میں خود اعتمادی اور احساس برتری کا جذبہ جوش زن تھا اور جس کی بنا پر انہوں نے زندگی بھر گوشہ نشینی اختیار فرمائی۔ حکیم اجمل خاں کی وفات پر اظہار تعزیت کے لیے آنے والے افراد میں وہ بہت کم لوگوں سے

ملے۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام سے بھی نہیں ملے۔ پھر اپنی والدہ مرحومہ کے جنازہ میں شریک نہیں ہوئے اور نہ تعزیت میں آنے والوں سے ملاقات کی۔ یوم وفات سے کچھ دن قبل صاحبزادوں کے پاس لاہور گئے تھے وہیں ۲۶ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو سفر آخرت اختیار فرمایا۔

حکیم جمیل خاں ایک یگانہ روزگار معالج تھے اور ادویہ کی تیاری میں انھیں ملکہ حاصل تھا ان کا ایک ذاتی معمل تھا جس میں وہ ادویہ کی ترکیب اور تحلیل و تجزیہ کا تجربہ فرماتے رہتے تھے۔ فن دواسازی اور کشتہ سازی میں ان کا جواب نہ تھا۔

تصنیف و تالیف سے بھی رغبت تھی۔ مندرجہ ذیل کتابیں تصنیف فرمائیں۔

(۱) رموز الحکمت (۲) رسالہ لقوہ (۳) کتاب المفردات (۴) اعماد العقاقیر (۵) رسالہ چیچک (۶) امور طبیعیہ (۷) کتاب سل وذق (۸) وصایا۔ شائع ہو چکی ہیں۔

ان کے علاوہ (۱) حکایات الاطبا (۲) بیاض مسیح (۳) رسالہ براء الساعہ (۴) شرح رسالہ براکلسوس (۵) کتاب الباہ (عربی) پانچ کتابیں غیر مطبوعہ رہیں۔

آپ کو شاعری کا بھی ذوق تھا۔ "دیوانِ وفا" دو مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ علاوہ ازیں "گلدستہ جمیل" کے نام سے پسندیدہ اشعار کا انتخاب بھی شائع کرایا اور "میری پسند" عنوان سے فارسی اور اردو کے منتخب شعراء کا کلام بھی طبع کرایا۔

حکیم محمد نبی جمال سویدا

آپ مسیح الملک ثانی حکیم جمیل خاں کے فرزند تھے۔ آپ نے پاکستان میں ریلوے روڈ لاہور پر اجمل دواخانہ کی بنیاد رکھی۔ پاکستان طبی کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے آپ کی خدمات تاریخ طب کا ایک زریں حصہ ہیں۔ آپ ایک حاذق طبیب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک منفرد شاعر بھی تھے۔ نقش سویدا کے نام سے آپ کا کلام عوام و خواص میں شہرت کا درجہ رکھتا ہے۔ آپ نے ۲ر جولائی ۱۹۹۰ء کو داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ اب آپ

Marfat.com

کے صاحبزادگان منیر نبی خاں اور مشیر نبی خاں اپنے والد گرامی کے طبی مشن کی تکمیل میں مصروف ہیں۔

(کتاب الصحت مصنفہ اقبال احمد قرشی مطبوعہ مخدوم پرنٹنگ پریس لاہور، پاکستان۔ صفحہ ۵۷و۵۸)

حکیم ہاشم جان کیفؔ دہلوی

آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے نواسہ تھے۔ طبیہ کالج قرولباغ دہلی میں طب کی تعلیم حاصل کی۔ شعر و شاعری سے دلچسپی تھی۔ حیدرؔ دہلوی کے شاگرد رہے۔ صاحب گنجینۂ گوہر میں شاہد احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ بہت اچھے طبیب تھے۔ اللہ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی دی تھی۔ مگر انھوں نے پیشہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ مزاج میں لااُبالی پن تھا۔ جم کر مطب کرنا ان کے بس کا روگ نہیں تھا۔ گھر کے رئیس تھے۔ دلی کے سارے ہی حکیم رئیس ہوتے تھے۔ اس لیے اور بھی بے پرواہو گئے تھے۔ ان کی آمدنی رئیسوں کے لیے خاص نسخے تیار کرانے سے ہوتی تھی۔ مثلاً طلائے مار سیاہ، طلائے مورچہ سرخ مغز سر کنجشک نر۔ معجون فلک سیر اور حبوب امساک خاص طور سے تیار کراتے تھے۔ پچاس برس کی عمر میں ۱۹۶۰ء میں وفات پائی۔

حکیم حبیب احمد خاں اشعرؔ

آپ حکیم کیفؔ دہلوی کے برادر خرد تھے۔ اپنے عہد کے روحانی شاعر تھے۔ آپ کا مجموعہ کلام بعنوان "رازو نیاز" ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا۔ (یہ تھی دلی ص ۱۹۵)

دلی کے اردو بازار میں کتب خانہ علم و ادب ادیبوں اور شاعروں کا ایک اچھا مرکز تھا۔ بعد مغرب یہاں ادیب جمع ہوتے تھے۔ روز کے آنے والوں میں ظفر قریشی اخلاق احمد، صلاح الدین قریشی، صادق الخیری، نہال سیوہاروی، فہیم چغتائی کے ساتھ حکیم حبیب اشعرؔ بھی ہوتے تھے۔ (گنجینۂ گوہر ص ۳۹)

Marfat.com

حکیم حبیب احمد اشعر دہلوی صاحب نے مطب شریفی مرتب فرمایا۔ اس مطب کو ڈائمنڈ پبلشرز، غزنی اسٹریٹ اردو بازار، لاہور، پاکستان نے یکم فروری ۱۹۹۵ء کو شائع کیا۔ متوسط کتابی سائز کے ۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ مطب ادارہ ترجمان طب، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔

حکیم محمد ظفر احمد خاں

آپ حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں کے فرزند تھے۔ آپ کا تاریخی نام ظفر حسن ہے۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ / جون ۱۸۹۰ء کو پیدا ہوئے۔ عربی فارسی درسیات کی تعلیم مولانا عبداللہ پنجابی اور مولانا عبداللہ رامپوری سے حاصل کی۔ طب کی علمی و عملی تعلیم اپنے برادر بزرگ حکیم محمد احمد خاں اور حکیم غلام کبریا خاں اور مجدد طب حکیم اجمل خاں اور حکیم واصل خاں سے حاصل کی۔ حکیم اجمل خاں نے پانچ سو برس متواتر اپنی نگرانی میں آپ کو مطب کرایا۔ اور جب آپ مطب میں ماہر ہو گئے تو ۲۵ر مارچ ۱۹۱۴ء سے علاحدہ مطب کی اجازت دے دی۔ اول تو خاندانی اثر پھر ذہانت خداداد اور تحصیل علم کا شوق۔ ان سب خصوصیات کی بنا پر آپ کا مطب مشہور ہو گیا۔ اور آپ بڑے معرکے کے علاجات کرنے پر قادر ہوئے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی عدم موجودگی میں ان کی جگہ آپ ہی مطب کرتے تھے چنانچہ جب وہ انگلستان گئے تو ان کے زیر علاج ریاست گونڈل کے رئیس کے علاج کے لیے حکیم ظفر احمد خاں ہی کو روانہ کیا گیا۔ اس کامیاب علاج ہی سے بمبئی اور کاٹھیاواڑ میں ان کی فنی شہرت بڑھی۔ چنانچہ مطب کی ایک شاخ بمبئی میں بھی آپ نے قائم کی۔ چھ ماہ دہلی میں مطب کرتے اور چھ ماہ بمبئی میں۔ یہ سلسلہ تین برس تک چلا۔ آخر شریف منزل بلی ماران دہلی ہی میں مطب کیا۔ ریاست خیر پور میں بھی مشیر طبی رہے۔ اور وقتاً فوقتاً وہاں جاتے رہتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۳۷ء میں حکیم محمد احمد خاں کا انتقال ہوا تو آپ خیر پور ہی میں

Marfat.com

مقیم تھے۔

حکیم ظفر احمد خاں دو مرتبہ طبیہ کالج دہلی کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ انھوں نے وہاں طبی ریسرچ کا سلسلہ شروع کیا۔ ہر طبیب کو ایک عضو کی بیماری پر ہر ہفتہ مضمون لکھ کر پیش کرنا ہوتا تھا۔ حکیم صاحب نے مجلّہ طبیہ کے بند ہونے کے بعد اجمل میگزین جاری کیا۔ اور دواخانۂ ہند کے نام سے ایک دواخانہ بھی قائم فرمایا۔

حکیم ظفر احمد خاں صاحب ہر جمعرات کو بزرگوں کی فاتحہ کے لیے قبرستان حسن رسول نما اپنے بزرگوں کی طرح تشریف لے جایا کرتے تھے۔

آپ نے فروری ۱۹۵۳ء میں وفات پائی۔ آپ کے یادگار دو فرزندان حکیم محمد شریف خاں و حکیم بشیر احمد خاں ہوئے۔

حکیم محمد شریف خاں

آپ حکیم محمد ظفر خاں کے صاحبزادہ تھے۔ ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے۔ طبیہ کالج دہلی میں تعلیم پائی۔ مطب اپنے عم محترم حکیم محمد احمد خاں سے سیکھا۔ امراض کی تشخیص اور ادویہ کی تجویز میں ملکہ تھا۔ حکیم محمد ظفر خاں صاحب فراش ہوئے تو انھوں نے حکیم شریف خاں کو دواخانۂ ہند کا نگراں مقرر کیا۔

پرانی دلی کی تہذیبی، تمدنی، ثقافتی اور معاشرتی زندگی جن شخصیتوں سے معنون تھی ان میں ایک اہم شخصیت حکیم محمد شریف خاں کی تھی۔ نجابت، شرافت، سخاوت وضعداری، حسن اخلاق، خوش حال و خوش باش۔ غرض کہ اشرف دہلی کی روایات کے مطابق ان کی زندگی قدیم قدروں کا ایک مرقع تھی۔ شاعر نواز بھی تھے۔ نامور شعراء ان کے یہاں مہمان بھی رہتے۔ شریف منزل کے کشادہ ہال میں مشاعروں کا انعقاد بھی کراتے رہتے تھے۔ اکثر اشعار ان کے ورد زبان رہتے تھے۔

آپ نے شریف منزل ہی میں پرورش پائی اور انقلابی عہد کو اپنی آنکھوں سے

Marfat.com

دیکھا۔ سیاست میں داخل ہوئے اور انتخابی مقابلوں میں شریک ہوئے۔ اور بے دریغ دولت صرف کی۔ ہر انتخاب آرائی میں کوئی نہ کوئی جائداد فروخت کی۔ اور آخری انتخاب میں آبائی دواخانۂ ہند سے بھی محروم ہوگئے۔ لیکن ان کا وقار قائم رہا۔

حلقۂ بلی ماران سے جب کانگریس کو مسلسل شکست ہوئی۔ ان حالات میں کانگریس کو ایسی ہر دل عزیز شخصیت کی ضرورت تھی جو ذاتی اوصاف کی وجہ سے انتخاب میں فتحیاب ہو سکے۔ بیرسٹر نورالدین کی نظر انتخاب حکیم محمد شریف پر پڑی اور حکیم صاحب کو الیکشن کے لیے آمادہ کیا۔ یہ حکمت عملی کامیاب ثابت ہوئی۔ حکیم صاحب نے پہلی ہی مرتبہ ۱۹۶۲ء میں کانگریس کے ٹکٹ پر کارپوریشن کے الیکشن میں کامیابی حاصل کی۔ اس کے بعد دو مرتبہ اور انتخاب میں حصہ لیا اور کامیاب ہوئے۔ آپ کی ممبری کے زمانے میں کانگریس کا وقار بڑھا اور اسٹینڈنگ کمیٹی کے مستقل ممبر رہے۔ شہری بس کے محکمہ ڈی۔ ٹی۔ یو کے آپ چیئرمین بھی رہے۔ علاوہ ازیں طبیہ کالج دہلی کے بورڈ کے ممبر کی حیثیت سے آپ نے خدمات انجام دیں۔

آپ نے ۱۹۷۹ء میں وفات پائی اور قبرستان مہدیاں میں مدفون ہوئے۔ اخبار الجمعیۃ نے آپ کی وفات پر لکھا "حکیم صاحب کی موت سے ہندستان کی سیاسی تاریخ میں اہم واقعات کو جنم دینے والی شریف منزل سے ملکی و قومی سیاست کا شعور رخصت ہو گیا۔ (دلی والے جلد ۲ ص ۴۰۵ تا ۴۱۹)

حکیم محمد شریف خاں کی ایک صاحبزادی شیعہ بیگم سے رخسانہ ہیں۔

آپ کی شادی حکیم صاحب نے سید محمد فخرالدین حسین رئیس جلالی ضلع علیگڑھ کے ساتھ جو تعلیم آباد جامعہ ہمدرد، ہمدرد نگر نئی دہلی میں ٹیچر ہیں اور ان کی صاحبزادی فرح، ہمدرد طبی کالج، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی کی طالبہ ہیں۔

Marfat.com

خاندان شریفی کی یادگاریں

دہلی میں بلی ماران خاندان شریفی کا مسکن۔ اس محلہ میں خاندان شریفی کی مندرجہ ذیل عمارات یادگار ہیں۔

مسجد

شریف منزل کے مقابل حکیم شریف خاں نے ایک مسجد تعمیر کرائی۔ یہ مسجد دو منزلہ ہے۔اس کے نیچے دوکانات ہیں۔ حکیم صادق علی خاں کے عہد کا اس مسجد کی پیش طاق پر مندرجہ ذیل کتبہ نصب ہے۔

شکر خدا بہ سعیِ محمد شریف خاں
شد طرح مسجدے کہ بود کعبۂ صفا
برخاست چوں ندائے مؤذن خطیب عقل
گفتا بجوے سال دے از "خانۂ خدا"

۱۲۶۱ھ

شریف منزل

شریف منزل خاندان شریفی کے مایۂ ناز اطبا کا مسکن رہی اور یہاں ان کے مطب شاہی درباروں کے مانند جاری رہے۔ یہ دہلی کا وہ شفا محل تھا جہاں حکیم واصل خاں حکیم محمد اکمل خاں، حکیم محمد شریف خاں، حکیم صادق علی خاں، حکیم محمود خاں، حکیم عبدالمجید خاں، مسیح الملک حکیم اجمل خاں، حکیم محمد جمیل خاں، حکیم محمد ظفر خاں، حکیم محمد احمد خاں، حکیم مجید احمد خاں، حکیم محمد شریف خاں دوئم جیسے نامور اطباء کے مطب اعلیٰ پیمانہ پر جاری

Marfat.com

رہے۔ اور مطبوں کے علاوہ مدرسہ طبیہ کے انعقاد سے قبل طبی درس و تدریس کا سلسلہ بھی شریف منزل میں جاری رہا۔ نامور اطباء غریبوں کا علاج مفت بلا فیس کرتے رہے اور قیمتی ادویہ بھی غریبوں کو مفت دیتے رہے۔ علاج کے سلسلہ میں نذرانے اور تحائف نوابوں، راجاؤں اور رئیسوں سے قبول کیے جاتے تھے اور ریاستوں سے معدنیات طلا، نقرہ اور جواہرات کشتہ سازی کے لیے حاصل کیے جاتے تھے اور طلبی پر ریاستوں سے فیس کی صورت میں ہزاروں روپے لیے جاتے تھے۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں ریاست رامپور کے طبیب خاص رہے اور حکیم محمود خاں ریاست پٹیالہ کے طبیب خاص تھے۔ ان ریاستوں کے علاوہ دیگر ریاستوں سے بھی ان کا معالجاتی سلسلہ قائم تھا۔ اور ان اطباء کا اثر و رسوخ ہندستانی ریاستوں میں بہت زیادہ تھا۔

غدر ۱۸۵۷ء میں شریف منزل شرفائے دہلی کے لیے جائے امن بنی رہی اور سیکڑوں لوگوں نے شریف منزل میں پناہ لے کر اپنی عزت و آبرو اور جان بچائی اور اپنا قیمتی اثاثہ حکیم محمود خاں کی ہدایت پر ایک محفوظ کمرہ میں رکھا۔ اور جب امن ہوا تو وہ اپنا اثاثہ واپس لے گئے۔ اس کا بڑا سبب حکیم محمود خاں کا شخصی اعزاز تھا۔ جس وقت برطانوی فوجیں دلی میں داخل ہوئیں تو نابھ، پٹیالہ اور جنید کی فوجیں بھی ان کے ساتھ تھیں اور مہاراجگان نے برطانوی افسران کو خاندان شریفی کی حفاظت کے لیے مامور کر دیا تھا۔ چنانچہ انگریزوں نے دہلی میں داخل ہوتے ہی شریف منزل پر پہرہ بٹھا دیا تھا۔ مرزا غالب نے شریف منزل کا ذکر متعدد جگہ کیا اور دستنبو میں غدر کے واقعات کے سلسلہ میں شریف منزل میں شرفا کی پناہ گزینی کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔

شریف منزل میں حکیم غلام رضا نے مطبع اکمل المطابع قائم کیا تھا اور اس مطبع سے اخبار بنام اکمل الاخبار نکلتا تھا۔ بہاری لال مشتاق شاگرد مرزا غالب اس مطبع کے مہتمم تھے۔ حکیم واصل خاں مطبع اور اخبار کے نگراں تھے۔ ۱۸۹۴ء کے بعد تک یہ اخبار جاری رہا۔ مضمون نگاروں میں حکیم سید احمد حسین، نواب سعید الدین خاں طالب، محمد بشیر مرزا

دہلوی، مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ شامل رہے۔ (حیات اجمل ص ۴۵)

شریف منزل ایک طبی مرکز کے علاوہ ادبی، سیاسی، ملکی و قومی مسائل سے متعلق امور کا ایک مرکز تھی اور علم و ادب اور تہذیب و ثقافت کا ایسا گہوارہ تھی جو تاریخی اعتبار سے خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ شریف منزل اکابرین ملک و ملت کا ایک بڑا مرکز بنی رہی۔ یہ منزل نہ صرف طب کا ایک بڑا مرکز تھی بلکہ شعر و سخن کی محفلیں بھی یہاں گرم رہتی تھیں۔ قومی و ملکی سیاسی مسائل پر مذاکرے بھی جاری رہتے تھے۔ اطبا، شعرا، علما غرض کہ اکثر اکابرین ملک و ملت کا اجتماع شریف منزل میں رہا کرتا تھا۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے عہد میں شریف منزل کا وقار بہت بڑھا۔ ان کی شخصیت ایسی مقتدر اور بااثر تھی کہ دلی میں کوئی سیاسی اجتماع یا طبی کانفرنس ان کے بغیر نامکمل تھی۔ قومی رہنما مہاتما گاندھی جی، پنڈت موتی لال نہرو، پنڈت جواہر لال نہرو، دیش بندھو سی ۔ آر۔ داس، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی، مولانا شوکت علی، ڈاکٹر انصاری، بیرسٹر آصف علی، مولانا محمود الحسن، علامہ شبلی نعمانی، مفتی کفایت اللہ، مولانا سید سلیمان ندوی، سوامی شردھانند، لالہ سری رام، والیانِ ریاست اور دہلی کے رؤسا اور حکام کی آمد مسلسل رہتی تھی۔

کانگریس، مسلم لیگ، تحریک خلافت، جمعیۃ العلما اور دوسری جماعتوں کی نشستوں کے علاوہ علی گڑھ کالج تحریک، ندوۃ العلما، جامعہ ملیہ اور دیگر تعلیمی تحریکیں شریف منزل ہی میں پروان چڑھیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ، طبیہ کالج قرولباغ دہلی اور آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے مسائل یہیں طے پاتے تھے۔ اسی طرح تقریباً روزانہ ہی قومی و تعلیمی مسائل سے متعلق جلسے شریف منزل میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے روبرو طے پاتے تھے۔ (سیرت اجمل ص ۸۸)

حکیم اجمل خاں کی قومی تحریک میں شرکت کے بعد شریف منزل کی آزادی کی جدوجہد میں حصہ لینے والوں کا اہم مرکز بنی۔ مہاتما گاندھی جی اور مولانا آزاد کی پہلی

Marfat.com

ملاقات شریف منزل ہی میں ہوئی۔ ۱۹۱۸ء میں دہلی میں کانگریس کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا تو اس کی مجلس استقبالیہ کے صدر حکیم اجمل خاں تھے۔ اس اجلاس کے دوران حکیم اجمل خاں کے مکان پر کانگریسی لیڈروں کے مشورے کے مطابق مہاتما گاندھی جی نے بتایا کہ وہ کن خطوط پر قومی تحریکوں کو چلاتے ہیں۔ (حیات اجمل ص ۱۹۰)

تحریک ترک موالات کے سلسلہ میں ۲۲؍مارچ ۱۹۲۰ء کو انھوں نے ملک کے تمام ہندو و مسلمان لیڈروں کو دہلی میں مدعو کیا اور مشورہ کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ شروع اپریل ۱۹۲۰ء میں گاندھی جی نے حکومت کے مقابلہ کا اعلان کر دیا۔ حکیم اجمل خاں نے اپنا خطاب حاذق الملک اور تمغہ واپس کر کے جبر و تشدد کے خلاف اپنے رنج و نفرت کا برملا اظہار کیا۔ (سیرت اجمل ص ۱۲۳)

حکیم صاحب کی سیاسی سرگرمیوں کی بنا پر ان کے مکان اور مطب اور دورانِ سفر خفیہ پولیس ان کی نگرانی کے لیے تعینات کی گئی۔ (سیرت اجمل ص ۱۳۵)

دیوان خانۂ شریف منزل

یوسف بخاری نے شریف منزل کے دیوان خانہ کا نقشہ مسیح الملک کے عہد میں اس طرح پیش کیا ہے:

> ”شریف منزل میں مقامی و غیر مقامی مریضوں کے علاوہ، عالموں، درویشوں، ادیبوں، شاعروں اور لیڈروں کا مجمع رہا کرتا تھا۔ ریاستوں کے نواب اور راجا، مختلف ممالک کے سفیر اور سیاح، اربابِ حکومت، مختلف وفود کے ارکان اور خاص دوست احباب اس دیوان خانہ میں تشریف لاتے تھے اور یہ نقشہ تھا۔
>
> رہتے ہیں کوچۂ جاناں میں خاص و عام آباد ایک گھر ہے جہانِ خراب میں“

یہ دیوان خانہ اپنی وسعت میں ایک متوسط درجہ کے کمرے سے ذرا بڑا تھا۔ اس میں

Marfat.com

پندرہ بیس افراد تو بخوبی اور مطب کے وقت تیس چالیس آدمی سما جاتے تھے۔ درودیوار پر سفیدی اس پر روغن کے رنگین حاشیے، جابجا قدیم قلمی طغرے اور کتبے ان کے درمیان مناسب مقامات پر خاندانی بزرگوں کی چند قلمی تصاویر۔ چھت پر ایک یادو خوشنما جھاڑ فانوس۔ دہلیز میں پائیدانوں کی جگہ مرگ چھالیں اور دروازوں پر کھاروے کے پٹاپٹی کے پردے۔ زمین پر دری، دری پر براق سی چاندنی، چاندنی پر دائیں بائیں اور درمیان میں خوب صورت ایرانی قالینوں کے فرش دونوں طرف دیواروں کے سہارے نرم نرم بڑے گول تکیے، پھولدار غلاف چڑھے ہوئے۔ بدری کے کام کا حقہ ایک دو فالتو کلیاں، پاندان، پیکدان قرینے سے رکھے ہوئے۔ دو تین خدمت گار خدمت کے لیے ہر وقت موجود رہتے تھے۔

مسیح الملک کے دم سے دیوان خانے کی صحبتیں روزانہ شب کو ۸ بجے شروع ہوتیں اور بارہ بجے تک محفل گرم رہتی تھی۔ نواب فیض احمد فیضی شمس العلما سید احمد امام جامع مسجد دہلی ان کے برادر خرد سید حامد، نواب شجاع الدین خاں تاباں، نواب سراج الدین احمد خاں سائل، مولوی عبدالحق حقانی، حکیم مولوی جمیل الدین احمد، حکیم اسد علی خاں مضطر، نواب امین الدین خاں والی لوہارو، عبید الرحمٰن بیاںؔ، مرزا محمد علی خاں علیؔ، لالہ جگل کشور وکیل اور لالہ ہزاری مل جوہری۔ یہ وہ نمونۂ روزگار اور یادگار زمانہ چند بزرگ تھے جو اپنی شایستہ گفتگو اور سنجیدہ مذاق سے ایک دوسرے کا دل خوش کیا کرتے تھے۔ کبھی شعر و سخن کا چرچا ہوتا کبھی منطق و فلسفہ پر گفتگو ہوتی۔ کبھی احادیث بیان کی جاتیں، کبھی آیات قرآنی کو تفسیر کی روشنی میں دیکھا جاتا۔ کبھی فقہ کے مسائل سامنے آتے، کبھی آنحضرت کے عہد مبارک اور دور خلافت پر نظر جاتی۔ اسلاف کے کارناموں پر تبصرہ ہوتا۔ سلطنت مغلیہ کے عروج و زوال کے نقشے آنکھوں کے سامنے کھلتے۔ ملک کی موجودہ ابتری کو دیکھتے ہوئے وقتی سیاست پر گفتگو ہوتی۔ کبھی طبیہ کالج، ہندستانی دواخانہ، مسلم یونی ورسٹی اور جامعہ ملیہ کو ترقی دینے کی تدبیروں اور مشوروں پر غور کیا جاتا۔ اسی دوران موسم اور وقت کے لحاظ سے طرح طرح کے ماکولات و مشروبات، مٹھائیاں، پھل، خشک میوے،

Marfat.com

چائے، قہوہ، پان اور حقے کے دور چلتے۔ (یہ دلی ہے، اشاعت دوم ص ۲۳-۴۷)

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے بعد حکیم محمد خان، حکیم ظفر احمد خاں، حکیم غلام کبریا خاں اور حکیم جمیل خاں کے زمانے میں بھی شریف منزل کی رونق قائم رہی اور ان حضرات نے خاندانی روایات کو بڑی حد تک برقرار رکھا۔

۱۹۴۷ء کے ہنگاموں میں غدر ۱۸۵۷ء کی طرح شریف منزل محفوظ رہی اور اس کے قرب وجوار کے بلی ماران کا علاقہ غارت گری سے بچا رہا۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا تھا کہ اگر شریف منزل کو کچھ نقصان پہنچا تو میں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔ حکیم غلام کبریا عرف بھورے میاں کے چھوٹے صاحبزادہ حکیم حامد سعید خاں اور حکیم محمد احمد خاں کے چھوٹے بیٹے حکیم مجید احمد خاں پاکستان منتقل ہوگئے۔ حکیم عبدالمجید خاں کے دونواسے حکیم عبدالصمد خاں، حکیم عزیزالرحمٰن خاں، حکیم محمد لئیق خاں اور حکیم محمد بشیر خاں بھی پاکستان ہجرت فرماگئے۔ اس بنا پر شریف منزل کا کافی حصہ کسٹوڈین میں جارہا تھا۔ مگر پنڈت جواہر لال نہرو اور مولانا ابوالکلام آزادؒ کے اثر سے شریف منزل مستثنیٰ قرار پائی اور کسٹوڈین کے قبضہ میں نہ جاسکی۔ لیکن امتداد زمانہ کے اثر سے شریف منزل کا نقشہ بدل گیا بقول مظفر حسین سید ”اس دور کی شریف منزل آج کی شریف منزل نہ تھی۔ نہ وہاں کوئی بازار تھا نہ دکانیں، نہ ہوٹل بڑے پھاٹک کے بعد دورویہ اطبا کی بیٹھکیں تھیں جہاں ہر خاص وعام کے لیے دریائے شفا جاری وساری تھا۔ (دہلی والے جلد ۲ ص ۴۱۹)

Marfat.com

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی یادگاریں

جناب منیجر صاحب ہندستانی دواخانہ تحریر فرماتے ہیں:

آیورویدک اینڈیونانی طبیہ کالج

مسیح الملک کی دہلی میں عالیشان یادگاریں ویدک یونانی طبی کالج اور ہندستانی دواخانہ ہیں۔ طبیہ کالج ہمارے علوم طبیہ کا تمام ہندستان میں سب سے بڑادارالعلوم ہے اور دواخانہ کالج کی رگوں کے لیے زندگی کا خون ہے۔ دونوں کے لیے مرحوم کی سالہائے دراز کی کوششیں صرف ہوئی ہیں۔ اس وقت دونوں جس بلندی پر ہیں وہ محض مرحوم کا طفیل ہے۔

۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے کہ مرحوم نے اپنے بڑے بھائی جناب حاذق الملک عبدالمجید خاں مغفور کا دست راست بن کر دہلی میں یونانی طب کی باقاعدہ درسگاہ قائم کرائی۔ یہ دونوں بھائی اس قدیمی باوقار اور مشہور خاندان کے مطلع کا آفتاب وماہتاب تھے۔ دو حقیقی بھائیوں کی یکجہتی اور ارتباط قلبی کا نظارہ اس سے بڑھ کر دیکھنے میں نہیں آیا جو اتحاد قلبی کہ ان بھائیوں میں تھا۔ اس قرآن السعدین کے سایہ میں ہماری طب کی ازسرِ نو تعمیر وترقی کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جب حاذق الملک مرحوم کی دنیا سے رحلت ہوئی اور یہ آفتاب مغرب فنا میں غروب ہو گیا تو اسی مطلع سے دوسری سعادت کا ظہور ہوا۔ مرحوم مسیح الملک کے کمالات درونِ پردہ بے نقاب ہونے شروع ہوئے۔

احیاوترقی فن کی ایک پوری اسکیم مرحوم کے تخیل نے پیدا کرلی تھی۔ فن طب کے تمام شعبوں کی اصلاح وترقی کا پورا منصوبہ ابتدا ہی سے ان کے پیش نظر تھا۔ انھوں نے صحیح طور پر سمجھ لیا تھا کہ سلطنت کی سرپرستی اٹھ جانے کے بعد اب اس فن کی بقا کیوں کر

ہو سکتی ہے۔

ہندستانی دواخانہ

ہماری طب کا علم الادویہ اس کا ایک مسلمہ امتیاز اور مغربی طب پر اس کی ایک نمایاں وجہ برتری تھا۔ لیکن اس کا یہی شعبہ تھا۔ جس کی سب سے خراب حالت تھی۔ صحیح تشخیص و تجویز کے بعد ہر طبیب کی کامیابی اور ہر مریض کی شفایابی کا انحصار جن دواؤں پر تھا، صحیح اور اصلی بآسانی میسر نہ آتی تھیں۔ پس ہر طبیب کو دشواریاں پیش آتی تھیں۔ مریضوں کو نقصان پہنچتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ عجیب و غریب دیسی دواؤں پر تاریکی کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ بلکہ نیک نامی کے بجائے انکی بدنامیاں تھیں۔ یہ حالت ہماری طب کی نئی تعمیر و ترقی کی راہ میں سخت مزاحمت تھی۔

پس قیام درس گاہ کے بعد انھوں نے خدمتِ فن کا دوسرا قدم اٹھایا اور طے کر لیا کہ ''شعبۂ ادویہ'' کی اصلاح و بہتری کے لیے نمونہ کا دواخانہ طباعی کے اثرات سے بالاتر رکھ کر قائم کیا جائے۔ جو لوگوں کو سکھائے اور بتائے کہ اس کام کو کس طریقہ سے کرنا چاہیے۔ انھوں نے ایسے دواخانہ کی اسکیم تیار کی جس میں بتایا گیا تھا کہ مفردات اصلی اور بہتر کس طرح مہیا کرنے چاہئیں۔ موسمی اثرات سے ان کی قوتوں کو کس طرح محفوظ رکھنا چاہیے۔ ان کو قوت واثر کا کیوں کر امتحان کرنا چاہیے۔ مرکبات کس طرح تیار کرنے چاہئیں۔ ان کے اجزا کیسے اور کس قوت کے ہونے چاہئیں۔ ان کی تیاری میں کن عملی اصول و قواعد اور سب سے بڑھ کر کس دیانت و امانت کی پابندی کرنی چاہیے اور مفرد و مرکب دواؤں کی مدت زندگی کی نگرانی اور ان کے قوت واثر کا کیوں کر امتحان کرنا چاہیے۔

مرحوم کے حلقۂ اثر میں اس اسکیم کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور ۱۹۰۳ء میں ایک دواخانہ ''یونانی اینڈ ویدک میڈیسنز کمپنی'' قائم کیا گیا۔

۱۹۰۵ء میں ''انجمن طبیہ'' نے جس انجمن کا نام اب ''بورڈ ٹرسٹیز ویدک یونانی

Marfat.com

طبی کالج" ہے۔ اسے اپنے سرمایہ سے خرید لیا۔ اور "ہندستانی دواخانہ دہلی" کا آغاز ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ اس دواخانہ کی آمدنی دو ڈھائی ہزار روپیہ ماہوار سے زیادہ نہ تھی۔ ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۷ء تک دواخانہ ایک رفتار سے جاری رہا۔ ۱۹۰۷ء میں مرحوم نے اس کی ترقی کے لیے ایک نئی اسکیم تیار کی۔

تمام نسخوں کی جانچ کی گئی۔ دواؤں کی داشت اور حفاظت اور تیاری کے انتظام کو جدید علمی قواعد کے مطابق ترقی دی گئی۔ کاروباری نظام کو بہتر کیا گیا۔ عملہ میں اصلاح کی گئی اور ہجوم کار کے باوجود مرحوم نے زیادہ صرف وقت اس دواخانہ کے لیے شروع کیا۔

خلوص، ایثار اور صحیح طریقہ سے جو محنتیں کی جائیں۔ خدا انھیں کبھی ضائع نہیں کرتا۔ نتیجہ ہوا کہ مرحوم نے اپنے کاموں کی ترقی اور کامیابی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے کہ اپنے کاموں کی طرف سے معتد بہ درجہ تک مطمئن تھے کہ ان کے بعد بھی وہ بدستور جاری رہیں گے۔ چنانچہ اپنے اعلان میں تقریباً دو برس ہوئے اس دواخانہ کی کامیابی کے متعلق انھوں نے یہ تحریر فرمایا۔

"رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے ہندستانی دواخانہ دہلی نے اب وہ درجہ حاصل کر لیا ہے کہ اس کے مقاصد میں اس کی کامیابی کا درست طریقہ سے اندازہ آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے:

(۱)۔ شعبۂ ادویہ کی تہذیب و اصلاح میں اس دواخانہ کی کوششیں کامیاب ہیں۔ اور برابر جاری ہیں۔ اس عرصہ میں ان کی نفع رسانی کا بھی اچھی طرح مظاہرہ ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دوائیں ہیں جن کی تیاری میں نئے علم دواسازی سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور وہ آلات کے ذریعہ سے تیار کی جاتی ہیں۔

اسی سلسلہ میں ایک اور اسکیم میرے پیش نظر ہے اور ہمارے کالج میں ایک "ریسرچ ڈیپارٹمنٹ" (تحقیق ادویہ کا شعبہ) قائم ہوا ہے تاکہ ہماری مفرد اور مرکب ادویہ کی تحقیق نئے سائنٹفک بنیاد پر شروع ہو جائے۔ قدیمی مرکبات تو اپنے قدیمی الاصل

Marfat.com

اور بہتر طریقہ پر ہی رہیں گی۔ مگر اس سائنٹفک ریسرچ سے جو دوائیں معلوم ہوں گی۔ عام نفع رسانی کے لیے ان کی بہم رسانی اور نئے آلات وساز وسامان دواسازی کے ساتھ ان کی تیاری 'ہندستانی دواخانہ دہلی' کے سپرد ہوگی۔

(۲)-یونانی طب اور ویدک کے بہترین مرکبات جو معقول حد تک ان طبوں کا ''فارماکوپیا'' ہیں۔ ہندستانی دواخانہ دہلی میں تیار رہتے ہیں۔ جہاں تک مجھے علم ہے ہندستان میں کوئی دوسرا دواخانہ نہیں ہے۔ جہاں بیماریوں کی اس قدر مستند اور بہترین دوائیں اس قدر کثیر تعداد میں موجود ہوں۔ اس دواخانہ کا ایک خاص امتیاز ہے کہ میں نے اپنے اور اپنے خاندان کے خاص مجربات اس دواخانہ کو دے دیے ہیں۔ جو اب تک کسی کو بھی نہیں دیے گئے تھے۔ اور اپنے تجربات کے سلسلہ میں مجھے جو دوا بھی مفید اور بہتر معلوم ہوتی ہے۔ میں صرف اس دواخانہ کے حوالہ کر دیتا ہوں تاکہ ان سے بیمار بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور ان سے جو نفع حاصل ہو وہ کالج پر صرف ہو۔

(۳)-جو نفع اس دواخانہ سے حاصل ہوا وہ تمام وکمال کالج پر صرف ہو تا رہا اور اب تو کالج کے مصارف کا انحصار ہی قریب قریب اس دواخانہ کی آمدنی پر ہے۔ چنانچہ اس سال سوا لاکھ روپیہ ہمارے کالج کو اس دواخانہ سے ملا۔ جس سے ایک طرف دواخانہ کی نمایاں خدمات کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ دوسری طرف اس بات کا کہ اب اس کا کاروبار کیسے اعلیٰ پیمانہ پر پہنچ گیا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ یہ دواخانہ برابر ترقی کرتا رہے گا اور کیا عجب ہے کہ ہمارے طبی دارالعلوم کو اپنے بھاری مصارف سے جو برابر بڑھتے جاتے ہیں۔ کسی زمانہ میں بے نیاز کر دے گا''۔

یہ دواخانہ کے براہ راست نتیجے ہیں جن پر خود حضرت مرحوم نے روشنی ڈالی۔ لیکن اس کے بالواسطہ نتائج بھی ہیں کہ اس دواخانہ نے ہماری دواؤں کے کام میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اور بہت سی باتوں میں نئے دواخانے ہوں یا پرانے دواخانے اکثر اس

Marfat.com

ی تقلید کر رہے ہیں۔ اور مفردات کی صفائی، مرکبات کی زیبائش عمدہ عمارتوں اور ظاہری کاروبار میں کوشش کرتے ہیں کہ اس کامیاب نمونہ کی پیروی کریں۔ اور اسے دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔

لیکن اس کی معنوی تقلید آسان نہیں اور شاید عرصۂ دراز تک اس حیثیت سے اس دواخانہ کی برتری قائم رہے گی۔ بہر حال ۱۹۰۳ء میں مرحوم نے جو پودا لگایا وہ آج ایک تناور اور سرسبز درخت ہے۔ خدا کے فضل سے ہر حیثیت سے کامیاب ہوئے۔

اس دواخانہ کا مقابلہ کبھی اپنے بھائیوں سے نہ تھا۔ اس کا مقصد ممالک غیر کے سائنٹفک کاروبار ادویات کے روبرو دیسی ادویہ کا مظاہرہ ہے۔ اسی مقصد کو سامنے رکھ کر مرحوم نے سالہا سال اسے کامیاب بنانے کی کوششیں کی ہیں۔

حضرت مسیح الملک مرحوم کا طبی دنیا میں جو پایہ تھا، وہ کسی تعارف کا محتاج نہ تھا، اور نہ ہے۔ ہمارے زمانے میں ہندستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی کسی واحد طبیب کو ان سے زیادہ بیماروں کے علاج کا موقع نہیں ملا۔ ایک سرسری اندازہ کے مطابق دس لاکھ سے کم بیمار نہ ہوں گے کہ جن کا انھوں نے براہ راست علاج کیا ہے اور بالواسطہ جن بیماروں کو ان کی ذات سے نفع پہنچا۔ ان کا تو اندازہ ہی نہیں ہو سکتا۔ ان کا مطب نہ تھا، بلکہ دنیا میں ایک لاثانی تجربہ گاہ تھی۔

دواخانہ قائم ہوا تو مرحوم کی یہ کوشش شروع ہوئی کہ بہتر سے بہتر مجربات معلوم ہوں اور اس دواخانہ کو دیے جائیں۔ تاکہ یونانی طب اور ویدک کی برتری کے لیے جو سخت مقابلہ ہمارے زمانہ میں ہے، اس مقابلہ میں کامیابی ہو۔ ایک بڑا ذخیرہ خود ان کے خاندان میں تھا۔ اور صدیوں سے چلا آتا تھا۔ جس پر متاخرین اضافہ کرتے رہتے تھے۔ ان مجربات کے ازسرنو خود تجربے کر لیے۔ اپنے علم و مشاہدہ اور تجربہ کے مطابق ان میں ترمیم و اضافے کرتے اور اپنے وسیع تعلقات، وسیع مطالعہ اور اپنی تلاش و جستجو کی وجہ سے جب کوئی نئی دوا معلوم ہوتی تو اس کے مختلف اثرات کی آزمائش کرتے اور ہر طرح اطمینان

Marfat.com

کے بعد پھر اسے مصدق کرتے تھے۔

یہ مجربات ہیں جو اس دواخانہ کا سب سے بڑا سرمایہ اور اس کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں اور جن کی یہ حالت ہے کہ صحیح موقع پر ان کا استعمال ایک رائفل ہے جس کا نشانہ خطا نہیں کرتا۔

اب کئی سال سے یہ حالت تھی کہ کالج کی زندگی کا دارومدار تنہا اس دواخانہ کی آمدنی ہو گیا تھا۔ اس لیے اس آخری دور میں ان کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ نقاہت جسمانی اور مرض کے پے در پے حملوں اور کاموں کی حد سے زیادہ بار کے باوجود وہ اکثر روزانہ کئی کئی گھنٹے اس دواخانہ کے مجربات کے مسئلہ پر صرف کرتے اور مرحوم کی خاص باتیں اکثر احباب کا مشاہدہ ہے کہ کوئی دن خالی جاتا ہو گا جب کہ سید انوار احمد صاحب معتمد صیغہ ادویات خاص اکثر شب کو روزانہ یاد نہ فرمائے جاتے ہوں۔ میر صاحب ان کے معتمد خاص اور ان کے اسرار صدری کے امین و رازدار اور مرحوم کو بہت زیادہ عزیز تھے اور اس کام میں مرحوم کی خواہش اور آرزو کے مطابق سرگرمی سے برابر مصروف و مشغول رہتے تھے۔

مسیح الملک کا اعلان اپنے خاندانی مجربات کی حفاظت کے لیے

اور اپنے اسی اعلان میں جو خداداد دور اندیشی کے ساتھ اپنے انتقال سے دو سال پہلے انھوں نے شائع کیا۔ اپنے مجربات کے متعلق انھیں یہ شائع کرنا پڑا۔

> ''یہ خاص نسخے اسی طرح محفوظ کر دیے گئے ہیں کہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکیں اور کالج کی زندگی کا یہ ذریعہ میری زندگی میں اور میرے بعد بھی قائم و برقرار رہ سکے''۔
>
> ''یہ خاص نسخے نہ اب تک باہر گئے ہیں نہ آیندہ (جب تک کہ ضرورت ہے) باہر جائیں گے''۔

کاش! وہ کام جو مرحوم کی زندگی میں نہ ہو سکا، اب ہو جائے اور ہندستان کے اس

Marfat.com

محسن اعظم کی سب سے بڑی یادگار کی بنیاد ایسی مضبوط و مستحکم ہو جائے کہ دواخانہ کی امداد و اعانت سے اس حد تک بے نیاز ہو سکے کہ "حفاظت مجربات" کی ضرورت باقی نہ رہے۔

جب تک کہ یہ مبارک وقت آئے، مسیح الملک مرحوم کے ہر قدر شناس اور عقیدت مند کا اور ہماری طبوں کے ہر ایک بہی خواہ کا فرض ہے کہ جس دواخانہ کی زندگی پر ان کی یادگار کی بقا موقوف ہے اس دواخانہ کی ترقی سے ذاتی طور پر دلچسپی رکھے۔

مسیح الملک مرحوم کے بعد

چونکہ مرحوم نے دواخانہ کو ایک بہتر اور مکمل نظام کے تحت چھوڑا تھا اور انھوں نے اپنی زندگی ہی میں اس دواخانہ کی حفاظت اور ترقی کا اچھی طرح بندوبست کر دیا تھا اور جناب حکیم محمد جمیل خاں صاحب کالج اور دواخانہ کے لیے مرحوم کے بہتر قائم مقام ثابت ہوئے۔ اس لیے اس عظیم الشان شخصیت کے بعد بھی خدا کا شکر ہے کہ نہ کالج کے کسی کام میں فرق آیا ہے نہ دواخانہ کے کسی کام میں۔ پیشتر جو جس طریقہ سے ہو رہا تھا ٹھیک اسی طرح اب ہو رہا ہے۔ ذالك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم.

جناب حکیم محمد جمیل خاں صاحب کا وہی وقار و تدبر اور خلوص ہے جو ان کے والد کا تھا۔ اور وہی انداز سر انجام مہمات امور خدا کے فضل سے مرحوم کے سامنے ہی ان کی قابلیت کے گوشے بے نقاب ہونے شروع ہو گئے تھے اور ہزارہا بیماران کے مطب سے مستفید و مستفیض ہو رہے تھے۔ اپنے والد ماجد کے بعد ان پر کام کا بار پڑا تو قابلیت کے وہ جوہر کھلنے لگے جو قدرت کاملہ نے باپ سے بیٹے میں منتقل کیے تھے اور شب تار ہجر میں روشنی صبح امید طلوع ہوئی۔

مرحوم کے صدمہ مفارقت کے دل شکستہ انھیں اور ان کے کام کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ گو دیدۂ دیدار طلب کے روبرو آج وہ زمانہ کا محبوب نہیں مگر اس کا یادگار تو ہے۔

Marfat.com

دواخانہ سے کالج کو کتنی خاطر خواہ اعانت ملی اس کے اظہار کے لیے ۱۹۲۲ء سے لے کر ۲۷-۲۸ء تک صرف ان برسوں کی رقوم اعانت درج ذیل کی جاتی ہے:

۲۱-۲۲ء میں	۷۰۱۴۶-۲۱-۴	اس دواخانہ نے کالج کو دیا
۲۲-۲۳ء میں	۱۲۷۳۹-۵-۱۰	ایضاً
۲۳-۲۴ء میں	۶۲۰۴-۳-۷	ایضاً
۲۴-۲۵ء میں	۹۴۹۳۱-۱۱-۰	ایضاً
۲۵-۲۶ء میں	۱۰۰۲۳۹-۰۰-۶	ایضاً
۲۶-۲۷ء میں	۱۲۱۳۹۷-۱۱-۳	ایضاً
۲۷-۲۸ء میں	۱۵۵۶۱۰-۱۳-۳	ایضاً

دواخانہ کے انتظامات

دواخانہ کی یہ ترقی مرحوم مسیح الملک کے انتظام و کوشش کا نتیجہ ہے اور دواخانہ کے انتظامات کیا ہیں۔ ان کا ایک سرسری تذکرہ درج ہے۔

(۱)- دواؤں کی شناخت اور نگرانی ماہرین فن کے ذمہ ہے۔ جن میں مستند اور تجربہ کار بھی ہیں۔

(۲)- تجربہ کار اور مستند اطبا کے زیر نگرانی دواسازی کا کام ہے۔

(۳)- ہر ذمہ داری کے کام پر ماہرین اور متدین و تجربہ کار مقرر ہیں اور ان کے کام کی نگرانی کی جاتی ہے۔

(۴)- قیمتی ادویہ کا کام خاص نگرانی کے تحت ہے۔ بڑے بڑے والیان ملک اس دواخانہ کی ادویہ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں۔

(۵)- ادویہ کی داشت، حفاظت اور ان کی قوت و اثر کا امتحان علمی طریقہ سے باقاعدہ طبیب کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۶)۔ فرض ہے کہ ہر دوا ہر حیثیت سے بہتر طور پر تیار ہو۔ ذرا بھی فرق ہو تو خارج کر دی جاتی ہے۔

(۷)۔ جن ادویہ کی مدت زندگی ختم ہو۔ فوراً پھینک دی جاتی ہیں۔

(۸)۔ ''خاص مجربات'' کا علیحدہ صیغہ خاص نگرانی میں ہے اور اس کا کام یورپ کی دواسازی کے نمونہ پر ہے۔

(۹)۔ دواسازی میں نئے آلات اور نئے سائنٹفک طریقوں سے بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

(۱۰)۔ قدیم دواسازی میں جو خوبیاں ہیں۔ ان کی حفاظت کی جاتی ہیں۔

(۱۱)۔ ایک مکمل اور بہتر نظام ہے۔ ذمہ داریاں معین و مشخص بھی ہیں اور نگرانی ہے اور تمام کام نظام سے وابستہ ہیں نہ کہ اشخاص سے۔ اشخاص کے بدلنے اور نہ ہونے کا کوئی اثر نظام اور کام پر نہیں پڑتا۔

(۱۲)۔ مریضوں کے لیے بلا معاوضہ طبی مشوروں کے لیے ایک مجلس اطبا ہے جسے چار طبیبوں کی خدمات حاصل ہیں۔ جن میں وہ لائق اور تجربہ کار افراد بھی ہیں جو مسیح الملک مرحوم کی ذاتی ماتحتی میں اس اہم کام کے لیے تیار ہوئے ہیں۔ اس مجلس کی امداد مرحوم کی بجائے اب جناب حکیم محمد جمیل خاں صاحب کرتے ہیں۔

(۱۳)۔ ایک بڑا عملہ ہے جس کی صرف تنخواہوں پر قریباً تین ہزار روپیہ صرف ہوتا ہے۔

(۱۴)۔ تمام کام ایک اصول، ضابطہ اور ذمہ داری کے تحت کیے جاتے ہیں اور تمام شخصی اور ذاتی مفاد بالاتر ہونے کے سبب اسے پوری سہولت و آزادی اپنے اصلاحی مقاصد کے لیے حاصل ہے۔ اس کی تشریح خود مرحوم مسیح الملک نے اپنے اعلان میں ان الفاظ کے ساتھ فرمائی تھی۔

Marfat.com

ہندستانی دواخانہ دہلی کا اصول اور طریقہ

اس دواخانہ میں نرخ یورپ اور ہندستان کے کاروبار کے لحاظ سے کم از کم ہیں۔ محض اپنے کاروبار کی ترقی اور پھیلاو اور کثرتِ فروخت کی وجہ سے وہ چند ہی سال میں اس قابل ہو گیا کہ سوالاکھ (اب ڈیڑھ لاکھ) روپیہ سالانہ ہمارے کالج کو دے رہا ہے باوجودیکہ اس کا کاروبار با اصول اور معتدل نرخوں کے ساتھ ہے۔

یہ ہے سرگذشت مرحوم مسیح الملک کی ایک بڑی یادگار ایثار کی۔ اور یہ ہے ایک ماجرا اس امر کا۔ خدا کسی مقصد کے لیے دنیا میں جو بندے بھیجتا ہے ان کے خلوص وایثار کا کیا عالم ہوتا ہے۔

اس عالم فانی میں کسی کو بھی بقا نہیں۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّ یَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَ الاِکْرَام. فنا کا قانون جاری ہے۔ آج جو آبادی سطح زمین کے اوپر ہے۔ کل سطح زمین کے نیچے ہوگی۔ یہی ہوتا چلا آتا ہے اور یہی ہوتا رہے گا۔ لیکن کتنے ہیں جو مرد آخر بیں ہیں اور عارضی نمود کے جنجال سے آزاد ہیں۔ مبارک ہیں وہ جو اس چند روز کی زندگی میں خدا کی مخلوق کی بھلائی کا کوئی کام کر جائیں۔

اے پاک روح! تجھ پر ابد تک بے شمار رحمتیں ہوں اور تیری نیکی کے طفیل اہل دنیا کے بھلے کے لیے خدا تیرے باقیات الصالحات کو ہمیشہ سر سبز وشاداب رکھے۔ آمین[1]

جناب فیروز بخت احمد صاحب ارقام فرماتے ہیں۔

حکیم اجمل خاں نے ''ہندستانی دواخانہ'' آج (۱۹۷۱ء) سے ۸۵ برس قبل دلی کے ایک حکیموں کے محلّہ گلی قاسم جان میں قائم کیا تھا۔ انھوں نے صرف ایک دواخانہ ہی نہیں بلکہ دواسازی کا ایک بڑا ادارہ کھولا تھا۔ ۱۹۳۰ء تا ۱۹۶۰ء اس ادارے میں تین سو لوگ کام کرتے تھے۔ اور اس ادارے سے طبیہ کالج دلی کو دو لاکھ روپیہ سالانہ کی گرانٹ دی جاتی تھی۔ طبیہ کالج بھی حکیم اجمل خاں نے قائم کیا تھا۔ ان کا مقصد تھا کہ یونانی اور آیورویدک

۱۔ تذکرہ مسیح الملک مولفہ حکیم محمد حسن قرشی، پرنسپل طبیہ کالج، لاہور

کو فروغ دیا جائے اور یہ فن نئی نسلوں میں منتقل ہوتا رہے۔

دواخانہ کی دو منزلہ شاندار عمارت ہے۔ ایک منزل پر ایسی آہنی چوکھٹ ہے جیسا کہ بینکوں میں ہوتی ہے۔ جہاں پیسہ محفوظ کیا جاتا ہے۔ ۱۹۵۰ء تک دو تین لاکھ روپے یہاں جمع رہتے تھے اور پستول بردار اس کی حفاظت کے لیے تعینات رہتا تھا۔ اردو ہفتہ وار "الیوم" نے ۲۷ر ستمبر ۱۹۹۴ء کے شمارے میں لکھا تھا کہ حکیم اجمل خاں کی جائیداد جہاں حکیم صاحب کی رہائش بھی تھی جو شریف منزل سے ملحق ہے اپنے آپ میں شاندار ماضی رکھتی ہے اور اس کی ایک تاریخی اہمیت ہے۔ یہاں حکیم اجمل خاں نے اپنا پیشہ ورانہ کردار تشکیل دیا جہاں انھوں نے مختلف جڑی بوٹیوں سے دوائیں بنانے کے تجربے کیے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج یونانی دوائیں جو بازار میں ملتی ہیں، ان میں اکثر حکیم صاحب کی ایجاد ہیں۔ حکیم اجمل خاں کی بیاض حکیم جمیل خاں صاحب کے پاس محفوظ تھی۔ حکیم مظہر سبحان عثمانی صاحب کے مطابق اس بیاض کی ایک نقل کالج کے حکماء کو دستیاب ہوئی۔ حکیم اجمل خاں نے وصیت کی تھی کہ ان کی دواؤں کی تحقیق کی جائے اور نسخوں کو صرف ہندستانی دواخانہ اور طبیہ کالج کے حکیم استعمال کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ حکما نے طبیہ کالج کو چھوڑ کر دوسرے یونانی اداروں میں ملازمت اختیار کی اور اس طرح ہندستانی دواخانہ کی دواؤں کے نسخے دیگر اداروں میں پہنچ گئے۔

حکیم اجمل خاں کے ورثا میں مسرور خاں صاحب ہیں جن کا قدیم رشتہ بابر بادشاہ سے ملتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ طب یونانی کی تحقیق میں حکیم اجمل خاں صاحب کے بعد حکیم محمد احمد صاحب کا نام سب سے زیادہ اہم ہے۔ جنھوں نے ۸۴ ادویات ایجاد کیں۔ ان میں سے کئی دوائیں دوسری تجارتی کمپنیوں نے غصب کر لیں اور مختلف ناموں سے بازاروں میں فروخت ہو رہی ہیں۔ شربت صدر: پت اور صفرا کے لیے۔ دواء الشفا: دماغی توازن کے لیے۔ سی کو: جگر کے لیے۔ سفوف ذیابیطس: شوگر کے لیے۔ معجون سہاگ سونٹھ: زچہ کے لیے۔ نمک مرجنگ: پیٹ کی بیماریوں کے لیے۔ فہرست ان مرکبات کی

Marfat.com

طویل ہے۔ جو دواخانہ میں تیار ہوتی تھیں۔

لیکن آج یہ دواخانہ زوال پذیر ہے۔ جب سے مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی اولاد کا تعلق اس دواخانہ سے منقطع ہوا، اور دلی انتظامیہ نے اس دواخانہ کی ذمہ داری سنبھالی۔ اسی وقت سے اس دواخانہ کا زوال شروع ہوا۔

(انتخاب ضمیمہ اخبار قومی آواز مورخہ ۲/نومبر ۱۹۹۷ء بروز اتوار۔ مضمون بعنوان "مسیح الملک کا دواخانہ لاعلاج مرض میں مبتلا" از قلم فیروز بخت احمد صاحب)۔

Marfat.com

خاندان شریفی کے نامور شاگردان

مشاہیر خاندان شریفی کے نامور شاگردان جنھوں نے اعلی طبی کارنامے انجام دیے۔ ہندستان میں طب کو فروغ دیا۔ان کا مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے۔

حکیم مولوی میرزا محمد کامؔل (شہید رابع علیہ الرحمہ)

آپ میرزا غیاث احمد خاں کشمیری دہلوی کے فرزند تھے۔ کامؔل تخلص تھا۔ معقولات و منقولات میں عالم بے بدل اور طب میں حکیم محمد شریف خاں دہلوی کے شاگرد تھے۔ طب میں مہارت کی بنا پر مہاراجہ کشمیر کے معالج رہے۔ آپ نے برہان الدین نفیس کرمانی کی تالیف نفیسی کی شرح میں کتاب حل التشکیکات نفیسی بزبان عربی تصنیف فرمائی جو ۱۳۹ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا ایک نادر نسخہ رضا لائبریری رامپور میں محفوظ ہے۔اس کا سن تصنیف ۱۲۱۹ھ / ۱۸۰۴ء ہے۔ علوم دینیہ میں جناب سید رحم علی مؤلف بدر الدجیٰ کے شاگرد ہوئے۔

علوم دینیہ میں آپ کی تصانیف درج ذیل رسائل و کتب ہیں۔

۱۔ تاریخ العلما ۲۔ رسالہ علم بدیع ۳۔ رسالہ صرف بزبان فارسی ۴۔ نہایت الدرایہ شرح وجیزۃ علامہ بہائیؒ ۵۔ تنبیہ اہل الکمال والانصاف علی اختلال رجال اہل الخلاف (اس کتاب میں ان راویوں کا ذکر ہے جو صحاح ستہ میں کذابین و فصاعین و مجاہیل وضعفا و خوارج و نواصب و قدریہ و مرجیہ ہیں۔ ابن حجر عسقلانی کی کتاب التقریب سے استخراج ہے)۔ ۶۔ رسالہ فلسفہ بزبان فارسی ۷۔ تتمہ نزہۃ باب فقہ ۸۔ منتخب فیض القدیر شرح جامع صغیر ایک جلد ۹۔ منتخب الانساب سمعانی ۱۰۔ منتخب کنز

Marfat.com

الاعمال ۱۱۔ احادیث فضائلِ آل محمد و مثالب اصحاب ۱۲۔ رسالہ بدا ۱۳۔ رسالہ رویت باری تعالیٰ ۱۴۔ رسالہ فی تعصبات اہل السنۃ وغیرہ۔

موصوف نے طویل و عمیق مطالعہ کے بعد خلاصے بھی لکھے۔ ان میں سے چند اہم خلاصے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تلخیص ارشاد الساری قسطلانی ۲۔ تلخیص جمع الصحیحین ۳۔ تلخیص جامع الاصول ۴۔ تلخیص مسند احمد بن حنبل ۵۔ تلخیص الاستیعاب ابن عبد البر ۶۔ تلخیص فتاوائے عالمگیری ۷۔ تلخیص حلیۃ الاولیا ۸۔ تلخیص تاریخ طبری ۹۔ تلخیص تاریخ خمیس ۱۰۔ تلخیص ملل و نحل شہرستانی ۱۱۔ تلخیص شرح مقاصد ۱۲۔ تلخیص کتاب السیاسۃ والامامۃ ۱۳۔ تلخیص شرح المواقف۔

مولف نجوم السماء کو آپ کے قلمی دستخطی مسائل دیکھ کر آپ کے اجتہاد کا یقین ہوا اور مادۂ ''ختم فقیہ'' سے آپ کے سن وفات ۱۲۳۵ھ کے اعداد اخذ فرمائے۔

مولوی عبدالعزیز محدث دہلوی کی تالیف تحفہ اثنا عشریہ کے بارہ ابواب کے جواب میں نزہۃ اثنا عشریہ کی بارہ جلدیں تالیف فرمائیں۔ یہی جلدیں خفیہ طور پر زہر خورانی سے آپ کی شہادت کا باعث ہوئیں۔ نزہۃ اثنا عشریہ کی جلد اول و چہارم لکھنؤ سے اور جلد پنجم مطبع اردو اخبار دہلی سے ۱۸۵۵ء میں شائع ہوئیں۔ دیگر قلمی جلدیں لاپتہ ہیں۔

بعد شہادت آپ کا دفن پنجہ شریف، کشمیری گیٹ دہلی میں ایک حجرہ میں ہوا۔ یہ زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

جناب منیر شکوہ آبادی نے قطعہ تاریخِ وفات کہا جس سے آپ کے اوصاف واضح ہیں۔

حیف مرزا محمد محتاط فلک شرع را مہ کامل
متکلم، محدث و افقہ اورع عصر، عالم و عامل
ہم حکیم و طبیب و ہم شاعر کامل و ہم تخلص کامل

ناصر اہل بیت در دہلی — اثبت و پاک و صادق و عادل
نزہتہ اوست در دوازدہ جلد — کرد دعوائے تحفہ را باطل
در جناں رفت پیش آل رسول — شد بہ دریائے معرفت واصل
سال مرگش چناں نوشت منیر
ہائے افسوس فاضل کامل

۱۲۳۵ھ

اولاد

آپ کی اولاد کا سلسلہ باقی ہے جن میں ایک صاحب ذوالفقار حسین تھے۔ اب لاہور میں بھی ان کے بعض احفاد موجود ہیں۔

تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو نجوم السماء صفحہ ۳۵۲، تذکرۂ بے بہا ۳۲۹، نزہتہ الخواطر جلد ۷ ص ۴۱۹، شذور العقیان و سیرت مرزا محمد، نیز مطلع الانوار (ص ۴۵۱) مطبوعہ خراسان اسلامک ریسرچ سینٹر ۱۲/۱۰ سی گلبرگ فیڈرل بی ایریا۔ کراچی

حکیم سید جواد دہلوی

حکیم سید محمد جواد دہلوی ابن مولوی سید مہدی علی ابن منصور علی ابن سید ضیاء اللہ ابن سید فیض اللہ ابن سید میر علی ابن سید ابوالفتح ابن سید مختار ابن سید فیض علی ابن سید باقر علی ابن سید حسین علی ابن سید طالب علی ابن سید خلیل بت شکن ابن سید ناصر خسرو ابن سید مختار علی ابن سید ذوالفقار علی ابن سید مختار ابن سید طاہر ابن سید محمد ابن سید حسن ابن سید علی ابن سید حسین ابن سید ناصر ابن سید محمد ابن سید محمد جواد ابن سید اسد اصفہانی ابن سید عباس ابن سید آصف ابن سید باقر ابن سید رضا ابن سید احمد ابن سید جعفر ابن سید علی رضا ابن سید عبدالرحمٰن ابن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام۔

حکیم سید محمد جواد دہلوی، فن طب میں یگانۂ روزگار تھے۔ بزمانۂ غدر ۱۸۵۷ء میں

Marfat.com

آپ دہلی سے ترک سکونت کر کے علی گڑھ میں اور بعدہ جلالی میں آباد ہوئے۔ بعد وفات قبرستان سید خورشید علی مغربی میں مدفون ہوئے۔ آپ کے چھ پسران ہوئے۔ مولوی سید علی نقی، سید سجاد علی، سید سراج الدین حسین، سید سرفراز حسین، سید محمد یعقوب و سید علی اور پانچ دختران ہوئیں مگر سوائے سید محمد یعقوب کے تمام اولاد فوت ہوئیں۔

حکیم سید محمد جواد دہلوی کے والد ماجد مولوی سید مہدی علی صاحب کا نکاح دختر حکیم مرزا محمد کامل مجتہد و مفتی دہلی المعروف بہ شہید رابع علیہ الرحمہ (مصنف نزہتہ اثنا عشریہ جن کا مزار اقدس درگاہ پنجہ شریف دہلی نزد مسجد شیعہ الصفا دہلی واقع ہے اور جہاں انجمن حسینی پنجہ شریف دہلی کے زیر اہتمام سالانہ مجالس کا انعقاد ہوتا ہے) کے ساتھ ہوا۔

حکیم سید محمد یعقوب نے فن طب میں مہارت حاصل فرمائی اور مطب ٹنڈن پاڑہ بالائے قلعہ اختیار فرمایا۔ جہاں آپ نے اپنا مکان عالی شان تعمیر کرایا اور اس کے علاوہ ایک شاندار مسجد اور اس کے متصل امام باڑہ تعمیر کرایا اور اس کو وقف فرمایا۔ (یہ وقف شیعہ سنٹرل وقف بورڈ لکھنؤ میں رجسٹرڈ ہے جس کے حالیہ متولی واجد حسین خاں صاحب ہیں)۔ حکیم سید محمد یعقوب کا نکاح دختر مولوی سید محمد باقر دہلوی ابن سید علی نقی اخباری دہلوی کے ساتھ ہوا، جس سے دو پسران سید محمد مہدی و سید محمد جواد اور ایک دختر ہوئیں۔

حکیم قاسم علی خاں

آپ حکیم محمود خاں کے شاگرد تھے اور دہلی کے اچھے طبیبوں میں آپ کا شمار تھا۔ ۱۹۱۹ء سے کچھ قبل آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ حکیم ہاشم علی خاں نے آپ کا مطب سنبھالا۔ بوریے والے اس بنا پر مشہور ہوئے کہ ان کے بزرگوں نے جو محلہ بسایا تھا اس میں زیادہ تر بوریے والے رہتے تھے (۱)۔

۱- واقعات دارالحکومت جلد ۲ ص ۱۹۲۔

Marfat.com

حکیم پیر جی عبد الرزاق

سید عبد الرزاق ابن حکیم سید خورشید علی چاند پوری پیر جی عبد الرزاق کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ حکیم عبد المجید خاں کے شاگرد رشید تھے۔ مدرسہ طبیہ دہلی میں تشریح کے استاد رہے۔ علم تشریح پر کتاب "توضیح البیانات فی شرح تشریح الشریانات" تالیف کی۔ یہ "کلیات قانون" مصنفہ بو علی سینا کے مقالہ "تشریح الشریانات" کی شرح ہے۔ ماہنامہ مجلّہ طبیہ میں جو ان کی زیر ادارت نکلتا تھا، بالاقساط یہ کتاب شائع ہوئی۔ آپ کی دوسری تالیف "تعلیم القابلہ" ہے۔ حکیم محمد کاظم کی تالیف اغذیۃ المرضیٰ اور حکیم صادق علی خاں کی تالیف شرح تشریح اعضائے مرکبہ بھی آپ نے حواشی کے ساتھ شائع کی۔ موجز پر آپ کا حاشیہ "الموجز المحشی بالتحشیۃ الجدیدہ" کے نام سے مطبع مجتبائی دہلی سے ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا۔

آپ "زنانہ طبیہ کالج دہلی" کے پرنسپل بھی رہے۔ بعارضہ ذات الریہ ۱۶ر مئی ۱۹۱۷ء / ۲۴ رجب ۱۳۳۵ھ کو انتقال فرمایا۔ طبیہ کالج دہلی کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

آپ کے بھائی حکیم سید آل حسن آبائی وطن چاند پور ضلع بجنور میں مطب کرتے تھے۔ کئی قلمی کتابیں آپ کی تالیفات سے ہیں۔ حکیم آل حسن کے بیٹے حکیم ابن حسن بھی اچھے طبیب تھے۔ ۱۹۹۰ء میں وفات پائی۔ حکیم ابن حسن کے بیٹے حکیم غلام غوث کا چاند پور میں مطب جاری ہے۔ ان کے پاس حکیم سید آل حسن کی کتابیں محفوظ ہیں۔

حکیم محمد امین الدین

حکیم محمد امین الدین، کلب علی خاں کے صاحبزادہ شاہ آباد ضلع رامپور کے ساکن تھے۔ ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ مدرسہ اسلامیہ امروہہ میں درس نظامیہ کی تکمیل مولانا سید احمد حسن محدث امروہوی سے کی۔ ان سے ہی طبی نصاب کی تعلیم حاصل کی۔ حکیم عبد السلام امروہوی کے مطب میں تشخیص و نسخہ نویسی کی مشق بہم پہنچائی۔ مولوی حکیم

Marfat.com

عبد الرشید خاں پرنسپل مدرسہ طبیہ کے انتخاب سے آپ مدرسہ طبیہ دہلی کے مدرس ہوئے۔ آپ طب کے علاوہ فارسی و عربی میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ طب کی کتابوں کا درس عربی میں دیتے تھے۔ طلبہ کے افادہ کے لیے نفیسی کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ ۱۹۲۴ء میں دہلی پرنٹنگ ورکس سے دو جلدوں میں طبع ہوا۔ آپ مسیح الملک کے طبیب پیشی بھی رہے۔ طبیہ کالج دہلی کے وائس پرنسپل بھی رہے۔ ۱۵/ ستمبر ۱۹۴۳ء کو بعمر ۶۸ سال وفات پائی۔

آپ کے صاحبزادہ حکیم محمد مبین نے مدرسہ طبیہ میں تعلیم شروع کی۔ جب یہ مدرسۂ طبیہ طبی کالج میں تبدیل ہوا تو اس کے طالب علم رہے۔ ۱۹۲۲ء میں فاضل طب و جراحت کی سند حاصل کی۔ آپ اس طرح اس کالج کے پہلے بیچ کے طلبہ میں شامل تھے۔ ۱۹۲۲ء کے بعد ہی مسیح الملک کے طبیب پیشی مقرر ہوئے۔ مسیح الملک کی وفات کے بعد آپ حکیم محمد احمد خاں، حکیم ظفر احمد خاں اور حکیم محمد جمیل خاں کے بھی ۱۹۴۷ء تک طبیب پیشی رہے۔ ہندستانی دواخانہ میں شام کو مطب فرماتے تھے۔ خطوط کے جوابات اور تشخیص و تجویز کا کام بھی آپ کے سپرد رہا۔ آپ نے طبیہ کالج میں تدریسی فرائض بھی انجام دیے۔ ۱۹۴۸ء تا ۱۹۶۴ء جامعہ طبیہ دہلی میں استاد رہے۔ کلیات و معالجات نفیسی کا درس ان سے متعلق تھا۔ آپ کے بیٹے حکیم معین الدین (۱۲/ دسمبر ۱۹۳۳ء) نے ۱۹۵۵ء میں جامعہ طبیہ دہلی سے اکمل الحکما کی سند حاصل کی اور ہمدم دواخانہ دہلی سے متعلق ہوئے۔

شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں

آپ امروہہ ضلع مراد آباد کے ایک معزز خاندان کے باوقار فرد تھے۔ منشی بہادر خاں متخلص بہ علی کے بڑے بیٹے تھے۔ محلہ کٹکوئی امروہہ میں ۲۵/ نومبر ۱۸۹۱ء کو پیدا ہوئے۔ اردو فارسی کی مروجہ تعلیم کے بعد مدرسہ اسلامیہ میں علوم عربیہ کی تعلیم ۱۹۱۰ء تک

حاصل کی۔ اس کے بعد مدرسہ طبیہ دہلی میں داخل ہوئے۔ ۱۹۱۴ء میں طبیہ سے یونانی اور ڈاکٹری کی سندیں حاصل کیں۔ اس کے بعد مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں کے سکریٹری مقرر ہوئے۔ اس منصب کو بحسن و خوبی پانچ سال تک انجام دیا۔ اس دوران مسیح الملک کے اہم معالجات کی نگرانی بھی آپ کے سپرد رہی۔ مسیح الملک نے اپنی خدمات کے لیے موصوف کو ایک پرائیویٹ سرٹیفیکٹ بھی عنایت فرمایا تھا جو حکیم صاحب کے پاس محفوظ رہا۔ مسیح الملک نے متعدد مرتبہ آپ کو رؤسا و راجگان کے علاج کے لیے بھی روانہ کیا۔ چنانچہ ریاست نرسنگ گڑھ سے حکیم صاحب کو چھ سو روپے ماہوار ملتے تھے۔ اس کے بعد حکیم صاحب موصوف ۱۹؍ مارچ ۱۹۱۸ء میں بمبئی تشریف لے گئے اور وہاں مطب جاری رہا۔ آپ کی طبی خدمات کو مد نظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ ہند نے ۱۹۳۰ء میں آپ کو شفاء الملک کے خطاب سے سرفراز کیا۔ (سالنامہ مشیر الاطبا اشاعت خاص نومبر و دسمبر ۱۹۳۱ء مرتبہ حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور)۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی حیات و کارناموں سے متعلق آپ نے کتاب "حیات اجمل" تالیف فرمائی۔ آپ کے برادر حکیم عطاء الرحمن نے جو طبیہ کالج دہلی و طبیہ کالج بمبئی میں استاد رہے۔ حیات اجمل اپنے اہتمام سے دہلی میں طبع کرائی۔ آپ کے دیگر برادران حکیم ذکی احمد خاں حکیم حبیب الرحمن خاں اور حکیم شمس الرحمن بھی طبیب تھے

شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں کے چار بیٹوں میں جاوید احمد خاں (فلم انڈسٹری) کے علاوہ حکیم مستطاب احمد خاں، حکیم استطاب احمد خاں اور حکیم عزیز احمد خاں طبیب ہیں۔

مولوی حکیم سید علی آشفتہ لکھنوی

آپ خاندان اجتہاد سے تعلق رکھتے تھے۔ مولانا سید دلدار علی صاحب مجتہد

Marfat.com

صاحب عماد الاسلام و منتہی الافکار کے پڑپوتے اور سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب مجتہد و سید العلما مولانا سید حسین صاحب مجتہد کے منجھلے بھائی ملک العلما مولوی سید حسن صاحب مجتہد کے پوتے ہیں۔

آپ تکمیل طب کے لیے مجتہد فن طب مسیح الملک حافظ محمد اجمل خاں صاحب کی خدمت میں برسوں رہے۔ اور اکتساب علم طب فرمایا۔ اس کے بعد لکھنؤ جیسے مرکز علم و حکمت میں عرصۂ دراز تک کامیاب مطب فرمایا۔ آپ بالآخر نظامیہ صدر شفاخانہ اور نظامیہ طبی کالج حیدر آباد میں سلطنت آصفیہ کے عہد میں پروفیسر مقرر ہوئے۔ آپ نے اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کر کے خراج تحسین حاصل کیا۔

حکیم مقصود علی خاں ناظم سر رشتہ طبابت سرکار عالی دکن تحریر فرماتے ہیں۔

مولوی حکیم سید علی صاحب آشفتہ لکھنؤ کے خاندان اجتہاد سے تعلق رکھتے ہیں اور بحر العلوم مولانا سید دلدار علی صاحب مجتہد صاحب عماد الاسلام و منتہی الافکار کے پڑپوتے اور سلطان العلما مولوی سید محمد صاحب مجتہد اعظم و سید العلما مولانا سید حسین صاحب مجتہد کے منجھلے بھائی ملک العلما مولوی سید حسن صاحب مجتہد کے پوتے ہیں۔ یہ خاندان ہمیشہ سے شرف علم میں ممتاز رہا ہے۔ انھوں نے علوم درسیہ کی تکمیل لکھنؤ کے مشہور علما سے کی۔

شمس العلما مولوی عبد المجید صاحب فرنگی محلی و مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کے آگے زانوے تلمذ تہ کیا۔ پھر طب کی تکمیل کے واسطے ہندستان کے مایۂ ناز فرد فرید مجتہدِ فن طب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں مرحوم کی خدمت میں برسوں رہے اور سفر و حضر میں حضرت مرحوم سے اکتساب علم کیا۔ عرصۂ دراز تک لکھنؤ جیسے مرکز علم و حکمت میں کامیاب مطب کرنے کے بعد سلطنتِ آصفیہ کے جوہر شناسی نے ان کا انتخاب نظامیہ صدر شفاخانہ کے مریضوں کے علاج اور نظامیہ طبی کالج کی پروفیسری کے واسطے کیا۔

Marfat.com

چنانچہ تقریباً ۲ سال سے اپنے خدمات کو جس خوش اسلوبی اور مستعدی سے ادا کر کے خراج تحسین حاصل کر رہے ہیں اس کا علم نہ صرف عوام بلکہ ارباب اقتدار کو بھی ہے۔ موصوف کو تصنیف و تالیف سے قدرتاً شغف رہا ہے۔ معالجات کی بہترین درس گاہ ان کے علم الادویہ کی مہارت کی بہت کچھ رہین منت ہے جن کا ثبوت عنقریب ایک تالیف سے ملے گا جو زیر تصنیف اور قریب الختم ہے۔ اسی سلسلہ میں ''عملیہ جالینوس'' گو مختصر ہے۔ مگر مطالب کے اعتبار سے بہت بلند اور ندرت کی حامل ہے۔ ہر مرض کی کیفیت طبیعت اس مرض کی حالت نبض اور اس کے قارورہ کا حال اور احکام فصد و استفراغ اور غذا وغیرہ اور جن ادویہ سے اس مرض کا ازالہ ہو سکتا ہے اس کو ایک نقشہ کی صورت میں جو خود جالینوس کا مرتبہ ہے۔ اس طرح واضح بتایا گیا ہے کہ اگر ایک طالب علم اس ارجوزہ کو حفظ کر لے تو طب کی بڑی بڑی کتابوں سے بے نیاز ہو جائے۔ اس سلسلہ میں جو نسخے بتائے گئے ہیں وہ معمولات جالینوس کے علاوہ مشہور اساتذۂ فن کے ایسے مجرب نسخے ہیں جو کبھی صدری کہلاتے تھے مگر آج پیش نظر خاص و عام ہیں۔

حکیم صاحب کی محنت قابل داد ہے۔ مجھے امید ہے کہ اطبا اور طلبہ طب کے واسطے یہ مختصر کتاب نہایت مفید ثابت ہو گی۔ اور اس کی قدر افزائی کی جائے گی۔

دوسری کتاب آپ نے ''جواہر کدۂ طب یونانی'' المعروف بہ مفرداتِ عثمانی تصنیف فرمائی۔ اس کے متعلق مولف ارقام فرماتے ہیں۔

''جواہر کدہ طب یونانی'' المعروف بہ ''مفردات عثمانی'' عنقریب زیور طبع سے آراستہ ہو کر آپ کی نظر سے گزرے گی۔ انشاء اللہ ذخیرۂ طب یونانی میں آپ ایک ایسا قیمتی اضافہ پائیں گے جس کی مثال مشکل سے ملے گی۔ جو مفردات کے حقائق و خواص کے متعلق ایک بہترین چیز ثابت ہو گی۔ اس سے آپ کو اطبائے متقدمین کی انتھک کوششوں اور محنتوں کا حال بھی معلوم ہو گا اور ان کے قیمتی تجربوں سے طب یونانی میں چار چاند بھی لگ جائیں گے۔ اگر خدا کی عنایتیں شامل حال رہیں تو اسی سال شاید میں اس کو ملک کے

Marfat.com

سامنے پیش کرنے کے قابل ہوسکوں۔

میں اپنی اس چیز تالیف "ثمانیہ جالینوس" کو جو ناخدائے فن طب جالینوس کے معمولات مطب کے علاوہ اکثر ائمہ فن کے بیش بہا مجربات صدریہ کو بھی اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے، حصول شرف و عزت کی غرض سے اپنے مرحوم استاد مجدد فن طب مسیح الملک اجمل خاں اعظم مرحوم کے نام نامی کے ساتھ معنون اور منسوب کرتا ہوں اور اس انتساب کو اپنی اور اپنی آنے والی نسلوں کے واسطے باعث صد ہزار عزت و شرف سمجھتا ہوں۔

دنیائے طب پر جو احسانات اجمل خاں اعظم مرحوم کے ہیں وہ تو مہر نیم روز کی طرح قیامت تک چمکتے ہی رہیں گے۔ لیکن مرحوم سے شرف تلمذ رکھنے والے ان کے فیوض علمیہ سے جو ہر آن استفادہ کرتے رہے ہیں۔ اپنی زبان تشکر کو عاجز پاتے ہیں۔

مفردات عثمانی کے متعلق جو آیندہ طبع ہو کر ملک کے سامنے پیش ہو گی فاضل اجل طبیب حاذق نواب مقصود جنگ بہادر سابق ناظم سررشتہ طبابت یونانی کی زریں رائے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جواہر کدہ طبیب یونانی المعروف بہ مفردات عثمانی مشہور فاضل طبیب حکیم آشفتہ صاحب مدظلہ کی برسوں کی کاوش اور محنت کا نتیجہ ہے۔

ادویۂ مفردہ کے متعلق کار آمد اور مختصر مگر ہمہ گیر مواد اس کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے جو قابل قدر و قابل تحسین ہے۔

مجھے امید ہے کہ اطبا کے علاوہ دیگر اہل علم بھی اس محنت کی داد دیں گے۔

نقل دستخط مقصود جنگ بہادر ۵۴/۲۱

مرزا جعفر حسین کتاب ادبیات و شخصیات ص ۲۷۴ میں ارقام فرماتے ہیں۔

"حکیم صاحب ایک ممتاز طبیب، بلند پایہ شاعر اور ماہر سیاسیات بھی تھے۔ ان سے مجھے ذہنی اور روحانی رابطہ تھا۔ حکیم آشفتہ ہر طبقے میں ہر دلعزیز تھے۔ ان کا مطب بھی بہت

اچھا چلتا تھا۔ ان کا تعلق خاندان اجتہاد سے تھا مگر انھوں نے اپنے سسرالی مکان کی قربت کے لحاظ سے فرنگی محل کے پُل کے قریب ہی مطب کے لیے کمرا لے رکھا تھا۔

(صفحہ ۲۷۲، ۲۷۳ بیسویں صدی کے بعض لکھنوی ادیب اپنے تہذیبی پس منظر میں) آپ کی صحبت سراؔج، قدؔیر، اثؔر، منظؔر، اور گہؔر وغیرہ شعرا کے ساتھ رہتی تھی۔ شاعری میں عزیؔز لکھنوی کے شاگرد تھے۔

حکیم سید علی آشفتہؔ ترک وطن کر کے بہ سلسلۂ ملازمت حیدر آباد دکن چلے گئے"۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے مولوی حکیم سید علی آشفتہؔ لکھنوی کو علم طب میں مہارت کامل حاصل کرنے کے بعد طب کا اجازہ بزبان عربی ۲۲ر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں عنایت فرمایا۔ جس کی نقل اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

حکیم شہزادہ غلام محمد

فدوی کا خاندانی تعلق احمد شاہ ابدالی بادشاہ افغانستان سے ہے۔ اور فدوی کے والد شہزادہ سلطان محمود صاحب مرحوم جاگیر پشاور اور دادا مرحوم شہزادہ گوہر سلک صاحب مرحوم جاگیردار پشاور کا خیراتی شفاخانہ ان کی تازندگی جاری رہا۔ مجھے باقاعدہ تعلیم طب اسی سلسلہ میں ملی۔ اور بغرض حصول تجربہ وبقایا تعلیم دہلی بحضور جناب والا شان حکیم ابو سعید عبد المجید خاں صاحب مرحوم بھیجا گیا۔ چنانچہ حکیم صاحب مرحوم نے بجائے ایک سال جب کہ فارغ التحصیل ہو چکا تھا ایک سال اور بھی اپنے زیر سایہ رکھا۔ اور مختلف ریاستوں میں جب صاحب ممدوح تشریف لے جاتے تھے ہمراہ رہتا رہا۔ پھر دہلی سے واپس ہو کر پشاور پہنچا۔ دو سال تک اپنا موروثی شفاخانہ چلایا۔ پھر ڈیرہ غازی خان مجھے بوجہ علاج سر بہرام خاں صاحب ونواب تکبہ خان صاحب جانا پڑا۔ اور قریب دو سال مجھے ڈیرہ غازی خاں رہنا پڑا۔ ۱۹۰۵ء میں نہر جہلم پر اراضی مربہ جات کا سلسلہ جاری ہوا۔ اور اس عطیہ کی وجہ سے جو میرے بزرگوار چچا صاحب شہزادہ محمد مسعود صاحب کو مربہ جات کا ملا۔ ۱۹۰۵ء

میں مجھے سرگودھا اس اراضی کی آبادی اور انتظام وغیرہ کے لیے آنا پڑا۔ کیوں کہ مرحوم لاولد تھے۔ اس وقت سے اب تک یہاں پابند ہوں اور جو کچھ ہو سکتا ہے پبلک وفن کی خدمت کر رہا ہوں۔

(سالنامہ مشیر الاطباء اشاعت خاص نومبر و دسمبر ۱۹۳۱ء، مرتبہ حکیم محمد حسن قرشی، پرنسپل طبیہ کالج لاہور)۔

حکیم الحاج مولوی عبدالوہاب صاحب انصاری

حکیم عبدالوہاب صاحب ''حکیم نابینا صاحب'' کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کا خاندان علم، عزت اور دولت کے اعتبار سے ہمیشہ ممتاز رہا ہے۔ سلاطین مغلیہ کے عہد میں اس خاندان کے افراد اپنے اعلیٰ کارناموں کی وجہ سے خاص امتیازات سے سرفراز ہوئے۔ چنانچہ آپ کے جد امجد شیخ شہاب الدین احمد انصاری بعہد شاہ عالم غازی منصب ہفت ہزاری و جاگیر سے سرفراز ہوئے جو ابھی تک اس خاندان میں چلی آرہی ہے۔ آپ کے والد ماجد الحاج حکیم عبدالرحمٰن صاحب انصاری سیاح ممالک اسلامیہ اور طبیب حاذق ہونے کے علاوہ شیخ طریقت بھی تھے۔ حیدرآباد ہی میں درگاہ حضرت نورالدین شاہ صاحب قدس سرہ مدفون ہیں۔

حکیم صاحب موصوف کے بھائی ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاری ہندستان کے مشہور و معروف ڈاکٹر اور موجودہ کانگریس کے روحِ رواں تھے۔ مزید برآں حکیم مسیح الملک مرحوم کے تمام سیاسی، طبی کاموں میں شریک کار تھے۔ چنانچہ طبیہ کالج دہلی کے داغ بیل ڈالنے میں آپ کا سب سے بڑا حصہ تھا۔ ڈاکٹر انصاری صاحب نے حیدرآباد کے نظام کالج سے بی۔ اے کی تعلیم حاصل فرمائی تھی۔ سرکار آصفیہ سے وظیفہ یورپ ملنے پر انگلستان روانہ ہوئے تھے۔ حکیم نابینا صاحب کے دوسرے بھائی نواب رضا نواز جنگ مرحوم سررشتہ مال میں ترقی کرتے ہوئے اورنگ آباد صوبہ داری پر فائز ہوئے۔

حکیم نابینا صاحب بمقام یوسف پور ضلع غازی پور میں پیدا ہوئے۔ آپ کی بینائی بعارضہ چیچک صغر سنی میں مفقود ہوئی۔ اسی حالت میں دارالعلوم دیوبند میں آپ عربی و حدیث کی تعلیم سے بہرہ یاب ہوئے۔ بعدہ حکیم صاحب شریف منزل میں حکیم عبدالمجید خاں صاحب کے درس میں شریک ہوئے اور مدرسہ طبیہ دہلی کے قیام سے قبل سند حاصل کر چکے تھے۔

حضرت غفران مکاں کے عہد میں چالیس سال تک بمقام پتھر گٹی مطب فرمایا جو مقبول عام تھا۔ بہ حیثیت شاہی معالج کے ڈیوڑھی مبارک میں طبی خدمات انجام دیتے تھے۔ بعد ازاں آپ نے دہلی روانہ ہو کر بمقام نئی دہلی مطب قائم فرمایا۔ چنانچہ آپ کا مطب مرجع خاص وعام رہا۔ تمام ہندستان میں کافی شہرت حاصل کی۔ آپ نے ایک عمارت طبیہ بلڈنگ کے نام سے ایک لاکھ روپے کے مصارف سے مدینہ فنڈ کے لیے تعمیر و وقف فرمائی جس کے مراسم افتتاح بتاریخ ۲۸ر فروری ۱۹۳۲ء حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے اپنے دست مبارک سے ادا فرمائے۔ حکیم صاحب موصوف کے فرزند اکبر حکیم عبدالحیٔ صاحب انصاری نے سپاس نامہ پیش کرنے کی عزت حاصل کی۔ آپ نے مسلمان نرسوں کی تعلیم کے لیے پچیس ہزار روپے کا عطیہ بھی دیا ہے۔

حضرت اقدس واعلیٰ نے بمراحم خسروانہ آپ کو دہلی سے حیدر آباد طلب فرمایا اور آپ بتاریخ ۱۷ر آبان ۱۳۴۶ف بلدہ حیدر آباد تشریف لائے۔ حسب ارشاد خداوندی منصرم صدر مہتمم طبابت یونانی سرکار عالی کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اور سال ۱۳۵۷ھ میں بغرض حج بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ آپ حافظ، حاجی، محدث ہونے کے علاوہ طبی دنیا میں خاص شہرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ آپ کی نبض شناسی کا شہرہ تمام ہندستان میں ہے۔

آپ نے موضوع نبض پر "اسرار شریانیہ" کے نام سے ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اسرار شریانیہ مع مجربات انصاریہ شوکت بک ڈپو، شوکت بازار اندروں شاہ دولہہ

Marfat.com

گیٹ گجرات شائع ہو چکی ہے۔

حکیم صاحب کا انتقال بمقام دہلی ۷رربیع الثانی ۱۳۶۰ھ / مئی ۱۹۴۱ء میں ہوا اور آپ کا دفن آپ کی وصیت کے مطابق گنگوہ شریف میں ہوا۔

قطعہ تاریخ سال وفات

از حضور نظام والی حیدر آباد دکن

به دارِ طب علی سینا رسیده | ہمان جائیکہ نابینا رسیده
مریضاں ایں بغم گفتند عثماں | چه ماتم بُیُنا اے وا رسیده

(درمیان ما) ۱۹۴۱ء

مذکورہ قطعہ اخبار "صبح دکن" مؤرخہ ۸رربیع الثانی ۱۳۶۰ھ میں شائع ہوا۔
(تذکرۂ اطبا عہد عثمانی، از حکیم شفا حیدر آبادی، شائع کردہ حکیم نواب مقصود جنگ بہادر بعد وفات حکیم شفا حیدر آبادی)۔

حکیم ذکی احمد خاں

آپ ۱۸۹۸ء میں محلہ کٹکوئی امروہہ میں پیدا ہوئے۔ منشی بہادر خاں متخلص بہ علی کے گھرانے کے لائق فرزند تھے۔ مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مسجد امروہہ میں درسِ نظامی کی تحصیل کی۔ مدرسہ کے صدر مدرس مولوی سید احمد حسن محدث امروہوی اور حکیم مولوی محمد امین الدین سے خصوصی استفادہ کیا۔ درسیات کی تکمیل کے بعد طب کی تعلیم کے لیے دہلی پہنچے۔ آپ کے برادر اکبر حکیم رشید احمد خاں آپ سے پہلے ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۰ء کو مدرسہ طبیہ میں داخل ہوئے تھے۔ حکیم ذکی احمد نے امتیاز کے ساتھ مدرسہ طبیہ دہلی سے فراغت حاصل کی۔ مسیح الملک مولانا سید احمد حسن محدث امروہوی کے شاگردوں کی علمی قابلیت سے بہت متاثر تھے۔ لہٰذا آپ کو اختتامِ تعلیم کے بعد ہی اپنی پیشی میں لیا۔ پہلے اسسٹنٹ طبیب پیشی مقرر ہوئے۔ اس لیے کہ حکیم مقصود احمد طبیب پیشی تھے۔ ان کی

Marfat.com

ماتحتی میں کام کیا۔ ان کے استعفا کے بعد حکیم رشید احمد خاں طبیب پیشی مقرر ہوئے۔ ۱۹؍ مارچ ۱۹۱۸ء کو حکیم رشید احمد خاں کے بمبئی جانے کے بعد حکیم ذکی احمد خاں کو طبیب پیشی مقرر کیا گیا۔ حکیم ذکی احمد خاں کی جگہ حکیم نذر احمد ساکن امروہہ ضلع مراد آباد اسسٹنٹ طبیب پیشی مقرر ہوئے۔ مسیح الملک کا طبیب پیشی ہونا ایک بڑا طبی اعزاز تھا۔ اس منصب کے لیے لائق اطبا کا انتخاب ہوتا تھا۔ حکیم ذکی احمد خاں تقریباً نو برس اس اعزازی منصب پر فائز رہے۔

مسیح الملک، حکیم ذکی احمد خاں کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ ان کی ذہانت و طباعی کو بہ نظر استحسان دیکھتے تھے۔ طبیب پیشی سے ان کی خدمات ضرور تاً ہندستانی دواخانہ کو منتقل ہوئیں۔ مسیح الملک کے زمانہ کے ہندستانی دواخانہ کے آخری منیجر مولوی قدیر احمد کے حکیم ذکی احمد قوت باز و بنے رہے۔

ہندستانی دواخانہ کے اشتہارات اور فہرستیں وغیرہ دلی پرنٹنگ پریس میں چھپتی تھیں جو لالہ شیام لال کے والد کی ملکیت تھا۔ ایک بار جب کہ اس پریس نے ہندستانی دواخانہ کے مطبوعات کو چھاپنے سے انکار کیا تو حکیم ذکی احمد خاں نے ۱۹۱۹ء میں ذاتی طور پر جید برقی پریس گلی قاسم جان میں قائم کیا۔ اس کے لیے دواخانہ سے سبک دوشی ان کے لیے ضروری تھی۔ لیکن انھوں نے ایثار سے کام لیا، دواخانہ کو نہ چھوڑا مگر جب دیکھا کہ پریس ان کی پوری توجہ کے بغیر نہ چل پائے گا تو انھوں نے مجبوراً ملازمت سے استعفادے دیا جسے مسیح الملک نے بادلِ نخواستہ قبول فرمایا۔

آپ طبیہ کالج بورڈ کے ممبر بھی رہے۔ جید برقی پریس ہی کے ایک حصہ میں ذاتی مطب بھی قائم کیا۔ پریس کے قیام سے قبل حکیم رشید احمد خاں بھی اس عمارت میں مطب کر چکے تھے۔ حکیم ذکی احمد خاں ایک باوقار طبیب تھے۔ مسیح الملک کے نمایندہ سمجھے جاتے تھے۔ آپ ڈاکٹر راجندر پرشاد صدر جمہوریہ ہند کے معالج مقرر ہوئے۔ راجندر پرشاد کی کتاب ''میری کہانی'' میں ان کا ذکر موجود ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین خاں، پروفیسر مجیب جسٹس

Marfat.com

عبدالرحمن (پاکستان کے پہلے چیف جسٹس) سید ضمیر حسن، مرزا محمود بیگ، حکیم عبدالمجید بالقابہ سے ان کا خصوصی ربط وضبط رہا۔ ۱۹۴۷ء سے قبل آل انڈیا ریڈیو نے "کیا خوب آدمی تھا" کے عنوان سے ان کی پُر مغز تقاریر کا ایک سلسلہ جاری کیا جو حیات مسیح الملک حکیم اجمل خاں سے متعلق تھیں۔ آپ نے ۱۷ر جولائی ۱۹۷۰ء کو وفات پائی۔

حکیم الیاس خاں شروانی

حکیم الیاس خاں سہاور ضلع ایٹہ کے ساکن تھے۔ آپ کے والد امجد علی خاں شروانی تھے۔ فارسی، عربی کی تعلیم گھر پر پائی اور اس کے بعد مدرسہ امینیہ دہلی سے درس نظامیہ کی تکمیل کی۔ علم طب کی تکمیل حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں کے عہد میں مدرسہ طبیہ دہلی سے کی۔ ۱۹۰۱ء میں طب کی سند حاصل کر کے اپنے وطن سہاور میں مطب شروع کیا۔

ڈاکٹر ضیاء الدین علی گڑھ کالج کے چندہ کے سلسلہ میں سہاور گئے اور حکیم الیاس خاں کو علی گڑھ آنے کی دعوت دی۔ پس آپ ۱۹۰۲ء میں علی گڑھ آئے اور ذاتی مطب اوپر کوٹ جاری فرمایا۔ ۱۹۰۹ء طلبہ واساتذہ علی گڑھ کالج کے لیے ایک یونانی شفاخانہ بہ عہد وقار الملک قائم ہوا تو اس میں بہ حیثیت طبیب آپ کا تقرر ہوا۔ یہ یونانی شفاخانہ ۱۹۲۱ء تک قائم رہا۔ اس کے بعد حکیم صاحب مسیح الملک حکیم جناب اجمل خاں کی خواہش پر دہلی پہنچے اور طبیہ کالج قرولباغ دہلی سے جو اسی سال قائم ہوا، وابستہ ہو گئے۔ ہاؤس فزیشین، سپر نٹنڈنٹ کالج اور پروفیسر معالجات کی حیثیت سے طبیہ کالج میں آپ کے تقررات ہوئے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے ۱۹۲۶ء میں ایک مجلس تحقیق قائم کی جس کے وہ خود چیئرمین اور حکیم الیاس خاں سکریٹری ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں طبیہ کالج میں اسٹرائک ہوا تو حکیم الیاس خاں، حکیم فضل الرحمن خاں اور حکیم محمد کبیر الدین تینوں حضرات کالج سے سبکدوش ہوئے۔ حکیم الیاس خان نے شیدی پورہ دہلی میں ۱۹۳۵ء ایک دوسری طبی درسگاہ

جامعہ طبیہ قائم کی، جو وہاں ۱۹۴۷ء تک جاری رہا۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد کالج کو زبردست نقصان پہنچا اس بنا پر یہ کالج گلی قاسم جان دہلی میں منتقل کیا گیا اور حکیم الیاس خاں شروانی اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ یہ کالج گلی قاسم جان میں اسی تاریخی عمارت میں قائم ہوا جس میں حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں نے مدرسہ طبیہ قائم کیا تھا۔ حکیم الیاس نے اس کالج کے تحفظ کے لیے جامعہ طبیہ ہمدرد وقف کے حوالے کر دیا اور اس طرح حکیم عبدالحمید صاحب بالقابہ کی سرپرستی میں اس کالج کو ایک نئی زندگی ملی اور یہی کالج ہمدرد طبی کالج کے نام سے جامعہ ہمدرد، ہمدرد نگر دہلی میں منتقل ہوا اور اب یہ کالج ہندستان میں طبی تعلیم کے ایک اہم ادارہ کی حیثیت سے ممتاز ہے۔

حکیم الیاس خاں شروانی نے مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے ایما کے مطابق طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے قیام کے لیے تجویز اولا آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے چودھویں اجلاس کے پانچویں سیشن میں پیش کی جو بروز یکشنبہ ۸/ مارچ ۱۹۲۶ء زیر صدارت جناب وید گنیش دت صاحب شاستری گوالیار میں منعقد ہوا۔ تجویز حسب ذیل تھی:

”آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کا یہ جلسہ اپنی اسٹینڈنگ کمیٹی کے مرتب کردہ مسودہ جوابات کی جو اس نے یوپی گورنمنٹ کی طبی کانفرنس کمیٹی کے سوالات کے سلسلہ میں کمیٹی مذکور کے پاس بھیجا تھا، تصدیق کرتا ہے اور اس سلسلہ میں نہایت ضروری سمجھتا ہے کہ گورنمنٹ مذکور کی طرف سے یونانی طبی کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ اور آیورویدک کالج ہندو یونی ورسٹی بنارس کے زیر اہتمام قائم کیا جائے“۔

مذکورہ تجویز کی تائید حکیم محمد حسن قرشی نے فرمائی۔ پھر اس موضوع پر کہ آیا طبی کالج لکھنؤ میں قائم ہو یا علی گڑھ میں۔ دیر تک بڑی سرگرم اور لطف انگیز تقریریں ہوئیں مگر آخر یہ تجویز کثرت رائے سے منظور ہوئی کہ طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں قائم ہو۔(۱)

۱- ماہنامہ الحکیم، اپریل ۱۹۲۶ء۔

Marfat.com

آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کی چودہویں سالانہ رپورٹ جو ماہنامہ الحکیم ماہ اپریل ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی، اس کا ساتواں رزولیوشن مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں طبیہ کالج کے قیام سے متعلق حسب ذیل ہے۔

"ساتویں رزولیوشن میں بنارس ہندو یونیورسٹی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جس نے آیورویدک تعلیم کا انتظام اپنے یہاں منظور کر لیا تھا۔ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کی سنڈیکیٹ کو توجہ دلائی گئی کہ اسی طرح طب یونانی کی تعلیم کا انتظام مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں کیا جائے۔ نیز اس اقدام پر اظہار مسرت کیا گیا کہ اکیڈمک کونسل مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے ۸/ جنوری ۱۹۲۶ء کی میٹنگ میں یونانی طب کی تعلیم مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں جاری ہونے کے متعلق پیش کردہ تجویز کو منظور کر لیا ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے اسکیم مرتب کرنے کے لیے ایک سب کمیٹی قائم ہو گئی ہے۔ نیز یہ اظہار بھی کیا گیا کہ ایک طبی کالج قائم کرنے میں علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کو جس امتیاز کا درجہ حاصل ہے وہ ہندو یونیورسٹی کے برابر کا ہے جو امید کہ نظر انداز نہ کیا جائے گا۔

اس طرح مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں طبیہ کالج ۱۹۲۷ء میں صاحب باغ میں قائم کیا گیا۔ اولاً اسپتال کی عمارت یونانی اسپتال کی عمارت کے طرز پر تعمیر ہوئی۔ طبیہ کالج کا سنگ بنیاد پرنس اعظم جاہ بہادر آف دکن نے اپنے مبارک ہاتھوں سے بروز یکشنبہ ۲۲/ مارچ ۱۹۳۶ء کو صبح گیارہ بجے رکھا۔ اس موقع پر پرنسز دُر شہوار اور پرنس معظم جاہ بہادر بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر عطاء اللہ بٹ، پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے سپاس نامہ پیش کیا اور طبیہ کالج کا سنگ بنیاد نصب کرکے درخواست پیش کی۔ حاجی محمد صالح خاں شروانی ممبر کورٹ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ نے نقرئی کرنی اور بسولی پیش فرمائی اور پرنس والا شان نے سنگ بنیاد نصب فرما کر ارشاد فرمایا۔

"It has been well and truly laid"

ترجمہ: "میں اعلان کرتا ہوں کہ یہ حجر البنا ٹھیک طور پر اپنی جگہ نصب ہے"۔

Marfat.com

(روئداد آمد ہز اکسی لینسی وائسرائے گورنر جنرل ہند لارڈ ریکٹر اور ہز اگزالٹڈ ہائی نس حضور نظام چانسلر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ ۲۲ر مارچ ۱۹۳۶ء)۔

حکیم الیاس خاں آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس کے ابتدا ہی سے سرگرم ممبر رہے۔ وید مان سنگھ کے بعد وہ اس کانفرنس کے جنرل سکریٹری منتخب ہوئے۔ اس کانفرنس کے صدر حکیم غلام کبریا تھے۔ آپ کی معاونت سے کانفرنس کا وقار بڑھا۔ ۱۹۵۲ء میں دہلی میں آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس قائم ہوئی۔ حکیم عبدالمجید صاحب اس کانفرنس کے صدر منتخب ہوئے۔ ان کی صدارت سے کانفرنس کو بہت تقویت ملی۔ حکیم الیاس خاں صاحب نہایت باحوصلہ اور مدبر تھے۔ اطبائے ہند نے آپ کو صدر الاطبا کے خطاب سے سرفراز کیا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ اس خطاب کے صحیح طور سے سزاوار بھی تھے۔ حکیم عبدالحمید صاحب نے ارقام فرمایا ہے کہ طبی مسائل کو حل کرنے میں ان کی شخصیت جو کام کر جاتی تھی وہ ہماری بہت سی تدبیریں بھی نہیں کرتی تھیں۔ وہ غیر معمولی شخصیت کے مالک تھے اور گلی قاسم جان کے ایک کونے میں بیٹھ کر ملک کی تمام طبی سیاست پر نظر رکھتے تھے۔ (الواح الصنادید ص ۳۰۸)

حکومت ہند نے ۱۹۵۴ء میں دیسی طبوں کی فلاح کے لیے بورڈ آف آیورویدک اینڈ یونانی سسٹم آف میڈیسن بنایا تو حکیم صاحب اس کے ممبر نامزد کیے گئے اور یونانی طب کے ترجمان کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ ۱۹۵۵ء میں دیسی طبوں کے نصاب و تحقیق کے لیے حکومت نے جو ریسرچ کمیٹی قائم کی، اس کے بھی وہ ممبر مقرر کیے گئے۔ مرکزی حکومتوں کی مقرر کردہ چوبڑا کمیٹی اور دوبے کمیٹی کے وہ ممبر رہے۔ (جامعہ طبیہ میگزین ۱۹۶۷ء ص ۳۰)

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس میں تجدید طب سے متعلق اطبا کے پیش کردہ تجربات کو آپ نے کتابی شکل میں مرتب کر کے قانون عصری کے عنوان سے شائع کرایا۔ حکیم الیاس خاں صاحب نے ہندستان کی آزادی میں آل انڈیا طبی کانفرنس اور

Marfat.com

جامعہ طبیہ کے فروغ کے لیے سعیِ بلیغ فرمائی اور آپ کے یہ کارنامے طب کی تاریخ میں روشن اور یادگار رہیں گے۔

بیاسی برس کی عمر میں وفات پائی اور حسب وصیت قبرستان مہدیان دہلی میں دفن ہوئے۔

علامہ حکیم محمد کبیر الدین

علامہ حکیم محمد کبیر الدین ہندستان کے نامور اطبا میں ممتاز تھے۔ شیخ پورہ ضلع مونگیر صوبۂ بہار کے ساکن تھے۔ ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے اور ۹/ جنوری ۱۹۷۶ء بروز جمعہ بوقت شام بلی ماران دہلی میں وفات پائی۔ آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے خاص شاگرد تھے اور تاحیات ان کے طبی مشن کو کامیاب بنانے میں تن من دھن سے لگے رہے۔

ابتداً آپ نے مدرسہ طبیہ گلی قاسم جان دہلی سے ۱۹۱۱ء میں طب کی سند اور اس کے بعد ۱۹۱۴ء میں طبیہ کالج لاہور سے زبدۃ الحکماء کی سند امتیاز کے ساتھ حاصل کی اور فنی کارہائے نمایاں کے سلسلہ میں نو تمغے حاصل فرمائے۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے آپ کی علمی صلاحیتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے علم طب کی درسی کتب بزبان عربی کا زبان اردو میں ترجمہ، تشریحات و توضیحات کے ساتھ شائع کرنے پر مامور فرمایا۔ اس ذمہ داری کو آپ نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اپنے تالیفات و تراجم کی نشر و اشاعت کے لیے علامہ نے مکان ۷، اجمل خاں روڈ، قرولباغ دہلی میں دفتر المسیح قائم فرمایا اور ماہنامہ المسیح بھی اسی زمانہ میں اپنے زیر ادارت جاری فرمایا۔ جس میں آپ کی نشریات کی فہرست بھی مسلسل شائع ہوتی رہی۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے علامہ کی قابلیت سے متاثر ہو کر آپ کو ۱۹۲۱ء میں طبیہ کالج قرولباغ دہلی میں پروفیسر تشریح مقرر فرمایا۔ بعدازاں ۱۹۲۶ء میں مسیح الملک نے اصلاحِ طب کے لیے جو کمیٹی بنائی اس میں علامہ حکیم محمد کبیر الدین کو بھی شامل فرمایا۔ ۱۹۳۵ء میں علامہ نے حکیم محمد الیاس خاں شروانی کی معاونت سے جامعہ طبیہ دہلی کی بنیاد گلی

Marfat.com

قاسم جان دہلی میں ڈالی۔ ۱۹۳۷ء میں اعلیٰ حضرت میر عثمان علی خاں کے ایماء پر علامہ نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد، دکن کے وائس پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے بعد دفتر المسیح، قرولباغ دہلی فسادات کی نذر ہوااور علامہ کے قلمی مسودات اور طبی کتب و رسائل کااک بڑا قابل قدر ذخیرہ ایندھن کے طور پر استعمال ہوا۔ جس سے علامہ کو سخت صدمہ پہنچا۔ لیکن آپ نے صبر اختیار فرمایااور ہمت سے کام لے کر دفتر المسیح کونشاۃ ثانیہ عطا کی۔ اور یہ دفتر بازار نور الامرا حیدر آباد، دکن میں قائم کیا۔ اور طبی تصانیف و تالیف کاسلسلۂ اشاعت دوبارہ جاری کیا گیا۔ ۱۹۵۳ء میں علامہ خرابی صحت کے باعث دہلی واپس پہنچے اور وہاں اعزازی پروفیسر کی حیثیت سے چند سال فرائض انجام دیے۔ بعد ازاں ڈاکٹر ذاکر حسین وائس چانسلر مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے ایما سے آپ کا تقرر طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں اعزازی ریڈر کی حیثیت سے ہوا۔ اس وقت شفاء الملک حکیم عبداللطیف فلسفی طبیہ کالج کے پرنسپل تھے۔ ۱۹۶۲ء تک علامہ اس پوسٹ پر رہے اور اس کے بعد دہلی مراجعت فرمائی اور وہاں بلی ماران میں تادم آخر رہے۔ دہلی میں آخری قیام کے دوران ۱۹۶۶ء میں علامہ جامعہ طبیہ دہلی کی انتظامی کمیٹی کے رکن بھی مقرر ہوئے۔ اور ہمدرد کی اصطلاحات طبی کمیٹی سے بھی وابستہ ہوئے۔ ۱۹۳۹ء سے ۱۹۵۵ء کے دوران آپ کوایک سے زائد مرتبہ آل انڈیایونانی طبی کانفرنس کی صدارت کے لیے منتخب کیا گیا۔

علامہ حکیم کبیر الدین جس زمانے میں طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں اعزازی ریڈر کے پوسٹ پر فائز ہوئے راقم لیکچرار وانچارج شعبۂ تشریح تھا۔ اور راقم کی نشست کاکمرہ طبیہ کالج کی بالائی منزل کے غربی حصہ میں تشریحی میوزیم کے جانب جنوب میں واقع تھا۔ علامہ موصوف نے میرے ساتھ ہی نشست پسند فرمائی۔ اس طرح راقم کو علامہ سے استفادہ کا بہترین موقع ملا۔

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں علامہ کے ذمہ کلیات امورطبیعیہ کی تعلیم و تدریس تھی۔ علامہ کلاس سے فراغت پاکے کمرۂ نشست میں آتے تو چائے کادور چلتااور

Marfat.com

اسی دوران علامہ اپنے تحقیق کردہ نکات شرح وبسط کے ساتھ بیان فرماتے۔ کلیات سے دلچسپی مجھے اسی زمانہ میں پیدا ہوئی۔ کلیات کی درسی کتب کا مطالعہ از سر نو شروع کیا اور جہاں دشواریاں پیدا ہوئیں، علامہ سے رجوع کر کے ان کو حل کیا۔ علامہ کو علی گڑھ سے واپسی کے بعد جب لیکچرار کلیات کی پوسٹ طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی میں خالی ہو کر مشتہر ہوئی تو میں نے بھی ارادہ کیا اور انٹرویو میں شریک ہو کر کامیاب ہوا۔ اور کلیات امور طبیعیہ کی تعلیم و تدریس میرے ذمہ ہوئی۔ بعدہ ریڈر اور آخر میں پروفیسر ان کلیات کے منصب پر فائز ہوا اور ۱۹۸۹ء میں اسی منصب سے سبکدوش ہوا۔ اسی دوران میں نے امور طبیعیہ پر کتاب اصولِ طب اور دقائق الکلیات اور ان کے علاوہ طبی جغرافیہ اور کتابیات کلیات تالیف کیں۔ دقائق الکلیات کے علاوہ دیگر کتب شائع ہوئیں اور طبیہ کالجوں کے طلبہ واساتذہ نے ان کتب سے خاطر خواہ استفادہ فرمایا۔

علامہ حکیم کبیر الدین طب کے شعبۂ کلیات میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ مسائل کلیات کی تشریح و توضیح جدید سائنس اور جدید طبی علوم خصوصاً جدید منافع الاعضا کی روشنی میں اس خوبی کے ساتھ بیان فرماتے کہ سائنس داں طلبہ کو کوئی شک و شبہ باقی نہ رہتا اور وہ مطمئن ہو جاتے۔ مسائل کلیات کے ساتھ جدید سائنس اور جدید طبی علوم سے متعلق معلومات کو بزبان اردو و عربی مصطلحات جذب کر کے بیان کرنے پر پوری قدرت رکھتے تھے۔ آپ کا اندازِ بیان مدلل اور نہایت پُر زور ہوتا تھا۔ آپ نے اسی انداز پر اپنی کتب میں فصاحت کے ساتھ مسائل کلیات کو بیان فرمایا اور مغلق اور دقیق الفاظ سے ہمیشہ گریز فرمایا۔ آپ نے اطبائے متقدمین کے کلام ادق کو سہل ممتنع بنا کر پیش کیا۔ جس کی بنا پر ان کی تالیف کردہ کتب سے استفادہ اردو داں طلبہ واساتذہ کے لیے بھی آسان تھا اور اسی بنا پر طبیہ کالجوں میں آپ کی تالیفات مقبول ہوئیں۔

علامہ کو فن لغات میں بھی بڑی مہارت اور وضع اصطلاحات کا بڑا ملکہ تھا۔ جدید مسائل کو طب کے ساتھ سمونے کے لیے بہ تعداد کثیر فصیح عربی طبی اصطلاحات

Marfat.com

وضع فرمائیں۔ حتی الامکان اپنی تالیفات میں جدید اصطلاحاتِ انگریزی سے احتراز فرمایا۔ ہر جدید اصطلاح کو عربی مترادف اصطلاح میں منتقل کیا یا پھر انگریزی اصطلاح کے مفہوم کو بزبان اردو منتقل کیا۔ علامہ کی وضع کردہ عربی اصطلاحات بھی مقبول ہوئیں۔ علامہ نے طبی لغات پر مشتمل ایک جامع لغت موسوم بہ ''لغات کبیر'' تالیف فرمائی جو شائع ہو چکی ہے۔

علامہ نے درسیات طب سے متعلق جملہ اہم کتب و رسائل کے تراجم نہایت فصیح زبان اردو میں فرمائے۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے مقصد کو بدرجہ اتم واکمل پورا کیا۔ طب کا کوئی اہم شعبہ ایسا نہیں کہ جس پر علامہ کی تصنیف و تالیف یا ترجمہ و شرح موجود نہ ہو۔ کلیات معالجات، مطب، علم الادویہ، صیدلہ، نکلیس، جراحیات، غرض کہ ہر موضوع پر علامہ کی تصانیف و تالیفات و تراجم موجود ہیں۔

علامہ کو طب کے شعبہ کلیات سے خصوصی دلچسپی رہی۔ اس شعبہ کو آپ نے جدید سائنس اور جدید طبی علوم کی روشنی میں جدید تحقیقی انداز پر پیش کیا۔ آپ نے اس شعبہ کو منطق و فلسفہ کی گتھیوں سے نکھار کر سلاست و فصاحت کے ساتھ زبان اردو میں عربی اصطلاحات کے ساتھ پیش کیا۔ علامہ کا یہ بڑا قابل قدر کارنامہ ہے۔

علامہ نے تجدید کلیات طب کا حق اعلیٰ پیمانہ پر ادا کیا۔ کلیات طب سے متعلق آپ کے جو تراجم و شروح اور تالیفات و تصنیفات شائع ہوئے۔ طبیہ کالجوں کے نصاب میں شامل رہے اور بنیاد درس و تدریس بنے رہے۔ طلبہ و اساتذہ نے خاطر خواہ استفادہ ان کتب سے کیا۔ شعبۂ کلیات پر آپ کے مندرجہ ذیل تراجم و تالیفات شائع ہوئے ہیں۔

۱۔ **ترجمہ و شرح کلیات قانون:** جلد اول و دوم۔ القانون فی الطب مصنفہ شیخ الرئیس بو علی سینا ابتدا ہی سے طب کی بنیادی درسی کتاب رہی ہے۔ اس کتاب کا جزو اول کلیات طب سے متعلق ہے جس کا ترجمہ و شرح علامہ حکیم محمد کبیر الدین نے نہایت سلیس و فصیح اردو میں عربی اصطلاحات اور اصل متن عربی کے ساتھ شائع فرمایا جس سے

Marfat.com

عربی وار دو داں طلبہ مساوی طور پر مستفید ہوئے۔

۲۔ ترجمۂ نفیسی: نفیسی شرح موجز مؤلفہ برہان الدین نفیس بھی ایک بنیادی طبی درسی کتب میں سے ہے۔ اس کا ترجمہ بھی تشریحات کے ساتھ علامہ نے بزبان اردو فصاحت کے ساتھ فرمایا اور طبیہ کالجوں میں مقبول ہوا۔

۳۔ ترجمۂ قانونچہ: قانونچہ علامہ شمس الدین چغمنی کی تصنیف ہے۔ یہ القانون فی الطب کا لب لباب ہے طب کے طلبہ کے لیے مفید ہے۔ علامہ نے اس کا ترجمہ فصیح زبان اردو میں اصل متن کے ساتھ شائع فرمایا۔

۴۔ افادۂ کبیر: کلیات امور طبیعیہ سے متعلق علامہ کی تالیف ہے۔ طلبہ کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک نہایت مفید خلاصہ علامہ نے مرتب فرمایا ہے۔

۵۔ کتاب الاخلاط: موضوع اخلاط پر علامہ کی تالیف سے ایک جامع اور واضح خلاصہ ہے۔ اس میں علامہ نے اخلاط (رطوبات بدن) سے متعلق قدیم وجدید نظریات میں تطبیق فرمائی ہے۔ علامہ کا بیان استدلالی ہے۔ اخلاط سے متعلق مسائل کلیات کو جدید سائنس اور جدید طبی علوم کی روشنی میں واضح طور سے فصاحت کے ساتھ زبان اردو میں پیش کیا ہے۔ علامہ کے تحقیقی نکات قابل تعریف اور مستند ہیں۔

۶۔ جراثیم اور طبیعت: یہ ایک مختصر مگر معنی خیز رسالہ ہے۔ اس میں علامہ نے بہ صورت مکالمہ طبیعت اور جراثیم سے متعلق قدیم و جدید نظریات میں مطابقت پُر زور دلائل کی روشنی میں پیش کی۔ نہایت فصیح اور سریع الفہم ہے۔

۷۔ تبصرۂ علم و عمل طب: ڈاکٹر کرنل بھولاناتھ آنجہانی نے کتاب علم و عمل طب میں جو اعتراضات طب و کلیات طب سے متعلق اطبائے قدیم کے نظریات و مسلمات پر فرمائے تھے ان کو دلائل و براہین اور مستند طبی حوالوں کی روشنی میں رد کیا گیا ہے۔ یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے جو حکیم سید منظور علی سبز واری نے نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد سے طبیب ماہر کی سند حاصل کرنے کی غرض سے لکھا تھا۔ اس کے دیباچہ میں حکیم صاحب موصوف نے

Marfat.com

اعتراف فرمایا ہے کہ محقق دوراں، علامہ زماں استاذی حکیم کبیر الدین صاحب وائس پرنسپل نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد، دکن و حال وائس پرنسپل آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج دہلی نے گراں قدر معلومات سے اہم حوالوں اور بیش بہا مشوروں سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔ یہ تحقیقی مقالہ ۱۹۵۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔

۸۔ کلیات ادویہ: یہ ایک ضخیم کتاب ہے اور کلیات ادویہ اور کلیات علاج سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے اس کتاب کا مطالعہ موضوع سے متعلق دیگر قدیم طبی کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ علامہ نے اس کتاب میں کلیات ادویہ اور کلیات علاج سے متعلق جملہ ضروری معلومات کو مستند حوالوں کے ساتھ فصیح انداز میں بزبان اردو اور بہ مصطلحات عربی بیان فرمایا ہے۔

کلیات طب سے متعلق مذکورہ بالا علامہ کی تالیفات درسیات طب میں شامل رہی ہیں۔ نہ صرف طلبہ بلکہ اساتذہ نے بھی ان کتب سے خاطر خواہ استفادہ درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں کیا ہے۔

علامہ کے تراجم و شروح اور تصنیفات و تالیفات کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ القانون فی الطب مصنفہ شیخ الرئیس بو علی حسین بن عبد اللہ بن سینا، جامع الشرحین مولفہ علامہ علی حسین گیلانی و علامہ محمود آکلی، کامل الصناعۃ مولفہ ابوالحسن علی بن العباس مجوسی، موجز مولفہ علاء الدین قرشی، نفیسی مولفہ برہان الدین نفیس، سدیدی مولفہ سدید الدین گازرونی اقصرائی مولفہ جمال الدین، مفرح القلوب، طب اکبر و قرابادین قادری مولفہ حکیم محمد اکبر ارزانی، اکسیر اعظم، نیر اعظم، رموزِ اعظم، محیطِ اعظم، قرابادین اعظم مولفہ حکیم اعظم خاں، مجمع الجوامع، قرابادین کبیر مولفہ حکیم محمد حسین، علاج الامراض حکیم شریف خاں دہلوی، بستان المفردات مولفہ حکیم عبدالحکیم ابن حکیم کاظم علی طبیب خاص ریاست بلرامپور، خزینۃ الادویہ مولفہ حکیم نجم الغنی رامپوری وغیرہ کتب متداولہ پر علامہ کی گہری نگاہ تھی اور ان کتب سے علامہ نے نمایاں طور پر استفادہ فرمایا۔

Marfat.com

علامہ صاحبِ تصانیف کثیرہ ہونے کے ساتھ ایک تجربہ کار منفرد استاد تھے۔ اپنے تجربات کا اظہار دورانِ گفتگو اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ان کے تجربات سے تین امور خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

ایک یہ کہ دورِ حاضر میں طبیہ کالجوں میں قدیم و جدید طبی مضامین کی تعلیم دوش بدوش جاری ہے۔ لہٰذا ان کالجوں میں استاد وہی کامیاب ہوگا جو قدیم و جدید طبی مضامین کی باہمی تطبیق پر قادر ہوگا۔ چنانچہ علامہ اسی اصول پر گامزن رہے۔ آپ نے ہر قدیم مسئلہ کی تطبیق جدید طبی مسائل کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ واضح طور سے فرمائی۔ ملاحظہ ہو تشریح کبیر، منافع کبیر، کتاب الاخلاق، جراثیم اور طب قدیم، جراثیم اور طبیعت، ارمغان وغیرہ۔

دوسرے یہ کہ دور حاضر میں جو طلبہ طبیہ کالجوں میں داخل کیے جارہے ہیں وہ زیادہ تر سائنس داں ہوتے ہیں اور منطق و فلسفہ سے نابلد۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ایسے طلبہ کو علم طب سلجھے ہوئے انداز منطق و فلسفہ کی گتھیوں سے نکھار کر سمجھانے کی کوشش کی جائے اور طب میں جدید طبی علوم کے فروغ کے ساتھ جو خامیاں پیدا ہوئی ہیں اور طبی کتب میں جو اجنبیت نظر آتی ہے اس کو دفع کیا جائے اور طب کی تجدید جدید از سر کی جائے۔ علامہ نے یہی طریقہ اپنی تالیفات میں اختیار فرمایا۔

تیسرے یہ کہ طب کو اردو زبان میں منتقل کرتے وقت مغلق عربی الفاظ و مصطلحات استعمال نہ کیے جائیں بلکہ طب کو اردو میں سلیس و فصیح انداز پر منتقل کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ طب اردو داں طلبہ کے لیے قریب الفہم ہو سکے۔ علامہ خود بھی اسی اصول پر عامل رہے۔ علامہ نے اپنی تالیفات و تصنیفات میں خصوصاً کلیات سے متعلق تالیفات میں انگریزی اصطلاحات سے حتی الامکان احتراز فرمایا اور اگر ضرورت شدید لاحق ہوئی تو انگریزی اصطلاح کے دوش بدوش اردو اصطلاح بھی شامل کی۔ اور ہر انگریزی زبان کے جملہ کا اردو ترجمہ بھی ذیل میں شامل کیا۔

Marfat.com

علامہ حکیم محمد کبیر الدین علم طب میں خاندان شریفی کے معتقد رہے۔ اور اسی خاندان کے نامور فرزند مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے طبی مشن کو کامیاب بنانے میں تمام عمر مصروف رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فنی لحاظ سے علامہ خاندان شریفی کے نامور شاگرد ہیں جنھوں نے علم طب کی بقا اور فروغ کے لیے تقریری اور قلمی جہاد کیا۔ طب پر جو اعتراضات وارد ہوئے ان کو پُرزور دلائل براہین کے ذریعہ رد فرمایا۔ طب کو نکھار کر سائنٹفک علم کی حیثیت سے دنیائے طب میں اس شان کے ساتھ کتابی صورت میں پیش کیا کہ دنیاے طب متحیر ہو کر رہ گئی۔ اس عظیم الشان شاہکار کی بنیاد پر آپ دنیائے طب میں زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔

علامہ کی ساری عمر تحقیق مسائل اور علم طب کو نکھارنے اور سنوارنے اور ایک سائنٹفک علم کی شکل دینے میں گزری اور وہ طب کے فروغ کے لیے ہمیشہ مردِ میداں بنے رہے۔ نہایت جوش و خروش کے ساتھ فن طب کی علمی خدمت انجام دیتے رہے، جس کی شاہدان کی یادگار تصانیف ہیں جو طالبان علمِ طب کے لیے ہمیشہ مشعل راہ بنی رہیں گی۔

فارسی کے نامور ادیب اور شاعر ظہوری کا ایک شعر اکثر علامہ کے وردِ زبان رہا کرتا تھا اور ان کے کردار عالی پر صادق آتا تھا۔ ملاحظہ ہو ؎

شدہ است سینہ ظہوری پُر از محبت یار
برائے کینۂ اغیار در دلم جا نیست

حکیم محمد عبدالواحد

حکیم محمد عبدالواحد موضع داہا ضلع میرٹھ کے ساکن تھے۔ حصول تعلیم کے لیے دہلی آئے اور دہلی میں مستقل سکونت اختیار کی۔ مطالعۂ کتب اور تصنیف و تالیف آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ آپ علامہ حکیم محمد کبیر الدین صاحب کے معاون رہے۔ اور دفتر المسیح قرولباغ دہلی کے ناظم اور رسالہ المسیح کے مدیر رہے۔ اس رسالہ میں طبی مقالات واخبار

Marfat.com

کے علاوہ اس دفتر سے شائع ہونے کے کتب ورسائل کی فہرست بھی شائع ہوتی تھی۔ آپ کی متعدد تالیفات رسالہ ذیابیطس، رسالہ بواسیر، رسالہ آتشک، رسالہ سوزاک، رسالہ جدری، رسالہ ہیضہ، رسالہ مدار بوٹی وغیرہ نیز کتاب التشخیص دو جلدوں میں اور کتاب التکلیس دفتر المسیح سے شائع ہوئیں۔ علاوہ ازیں وہ کتب جن پر صرف ناشر دفتر المسیح لکھا ہوا ہے مثلاً مخزن مفردات، کتاب الادویہ یا جن کتابوں کو دفتر المسیح سلیس ترجمہ کرانے کے بعد شائع کیا اور جن پر کسی مولف یا مترجم کا نام درج نہیں ہے مثلاً میزان طب یا جن کتابوں کے ترجمے میں متعدد مترجمین اور مولفین نے حصہ لیا۔ ان پر کسی کا نام لکھنے کے بجائے صرف دفتر المسیح شائع کیا گیا ایسی جملہ کتب علامہ حکیم محمد کبیر الدین اور حکیم محمد عبد الواحد دونوں حضرات کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔

دفتر المسیح قرولباغ دہلی نے علامہ حکیم محمد کبیر الدین اور حکیم محمد عبد الواحد کی مساعی سے بہت فروغ پایا۔ طب کے ہر موضوع سے متعلق کتب بزبان اردو اسی دفتر سے شائع ہوئیں۔ نہ صرف طلبۂ طب بلکہ اساتذۂ طب بھی مطبوعات دفتر المسیح سے فیضیاب ہوتے رہے۔ اس طرح ہندستان میں خاندانِ شریفی کا مشن جاری رہا۔

حکیم عبد الواحد صاحب آخر میں ادارۂ ہمدرد کے شعبۂ تصنیف و تالیف سے وابستہ ہوئے اور کتاب سروے آف ڈوگنس ڈاکٹر ایچ صدیقی کے تعاون سے مرتب کی۔ ادارہ ہمدرد کی جانب سے یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کا دوسرا اڈیشن ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا۔

حکیم عبد الواحد صاحب نے ہمدرد دواخانہ کی مجلس تشخیص و تجویز میں ناظم کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ آپ نہایت بااخلاق، بردبار اور نیک نفس تھے۔ طب کے علمی و عملی دونوں پہلوؤں پر عبور رکھتے تھے۔ تقریباً نوے برس کی عمر میں ۱۹۶۷ء میں وفات پائی۔

فخر الحکماء حکیم سید ضیاء الحسن اور ان کا خاندان

فخر الحکماء حکیم سید ضیاء الحسن صاحب کا خاندان بخاری کہلاتا ہے۔ آپ کے پردادا حکیم سید حسین دہلی سے اپنے صاحبزادہ سید حسن کے ہمراہ رامپور منتقل ہوئے۔ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی لائبریری میں حکیم سید حسین کی یادگار غیاث الطب مولفہ حکیم محمود بن الیاس کا ایک نسخہ محفوظ ہے جو انھوں نے دہلی میں بعہد اکبر شاہ ثانی نقل کیا ہے۔ کفایہ مجاہدیہ اور خلاصۃ العلاج بھی ان کی کتابت کردہ اس مجموعہ میں شامل ہیں۔ اس پر ان کے فرزند حکیم سید حسن کی ۱۲۶۲ھ / ۱۸۴۵ء کی مہر ثبت ہے۔ رامپور میں چند برس قیام کے بعد حکیم سید حسن بھوپال آئے اور وہیں بود و باش اختیار فرمائی۔ ریاست بھوپال میں حکیم سید حسن طبیب کی حیثیت سے ملازم ہوئے اور فنی حذاقت کی بدولت نواب سکندر بیگم کے معالج بھی رہے اور بھوپال میں بڑی قدر و منزلت حاصل کی۔ ۱۲۹۱ھ / ۱۸۷۴ء کو انتقال ہوا۔

حکیم سید حسن کی بیاض مطب موسومہ مخزن الجواہر کتب خانہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ دستور العلاج حکیم شفائی خاں کا ایک نسخہ جسے حکیم سید حسن کی فرمائش کے مطابق سید اولاد علی خاں نے ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۴ء میں نقل کیا ہے اور اس کے علاوہ دستور العمل مسیح الدولہ لکھنوی بھی محفوظ ہے جسے حکیم سید حسن اور ان کے صاحبزادہ حکیم سید نور الحسن نے نقل کیا ہے۔

حکیم سید حسن کے چھ فرزندان تھے۔ (۱) حکیم حیدر حسن (۲) حکیم محمد حسن (۳) حکیم احمد حسن (۴) حکیم صدیق حسن (۵) حکیم شریف حسن (۶) حکیم نور الحسن اور ایک صاحبزادی تھیں جن کی بیٹی کی شادی حکیم صادق علی ابن راجہ عبد العلی کے ساتھ ہوئی تھی۔

حکیم حیدر حسن، راج گڑھ میں طبیب خاص رہے وہیں ان کا مزار ہے۔ مجربات

Marfat.com

حیدری کے نام سے ان کا مطب تھا۔ حکیم محمد حسن نے آصفیہ طبیہ کالج سے تعلیم طب حاصل کی۔ زیادہ تر مضافات بھوپال میں سرکاری طبیب رہے۔ حکیم احمد حسن کا مطب بھی بھوپال میں کامیاب رہا۔ ان کے صاحبزادہ حکیم اولاد حسن نائب افسر الاطبا اور منصرم صدر یونانی شفاخانہ بھوپال رہے۔ حکیم صدیق حسن ریاست بھوپال کے نامور معالج رہے۔ ان کے صاحبزادہ حکیم رفیق حسن کو مطب سے زیادہ سیاست سے دلچسپی رہی۔ "انجمن خدام وطن بھوپال" کے سرگرم رکن رہے اور اس کے اخبار "صبح وطن" کے ادارہ میں شامل رہے۔ حکیم شریف حسن بھی بھوپال میں مطب کرتے رہے اور نیک نام معالجین میں ان کا شمار رہا۔

حکیم سید نورالحسن

اس خاندان کے ممتاز رکن تھے۔ ان کی ولادت بھوپال میں ۱۲۷۹ھ / ۱۸۶۲ء میں ہوئی۔ درسیات اور طب کی تعلیم حکیم محمد حسن فاروقی خیرآبادی افسر الاطبا ریاست بھوپال سے حاصل کی اور ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء میں دہلی پہنچے اور حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں سے ان کے قائم کردہ مدرسہ طبیہ دہلی میں حاصل کی۔ نواب سلطان جہاں بیگم (بھوپال کی سرسید) کے عہد میں حکیم سید فرزند علی افسر الاطبا بھوپال کی وفات کے بعد افسر الاطبا کے منصب پر فائز ہوئے۔ صدر علاقہ اور مضافات بھوپال کے تمیں شفاخانے ان کی نگرانی میں تھے۔ آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کے سرگرم رکن بھی تھے۔ اور وہ اس کانفرنس کے پہلے اجلاس منعقدہ دہلی میں ۱۹۱۰ء میں شریک بھی رہے۔ حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں سے خصوصی تعلقات کی بنا پر حکیم واصل خاں اور حکیم اجمل خاں بھی ان کا بڑا لحاظ کرتے تھے۔ وہ حج کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں انتقال ہوا۔

سلطان جہاں بیگم کی صاحبزادی آصف جہاں بیگم علیل ہوئیں تو ان کے علاج کے لیے حکیم سید نورالحسن کے استاد حاذق الملک حکیم عبدالمجید خاں دہلوی ایک ہزار روپیہ

Marfat.com

یومیہ فیس پر بھوپال گئے۔ ایک ہفتہ بھوپال رہے ان کے ایما کے مطابق حکیم نورالحسن صاحب ہی کی تحریک سے نواب سلطان جہاں بیگم نے مدرسۂ طبیہ دہلی کے طرز پر اپنی صاحبزادی آصف جہاں کے نام سے مدرسہ طبیہ آصفیہ بھوپال میں قائم کیا۔ افتتاحیہ تقریب ۱۱ر جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ / ۱۹۰۳ء بروز جمعہ ۵ بجے شام منعقد ہوئی۔ نواب زادہ محمد نصراللہ خاں نے صدارت کی اور حکیم سید نورالحسن افسرالاطبار یاست نے خطبۂ استقبالیہ پڑھا اور پھر آپ ہی کے زیر نگرانی اس مدرسہ نے ترقی کی منزلیں طے کیں۔

مدرسہ طبیہ آصفیہ کے پرنسپل حکیم عبدالقادر، حکیم سید عبدالحمید صانع حمیدیہ خصاب، حکیم محمد حسن، حکیم محمد اسماعیل اور فخرالحکما حکیم سید ضیاءالحسن افسرالاطبار یاست بھوپال بالترتیب ہوئے۔ حکیم سید ضیاءالحسن صاحب کی سعی سے مدرسہ طبیہ آصفیہ نے آصفیہ طبیہ کالج کی حیثیت سے فروغ حاصل کیا۔

حکیم سید نورالحسن کی ایک "طبی بیاض" کتب خانہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں محفوظ ہے۔ اس بیاض کا جزو اول اکتالیس صفحات پر مشتمل ہے اور تقویت باہ کے داخلی استعمال کے نسخے اس میں درج ہیں۔ اس بیاض کا جزو دوم باہ کی خارجی استعمال کی ادویہ مثلاً ضماد، طلا، کماد، روغن، عطر وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس بیاض میں اپنے استاد حکیم غلام غوث اور قطب الدین کے نسخے بھی شامل کیے ہیں۔ اس بیاض کی تاریخ اختتام ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ / ۱۸۸۹ء درج کی ہے اس بیاض کے علاوہ آپ کی ایک دیگر بیاض بھی کتب خانہ اجمل خاں طبیہ کالج مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں محفوظ ہے جو بطرز "قرابادین" ہے۔ حروف تہجی کے اعتبار سے ادویہ مرکبہ کے نسخے اس میں درج ہیں۔

حکیم سید نورالحسن کے دو صاحبزادگان تھے۔ (۱) حکیم سید ضیاءالحسن (۲) حکیم سید قمرالحسن۔

Marfat.com

فخر الحکما حکیم سید ضیاء الحسن

آپ حکیم سید نور الحسن کے فرزند اکبر تھے۔ ۱۳۱۱ھ / ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے۔ سید علی اختر تاریخی نام ہے۔ بھوپال میں درسیات کی تکمیل کے بعد طبی تعلیم کے لیے قدیم خاندانی روابط کی بنا پر مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی خدمت میں دہلی پہنچے۔ حکیم اجمل خاں نے انھیں ایک فرد خاندان کی حیثیت سے شریف منزل میں پانچ سال رکھا۔ حکیم جمیل خاں کے ساتھ ان کی طبی تعلیم کا انتظام کیا اور اپنے ساتھ مطب میں بٹھایا۔

حکیم اجمل خاں بھوپال کے سفر میں حکیم ضیاء الحسن کے یہاں ضرور جاتے تھے۔ حکیم اجمل خاں کے نواب سلطان جہاں بیگم سے خصوصی تعلقات تھے۔ نواب سلطان جہاں بیگم سے ان کی ملاقات لندن میں بھی ہوئی تھی جیسا کہ سیاحت سلطانی میں شاہ بانو کے بیان سے واضح ہے۔

حکیم ضیاء الحسن ماہر طبیب اور حاذق معالج تھے۔ بھوپال میں تقریباً نصف صدی ان کی طبابت کا ڈنکا بجا ہے۔ ایک مدت تک افسر الاطبا کے عہدہ پر فائز رہے۔ ریاست کی طرف سے فخر الحکماء کے خطاب سے سرفراز ہوئے۔ وہ بہت باوقار طبیب تھے۔ ہر شخص کی ان تک رسائی آسان نہ تھی۔ امراء و والیان ریاست کے معالج خاص رہے۔ نواب حمید اللہ خاں، ان کی علاجی قابلیت اور تشخیص و تجویز کے بہت معترف تھے۔ ایک مرتبہ کسی مریض کے علاج سے متعلق رائے قائم کرنے کے بعد حکیم صاحب اس کو تبدیل نہ فرماتے تھے۔

بھوپال میں نواب سکندر بیگم نے ۱۲۸۴ھ / ۱۸۶۸ء میں شفاخانہ یونانی قائم کیا تھا۔ یہ شفاخانہ ابتدا میں قاضی پورہ کے ایک سرکاری مکان میں قائم ہوا تھا (یہ مکان آج کل چھگن لال کپڑے والے کی ملکیت ہے اور اسی میں ان کی رہائش ہے) نواب نے شاہ جہاں بیگم کے زمانے میں شفاخانہ قاضی پورہ سے ریت گھاٹ کی اس عمارت میں گیا جس میں آج

Marfat.com

کل لڑکیوں کا مدرسہ سلیمانیہ ہے۔ سلطان جہاں بیگم کے عہد تک شفاخانہ اس عمارت میں رہا۔ حکیم ضیاء الحسن جب افسر الاطبا مقرر ہوئے تو انھیں یہ جگہ ناپسند ہوئی۔ پس آپ نے اس جگہ سے شفاخانہ منتقل کرنے کی تحریک کی۔ نواب شاہجہاں بیگم کی صاحبزادی سلیمان جہاں کی یادگار کے طور پر نواب سکندر بیگم نے ایک عمارت تعمیر کی تھی اور اس میں مدرسہ سلیمانیہ قائم کیا تھا اس کے بالمقابل سلیمانیہ مسجد بھی انھیں کی یاد میں تعمیر کرائی گئی تھی۔ نواب صدیق حسن خاں نے اپنے دورِ عروج میں اس کا نام مدرسہ صدیقیہ رکھ دیا تھا۔ کچھ عرصہ یہ مدرسہ اسی نام سے موسوم رہا۔ سلطان جہاں نے اپنے عہد ریاست میں پھر اسے مدرسہ سلیمانیہ کے نام سے موسوم کیا۔ اس مدرسہ کی عمارت میں ۱۹۲۷ء میں صدر یونانی شفاخانہ منتقل ہوا۔ اسی سال ۱۹۲۷ء میں مدرسہ طبیہ آصفیہ نے طبیہ کالج کی شکل اختیار کی۔ مدرسہ طبیہ کا قیام جس طرح حکیم ضیاء الحسن کے والد حکیم سید نور الحسن کا کارنامہ ہے اسی طرح مدرسہ طبیہ کو آصفیہ طبیہ کالج تک پہنچانے کا سہرا حکیم سید ضیاء الحسن کے سر ہے۔ اس کالج کا ہوسٹل ریت گھاٹ میں شفاخانہ یونانی کے مغرب میں جو سرکاری عمارت ہے اس میں تھا۔ یہ عمارت موجودہ پارک سے متصل ہے۔

مدرسہ طبیہ کو کالج کا درجہ عطا کرنے کے علاوہ حکیم سید ضیاء الحسن نے طب کے فروغ کے لیے جو اہتمامات کیے ان میں ریاست کے جنگلات میں پائی جانے والی جڑی بوٹیوں کا سروے بھی تھا۔ حکیم ضیاء الحسن کی ایک تجویز یہ بھی تھی کہ تجربات کے لیے ایک نباتی باغ بھی لگایا جائے اور ایک اسکیم بھی آپ نے اس مقصد کے لیے مرتب فرمائی۔

حکیم ضیاء الحسن کا مکان شفاء منزل کے نام سے موسوم تھا۔ یہ عمارت انھوں نے نواب حمید اللہ خاں صاحب سے خریدی تھی۔

اسی شفاء منزل کے ایک حصہ میں وہ مطب کرتے تھے اور اسی میں ان کا وسیع کتب خانہ تھا جو نادر و نایاب مطبوعات و مخطوطات پر مشتمل تھا۔ اس نادر ذخیرہ میں ان کی ذاتی یادگاریں حسب ذیل تھیں۔

Marfat.com

(۱) مجربات ضیائیہ (۲) بے نظیر مجربات (۳) بیاض طبی (۴) امراض چشم (۵) منتخبات رئیس الشرحین بزبان عربی مصنفہ ڈاکٹر جان ٹیلر اسکاٹ لینڈی کا اردو ترجمہ (۶) فارماکوپیا حکیم ضیاء الحسن صاحب کی نگرانی میں صدر یونانی شفاخانہ اور اس کی شاخوں کے لیے یونانی طبی فارماکوپیا بھی مرتب ہوئی تھی جو مطبع آگرہ اخبار سے طبع ہوئی۔

وفات: آپ کی وفات ۲۱ر فروری ۱۹۵۸ء میں ہوئی اور وہیں قبرستان متصل سیفیہ کالج بھوپال میں دفن واقع ہوا۔

آصفیہ طبیہ کالج بھوپال

بھوپال کی آخری خاتون فرماں روا نواب سلطان جہاں بیگم علم و ادب کی سرپرستی اور تعلیمی توسیع و ترقی کے باب میں بھوپال کی سرسید کہلانے کی مستحق ہیں۔ بیگم موصوفہ کے تعلیمی مساعی میں آصفیہ طبیہ کالج کا قیام ایک شاندار طبی کارنامہ ہے۔ یہ طبیہ کالج ان کی صاحبزادی آصف جہاں کے نام پر ان کی یاد کو دائمی بنانے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ ۱۳۱۱ھ میں ۱۴ سال کی نوخیز عمر میں ان کا انتقال ہوا تھا۔ ۱۹۰۳ء میں مدرسہ طبیہ آصفیہ بھوپال کا افتتاح ان کی یادگار کے طور پر ہوا۔ یہ مدرسہ موتی مسجد کے پاس مسجد کیلے والی کے مقابل ایک عمارت میں قائم کیا گیا جہاں ۱۹۲۷ء تک رہا۔ جب یہ عمارت شکستہ ہوئی تو ۱۹۲۷ء میں مدرسہ سلیمانیہ والی عمارت میں منتقل کیا گیا اور یہ مدرسہ اسی سال آصفیہ طبیہ کالج کے نام سے موسوم ہوا۔ بھوپال میں یہ پہلا طبی ادارہ تھا۔ اس سے قبل طبی تعلیم عربی مدارس میں ہوتی تھی۔ اب ۱۹۹۸ء میں گورنمنٹ آف انڈیا نے یونانی شفاخانہ کے ساتھ حکیم ضیاء الحسن طبیہ کالج قائم کیا ہے جو اطبا اور طلبہ کے لیے ایک پُر امید اور خوشگوار خبر ہے۔ اس کالج کے قیام کے بعد طب کا وہ چراغ جو ۱۹۵۰ء میں گل ہوا تھا پھر روشن ہوگا۔ اطبا و طلبہ ضیائے علم طب سے حسب دستور قدیم فیضیاب ہوں گے۔

۱۹۲۷ء میں آصفیہ کالج مدرسہ سلیمانیہ والی عمارت میں منتقل ہوا، اسی وجہ سے یونانی شفاخانہ بھی اسی عمارت میں منتقل ہوگیا تاکہ طلبہ کو معالجہ کی تربیت کے حصول میں بھی سہولت ہو اور مدرسہ سلیمانیہ کو پرانی سبزی منڈی (ابراہیم پورہ) میں واقع محل متصل مسجد ترجمہ والی میں منتقل کر دیا گیا جہاں ۱۹۵۰ء تک قائم رہا۔ تقسیم ہند کے بعد یہ کالج ۱۹۵۰ء میں بند کر دیا گیا لیکن یونانی شفاخانہ آیورویدک کے اضافہ کے ساتھ قائم رہا۔

طبیہ کالج میں تعلیم کا چار سالہ نصاب رائج تھا جس کے تحت کلیات تشریح و منافع الاعضا علم الادویہ تشخیص و معالجات کے شعبے الگ الگ قائم تھے۔

یونانی شفاخانہ موجودہ سلیمانیہ گرلز اسکول والی بڑی عمارت میں قائم تھا جو ٹیڑھے توت کے نام سے مشہور تھی۔ اس عمارت میں آنے سے قبل یونانی شفاخانہ قاضی پورہ میں واقع سیٹھ چھگن لال کے موجودہ سلسلۂ عمارات سے متصل ایک ایسی ہی عمارت میں قائم تھا جس میں شہتوت کا ایک ٹیڑھا خمدار تنے کا درخت لگا ہوا تھا اس وجہ سے اسے ٹیڑھے توت کا شفاخانہ کہا جاتا تھا اور اس کا یہ نام ریت گھاٹ والے محل میں جانے کے بعد بھی قائم رہا اور پھر آگے چل کر اس محل کا نام بھی ٹیڑھا توت پڑ گیا۔

۱۹۲۷ء میں آصفیہ کالج یہاں سے منتقل ہو کر مدرسہ سلیمانیہ والی عمارت منتقل ہو گیا۔ اور اسی وجہ سے یونانی شفاخانہ بھی ٹیڑھے توت والی عمارت سے اٹھ کر وہیں آگیا تاکہ کالج کے طلبہ کو معالجہ کی تربیت حاصل کرنے میں سہولت ہو اور مدرسہ سلیمانیہ کو پرانی سبزی منڈی (ابراہیم پورہ) میں واقع محل متصل مسجد ترجمہ والی میں منتقل کر دیا گیا۔ تقسیم ہند کے بعد ۱۹۵۰ء تک آصفیہ طبیہ کالج و یونانی شفاخانہ وہیں قائم رہا اور جب ۱۹۵۰ء میں آصفیہ کالج ختم کر دیا گیا تو یونانی شفاخانہ آیورویدک کے اضافے کے ساتھ وہاں قائم رہا۔

طبیہ کالج کے قیام کے نتیجہ میں جب سند یافتہ طلبہ مہیا ہونے لگے تو وہ ریاست بھوپال کی حکومت نے مفصلات میں بھی مقامی شفاخانے وسعت کے ساتھ قائم کیے۔ شہر میں مرکزی صدر شفاخانہ کے علاوہ دو شفاخانے شاہ جہاں آباد اور جہانگیر آباد میں قائم کیے

Marfat.com

گئے۔اسی طرح تحصیل اور پٹہ کے مستقروں کے علاوہ بڑی آبادی والے مواضعات میں بھی شفاخانے قائم شدہ موجود تھے۔

طبیہ کالج کے پرنسپلوں میں حکیم سید عبدالحمید کا نام موجودہ نسل کے لیے جانا پہچانا ہے جو مشہور حمیدیہ سوپ اور مقبول ترین حمیدیہ خضاب بناتے تھے۔ موصوف نے علم طب میں کتاب تکمیل الطب دو حصوں میں تالیف کی تھی جو کالج کے نصاب میں شامل تھی۔ حکیم عبدالقادر بھی قبل ازیں کافی عرصہ تک اس کالج کے پرنسپل رہے۔ان کے علاوہ حکیم ضیاء الحسن، حکیم محمد حسن، حکیم محمد اسمٰعیل، ڈاکٹر حکیم الدین وغیرہ پرنسپل رہے۔

حکیم سید قمر الحسن

آپ فخر الحکما حکیم سید ضیاء الحسن صاحب افسر الاطبا بھوپال و پرنسپل آصفیہ طبیہ کالج بھوپال کے برادر خرد تھے۔ آپ نے بھوپال میں درس نظامی کی تحصیل کی۔ ۱۹۳۰ء میں اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل کیا اور پنجاب یونی ورسٹی سے زبدۃ الحکما کی سند حاصل کی۔ لاہور سے واپسی پر آصفیہ طبیہ کالج بھوپال میں دو سال تک اعزازی طور پر درسی خدمات انجام دیں۔اپنے چچازاد بھائی حکیم اولاد حسن کے ساتھ ان کے مطب میں بیٹھے۔ کچھ عرصہ اجین میں مطب کیا۔ آپ صدر آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس مدھیہ پردیش بھی رہے۔ ۱۹۳۸ء میں ندیم ہفت روزہ کی ادارت سے وابستہ ہوئے۔ اس اخبار کو روزنامہ بنایا۔ اخبار ندیم کو اردو کا ایک معیاری روزنامہ بنانے کے لیے آپ نے سعی بلیغ فرمائی۔ ۱۹۷۸ء میں حج سے مشرف ہوئے۔جدہ کے قیام میں پہلا قلبی دورہ پڑا۔ قلب کے تیسرے دورہ میں ۱۹۸۱ء میں ۱۳ر و ۱۴ر نومبر کی درمیانی شب میں وفات پائی۔ بڑے باغ کے قبرستان میں حکیم سید ضیاء الحسن صاحب مرحوم کے قریب ہی ان کا دفن واقع ہوا۔

جناب ظفر نسیمی صاحب نے جو قطعہ تاریخ وفات کہا حسب ذیل ہے۔

بندۂ ہوش صاحب ادراک   ماہر طب صحافی بے باک

Marfat.com

عرصۂ زیست نذرِ علم و ادب　　　سال رحمت غریق رحمتِ پاک

جناب حافظ بھوپالی کا نظم کردہ تاریخ وفات حسب ذیل ہے۔

وہ قمر دہ حاصل صد گلستاں رخصت ہوا　　　ناز فرما جس پہ تھی اردو زباں رخصت ہوا

جس کو کہتے تھے امام طب حکیم نکتہ داں　　　وہ صحابی وہ امیر کارواں رخصت ہوا

حوالے:

۱- تاریخ ریاست بھوپال از علامہ سید عابد علی وجدی الحسینی قاضیِ بھوپال مطبوعہ ۱۹۸۸ء۔

۲- تزک سلطانی: سلطان جہاں بیگم

۳- اختر اقبال: مرتبہ سلطان جہاں بیگم مطبع مفید عام آگرہ ۱۹۱۴/۱۹۱۰ء۔

۴- گوہر اقبال: نواب سلطان جہاں بیگم

۵- تکمیل الطب: معروف باسم تاریخی "جواہر خانۂ کلیات" مولفہ حکیم سید عبدالحمید مطبع آگرہ اخبار ۱۹۱۴ء۔

۶- اخبار ندیم بھوپال بیاد گار حکیم سید قمرالحسن صاحب مرحوم

۷- نگارشاتِ حکیم سید قمرالحسن مرتبہ پروفیسر آفاق احمد بھوپال ۱۹۸۶ء۔

۸- رموزالاطبا جلد اول حکیم فیروزالدین مطبوعہ لاہور

۹- نقوشِ بھوپال مرتبہ ڈاکٹر رضیہ حامد۔ ناشر باب العلم پبلی کیشن اصغر منزل، بدھوارہ، بھوپال (رجسٹرڈ)۔

شفاءالملک الحاج حکیم محمد حسن قرشی

شفاءالملک الحاج حکیم محمد حسن قرشی طب اسلامی کے قائدین میں سے ہیں۔ ہندستان اور پاکستان میں علم طب کو فروغ دینے کے لیے آپ نے یادگار کارنامے انجام دیے۔ آپ کی حیات کا ابتدائی حصہ ہندستان میں اور آخری حصہ پاکستان میں گزرا۔ آپ

Marfat.com

دونوں ممالک میں باوقار رہے۔ آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں دہلوی کے ممتاز شاگرد تھے اور آپ نے اپنی مکمل حیات مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے طبی مشن کو ہندستان اور پاکستان میں فروغ دینے کے لیے صرف فرمائی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی وفات (۱۹۲۷ء) کے بعد قائدین طب یونانی میں شامل ہوئے۔ اور جب پاکستان عالم وجود میں آیا تو پاکستان میں طب یونانی کے قائد بنے۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی پنجاب کے مردم خیز خطہ گجرات میں ۲۷ر دسمبر ۱۸۹۶ء میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک علمی خاندان کے مشہور طبیب تھے۔ آپ کے والد بزرگوار قاضی فضل الدین کاتی تھے۔ گجرات میں قاضی کے عہدہ پر فائز تھے۔ ان کا شمار ممتاز علما میں تھا۔ فارسی زبان کے قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا حمدیہ ونعتیہ کلام قابل قدر ہے۔ آپ سلسلۂ چشتیہ کے بزرگ حضرت شمس الدین سیالوی کے مرید خاص تھے۔ اجوبۃ السائلین اور انوار النعمانیہ آپ کی تصانیف سے ہیں۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے اپنی ابتدائی تعلیم گجرات ہی میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے اسلامیہ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اس زمانے میں آپ نے جنگ طرابلس کے لیے چندہ جمع کرنے کی مہم شروع کی۔ جس کی پاداش میں انگریز پرنسپل نے ان پر کالج کے دروازے بند کردیے۔ مگر آپ بددل نہ ہوئے اور ہمت نہ ہاری۔ اور حصول تعلیم کے لیے انھوں نے دہلی کا رخ کیا جہاں آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے شاگرد بنے۔ طبیہ کالج دہلی میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہی آپ طبیہ کالج دہلی میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد بمبئی تشریف لے گئے اور وہاں طبی کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ساتھ ہی ایک شاندار مطب کا آغاز فرمایا۔ مگر والدہ محترمہ کے شدید اصرار پر ۱۹۲۰ء میں لاہور واپس آئے۔ والدہ محترمہ نے آپ کی شادی کردی اور اپنے حویلی کابلی میں مع والدہ واہلیہ سکونت اختیار فرمائی۔ آپ طبی جریدۂ الحکیم سے وابستہ ہوئے اور رسالہ مشیر الاطبا بھی جاری فرمایا۔ فروری ۱۹۲۲ء میں طبیہ کالج لاہور میں لیکچرار اور ۱۹۲۶ء میں

Marfat.com

طبیہ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ نے طبیہ کالج کے مختلف شعبوں کو اور اس کے ساتھ ہی شفاخانہ یونانی کو ایک علیحدہ عمارت میں براندر تھ روڈ لاہور پر قائم فرمایا۔ اور اس کالج کو فروغ دینے کے لیے ہمہ تن مصروف ہوگئے۔

شفاء الملک ایک مثالی پرنسپل تھے۔ جب آپ کالج میں تشریف فرما ہوتے تو ایسا لگتا کہ کوئی بادشاہ اپنی سلطنت میں اپنی رعایا کی خبر گیری اور ضروریات کا اندازہ لگانے آیا ہے۔ ہر طرف خاموشی اور سکوت چھا جاتا۔ پروفیسر صاحبان پورے انہماک اور دل جمعی سے کلاسوں کی طرف متوجہ ہو جاتے اور کسی کی کیا مجال کہ کوئی طالب علم اونچی آواز میں کھانس بھی سکے۔ حالانکہ آپ مجسمہ شفقت و عنایت بنے رہتے۔

شفاء الملک نے طلبہ کی اصلاح کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں اور توانائیاں وقف کر رکھی تھیں۔ وہ ایک سچے مسلمان ہونے کے ساتھ ایک مثالی استاد بھی تھے۔ اور وہ استاد کے مقام سے بخوبی آشنا تھے۔ وہ جانتے تھے کہ استاد اور اہل علم انبیائے کرام کے حقیقی وارث ہوتے ہیں۔ آپ مسند تدریس کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ جن کے باب میں میر تقی میر کا حسب ذیل شعر صادق آتا ہے۔

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

جب آپ لیکچر کا آغاز فرماتے تو تمام طلبہ آپ کے وقار، جمال اور تمکنت سے سہم جاتے اور آپ نہایت نرم آواز میں کتاب پڑھنے کے لیے کہتے۔ جب کچھ حصہ پڑھ لیا جاتا تو اس پر بحث فرماتے۔ طلبہ بڑے انہماک سے سنتے اور طبی فلسفہ کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا۔ فلسفہ کی اصطلاحیں اس خوبی سے ذہن نشین کراتے کہ طلبہ ادھر ادھر دیکھنا تو درکنار آنکھیں بھی نہ جھپکنے پاتے۔ جب لیکچر ختم ہو جاتا تو آپ طلبہ سے سوال کرنے کے لیے کہتے اور جب طلبہ سوال کرتے تو سوال کتنے ہی پیچیدہ ہوتے تو انھیں بہ سہولت سمجھا دیتے اور طلبہ مطمئن ہو جاتے۔

Marfat.com

آپ طلبہ کو اپنے بیٹوں کی طرح سمجھتے اور ان کی ہر مشکل کو حل فرمانے کی کوشش فرماتے اور ان کی تربیت اپنے مطب اور دواخانے میں بھی کرتے اور غریب و نادار طلبہ کی کفالت بھی فرماتے۔ آپ کے کامیاب معلم ہونے کا ایک ثبوت یہ تھا کہ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی ہر قوم کا طالب علم آپ کو اپنا ہمدرد و غمگسار سمجھتا تھا۔ آپ معالمانہ اخلاق کے ایک عدیم المثال نمونہ تھے۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی ایک حاذق طبیب اور ماہر معالج تھے۔ آپ نے مسیح الملک حکیم اجمل خاں سے عملی تربیت حاصل کی تھی۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کو آپ جیسے ذہین شاگرد سے خصوصی نسبت تھی۔ مسیح الملک نے آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اندازہ لگاتے ہوئے ''قرشی'' کے لقب سے ملقب فرمایا تھا، جو آپ کے نام کا جزو بن گیا۔

شفاء الملک کی فنی مہارت اور معالجانہ حذاقت کو دیکھتے ہوئے بقول حکیم نیر واسطی مرحوم مسیح الملک نے رامپور میں کہا تھا کہ مجھے اپنی موت کا کوئی اندیشہ نہیں ہے۔ میں اپنے پیچھے اپنا جانشین چھوڑے جا رہا ہوں۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے اپنے بارے میں مسیح الملک کے قول کو سچ کر دکھایا۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کا مطب فلیمنگ روڈ پر مرجعِ خلائق تھا۔ دور و نزدیک سے ہر طرح کے لوگ شاہ و گدا، میر و فقیر سبھی آپ کے مطب میں حاضر ہوتے اور آپ کی معالجانہ حذاقت سے فیضیاب ہوتے۔ آپ کا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ وقت مقررہ پر مطب میں تشریف لاتے اور مطب میں آتے وقت صاف ستھرا، باوقار سادہ لباس زیب تن فرماتے۔ موسم گرما میں قمیص، پاجامہ اور شیروانی اور موسم سرما میں گاؤن نما اور کوٹ بھی پہنا کرتے اور سر پر جناح ٹوپی رکھتے۔ لباس کو صاف اور پاکیزہ رکھنے میں بڑے حساس تھے اور آپ کی یہ نفاستِ طبع، آخری وقت تک جاری رہی۔

شفاء الملک کا یہ دستور تھا کہ وہ مطب میں ہمیشہ باوضو بیٹھا کرتے اور ہاتھ میں تسبیح ہوتی تھی۔ باوضو نبض پر ہاتھ رکھتے اور زبان سے یہ آیت مبارکہ پڑھتے۔

Marfat.com

سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ.

شفاء الملک کا نورانی چہرہ، دھیمے انداز میں نفیس اور عمدہ گفتگو اور مکمل توجہ مریض کی شفایابی میں معاون ہوتی تھی۔ شفاء الملک اپنے شاگردوں کو یہ نصیحت فرماتے کہ مریض اپنے معالج کے مشفقانہ برتاؤ کا متمنی ہوتا ہے۔ اگر معالج مریض کا معائنہ کرتے وقت تُرش روئی اور تحکمانہ طرز عمل کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس سے بڑا احمق اور انسان دشمن شخص کون ہو سکتا ہے۔

ایک اچھے طبیب کے بارے میں شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کے خیالات حسب ذیل تھے۔

۱۔ اپنے فن کے بارے میں کلی مہارت رکھتا ہو۔

۲۔ مردم شناس ہو۔

۳۔ خدا کی خوشنودی اور خدمت انسانیت کو مقدم خیال کرتا ہو۔

۴۔ متمنی، پرہیزگار اور صالح و متین ہو۔

۵۔ ارکانِ دین کا پابند ہو۔

۶۔ صفائی پسند اور اصول حفظان صحت کا پابند ہو۔

شفاء الملک کا پیشہ طبابت ضرور تھا مگر جلب زر اس پیشہ کا مقصد نہ تھا بلکہ ان کے نزدیک دکھی انسان کی خدمت کرنا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور قرب کا ایک ذریعہ تھا۔ آپ تہی دامن مریضوں کا علاج عموماً مفت کیا کرتے تھے۔ انھیں خوبیوں کے باعث اللہ تعالیٰ نے آپ کو دست شفا عطا کیا تھا اور اکثر مایوس العلاج مریض بھی آپ کے علاج سے شفا پاتے تھے۔ مایوس العلاج مریضوں کی شفایابی کے واقعات شفاء الملک نے ''افادات قرشی'' میں تفصیل کے ساتھ درج فرمائے ہیں۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی ایک نامور معالج تھے۔ آپ شاعر مشرق علامہ اقبالؔ کے معالج خصوصی بھی رہے۔ جب کہ علامہ اقبالؔ بستر علالت پر تھے تو شفاء الملک

Marfat.com

انھیں دیکھنے روزانہ جاوید منزل جایا کرتے تھے اور کئی کئی گھنٹہ علامہ اقبال کے ساتھ رہتے تھے۔ علامہ اقبال کو شفاء الملک کی ذات اقدس پر بڑا اعتماد تھا اور ان سے خصوصی لگاؤ تھا۔ علامہ اقبال فرمایا کرتے تھے کہ حکیم محمد حسن قرشی میرے پاس بیٹھے رہیں، یہی میرا علاج ہے۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی بھی علامہ اقبال کا بہت احترام کرتے تھے۔ چنانچہ علامہ محمد اقبالؔ کی خواہش پر آپ نے ۱۹۳۷ء میں ''قرشی دواخانہ'' قائم فرمایا اور اس دواخانہ نے لاہور میں بہت عروج پایا۔ شفاء الملک نے اس دواخانہ سے ایک ماہنامہ ''قومی صحت'' بھی جاری فرمایا جو نہایت آب و تاب سے آج بھی ضوفشاں ہے۔ قرشی دواخانہ دورِ حاضر میں ''قرشی انڈسٹریز حطار'' کی شکل میں دواسازی کا اعلیٰ مرکز بنا ہوا ہے جہاں شفاء الملک قرشی کی منتخب و مجرب مرکب ادویات سائنٹفک اصولوں کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے ۱۹۳۷ء میں سکندر حیات خاں صاحب وزیر اعلیٰ پنجاب کا معرکۃ الآرا علاج کیا جب کہ وہ گردہ کی پتھری میں مبتلا تھے۔ آپ نے یونانی ادویات استعمال کرا کے ان کی پتھری کو دفع کیا۔ اس کامیاب علاج سے وہ بہت متاثر ہوئے اور زبدۃ الحکماء حکیم محمد حسن قرشی کو شفاء الملک کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں دہلوی کی وفات ۱۹۲۷ء کے بعد آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی تعطل کا شکار تھا۔ قیام پاکستان کے بعد شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے طبی کانفرنس کو دوبارہ منظم کیا اور اطبا کو متحد کرنے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے سعی بلیغ فرمائی۔ حکومت پاکستان سے علم طب اور اطبا کو خطرات سے محفوظ و مامون رکھنے کی ضمانت حاصل فرمائی اور اس کے علاوہ پاکستان میں طب یونانی کے فروغ اور طب سے متعلقہ اداروں کو تسلیم کرانے کے لیے ۱۹۶۵ء کا طبی ایکٹ (II) 65 کا قانون بھی نافذ کرایا اور مشرقی و مغربی پاکستان میں اطبا کا رجسٹریشن جاری کرایا اور بارہ طبی درسگاہوں کا رجسٹریشن کرایا۔

شفاء الملک کی ہی کوشش سے طبی بورڈ قائم ہوا۔ اور طبی فارماکوپیا شائع ہوا۔ آپ

کی اعلیٰ طبی خدمات کو سراہتے ہوئے اطبائے کرام نے شفاء الملک کو تاحیات طبی بورڈ کا صدر منتخب فرمایا اور اس طرح پاکستان میں ایک مضبوط و توانا طبی جماعت وجود میں آئی۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ وہ ایک ماہر طبیب، ایک عالم اور قومی رہنما بھی تھے۔ انھوں نے مختلف قومی تحاریک میں نمایاں حصہ لیا۔ تحریک آزادی، تحریک خلافت، تحریک پاکستان اور تحریک اتحاد اسلامی کے لیے سرگرم رہے۔ آپ تحریک پاکستان کے ساتھ خلافت کمیٹی کے نائب صدر بھی رہے۔ آپ ابتدأ کانگریس کے حامی تھے لیکن جب قائد اعظم کی قیادت میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن حاصل کرنے کی جد و جہد کا آغاز کیا تو آپ ایک مجاہد کی طرح قائد اعظم کی قیادت میں مسلم لیگ کے حامی ہوئے اور ۱۹۴۷ء میں مسلم لیگ کے فیصلہ کے مطابق شفاء الملک کا خطاب حکومت کو واپس کر دیا اور جب سول نافرمانی کی تحریک شروع ہوئی تو آپ کا نام بطور ڈکٹیٹر تجویز کیا گیا۔

تالیفات و تصنیفات

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے علم طب کے فروغ کی خاطر سعی بلیغ فرمائی اور طب یونانی کو جو عربی و فارسی زبانوں تک محدود تھی، زبان اردو میں نہایت فصیح اور سلیس انداز پر منتقل فرمایا اور طب یونانی کے مختلف موضوعات کلیات، علم الادویہ، معالجات پر نہایت مفید معیاری کتابیں تصنیف و تالیف فرمائیں کہ جن کی مدد سے اردو داں طلبہ کے لیے علم طب کا حصول آسان ہو گیا۔ آپ کی تالیف کردہ طبی کتب سے نہ صرف طلبہ بلکہ اطبا نے بھی خاطر خواہ استفادہ کر کے فن طب میں مہارت حاصل کی آپ کی تالیفات و تصنیفات کی فہرست اس طرح ہے۔

ا۔ تذکرۂ مسیح الملک

مشیر الاطبا کا مسیح الملک نمبر جو ماہ نومبر دسمبر ۱۹۲۸ء میں شائع ہوا۔ شفاء الملک

Marfat.com

حکیم محمد حسن قرشی اپنے استاد مکرم مسیح الملک حکیم اجمل خاں سے بڑی عقیدت رکھتے تھے اور ان کے مشن کے ایک عظیم مجاہد تھے لہٰذا مسیح الملک کی وفات سے بہت متاثر ہوئے اور تذکرہ مسیح الملک نہایت جامع طور سے مرتب فرما کے مشیر الاطبا کے خصوصی نمبر کے طور پر شائع کیا۔ آپ کا یہ وقیع تذکرہ در حقیقت خاندان شریفی اور اس کے مایہ ناز فرزند مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے کارناموں کی ایک مستند دستاویز ہے بلکہ خاندان شریفی، آیورویدک اینڈ یونانی طبی کالج قرولباغ دہلی، ہندستانی دواخانہ دہلی اور آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس ایک جامع و مستند تاریخ ہے جو آج بھی اطبا کے لیے مشعل راہ ہے۔

۲۔ کتاب الکلیات

یہ کتاب علم طب کے مبادیات سے متعلق موجز مصنفہ علامہ علاء الدین قرشی اور کتاب اقعرائی مصنفہ علامہ جلال الدین اقعرائی کے سلیس و فصیح اردو ترجمہ پر مشتمل ہے۔ طب یونانی کے طلبہ اس کتاب کا مطالعہ کر کے فلسفۂ طب کو بخوبی ذہن نشیں کر سکتے ہیں۔

۳۔ جامع الحکمت

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی تصانیف میں سے یہ کتاب ایک اہم اور جامع کتاب ہے اور طب قدیم و جدید کا ایک مثالی شاہکار ہے اور معالجانہ نقطہ نظر سے ایک نہایت مفید و منتخب ذخیرہ ہے اور تاریخ طب، تشریح جسم انسانی، اصول صحت علم الامراض اور تشخیص الامراض جیسے اہم طبی موضوعات پر مشتمل ہے۔

۴۔ طبی فارما کوپیا

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے اپنے پچاس سالہ طبی تجربات کی روشنی میں تلاش و تحقیق کے بعد قدیم و جدید ذخیرہ طب سے استفادہ فرما کے امراض جسمانی کے مفید و مجرب نسخہ جات منتخب فرما کر یہ جامع فارما کوپیا مرتب فرمایا ہے جو طلبہ و اساتذۂ یونانی کے لیے بہت مفید ہے۔

۵۔ سلک مروارید

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ امراض مردانہ پر قدیم و جدید معلومات و مجربات کا انتخاب فرما کر یہ جامع کتاب مدون فرمائی ہے اور طلبہ و اطبا کے لیے نہایت مفید ہے۔

۶۔ دستور الاطبا

یہ ایک جامع مطب ہے جو شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صاحب نے خاندان شریفی، خاندان عزیزی، خاندان رضوی اور خاندان سلیمی کے معمولات مطب سے استفادہ فرما کر مرتب فرمایا ہے۔ یہ جامع مطب بھی طب کے طلبہ کے نہایت مفید ہے۔

مذکورہ بالا کتب کے علاوہ (۷) تذکرۂ اطبا (۸) بیاض خاص (۹) بیاض مسیحا (۱۰) رموز مطب (۱۱) افادات مسیح الملک (۱۲) مختصر الکلیات (۱۳) قانون ازدواج (۱۴) طب اسلامی اور سائنس (۱۵) طب قدیم اور حکومت پنجاب (۱۶) تذکرۂ عقاقر (۱۷) ترجمہ رسالہ جالینوس بھی شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صاحب کی تالیفات سے نہایت سود مند کتب ہیں اور طلبہ طب و اطبا کے لیے مفید ہیں۔

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی مذکورہ بالا تصانیف و تالیفات کے مطالعہ سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ اقلیم قلم کے بادشاہ تھے انھوں نے اپنی کتب اور طبی مقالات کے ذریعہ علم طب کے طلبہ اور اطبا کے لیے ایک گرانقدر سرمایہ بزبان اردو مہیا فرمایا جس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا کر وہ طبی میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

قرشی لائبریری

ادارہ قرشی لاہور سے متعلق قرشی لائبریری بھی قائم ہے جسے آپ کے فرزندان نے فروغ دیا ہے۔

Marfat.com

حج بیت اللہ

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی ۱۹۶۵ء میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے جب آپ حجاز مقدس پہنچے تو سعودی عرب کے فرمانروا سلطان عبدالعزیز السعود کے شاہی مہمان رہے۔ حج کے بعد آپ کی شخصیت میں زبردست روحانی انقلاب آیا۔ نماز پنجگانہ کے علاوہ تہجد کی ادائیگی بھی فرمانے لگے۔ قرآن پاک اور محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات سے والہانہ عشق تھا۔ آپ کے یہاں روزانہ حافظ ابراہیم صاحب تشریف لاتے تھے آپ ان سے تلاوت کلام پاک سنا کرتے اور اس دوران اکثر آنسوؤں سے آپ کی ریش مبارک بھیگ جاتی تھی۔ آپ نے ایک مجلس ذکر کا بھی اہتمام فرمایا تھا یہ مجلس ہر جمعہ کو ہر رکن مجلس کے گھر باری باری نماز عصر کے بعد منعقد ہوتی اور نماز مغرب تک جاری رہتی تھی۔ اس مجلس میں تلاوت کلام پاک اور ذکر باری تعالیٰ جاری رہتا تھا نماز مغرب ادا کرنے کے بعد کوئی بزرگ اس انداز میں دعا کرتا کہ اکثر حاضرین مجلس پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ حکیم مرزا محمد یحییٰ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کے جلوت و خلوت میں ساتھی تھے اور جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا ان سے مشورہ ضرور لیتے تھے۔ آپ ڈھائی تین بجے شب میں اٹھتے، نماز تہجد ادا کرتے اور پھر ذکر و اذکار میں مصروف ہو جاتے۔ قرشی صاحب اس راز سے واقف تھے کہ 'بے آہِ سحر گاہی کچھ حاصل نہیں ہوتا'۔ بقول علامہ اقبال

عطار ہو، رومی ہو، رازی ہو، غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

وفات

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی اپنی زندگی کے تابندہ نقوش آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے چھوڑ کر ۶/ دسمبر ۱۹۷۴ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ وہ اپنی ذات سے

Marfat.com

ایک انجمن اور ایک ادارہ تھے۔ ان کی یادوں کے نقوش تاباں و درخشندہ ہیں وہ ایک محب وطن اور اسلام کے شیدائی تھے اور ایک ذی علم، طبیب ماہر، نیک نفس، زاہد و متقی اور منکسر المزاج انسان تھے اور حقیقت یہ ہے کہ وہ طب اسلامی کے مجاہد اعظم تھے ان کی قومی، ملکی اور طبی خدمات تاریخ ہند و پاک میں ہمیشہ روشن رہے گی۔ آپ کی آخری آرام گاہ اس سڑک کے کنارے پر لاہور کے وسیع و عریض قبرستان میں ہے۔

فرزندان

شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کا عقد نکاح محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ دختر جناب کریم الدین صاحب کنٹریکٹر جنگلات کے ساتھ ہوا۔ آپ کے چار فرزندان حکیم آفتاب احمد قرشی، حکیم ریاض احمد قرشی، حکیم سعید احمد قرشی اور اقبال قرشی اور تین دختران ہوئیں۔

حکیم آفتاب احمد قرشی

آپ کی ولادت گجرات میں ۶/ جون ۱۹۲۴ء بروز جمعہ ہوئی۔ لاہور کے ایک اسکول سے میٹرک کیا۔ طب کی تعلیم طبیہ کالج لاہور میں حاصل کی۔ زبدۃ الحکما کی سند امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ دوران تعلیم تحریکِ پاکستان زوروں پر تھی۔ آپ نے اس تحریک میں مسلم اسٹوڈینٹ فیڈریشن کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا اور مسلم لیگ کا پیغام گھر گھر پہنچایا۔ بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے ان کی تحریک پاکستان کی خدمات کے اعتراف میں انھیں اپنی دستخطی سند امتیاز سے نوازا۔

حکیم آفتاب قرشی کو ادیب، خطیب اور مفکر کی خوبیاں ورثہ میں اپنے والد بزرگوار اور شفاء الملک حکیم محمد حسین قرشی صاحب سے ملی تھیں جن کو انکی عملی جدوجہد نے چار چاند لگا دیے۔ یہ امر بھی حکیم آفتاب احمد قرشی کے لیے باعث فخر ہے کہ آپ کی تربیت شفاء الملک نے خود ہی فرمائی اور آفتاب احمد قرشی کو انکی معیت میں ملک کی نامور

Marfat.com

شخصیات سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور انھوں نے ان شخصیات سے استفادہ کر کے اپنی حیات کو کندن بنا دیا۔

۱۹۷۴ء میں شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی وفات سے جو خلاء پیدا ہوا تھا اسے حکیم آفتاب احمد قرشی نے اپنی شب و روز لگن اور جذبہ خدمت نے پورا کیا۔ انھوں نے موتمر اسلامی کی صدارت قبول فرما کے اس عظیم ذمہ داری کو نبھایا۔ اطبا کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدو جہد کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ سرکاری سطح پر طب کے فروغ کے لیے پنجاب میں اہم اقدامات کرائے۔ ان کی کاوش سے طبی ڈسپنسریوں کا قیام اور ان میں اطبا کا تقرر، طب کے لیے اسسٹنٹ ڈائرکٹر کا تقرر، بلدیاتی اداروں میں اطبا کی تعیناتی، حج کے موقع پر میڈیکل مشن میں اطبا کا شمول، وفاقی سطح پر خاندانی منصوبہ بندی میں اطبا کی شمولیت، کانفرنس پاکستان کی تنظیم، طبیہ کالجز کا قیام، طبیہ کالج کی گرانٹ میں اضافہ اور صنعت دواسازی کو منظم اور مربوط کرنے کے لیے ''پاکستان طبی فارماسیوٹیکل مینوفیکچرز ایسوسی ایشن'' کا قیام عمل میں آیا۔

حکیم آفتاب احمد قرشی کا مطالعہ نہایت وسیع تھا۔ آپ پنجاب لائبریری کے !! کنف ممبر تھے۔ صبح پنجاب لائبریری جاتے اور اپنی پسند کی کتب وہاں سے حاصل کر کے مطب پہنچتے۔ شب میں مطالعہ فرماتے اور صبح کتب واپس کر کے دوسری کتب حاصل فرماتے۔ تقریر کے ساتھ وہ قلم کے بھی دھنی تھے۔ ان کی تحریر میں بقول شورش کاشمیری تمام الفاظ اجزائے نسخہ کی طرح مربوط ہوتے۔ کوئی لفظ فالتو نہ ہوتا۔ خود شاعر نہ تھے لیکن اپنی تقریر و تحریر میں نامور شعرا کے برمحل اور مناسب اشعار کو ضم کرنے پر بڑا عبور رکھتے تھے۔ آپ نے شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کی وفات کے بعد ان کی کمی کو تاحیات محسوس نہ ہونے دیا۔ بالآخر ۱۶؍ دسمبر ۱۹۸۱ء کو اس عالم فانی سے عالم جاودانی کو رخصت ہوئے۔ آپ کی آخری آرام گاہ ان کے پدر بزرگوار کی قبر سے متصل واقع ہے۔

محسن طب حکیم آفتاب احمد قرشی ان یادگار ہستیوں میں سے تھے جن کے

کارہائے نمایاں آنے والی نسلوں کے لیے قابل تقلید ہیں وہ ایک عظیم طبی رہنما تھے۔ پاکستان طبی کانفرنس کے جنرل سکریٹری، قومی کونسل برائے طب کے نائب صدر۔ پاکستان موتمر عالم اسلامی کے صدر۔ تحریک اسلامی کے نامور مجاہد اور سماجی کارکن تھے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاںؒ نے طب کی جو شمع روشن کی، شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے اس کو فروزاں کیا اور مسیح الملک ثالث حکیم محمد نبی خاں جمال سویدا نے اس کو چار چاند لگائے اور حکیم آفتاب احمد قرشی نے ان تاجداران فن کے طبی مشن کو فروغ دیا۔

حکیم ریاض احمد قرشی

آپ جون ۱۹۲۶ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ بہت ہونہار تھے۔ ابتدائی تعلیم آفتاب قرشی کے ساتھ شروع ہوئی۔ مطالعہ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ لاہور کی سبھی لائبریریوں سے استفادہ کیا۔ اپنے بڑے بھائی کیساتھ تحریک پاکستان میں حصہ لیا اور قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی نے اپنے ساتھ مطب میں بٹھایا جس سے انھیں مطب کا خاصہ تجربہ ہوا۔ حکیم ریاض قرشی اپنی نگرانی میں ادویات تیار کراتے اس لیے آپ کو ابتدا ہی سے دواؤں کی شناخت اور دواؤں کی تاثیرات کے بارے میں وسیع تجربہ ہو گیا۔ مطب میں حکیم آفتاب احمد قرشی اور حکیم ریاض قرشی دونوں کی موجودگی میں مریض حکیم ریاض قرشی ہی کو نبض دکھانے پر اصرار کرتے تھے۔ حکیم ریاض احمد قرشی صاحب ماہنامہ قومی صحت لاہور کے چیف اڈیٹر بھی تھے۔ ۲/جون ۱۹۹۸ء بروز منگل صبح ۶ بجے وفات پائی اور اسی تاریخی شام کو ۶ بجے قبرستان میانی صاحب لاہور میں دفن ہوئے۔

حکیم سعید احمد قرشی

آپ ۱۹۳۴ء میں گجرات میں پیدا ہوئے۔ زرخیز ذہن کے مالک تھے۔ اور تحقیق و جستجو کا بڑا شوق تھا اور ہمہ وقت مطالعہ کتب میں محو رہتے تھے۔ میٹرک پاس کرنے

Marfat.com

کے بعد امراض نے گھیر لیا جس کی وجہ سے تعلیم کی تکمیل نہ کر پائے۔ پس آپ کا دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا اور دنیا کو تیاگ کر اللہ سے لو لگائی۔ دینی کتب کا مطالعہ شروع کیا اور متعدد تفاسیر کا مطالعہ کیا۔ جب رو بہ صحت ہوئے تو والد صاحب کے ساتھ مطب میں بیٹھے اور طب کے اسرار و رموز کو بھی سمجھا۔ بالآخر چوبرجی میں خدمت الناس کے جذبہ کے تحت مطب شروع کیا اور مریضوں کے علاج و معالجہ کے ساتھ تبلیغ دین بھی فرماتے رہتے تھے۔

اقبال احمد قرشی

آپ ۱۹۴۵ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ اقبال قرشی صاحب نے جب آنکھ کھولی تو تحریک پاکستان اپنے عروج پر تھی۔ آپ نے مسلم ماڈل ہائی اسکول سے میٹرک ۱۹۵۹ء میں امتیاز کے ساتھ کیا اور اسلامیہ کالج ریلوے روڈ سے ایف۔ ایس۔ سی پاس کیا۔ آپ کو انجینئرنگ سے زیادہ دلچسپی تھی۔ چنانچہ آپ نے انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل ٹیکنالوجی پنجاب یونی ورسٹی میں داخلہ لیا۔ یہاں سے بی۔ ایس۔ سی آنرز ان کیمیکل ٹیکنالوجی اور اس کے بعد ایم۔ ایس۔ سی کیمیکل انجنیئرنگ کیا۔ اس کے بعد ان کا باہر جانے کا ارادہ تھا مگر آپ کے والد شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی صاحب نے ان کا باہر جانا گوارا نہ فرمایا اور فرمایا کہ بیٹا جب تک تمھارے باہر جانے کا انتظام نہیں ہو جاتا ہمارے دواسازی کے شعبہ کو دیکھو۔ پس آپ نے ادارۂ دواسازی کی باگ ڈور سنبھالی۔ آپ کی توجہ اور کوشش سے ادارۂ قرشی پاکستان میں ایک مثالی ادارہ بن گیا۔

۱۹۹۴ء میں اقبال قرشی صاحب نے ایک فلاحی ادارہ "قرشی فاؤنڈیشن" کے نام سے اپنے والد مرحوم شفاء الملک الحاج حکیم محمد حسن قرشی کی یاد میں قائم فرمایا اور پہلے مرحلے میں قرشی فاؤنڈیشن کی جانب سے دینی طلبہ و طالبات کی تعلیم و تربیت اور انھیں جدید سائنسی علوم سے ہم کنار کرنے کے لیے حسن پلازہ تعمیر کرایا گیا جس کی تمام آمدنی

Marfat.com

جامعہ اشرفیہ اور اس میں زیر تعلیم تمام طلبہ و طالبات کے لیے وقف کر دی گئی اور اس طرح جامعہ اشرفیہ کو معاشی طور پر خود کفیل بنا دیا گیا تاکہ اس کا نظام تعلیم درست رہے اور معیار تعلیم بلند ہو۔ علاوہ ازیں اسکول اور قرشی طبی شفاخانہ بھی قائم کیا گیا۔ ان منصوبوں کی تکمیل پر چھبیس دیہات کے تقریباً ایک ہزار طلبہ و طالبات زیور تعلیم سے آراستہ ہو سکیں گے اور مفت سہولتیں بھی میسر آسکیں گی۔

قرشی فاؤنڈیشن نے اقبال قرشی کے ایماء پر اطبا اور علما کے تعاون سے دیہی عوام کا معیار صحت بلند کرنے کے لیے ایک جامع منصوبہ بنایا اور اولاً اس منصوبہ کے تحت ایک کتاب بہ عنوان ''کتاب الصحت'' A Book of Basic Health مرتب کر کے قرشی فاؤنڈیشن کی جانب سے شائع کی جس میں صحت مند زندگی گزارنے کے عام فہم طریقے بیان کیے ہیں۔ ابتدائی طبی امداد پہنچانے کے لیے معمولی اور گھر میں عام طور سے دستیاب ہونے والی ادویات سے علاج تجویز کیا گیا ہے۔ اتفاقی حادثات اور ان سے بچاؤ کے طریقوں پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے اور اس لحاظ سے یہ کتاب بنیادی صحت سے متعلق ذہنی بیداری پھیلانے کے لیے منصوبہ کی پہلی کڑی ہے۔

پنجاب طبیہ کالج جھنگ قائم شدہ ۱۹۸۷ء، نے سب سے پہلے حضرت شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کے جشن صد سالہ تقریبات کے انعقاد کی تحریک پیش کی ہے جسے بہ کمال مہربانی قرشی فاؤنڈیشن (ٹرسٹ) کے چیئرمین اقبال احمد قرشی نے باقاعدہ طور پر خصوصی اجلاس میں منظوری دے دی ہے اور حضرت شفاء الملک کی گراں قدر اسلامی، طبی، علمی، ادبی اور قومی خدمات کے بارے میں کالج کا سالنامہ ۹۸-۱۹۹۷ء میگزین ''نقوش طب'' کا خصوصی شمارہ شفاء الملک نمبر شائع کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا ہے جسے شفاء الملک حکیم محمد حسن قرشی کے جشن صد سالہ کی خصوصی تقریب میں پیش کیا جائے گا۔ جشن صد سالہ شفاء الملک کمیٹی کے چیئرمین حکیم سید محمد ادریس بخاری صاحب ہیں۔

Marfat.com

مصادر

مذکورہ بالا مضمون کی تدوین میں مجھے ماہنامہ قومی صحت لاہور کے سولہ شماروں سے بڑی مدد ملی جو دسمبر ۱۹۹۶ء تا مارچ ۱۹۹۸ء تک شائع ہوئے ہیں۔ یہ شمارے مجھے محترم حکیم محمد اعجاز فاروقی صاحب مدیر ماہنامہ قومی صحت نے ازراہِ کرم میری فرمائش پر ارسال فرمائے۔ اس عنایت و کرم کے لیے موصوف کا شکر گزار ہوں۔ اس کے علاوہ ماہنامہ ''الحکیم'' لاہور کے بیس سال کے شمارے میری ذاتی ذخیرہ میں موجود ہیں جن سے شفاء الملک قرشی صاحب بھی وابستہ رہے۔ ''تذکرۂ مسیح الملک'' خصوصی شمارہ مشیر الاطباء ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۸ء ناظم مشیر الاطبا و چشمۂ زندگی، حویلی کابلی مل لاہور کے اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ تذکرہ مسیح الملک، مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے سوانح وحالات پر زبدۃ الحکما محمد حسن قرشی صاحب، پرنسپل طبیہ کالج لاہور کی اولین تالیف کردہ کتاب ہے اور یہ بھی مصادر میں شامل ہے۔

حکیم نور علی نورؔ مشہدی

آپ سادات جعفری سے ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید یوسف مشہدی ہندستان کے دارالخلافہ دہلی میں بعہد عالمگیر تشریف لائے۔ آپ کے والد عربی، فارسی کے زبردست عالم تھے اور ریاستوں میں کئی جلیل القدر عہدوں پر فائز رہے ہیں۔ آپکے نانا ہندستان کے زبردست طبیبوں میں شمار ہوئے تھے۔ آپ نے ۱۹۲۶ء میں طبیہ کالج دہلی سے کامل طب وجراحت کی سند حاصل کر کے دو سال رہتک میں مطب کیا۔ پھر ملازمت اختیار کرلی۔ اس وقت آپ بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ میں معالجات کے پروفیسر ہیں۔ اور بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ بھی ہیں اور یونانی شفاخانہ کا انتظام بھی آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے ''معین الاطفال'' نامی کتاب بھی شائع کی ہے۔ جس کو آپ نے جلال الدولہ نواب محمد اقتدار علی خاں صاحب بہادر مستقل جنگ، ولی عہد دواخانہ کے نام نامی سے معنون

Marfat.com

کیا ہے۔ آپ کے عہد میں پٹیالہ میں عظیم الشان یونانی شفاخانہ کا افتتاح ہوا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پٹیالہ میں عظیم الشان یونانی دواخانہ کا افتتاح

بتاریخ ۱۳ر اکتوبر ۱۹۳۰ء بروز اتوار دن کے ۱۰ بجے پٹیالہ میں یونانی شفاخانہ کی رسم افتتاح کا جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ گاہ اراکین کالج اور معززین شہر اور اہل کاران ریاست سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ صدر جلسہ عالی جناب اعتماد الدولہ وقار الملک راجہ کوردت سنگھ صاحب بہادر ٹھیک ۱۰½ بجے رونق افروز اجلاس ہوئے۔ معززین شہر اور کالج اسٹاف نے آپ کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ آپ کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔ کرسی صدارت پر تشریف فرما ہونے کے بعد شیخ تجمل حسین صاحب مسرور نے اپنا قصیدہ سنایا جو بے حد پسند کیا گیا۔ پھر جناب شفاء الملک حکیم دلبر حسین خاں صاحب بھٹی ڈائرکٹر بھوپ اندرا کالج آپ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ اس کے بعد جناب صاحب صدر حاضرین کی اشتیاقانہ گونجتی ہوئی تالیوں کی آواز میں اٹھے اور آپ نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد فوٹو لیا گیا۔ پھر جناب راجہ صاحب بہادر نے حاضرین کے جم غفیر کے ساتھ یونانی شفاخانہ کی رسم افتتاح ادا فرمائی۔ اور آپ دیسی آلات وادویات کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اس شفاخانہ سے ہر شخص کو دوا، علاج، مشورہ مفت ملا کرے گا۔ اس میں کالج کے طلبہ اور بڑے بڑے قابل طبیب پروفیسران بھوپ اندرا کالج علاج معالجہ کریں گے۔ اور اسپیشل کلاس کے تمام طلبہ اس میں عملی تعلیم حاصل کریں گے۔ نیز سکنڈ ایر کے وہ طلبہ بھی کام کریں گے جن کی ڈیوٹی سرکاری ہسپتال سے ختم ہو جایا کرے گی۔ یہاں موتیا بند کا آپریشن بھی سکھایا جائے گا۔ پبلک میں اس شفاخانہ کے جاری ہو جانے سے نہایت خوشی کی جارہی ہے۔

(حکیم سید نور علی نورؔ مشہدی کامل طب و جراحت، پروفیسر بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ، مشیر الاطبا لاہور جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۴۲)

Marfat.com

بھوپ اندرا طبیہ کالج پٹیالہ کے پرنسپل حکیم ترلوک ناتھ اعظم جلال آبادی، ممبر بورڈ آف آیورویدک اینڈ یونانی سسٹم، دہلی تھے۔ (کتاب "یہ تھی دلی" صفحہ ۱۹۹)

حکیم دلبر حسن خاں بھٹی نے مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی سفارش پر سری مہاراجہ پٹیالہ سے پٹیالہ میں طبی کالج کے قیام کی اجازت غالباً ۱۹۲۵ء میں حاصل کی اور ایک کامیاب طبی کالج "بھوپ اندرا طبی کالج پٹیالہ" کے نام سے پٹیالہ (پنجاب) میں قائم ہوا۔

حکیم علی رضا خاں

آپ حکیم علی احمد خاں دہلوی کے فرزند تھے۔ آپ نے حفظ قرآن کے بعد مدرسہ حسین بخش اور مدرسہ فتح پوری سے عربی و فارسی کی تکمیل فرمائی۔ طب کی تعلیم مدرسہ طبیہ میں حاصل کی اور چار برس تک اطبائے خاندان شریفی سے استفادہ کیا۔ حکیم واصل خاں سے قانون ابن سینا اور حکیم عبد الرشید خاں رامپوری سے نفیسی اور شرح اسباب پڑھی۔ کوچہ چیلان میں آپ کا مطب مشہور مطبوں میں شمار کیا جاتا تھا۔ اور دہلی و بیرون جات کے اکثر مریض علاج کے لیے آتے تھے۔ آپ نے دواخانہ حامی الصحت بھی قائم کیا اور حامی الصحت کے نام سے ایک رسالہ بھی اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔ آپ کے صاحبزادہ حکیم احمد حسن خاں کوکب بھی طب اور دوسرے خصائل حسنہ میں اپنے والد صاحب کا نمونہ تھے۔ (رموز حکمت ص ۴۵)

پروفیسر حکیم سید محمد حفظ الرحمن

آپ کے فرزند ارجمند پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم خلیل کے مرتب کردہ سوانح سے آپ کے حالات کا انتخاب حسب ذیل ہے:

آپ ۱۳۰۴ھ مطابق ۱۲۸۲ء میں محلہ قاضی سہوان ضلع بدایوں کے زمین دار خاندان میں پیدا ہوئے۔ نسبی اعتبار سے سادات نقوی سے تھے۔ آپ کے جد خواجہ محمد خطیر چشت سے شہزادہ محمد شاہ شہید کے دور میں ہندستان آئے۔ آپ کی ساتویں پشت میں خواجہ

Marfat.com

محمد اسمٰعیل قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ ان کے بعد ان کے بیٹے سید عبد الشکور (شہید ۹۴۷ھ) سہوان کے قاضی القضاۃ مقرر ہوئے۔ اور انھوں نے سہوان میں سکونت اختیار کرلی۔ آپ کے والد ماجد مولوی سید محمد عمران صاحب نے آپ کی اوائل عمری میں وفات پائی۔ اس لیے آپ کی پرورش آپ کے دادا مولوی سید ابن حسن مرحوم نے کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم شمس العلماء علامہ سید امیر احمد سہوانی سے حاصل کی۔ اس کے بعد حضرت علامہ یوسف حسن ہزاروی سے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ بعدہ بھوپال تشریف لے گئے۔ جہاں مولانا محمد شبیر فاروقی سے علمی استفادہ فرمایا۔ بھوپال سے آپ دہلی پہنچے جہاں مدرسہ فتح پوری دہلی میں دینیات کی تکمیل کی۔

آپ نے ۱۹۰۹ء میں مدرسہ طبیہ دہلی میں داخل ہوئے۔ ہر سال کلاس میں اول آئے۔ ۱۹۱۳ء میں چار سالہ نصاب تعلیم مکمل کرلیا اور اول آنے پر تمغہ طلائی سے نوازے گئے۔ آپ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے شاگرد رشید تھے۔ مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے لیٹر پیڈ اور نسخوں پر "افضل الشغال خدمت الناس" لکھا ہوا تھا۔ آپ کی گزارش پر مسیح الملک نے آپ کو اس کلمہ کے استعمال کی اجازت دے دی تھی۔ چنانچہ موصوف نے اپنے مطب کے سائن بورڈ پر اور کشتہ جات کے صندوقچہ پر یہ جملہ بطور عنوان لکھوایا۔ مسیح الملک کی سفارش ہی پر آپ ریاست لوہارو میں طبیب خاص رہے۔ تین سال بعد آپ نے استعفادے دیا جسے نواب امیر الدین خاں والی ریاست لوہارو نے بادل ناخواستہ قبول کیا۔ اور وہاں سے آپ حیدر آباد تشریف لے گئے اور وہاں ریاست کے طبیب رہے۔ مسیح الملک کی وفات کے بعد آپ طبیہ کالج دہلی میں وائس پرنسپل اور نگراں شعبۂ طالبات کی حیثیت سے ۱۹۲۶ء تا ۱۹۳۲ء رہے۔ کتاب امراض نسواں تصنیف فرمائی جو طبیہ کالج قرولباغ دہلی میں داخل درس رہی۔

آپ کی پہلی شادی مودودہ بیگم بنت سید محمود الحسن صاحب سے ہوئی۔ لیکن ان سے اولاد نہ ہوئی۔ وہ لوہارو میں فوت ہوئیں اور وہیں مدفون ہیں۔ دوسری شادی ۱۹۲۸ء

Marfat.com

میں سیدہ بیگم بنت سید محمود الحسن سے ہوئی جن سے دو پسران اور ایک دختر ہوئیں۔ پسر اصغر نے اوائل عمری میں اور دختر نے بارہ سال کی عمر میں وفات پائی۔ پسر اکبر پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم خلیل نقوی صاحب ہیں جن کے توسط سے حکیم صاحب موصوف کی سوانح واسناد کی نقولات حاصل ہوئیں۔

طبیہ کالج دہلی سے آپ کو حکیم جمیل خاں صاحب فرزند مسیح الملک نے اپنے دواخانہ واقع پونا بھیجا جہاں آپ دواخانہ حکیم جمیل خاں کے طبیب ونگراں رہے۔ دو سال بعد نواب صاحب سچین نے بڑے طمطراق سے آپ کو اپنا طبیب خاص مقرر کیا۔ سچین انارا (تاریخی محل) واقع سورت (گجرات) آپ کو رہائش کے لیے دیا گیا۔ سورت کے جھمپا بازار میں "دواخانہ مفید عام" کے نام سے آپ کا مطب بھی جاری تھا۔ ریاست کی شاہ خرچیوں کی تحقیق کے بعد انگریز ریزیڈنٹ نے تحقیق کی اور یونانی حکیم کو غیر ضروری قرار دیا گیا جس سے حکیم صاحب کا دل اُچاٹ ہوا اور اوجین گئے اور وہاں مطب شروع کر دیا۔

پروفیسر حکیم نذر احمد اشرفی صاحبؒ سند یافتہ طبیہ کالج دہلی کا پرزور بلاوا آیا تو حیدر آباد چلے گئے، جہاں اپنا مطب کیا۔ ریاست کے طبیب رہے۔ نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد دکن سے بھی متعلق ممتحن رہے۔ حکیم نذر احمد صاحب اشرفی ریاست حیدر آباد سے کراچی (پاکستان) منتقل ہوئے اور حکیم عبد الحفیظ صاحب نے لکھا کہ پشاور میں حکیم اجمل خاں کے دواخانہ میں طبیب کی سخت ضرورت ہے۔ حکیم محمد نبی خاں کی خواہش ہے کہ پشاور کا مطب آپ سنبھالیں۔ چونکہ آپ حکیم اجمل خاں کے نام کے عاشق تھے بغیر مشاہرہ طے کیے چل پڑے اور ۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۸ء دواخانہ حکیم اجمل خاں پشاور میں کام کیا۔ پھر بوجہ کبر سنی استعفا دے دیا۔ اس کے بعد مزید دو سال اپنے بیٹے کی ملازمت کی وجہ سے پشاور میں بیٹے کے پاس رہے۔ ۱۹۷۰ء کے اواخر میں حیدر آباد سندھ پہنچے اور وہاں اپنا مکان لطیف آباد، حیدر آباد میں تعمیر کرایا اور وہاں رہائش اختیار کی۔ حکیم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میڈیسین میں جدید تحقیقات کے باوصف ڈاکٹر ہم سے بہت پیچھے ہیں۔ ڈاکٹروں کی

Marfat.com

تشخیص کا انحصار مشینوں اور ان سے اخذ کردہ رپورٹوں پر ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اطباء پانچ انگلیوں اور دماغی حواس خمسہ پر کرتے ہیں اور بیشتر اطباء کی ذہانت مشینی رپورٹوں کو رد کرتی ہے۔ ڈاکٹر مشینوں کی رپورٹ سے کم علمی یا تساہلی اور کم توجہی کی بنا پر غلط نتائج اخذ کرتے ہیں۔

حکیم صاحب شکار کے شوقین تھے۔ وطن میں اپنی زرعی زمین پر کتے پالے ہوئے تھے۔ وہ فصلوں کی نگرانی کے ساتھ شکار میں بھی ساتھ رہتے تھے۔ کمان (غلیل) سے شکار کھیلتے۔ رامپور سے کمانیں منگاتے تھے۔ لوہارو میں توڑے دار بارہ بور بندوق استعمال میں رہتی تھی۔

حکیم صاحب جب سورت میں ریاست سچین کے طبیب خاص تھے ایک مرتبہ نواب سچین تفنن طبع کے طور پر محل کے سامنے اپنے سپاہیوں کے ہمراہ نشانہ بازی فرما رہے تھے، نواب صاحب نے اپنی بندوق حکیم صاحب کی طرف بڑھائی کہ آپ بھی طبع آزمائی کریں۔ حکیم صاحب نے بندوق لی۔ دائیں کاندھے پر لگا کر شست لینے کی بجائے بائیں بازو پر رکھی (چونکہ ان کی دائیں آنکھ کی بصارت خصوصاً دور کی بہت کم تھی) غلط جانب بندوق دیکھ اکثر سپاہی زیر لب مسکرائے۔ لیکن جب پے بہ پے ہدف پر گولیاں لگیں تو بہت حیران ہوئے۔

نواب صاحب لوہارو کے فرزند ارجمند نواب صلاح الدین مرزا جو گلشن معمار کراچی میں ڈاکٹر ابراہیم خلیل نقوی صاحب کے مکان کے متصل رہائش پذیر ہیں۔ بھاولپور میں افسر مال کی پوسٹ سے ریٹائرڈ ہیں انھوں نے فرمایا کہ مجھے اور میرے دو بھائیوں کو حکیم صاحب نے فارسی پڑھائی تھی۔

حکیم صاحب کو تاریخ گوئی کا زبردست ملکہ تھا۔ لیٹے لیٹے بغیر قلم و پنسل تاریخ نکال لیا کرتے تھے۔ ان کے صاحبزادے مصحفی پر تحقیق کر رہے تھے۔ اسی دوران یہ عجیب بات محقق ہوئی کہ وہ استاذ جس کے تلامذہ کی تعداد برصغیر کے تمام اساتذہ کے مقابلہ میں

زیادہ تھی اس کے قطعات تاریخ وفات دو تین سے زیادہ دستیاب نہ تھے۔ چنانچہ انھوں نے حکیم صاحب سے درخواست کی کہ تاریخ نکالیں انھوں نے فرمایا کہ "دو سو سال بعد اور صنعتوں کے اہتمام کے ساتھ مجھ سے یہ مغز ماری نہ ہو گی۔ اب دماغ بھی کام نہیں کرتا، پھر فضول محنت سے فائدہ کیا"، لیکن جب بار بار خوشامد کی تو چند تاریخی مادے نکالے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ کرد کرم کردگار ادارم بے گماں   غیر منقوط   ۱۲۴۰ھ

۲۔ مصحفی داخل جنت ہوا، از داد لطیف   منقوط

۳۔ غفر المصحفی بلطف الله

۴۔ ادخل الجنة بمنہ وجودہ

۵۔ مصحفی نغزگو فرحان بابواب جناں

وفات

۲۵ / اگست ۱۹۷۲ء بعمر نوے سال کراچی میں وفات پائی۔ ان کی اہلیہ کی وفات حیدر آباد (سندھ) میں یکم مئی ۱۹۸۶ء میں ہوئی۔

حکیم میر انوار احمد

آپ ایک ماہر دواساز تھے۔ آپ کے والد میر فخر الدین بھی دواسازی میں مہارت رکھتے تھے۔ حکیم محمود خاں اور مسیح الملک حکیم اجمل خاں اور خاندان شریفی کے دیگر اطبا کے مخصوص مرکبات اور کشتہ جات انھیں کے یہاں تیار ہوتے تھے۔ میر فخر الدین کے بعد یہ خدمت میر انوار احمد کے سپرد ہوئی۔

میر انوار احمد کو فن دواسازی کے علاوہ کشتہ سازی میں مہارت کامل حاصل تھی۔ ہندستانی دواخانہ نے یونانی دواسازی میں جو فروغ پایا وہ انھیں کی تربیت سے۔ شفاء الملک حکیم رشید احمد خاں نے لکھا ہے "طب قدیم کے شعبۂ ادویات میں سب سے نمایاں کام

Marfat.com

حکیم اجمل خاں کے معتمد اور تربیت یافتہ میر انوار احمد کے معمل میں ہوا جہاں خاص دوائیں ہندستانی دواخانہ کی تیار ہوا کرتی تھیں۔ میر صاحب نے ایک طبعی استعداد اس فن پر مبدء فیاض سے پائی ہے۔ حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں اور حاذق الملک کے شرف صحبت اور سالہا سال کی مشق و مہارت نے ان کو اس درجہ پر پہنچایا۔ ایک مدت تک ان کی نگرانی میں مرکبات وکشتہ جات تیار کرتے کرتے ان کو اس درجہ پر پہنچایا کہ ان کے معمل کی بنی ہوئی دوائیں یورپ کی ترقی یافتہ دواسازی کا نمونہ ہندستان میں پیش کرنے لگیں"۔ (حیات اجمل ص ۱۰۲)

ہندستانی دواخانہ میں مسیح الملک حکیم اجمل خاں جو خاندانی مرکبات جنھیں راز سربستہ میں رکھنا ضروری تھا، میر انوار احمد کے معمل میں تیار کراتے تھے اور انھیں اپنے مطب میں صندوقچہ میں رکھتے تھے۔ یہ صندوقچہ میر انوار احمد کی تحویل ہی میں رہتا تھا اور وہی مسیح الملک کے اشارہ پر ہزاروں روپے مہینہ کی دوائیں مفت لوگوں کو تقسیم کرتے تھے۔

آصف جاہ سابع میر عثمان علی خاں جب لارڈ ولنگڈن کی الوداعی تقریب میں شرکت کے لیے ۱۹۳۶ء میں دہلی میں آئے اور حکیم میر انوار احمد کے دواخانہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ ان کے تیار کردہ مرکبات کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ حکیم میر انوار احمد نے اس دواخانہ کی ایک شاخ حیدر آباد میں قائم کرنے کی تجویز پیش کی، جسے آصف سابع نے پسند فرمایا اور نظام دکن نے ایک خط بھی حکیم میر انوار احمد کو لکھا جو صاحبزادہ حکیم میر بصیر احمد صاحب کے پاس موجود ہے اور حسب ذیل ہے۔

"دہلی ۱۲/ مارچ ۱۹۳۶ء میں دواخانہ کی ادویات (بہ شکل مرکبات و مقویات) جو پیش کی ہیں اور جس عقیدت کے ساتھ ان کو تیار کیا تھا اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔

۲۔ یہ سن کر مجھے مسرت حاصل ہوئی کہ تم ارادہ رکھتے ہو کہ تمھارے دواخانہ کی ایک شاخ حیدر آباد میں بھی قائم ہو جائے۔ لہٰذا جب یہ وجود میں آ جائے گی تو مجھے یقین ہے کہ میری گورنمنٹ اس کی حوصلہ افزائی کرے گی۔ بایں خیال کہ یہ عمدگی اور احتیاط سے تیار

Marfat.com

کی جاتی ہیں جو خود ادویہ کے رنگ و روغن سے ظاہر ہے۔ دوسری طرف پبلک کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا کہ خود ریاست حیدر آباد میں ایک عظیم الشان یونانی دواخانہ قائم ہو رہا ہے اور جس کی اسکیم پر غور کرنے کے لیے مشاہیر حکما کی کمیٹی حال ہی میں ہوئی تھی بہر حال
"سالیکہ نیکو ست از بہارش پیدا" دکھائی دے رہا ہے اور میں یونانی ادویہ کا دلدادہ ہوں"۔

فقط آصف سابع

چنانچہ حکیم میر انوار احمد ۱۹۳۶ء میں حیدر آباد منتقل ہو گئے اور وہاں اپنا دواخانہ قائم کیا۔ یکم صفر ۱۳۵۵ھ / ۲۳/ اپریل ۱۹۳۶ء کو ریاست کے چیف سکریٹری نواب کاظم یار جنگ نے نظام کے فرمان کے مطابق اس دواخانہ کا نام "مخزن ادویہ مجیدیہ" رکھا اور ۲۰/ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو نظام نے بہ نفس نفیس اس کا افتتاح کیا۔

چیف سکریٹری ریاست حیدر آباد دکن کا خط مخزن ادویہ مجیدیہ کے افتتاح کے سلسلہ میں حسب ذیل ہے۔

"بخدمت شریف جناب حکیم انوار صاحب دہلوی

آپ کو تحریر کرنے کے لیے سرکار کا جو حکم ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے۔

مجھے یہ معلوم ہونے پر مسرت ہوئی کہ تم اپنے ارادہ کے مطابق اپنے دواخانہ کی شاخ حیدر آباد میں بھی قائم کرنے کے لیے یہاں آئے ہو تاکہ یہاں کی مخلوق خدا کو عمدہ ادویہ میسر ہوں۔ کیوں کہ پبلک کو تمھاری تیار کردہ ادویہ پر کامل بھروسہ ہے۔ اس لیے کہ تم نے حکیم اجمل خاں سے تجربہ حاصل کیا ہے اور ایک زمانہ میں ان کے دست راست سمجھے جاتے تھے۔ جس کی تصدیق حکیم مقصود علی نے کی ہے۔ انھیں وجوہ کی بنا پر میں تمھارے کارخانہ کا افتتاح یکم آذر سنہ فصلی آیندہ کو کروں گا جو میرے پوتے مکرم جاہ کی پیدائش کی تاریخ ہے اور دواخانہ کا نام "مخزن ادویہ مجیدیہ" رکھوں گا۔ کیوں کہ میرے پوتے کا عرفی نام مجیدی پادشاہ ہے جو کہ خلیفہ کے نام سے لیا گیا ہے۔ جو رشتہ میں حقیقی نانا ہوتے ہیں اور تمھارے دواخانہ کے لیے کافی گرانٹ مقرر کرنے کے متعلق کارروائی کی

Marfat.com

جائے گی۔ جس وقت یہاں کے شفاخانہ جات کی تنظیم کا مسئلہ طے پائے گا اور سرکاری صدر یونانی شفاخانہ کے افتتاح میں آیندہ ماہ رجب میں کرنے والا ہوں، جو کہ میری پیدائش کا مہینہ ہے۔

ریاست حیدر آباد کے حکومت ہند کے ساتھ الحاق کے بعد حکیم میر انوار احمد دہلی واپس آئے۔ کرنل سید بشیر حسین زیدی طبیہ کالج قرولباغ دہلی اور ہندستانی دواخانہ بلی ماران دہلی کے دہلی ایڈ منسٹریشن کے تحت آنے کے بعد چیئر مین مقرر ہوئے تو انھوں نے ہندستانی دواخانہ بلی ماران دہلی کو جو تقسیم ہند کے بعد تباہی کا شکار ہو گیا تھا از سرِ نو ترقی دینے کا کام شروع کیا اور اس کے لیے حکیم میر انوار احمد کی خدمات حاصل کیں۔

میر انوار احمد نے فن کشتہ سازی پر ایک جامع کتاب بھی تالیف فرمائی جو حکومت حیدر آباد کی جانب سے شائع کی گئی۔

حکیم میر انوار احمد نے ۱۹۵۷ء میں وفات پائی۔ ان کے فرزند حکیم میر بصیر احمد نے دواسازی کا کارخانہ سنبھالا۔ آپ بھی فن کشتہ سازی کے ماہر ہیں اور آپ کے تیار کردہ کشتہ جات دواخانہ طبیہ کالج اور ہندستان کے دیگر دواخانوں کو سپلائی کیے جاتے ہیں۔ حکیم بصیر احمد صاحب آج کل ضعیف اور صاحب فراش ہیں۔ آبائی مکان واقع گلی قاسم جان متصل ہندستانی دواخانہ میں ساکن رہے۔

Marfat.com

Marfat.com

انتخابِ

معمولاتِ مطب

اطبائے خاندانِ شریفی

Marfat.com

Marfat.com

معمولاتِ مطب

اطبائے خاندانِ شریفی

اطبائے خاندانِ شریفی نے ہندوستان میں وہ فنی مرتبہ حاصل کیا جس کی نظیر نہیں ملتی اور مختصر یہ ہے کہ طب کے علمی و عملی شعبوں کو معراجِ کمال ہندوستان میں انھیں حکما کی بدولت حاصل ہوا۔ اس خاندان نے جو مطب ترتیب دیا اس سے ہندوستان کے ہر گوشہ میں اطبا نے فائدہ اٹھایا۔ دہلی کا مطب صدیوں سے ہندوستانی باشندوں کی صحت کا ضامن رہا ہے اور آج بھی اس مطب کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

مؤلف کے خاندان میں فنِ طب کا سلسلہ عارف معارف ربانی حکیم سید شاہ خیرات علی ہمدانی علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۲۷ھ کے عہد سے نسلاً بعد نسلٍ بحمد اللہ تاحال جاری ہے۔ جلالی ضلع علی گڑھ کے اس طبی خانوادہ نے بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ بزرگانِ خاندان سے فن طب کے ماہر حکیم سید بہاء الدین حسین، حکیم سید عزیز الدین حسین، حکیم سید کمال الدین حسین (اول)، حکیم شجاع الدین حسین (اول) اور آخر میں والد بزرگوار حکیم سید محمد ریاض الدین حسین صاحب ہوئے ہیں۔ اور ان بزرگوں نے نہایت کامیاب علاجات کیے ہیں۔ جلالی کے ایک شاعر چھیتر مل کائستھ کے مدحیہ قصیدہ کا منتخب شعر جو اس خاندان کی تعریف میں ہے۔ ملاحظہ ہو ؂

حکیم اس جا کے کرتے ہیں جو حکمت میں مسیحائی
ہوا ہے ہر طرف ہر شہر میں شہرہ جلالی کا

مؤلف کے خاندانی بزرگوں کا عمل مطب دہلی پر رہا ہے۔ مؤلف کے والد ماجد حاذق الحکماء جناب سید محمد ریاض الدین حسین صاحب قبلہ پچاس سال تک مسلسل مطب

Marfat.com

دہلی پر عامل اور کامیاب رہے۔ مؤلف کو اپنے بزرگوں سے دہلی کے مطب کا جو ذخیرہ ملا ہے اس کا انتخاب پیشِ نظر مطب کی صورت میں ہدیۂ اطبا کرتا ہوں۔

اس مختصر مطب میں دہلی کے ان بنیادی نسخوں کو ترتیب دیا گیا ہے جن پر جسمانی امراض کے علاج کا دار و مدار ہے۔ ان نسخوں کا حفظ کرنا ہر نو آموز طبیب کے لیے ضروری ہے۔ مریض کے حالات کے مطابق ان نسخوں کے ساتھ ہی اطبا عموماً دہلی کے مشہور دواخانوں کے مخصوص مرکبات یا اپنے خاندانی مجربات نسخہ میں شامل کر کے نسخہ کو قوی کیا کرتے ہیں۔

مطب کا معیار ہر طبیب کی حذاقت اور مہارت کے مطابق مختلف ہوا کرتا ہے اور اس طرح ہر طبیب ماہر کا مطب ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ مختلف ہوتا ہے۔ لیکن مطب سے متعلق کچھ بنیادی نسخے جسمانی امراض سے متعلق ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اجزا اور ان کی مقداریں قدیم سے معین اور مقرر ہیں۔ پیشِ نظر مطب میں ایسے ہی بنیادی نسخوں کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ان نسخوں میں جو ترمیمات عموماً اسباب و اغراض کی تبدیلی کی صورت میں اختیار کیے جاتے ہیں۔ پیش کیے گئے ہیں۔ اطبا اپنے مطالعہ اور تجربات کے بعد مزید ترمیمات و اضافات پر حسب حالات مریض قادر ہو سکتے ہیں۔

فنی اعتبار سے یہ مختصر مطب نو آموز اطبا کے لیے مفید ہے۔ یہ مطب دراصل مطبوعہ مطبوں کا خلاصۂ انتخاب ہے۔ اگر اطبا اس مطب کے ساتھ دیگر مطبوعہ مطبوں کا مطالعہ بھی کرتے رہیں گے جو اطبائے دہلی کے مطب سے متعلق ہیں تو فن نسخہ نویسی میں بآسانی مہارت حاصل کر سکیں گے۔

اس مطب کی ترتیب و تدوین میں مؤلف کے برادر عزیز حکیم سید محمد شجاع الدین حسین سلمہ نے بھی خصوصی معاونت کی ہے۔ ان کو مطب کا بڑا تجربہ ہے اور فن نسخہ نویسی میں مہارتِ کاملہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

امراضِ راس

صُداع (دردِ سر)

صداع حار: دردسر بسبب حرارت ساذج یا مادی عارضی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ) شیرۂ تخم کاہو مقشر (۳ ماشہ) شیرۂ مغز تخم کدوے شیریں (۳ ماشہ)۔

عرقِ گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربتِ بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

ضماد: پوست الائچی (۶ ماشہ) یا گل مچکن (۶ ماشہ) یا بنفشہ (۶ ماشہ) پانی میں پیس کر پیشانی پر ضماد کیا جائے۔

ان دواؤں میں کسی ایک دوا کا انتخاب سبب مرض کے لحاظ سے کیا جا سکتا ہے۔

ضماد گل نیلوفر برائے دردِ سر حار۔

گل نیلوفر (۴ ماشہ) گل بنفشہ (۴ ماشہ) گل مچکن (۴ ماشہ) تخم کشنیز خشک (۴ ماشہ)۔پانی میں پیس کر پیشانی پر ضماد کر لیا جائے۔ دردِ سر کی زیادتی کے سبب صندل سفید (۴ ماشہ) تخم کاہو (۴ ماشہ) کا اضافہ کریں۔

اگر دردِ سر کا سبب مادۂ حار ہو تو یہ منضج تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ) عناب (۵ دانہ) سپستاں (۹ دانہ) تخم خطمی (۵ ماشہ) تخم خبازی (۵ ماشہ) گاؤزبان (۵ ماشہ)۔رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو مسہل تجویز کریں (جس کی ترکیب آگے بیان کی جائے گی) تیسرے مسہل میں حب ایارج (۱ تولہ)، ورق نقرہ (۱ عدد) میں لپیٹ کر عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) کے ہمراہ نصف شب میں پلایا جائے اور اس کے بعد سو

Marfat.com

جانے کی ہدایت کی جائے۔ صبح مسہل کی دوا نوش کی جائے لیکن اس میں املتاس شامل نہ کیا جائے۔

صداع بارد: اگر درد سر بسبب برودت ساذج ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گاؤزبان (۳ ماشہ)، گل گاؤزبان (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، نبات سفید (۳ تولہ) سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر نوش کریں۔

درد شقیقہ و نزلہ: بسبب مادہ بارد ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل مچکن (۴ ماشہ)، گل بابونہ (۴ ماشہ)، گل بنفشہ (۴ گرام)، آرد جو (۴ ماشہ)، کچلہ (۴ ماشہ)، افیون زعفران کوٹ پیس کر پانی میں نیم گرم پیشانی پر ضماد کریں۔ اگر درد سر شدید ہو تو بیخ ارنڈ (۴ ماشہ)، دار چینی (۴ ماشہ) اضافہ کریں یا عاقر قرحا (۲ ماشہ)، برگ حنا (۲ ماشہ) اضافہ کیا جائے۔

نزلہ

اگر نزلہ حار کا مادہ رقیق ہو تو اس کو غلیظ کرنے کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

بہیدانہ (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ) پانی میں ہلکا جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) حل کر کے صبح و شام نوش کریں۔ اگر زیادہ تغلیظ کی ضرورت ہو تو شیرۂ تخم کاہو مقشر (۳ ماشہ) نسخہ میں اضافہ کیا جائے۔

اگر نزلہ کا مادہ غلیظ ہو تو اس کو رقیق کرنے کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ)، خطمی (۷ گرام)، خباری (۷ گرام) پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کیا جائے۔

گاؤزبان (۳ ماشہ)، گل گاؤزبان (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، نبات سفید (۲ تولہ)

Marfat.com

پانی میں جوش دے کر چھان کر نوش کریں۔

اگر دماغ کو تقویت ضروری ہو تو نسخہ مذکورہ بالا کے ہمراہ خمیرہ گاؤزبان (اتولہ) ورق نقرہ کے ساتھ اضافہ کریں۔

اگر سعال بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

لعوق معتدل (۷ ماشہ) یا لعوق نزلی (۷ ماشہ)، ہمراہ بہیدانہ (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ) پانی میں ہلکا جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

اگر نزلہ حار شدید ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گوند کیترا (۱ ماشہ)، رُب السوس (۱ ماشہ) پیس کر خمیرۂ گاؤزبان (۱ تولہ) یا لعوق معتدل (۷ ماشہ) یا لعوق نزلی (۷ ماشہ) یا خمیرہ خشخاش (۱ تولہ) میں ملا کر اول کھائیں بعدہ بہیدانہ (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ) پانی میں ہلکا جوش دے کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ گاؤزبان (۵ ماشہ)، شیرۂ کوکنار (۱ عدد)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت خشخاش (۲ تولہ) کے ساتھ نوش کریں۔

اگر مریض کو کھانسی ہو، گلے میں دُکھن اور دماغ میں کمزوری محسوس ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

خمیرۂ گاؤزبان (۲ تولہ)، ورق نقرہ (۱ عدد) میں لپیٹ کر اول کھلائیں بعدہ شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ گاؤزبان (۵ تولہ)، شیرۂ مغز تخم کدوئے شیریں (۳ ماشہ) نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) میں حل کر کے نوش کریں۔ شربت بنفشہ کے بجائے شربت توت بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

اگر نزلہ حار ضعف دماغ کے ساتھ ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

Marfat.com

شیرۂ مغز بادام شیریں (۵ دانہ)، شیرۂ تخم کاہوئے مقشر (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم کدوئے شیریں (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تخم تربوز (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نزلہ حار کے ساتھ ضعف دماغ اور دماغ کی خشکی اور خشک کھانسی بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مغز بادام (۵ دانہ)، مغز تخم کدوئے شیریں (۳ ماشہ)، مغز تخم تربوز (۳ ماشہ)، صمغ عربی (۱ ماشہ)، نشاستہ (۵ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) سب کو پانی میں پیس کر کسی برتن میں آگ پر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے اتار کر چاٹ لیں۔ اس حریرے میں گاہے کوکنار بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

ضعفِ دماغ: ضعفِ دماغ وضعفِ بصارت بسبب اخراج رطوبات دماغ یابس لاحق ہو تو یہ حریرہ تجویز کیا جائے۔

مغز بادام شیریں (۵ دانہ)، تخم خشخاش (۹ ماشہ)، تخم کاہوئے مقشر (۶ ماشہ)، مغز تخم تربوز (۶ ماشہ)، مغز تخم کدوئے شیریں (۶ ماشہ)، تخم خرفہ سیاہ (۶ ماشہ) سب کو پانی میں پیس کر چھان لیا جائے اور روغن زرد (۱ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ) اس میں شامل کر کے آگ پر پکایا جائے اور جب حریرہ بن جائے تو اس کو چاٹ لیا جائے۔ اگر قبض ہو تو کشمش (۹ ماشہ) کا اضافہ کیا جائے اور اگر سعال ہو یا سِل ہو تو کیترا (۱ ماشہ)، نشاستہ (۱ ماشہ)، صمغ عربی (۱ ماشہ) اضافہ کیا جائے۔

سرسام

سرسام حار کے مریض کے سر پر گلاب (۱ تولہ)، روغن گل (۱ تولہ)، سرکہ (۶ ماشہ) سب کو ملا کر کپڑا اس میں تر کر کے مریض کے سر پر رکھا جائے اور اس کو خشک نہ ہونے دیا جائے۔ اطفال کے سر پر استعمال کرنا ہو تو روغن بابونہ اس میں ضرور شامل کیا

Marfat.com

جائے۔ شیر بُز میں پارچہ تر کر کے یافوخ پر رکھا جائے یا تخم کاہو (٦ ماشہ)، برادۂ صندل سفید (٦ ماشہ)، مغز کدو (٦ ماشہ)، کشنیز (٦ ماشہ)، پانی میں باریک پیس کر روغن گل (ڈھائی تولہ)، میں ملا کر تالو اور ماتھے پر لیپ کیا جائے۔ جب خشک ہو جائے تو دوسرا لیپ کیا جائے حتی کہ سرسام دفع ہو جائے۔

مونگ کے آٹے کی روٹی بھی مریض سرسام کے سر پر باندھنا مفید ہے۔ اس لیے کہ یہ روٹی دافع حرارت صعود ابخرہ ہے۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ آرد مونگ حسب ضرورت لے کر شیر گاؤ یا آب شاہترہ میں گوندھیں اور اس کو صرف ایک طرف سے سینکا جائے اور سمتِ خام روغن گل چپڑ کر مریض کے سر پر باندھ دیا جائے اور ہر پاس کے بعد اس کو تبدیل کیا جائے۔

مریض سرسام کو تلیین دینے میں نضج مادہ کا انتظار نہ کریں بلکہ پہلے ہی سے تلیین دیں۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، آلو بخارا (۵ دانہ)، تخم خطمی (۷ ماشہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ)، سناء مکی (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)۔ سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو دیا جائے۔ صبح مل چھان کر گلقند (۴ تولہ)، خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ)، ترنجبین (۴ تولہ) اس میں حل کر کے مل چھان کر پلایا جائے۔ اگر اس سے دست نہ آئیں تو شافہ استعمال کرایا جائے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو حقنہ کرایا جائے۔

پاشویہ کرائیں جس کا نسخہ یہ ہے۔

سبوس گندم (نصف کلو)، برگ سداب (۳ تولہ)، برگ بید سادہ (۳ تولہ)، گل نیلو (ڈھائی تولہ)، تراشیدہ کروے دراز (۳ تولہ)، پانی (۵ کلو) میں جوش دے کر چھان لیا جائے اور اس سے پاشویہ کرایا جائے۔ لیکن اگر بخار بہت شدید ہو تو پاشویہ ہرگز نہ کرائیں۔

غلبۂ غشی کے وقت صندل (٦ ماشہ)، کافور (۱ ماشہ) گلاب میں پیس کر کپڑے کا

Marfat.com

پھاہیہ اس میں تر کر کے یافوخ پر رکھیں۔

سرسام بارد کے مریض کے سر پر تفتیح کی غرض سے زندہ چوزہ مرغ کا صدر و شکم چاک کر کے گرم گرم تالو پر رکھیں جب سرد ہو جائے دوسرا رکھیں۔ تقریباً بیس عدد سینہ چوزہ مرغ رکھیں تب فائدہ ہوگا۔

غذا: مریض سرسام کو چند یوم تک تاقیام حُمّی غذا ہرگز نہ دیں۔ اگر گرسنگی کا غلبہ ہو تو خمیرہ مروارید دواء المسک معتدل وغیرہ استعمال کرائیں۔ بعد دفع حُمّی آش جو یا آب دال مونگ استعمال کرایا جائے۔

طریق پختن آشِ جو

جَو مقشر قلعی دار برتن میں دس گُنا پانی میں جوش دیں اور مل چھان لیں اور اس میں عرق کیوڑہ گلاب نبات سفید حل کریں۔

علاج دیگر

بہیدانہ (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ)، عرق مکوہ (۱۳ تولہ) میں جوش دے کر شیرۂ تخم کاہو (۷ ماشہ) اضافہ کر کے خاکسی (۷ ماشہ) چھڑک کر پلائیں اور سبوس گندم و برگ کنار و مکوہ کا پاشویہ کرائیں۔

اگر خلل دماغ ہو اور تنفس میں تنگی تو گاؤزبان (۵ ماشہ)، گل گاؤزبان (۵ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ)، نبات سفید (۱ تولہ)، عرق بادیان (۱۲ تولہ) میں جوش دے کر استعمال کرائیں۔ اگر قبض ہو تو نبات بجائے گلقند شامل کریں۔

بعدہ یہ منضج استعمال کرائیں۔

مکوہ (۷ ماشہ)، گل بنفشہ (۷ ماشہ)، گل سرخ (۷ ماشہ)، اصل السوس (۴ ماشہ)، مویز منقی (۹ دانہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، پرسیاوشاں (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)، بیخ بادیان (۵ ماشہ)، انجیر زرد (۲ دانہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح جوش دے کر گلقند (۲ تولہ)

Marfat.com

حل کر کے استعمال کرائیں۔

بعدہ ادویۂ مسہلہ سناء مکی (۱ تولہ)، اسطوخودس (۱۰ ماشہ)، تربد سفید (۱۰ ماشہ)، مغز فلوس خیار شنبر (۱۰ ماشہ)، روغن زرد (۲ تولہ) اضافہ کر کے استعمال کرائیں۔

بعدہ حب ایارج (۷ ماشہ) روغن بادام میں چرب کر کے استعمال کرائیں اور آخر میں معجون فلاسفہ (۶ ماشہ) استعمال کرائیں۔

صرع (مرگی)

مریض صرع یا ام الصبیان کو عود صلیب (۱ ماشہ)، جدوار (۱ ماشہ) دونوں کو باریک پیس کر خمیرۂ گاؤزبان عنبری (۷ ماشہ) جواہر والا میں ملا کر اور اس کو ورق نقرہ میں لپیٹ کر ہمراہ گاؤزبان (۳ ماشہ)، گل گاؤزبان (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، شہد خالص (۳ تولہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر پلایا جائے۔ اس کے بعد منضج دے کر دو یا تین مسہل املتاس کے دیئے جائیں اور آخر میں حب ایارج کے ذریعہ سے دماغ کا تنقیہ کریں۔

نسخہ عطوس برگ شبت والا برائے صرع وسدد محتسبہ دماغ۔

برگ شبت (۲ ماشہ)، نکچھکنی (۲ ماشہ)، گل بنفشہ (۲ ماشہ)، اسطوخودوس (۲ ماشہ)، کوٹ چھان کر بطور عطوش استعمال کرایا جائے۔ گاہے اس نسخہ میں تخم سوسن (۲ ماشہ) اضافہ کیا جاتا ہے۔

مریض مرگی کے لیے الماس یا عود صلیب یا انگشتری سُمِ خر کی ساعت نیک میں بنوا کر پہنانا بالخاصہ مجرب ہے۔

مریض ام الصبیان کے لیے ٹیڑھی کے انڈے کی زردی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کی خوراک دس سال کے بچہ کے لیے خشخاش کے دانہ کے برابر ہے۔ اس کا انڈا عموماً تالاب کے کناروں پر پڑا ہوا ملتا ہے۔

فالج ولقوہ

فالج ولقوہ واختلاج ورعشہ کے مریض کواول ماءالعسل سات روزاور چارروزماء الاصول اور سات روز منضجات بلغم بعداس کے مسہل بلغم استعمال کرایاجائے۔

نسخہ ماءالعسل برائے لقوہ وفالج وکزاز۔

شہد خالص (۱۰ تولہ)، عرق گاؤزبان (ڈیڑھ کلو) میں جوش دے کر شیشی میں محفوظ رکھیں اور بجائے آب وغذا استعمال کرائیں سات روز تک۔

نسخہ منضج:

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بادیان (۷ ماشہ)، بیخ بادیان (۷ ماشہ)، تخم خطمی (۷ ماشہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ)، بیخ اذخر (۵ ماشہ)، اصل السوس (۵ ماشہ)، بیخ کیتر (۵ ماشہ)، بیخ کرفس (۵ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ)۔

سب کورات کے وقت گرم پانی میں بھگودیا جائے۔ صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ملا کر یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

بادیان (۷ ماشہ)، بیخ بادیان (۷ ماشہ)، بیخ کیترہ (۵ ماشہ)، بیخ کرفس (۵ ماشہ)، بیخ اذخر (۵ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ) سب کورات کے وقت عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں بھگودیاجائے۔ صبح مل چھان کر شہد (۲ تولہ) خالص ملاکر پلایاجائے۔ اگر مریض ضعیف ہو تو تین روز تک اور قوی ہو تو سات روز تک یہ نسخہ استعمال کرایا جائے۔اس کے بعد مسہل دے کرحب ایارج کے ذریعہ سے تنقیہ دماغ کیاجائے۔

ترکیب استعمال حب ایارج:

حب ایارج (۱ تولہ) کوروغن بادام میں چرب کرلیاجائے اور جب نصف شب باقی رہے توعرق بادیان کے ساتھ نگلادیاجائے اور صبح نسخہ مسہل بغیر املتاس استعمال کرایاجائے۔

مریض لقوہ کوہدایت دی جائے کہ اپنے منہ میں جوزبوا رکھے اور عود صلیب کو پیس

کر تریاق فاروق (تین ماشہ) ملا کر چاٹے۔ روغن قبط اور دیگر محلل روغنوں کی مالش کرائی جائے۔

مریض لقوہ کو تنقیہ کے بعد یہ نسخہ مفید ہے۔

خمیرہ گاؤزبان (۱ تولہ)، ورق نقرہ (۱عدد) میں لپیٹ کر ہمراہ اسطوخودوس (۵ ماشہ)، بادرنجبویہ (۵ ماشہ)، رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شہد خالص (۲ تولہ) ملا کر پلایا جائے۔

دوا برائے سکتہ:

کندش، فلفل، وج ترکی، عاقر قرحا، جوزبوا، شونیز، جند بیدستر باریک پیس کر ناک میں پھونکنا نیز پیشانی اور سر پر طلا کرنا مفید ہے۔

سدر و دوار

مریض سدر و دوار کو تبرید مفید ہے۔ جس کا نسخہ یہ ہے۔

آملہ خشک (۳ماشہ) رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو شیریں کر کے نوش کیا جائے۔

نسخۂ دیگر شیرۂ خشخاش (۶ ماشہ)، شیرۂ کشنیز خشک (۶ ماشہ) پانی میں پیس کر قدرے شکر ڈال کر پلایا جائے۔

ضماد کشنیز، صندل سفید سرکہ میں پیس کر ضماد کریں۔

سعوط مومیائی روغن گل میں گھول کر مشک خالص کافور قیصوری جند بیدستر ہر ایک ایک سرخ خوب باریک پیس کر باہم ملا کر سعوط کریں۔

مالیخولیا

ہلیلہ (۱ درم)، بلیلہ (۱ درم)، بسفائج (۱ درم)، افتیمون (۵درم)، اسطوخودوس (۵درم)، تربد سفید (۵درم)۔

Marfat.com

کوٹ چھان کر شہد خالص جملہ ادویہ کے مجموعی وزن کا تین گنا لے کر قوام بنائیں اور معجون تیار کر کے استعمال کرائیں۔

برائے تقویت قلب: مروارید، زہر مہرہ، طباشیر، لاجورد شربت انار میں حل کر کے عرق کیوڑہ، عرق گاؤزبان کے ساتھ وقت شام استعمال کرائیں۔یا تخم ریحان (۵ ماشہ) نبات سفید کے ساتھ استعمال کرائیں۔

ابریشم خام، صندل سفید آملہ، تخم خیارین، تخم کاسنی، بادرنجبویہ، برگ گاؤزبان، کشنیز، مغز تخم کدو، کاہو، خرفہ، پالک، گلاب، ورق نقرہ، یشب سبز، زہر مہرہ خطائی تراکیب مناسب سے کھلادیں۔

سفوف عنبر مجرب برائے مالیخولیا

عنبر (۱ ماشہ)، مشک (۱ ماشہ)، تج (۱ ماشہ)، ساذج ہندی (۲ ماشہ)، عود (۲ ماشہ)، ہیل (۲ ماشہ)، اسارون (۲ ماشہ)، مصطگی (۲ ماشہ)، ہلیلہ کابلی (۲ ماشہ)، فرنجمشک (۲ ماشہ)، نارمشک (۲ ماشہ)، زیرہ کرمانی (۲ ماشہ)، دارچینی (۲ ماشہ)، زنجبیل (۲ ماشہ)، قرنفل (۲ ماشہ)، انار دانہ (۲ ماشہ)، جوزبوا (۲ ماشہ)، کافور (۲ ماشہ)، قاقلہ کبار (۲ ماشہ)۔

باریک پیس کر قند سفید ملادیں۔ تین گرام ہمراہ آب سرد نوش کریں۔

مریض کے خیالات میں یعنی اس کی آنکھوں کے سامنے بھنگے اور مکھیاں اڑتی ہوئی معلوم ہوں تو اسطوخودوس (۲ ماشہ)، کشنیز خشک (۴ ماشہ) سب کو پانی میں بھگو کر صبح چھان کر شربت بارد نجبویہ (۲ تولہ) ملا کر پلایا جائے۔

امراض عین

رمد، آشوب چشم، آنکھ دکھنا

ضماد لودھ پٹھانی والا برائے ورم ہر قسم چشم

Marfat.com

لودھ پٹھانی (۲ ماشہ)، پاہ (۲ ماشہ)، رسوت (۲ ماشہ)، پھٹکری (۲ ماشہ)، افیون (۲ ماشہ)، زعفران (۴ سرخ)۔

پانی میں پیس کر حوالی چشم پر ضماد کیا جائے۔

یا آملہ خشک (۳ ماشہ)، لودھ پٹھانی (۳ ماشہ) دونوں کو روغن گاؤ (بقدر حاجت) میں بریاں کر کے سرد پانی میں پیس کر آنکھ کے پپوٹوں پر ضماد کیا جائے۔

آنکھ دُکھنے کی ابتدا میں یہ ضماد زیادہ مفید ہوتا ہے۔

رسوت (۳ ماشہ)، پوست ہلیلہ زرد (۳ ماشہ) دونوں کو پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔

حب رمد

ہلدی (٦ ماشہ)، دار ہلد (٦ ماشہ)، پھٹکری (٦ ماشہ)، رسوت (٦ ماشہ)، ہلیلہ زرد (٦ ماشہ)، ہلیلہ سیاہ (٦ ماشہ)، افیون (۳ ماشہ)، زعفران (۲ ماشہ) کوٹ چھان کر حبوب بنا کر محفوظ رکھیں اور وقت طلا کریں۔

پوٹلی: برگ نورستہ تمر ہندی (۹ ماشہ)، پھٹکری (۳ ماشہ)، افیون (برابر نخود) کوٹ چھان کر پوٹلی میں باندھیں اور آب کو کنار میں تر کر کے حوالی چشم پر سینکیں۔ ورمِ حار چشم اور دردِ چشم کے لیے مفید ہے۔

ناخونہ: کے لیے نمک لاہوری کی سلائی بنا کر آنکھ میں لگائی جائے۔

حب سبز: برائے رمد، سل و تحلیل مواد چشم و تسکین وجع مجرب ہے۔

حفص مکی (۴ ماشہ)، پھٹکری بریاں (۲ ماشہ)، افیون (۱ ماشہ)، برگ شبت (۵ عدد)، زعفران (۵ سرخ)۔

سب کو پیس کر آہنی کڑاہی میں ڈالیں اور اس پر پانی ڈال کر دستہ آہنی سے خوب کھرل کریں پھر آگ پر پکائیں جب پانی جذب ہو جائے اور دوا بستہ ہو جائے تو مونگ کے

Marfat.com

دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ وقت ضرورت ایک گولی پانی میں حل کر کے حوالی چشم پر ضماد کیا جائے۔

حبِ دیگر

افیون (۶ سرخ)، زعفران (۲ سرخ)، لودھ پٹھانی (۱ ماشہ)، بزرانج (۱ ماشہ)، دم الاخوین (۱ ماشہ)، مرمکی (۱ ماشہ)، تخم کاہو مقشر (۱ ماشہ)

باریک پیس کر آب برگ بتھوا میں خوب کھرل کر کے حبوب بنادیں اور وقت ضرورت ایک گولی پانی میں حل کر کے حوالی چشم پر لگائیں اور ایک گولی کھلائیں۔

اگر رمد کا سبب کوئی حار مادہ ہو تو پھٹکری بریاں (۳ ماشہ)، گل ارمنی (۳ ماشہ)، افیون (۱ ماشہ)، صندل سرخ (۳ ماشہ)، زعفران (۶ سرخ)

شب کو مکوہ کے پانی میں پیس کر آنکھوں کے اوپر ضماد کیا جائے۔ بقدر حاجت ضعفِ دماغ ہو تو یہ نسخہ مفید ہے۔

خمیرہ گاؤزبان (۱ تولہ)، ورق نقرہ (۱ عدد) میں لپیٹ کر ہمراہ شیرۂ گاؤزبان (۳ ماشہ)، شیرۂ کشنیز خشک (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر گلقند (۲ تولہ) اس میں حل کر کے اور چھان کر استعمال کرائیں۔

مریض کو سوتے وقت اطریفل کشنیزی (۹ ماشہ) ہمراہ عرق گاؤزبان پلائیں۔ اگر اس نسخہ سے فائدہ نہ ہو تو یہ نسخہ منضج استعمال کرائیں۔

گل بنفشہ (۵ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ)، تخم خطمی (۷ ماشہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)

سب دوائیں رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر پلائیں اس کے بعد دو یا تین مسہل املتاس کے دیں اور آخر میں دماغ کا تنقیہ حبِ ایارج یا حبِ بنفشہ یا حبِ الیلہ کے ذریعہ سے کریں۔

Marfat.com

کحل: برائے ضعفِ بصر ونزول الماء ودھند میں نہایت مفید ہے۔

خستہ ہلیلہ (۳۰ عدد)، اخروٹ مسلم (۲ عدد) دونوں کو آگ پر رکھ کر جلایا جائے جب مثل انگشت ہو جائے تو اس میں مرچ سیاہ (ساڑھے چار ماشہ) شامل کر کے مثل سرمہ پیس کر رکھ لیا جائے۔

کحل تخم نیل والا۔ برائے ضعفِ بصر ونزول الماء

تخم نیل (۳ ماشہ)، سرمہ خالص (۱ تولہ) آب بادیان سبز یا عرق بادیان میں کھرل کیا جائے۔ جب سرمہ ہو جائے تو اس کو محفوظ رکھا جائے اور سوتے وقت آنکھوں میں سلائی سے لگایا جائے۔

کحل برائے سفیدی چشم ونزول الماء

فوفل مسلم (۱ عدد)، تہ بہ تہ کپڑے میں لپیٹ کر آگ پر جلایا جائے اور سفیدۂ جست (دوچند) شامل کر کے کھرل کیا جائے تاکہ سرمہ ہو جائے۔ سلائی سے دن میں دوبار صبح شام لگایا جائے۔

نسخہ برائے نزول الماء:

گل بنفشہ (٦ ماشہ)، گل گاؤزبان (٦ ماشہ)، تخم کدو (٦ ماشہ) عرق عنب الثعلب میں شب کو بھگو کر صبح چھان کر شربت بادرنجبویہ (۲ تولہ) حل کر کے پلائیں۔

امراض اذن

دردِ گوش

قطور لہسن والا برائے دردِ گوش بارد

لہسن (۱ عدد)، عاقرقرحا (۱ ماشہ)، فرفیون (۱ ماشہ)، روغن گل (۱ ماشہ)، شہد خالص (۱ تولہ)

سب کو باہم ملا کر آگ پر پکایا جائے اور جب دوائیں حل ہو جائیں نیم گرم کان میں

Marfat.com

کان میں قطرات ٹپکائے جائیں۔اگر ثقل سماعت ہو تو اس نسخہ میں نظر دن اضافہ کیا جائے۔

روغن کمیلہ برائے دردِ گوش: کمیلہ مصفی (۳ ماشہ)، برگِ نیم (۴ عدد)، روغن کنجد (۴ تولہ)

باہم ملا کر آگ پر پکائیں۔جب یہ دوائیں حل ہو جائیں تو اُتار کر نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

روغن ترب بھی کان کے درد کے لیے مفید ہوتا ہے۔

سکھ درشن کے پتوں کا عرق بھی کان میں ٹپکانا مفید ہوتا ہے۔

پینے کے لیے مریض کو یہ نسخہ دیں۔

خمیرۂ گاؤزبان (۱ تولہ) ورق نقرہ میں لپیٹ کر اول بعدۂ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ) عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر صبح و شام پلائیں۔

انکباب: برگِ نیم (۱ تولہ)، برگِ بکائن (۱ تولہ)، برگِ ترب (۱ تولہ)، برگِ شلجم (۱ تولہ) گل بابونہ (۶ ماشہ)، گل خطمی (۶ ماشہ)، اکلیل الملک (۶ ماشہ)، افسنتین رومی (۶ ماشہ) پانی میں جوش دے کر اس کے کان میں بھپارا دیں۔

ورم پس گوش ہو تو ضماد زردچوب استعمال کرایا جائے۔جس کا نسخہ یہ ہے۔

زردِچوب (۴ ماشہ)، گل بابونہ خشک (۴ ماشہ)، خطمی (۴ ماشہ)، اکلیل الملک (۴ ماشہ)، مرزنجوش (۴ ماشہ)، افسنتین رومی (۴ ماشہ) سب کو کوٹ چھان کر پانی میں ملا کر ضماد بنائیں اور نیم گرم مقامِ ورم پر لگائیں۔

ثقل سماعت کے لیے مویزج، وج ترکی، فرفیون، عاقر قرحا ہم وزن سب کو کوٹ چھان کر روغن گل میں ملا کر آگ پر پکائیں۔جب ادویہ حل ہو جائیں صاف کر کے رکھیں اور نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

Marfat.com

امراضِ انف

مریض کو اگر رعاف یعنی نکسیر کا عارضہ ہو تو

لعاب بہیدانہ شیریں (۲ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، عرقِ گاؤزبان (۵ تولہ) میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر صبح و شام پلایا جائے۔ اور ان کی وجہ سے دردِ سر ہو تو اگر مریض کی ناک میں کیڑے پیدا ہو گئے ہوں اور ان کی وجہ سے دردِ سر ہو تو ملیم نیم (۳ ماشہ) کے سبز پتوں کے عرق (بقدر حاجت) میں پیس کر ناک میں ٹپکائیں اور یہ تبرید پلائیں۔

لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ) شیرۂ تخم کاہو مقشر (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تخم کدوے شیریں (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت بنفشہ ملا کر پلائیں۔

امراضِ فم ولسان

قلاع کے لیے

لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ)، میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر پلائیں۔

نیز کتھا سفید (۳ ماشہ)، کباب چینی (۳ ماشہ)، دانہ ہیل (۳ ماشہ)، زرورد (۳ ماشہ) سب کو کوٹ چھان کر تھوڑا تھوڑا زبان پر چھڑکیں۔

یا لعاب اسپغول (٦ ماشہ)، لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر گاؤزبان سوختہ (۲ ماشہ)، جو سوختہ (۲ ماشہ)، کتھا سفید (۲ ماشہ)، طباشیر (۲ ماشہ)، دانۂ ہیل (۲ ماشہ)، کباب چینی (۲ ماشہ)، زہر مہرہ (۲ ماشہ)، کوٹ چھان کر اس میں حل کریں اور اس محلول سے مضمضہ کریں۔

ذرور برائے قلاع: گاؤزبان سوختہ، جو سوختہ، پر سیاؤشاں سوختہ، رشتہ خام سوختہ، کاغذ سوختہ ہم وزن کوٹ چھان کر ذرور کریں۔

Marfat.com

ذرور برائے قلاع اطفال: زہر مہرہ خطائی، بنسلوچن، سماق، زرورد، کتھا سفید، مغز کنول گٹہ، ہم وزن کوٹ چھان کر منہ میں تھوڑا تھوڑا چھڑکیں۔

پارہ یا رسکپور کو زیادہ مقدار میں استعمال کرنے سے بھی منہ آجاتا ہے۔ اس کے لیے پوست درخت کچنال پانی میں جوش دے کر غرغرہ کریں۔

آکلہ فم: گر مریض کے منہ میں زخم ہو تو پینے کے لیے لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ)، میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر دیں۔

اگر منہ کا آکلہ آتشک کے سبب سے ہو تو اس کا علاج مرض آتشک میں بیان کیا گیا ہے۔ صفحہ ۲۱۲ پر مطالعہ کریں۔

امراضِ اسنان ولثہ

مسوڑھوں کا ورم اگر ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

پھٹکری کو جلائیں اور جلاتے وقت سرکہ اس پر ڈال دیں۔ جب خشک ہو جائے پھر سرکہ ڈالیں۔ اس کے بعد گلنار (۳ ماشہ)، اور ہیرا کسیس (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر اور اس میں ملا کر منجن کی طرح استعمال کریں۔

دردِ دندان کے لیے یہ سنون استعمال کریں۔

فلفل سیاہ (۳ ماشہ)، عاقر قرحا (۳ ماشہ)، قرنفل (۳ ماشہ)، خردل (۳ ماشہ)، بابونہ (۳ ماشہ)، نمک طعام (۱ ماشہ) سب کو کوٹ چھان کر دانتوں پر ملیں اور پھر کلی نہ کریں۔

سنون برائے درد دندان بہ سبب احتباس رطوبات دندان

کسیس سبز (۹ ماشہ)، مصطگی رومی (۶ ماشہ)، سنگ جراحت (۶ ماشہ)، گل ارمنی (۶ ماشہ)، دم الاخوین (۹ ماشہ)، گھونگچی سفید (۹ ماشہ)، رال سفید (۶ ماشہ)، تخم ببول (۶

Marfat.com

ماشہ)، لوبچون (۲ ماشہ)، عدس مسلم (۱ تولہ)، پوست الائچی خورد (۱ تولہ)، مازوے سبز (۲ عدد)، قرنفل بریاں (۹ ماشہ)، پھٹکری بریاں (۷ ماشہ) کوٹ چھان کر سنون بنائیں اور روز تھوڑا دانتوں پر ملیں۔

سنون برائے دردِ دندان: اجوائن دیسی (۱ تولہ)، بھلاوہ سوختہ ۴۰ ماشہ)، نمک سیاہ (۶ ماشہ)، مرچ سیاہ (۲ تولہ) کوٹ چھان کر سنون بنائیں۔

سنون زرد چوب برائے درد و استحکام دندان: زرد چوب (۱ ماشہ)، پوست انار (۱ ماشہ)، گلنار (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، مازو (۱ ماشہ)، شب یمانی برشتہ (۱ ماشہ) کوٹ چھان کر سنون بنائیں۔

سنون کلونجی والا برائے ہر قسم درد دندان و اخراج رطوبات: کلونجی (۱ ماشہ)، جوزبوا (۱ ماشہ)، بسباسہ (۱ ماشہ)، عاقر قرحا (۱ ماشہ)، قرنفل (۱ ماشہ)، مرچ سیاہ (۱ ماشہ) کوٹ چھان کر سنون بنائیں۔

سنون گل دیگدان برائے حبس دم: گل دیگدان (۱ تولہ)، گیرو (۳ ماشہ)، زنجبیل (۳ ماشہ)، نوشادر (۳ ماشہ)، مرچ سیاہ (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر سنون بنائیں۔

سنون دیگر جو بہت فوائد رکھتا ہے۔

گل ارمنی (۳ ماشہ)، سنگجراحت (۳ ماشہ)، پوست کیکر (۳ ماشہ)، مرچ سیاہ (۳ ماشہ)، گل سرخ (۳ ماشہ)، گل دیدان (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر سنون تیار کریں۔

تحریک اسنان کے لیے سنون اقاقیا والا استعمال کرائیں۔

اقاقیا (۵ ماشہ)، گلنار فارسی (۵ ماشہ)، شب یمانی (۵ ماشہ)، آملہ خشک (۵ ماشہ)، کوٹ چھان کر سنون بنائیں۔

مضمضہ پوست کیکر والا برائے دفع نزلہ جب کہ نزلہ کا انضباب دانتوں اور مسوڑھوں پر ہو۔

Marfat.com

پوست کیکر (۱ تولہ)، پوست سرس (۱ تولہ)، پوست کچنال (۱ تولہ)، گلنار (۶ ماشہ)، کزمازج (۶ ماشہ)، برگ چنبیلی (۶ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر نیم گرم مضمضہ کریں۔ گاہے پوست اخروٹ (۱ تولہ) اور باؤبڑنگ (۲ ماشہ) اضافہ کریں۔

امراض حلق وصدر وریہ

حلق کا درد و ورم کے لیے یہ تبرید تجویز کریں۔

شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ تخم کاہو مقشر (۳ ماشہ)، لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت توت سیاہ (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام پلائیں۔

اگر خناق ہو تو تبرید مذکور میں مزید بارد ادویہ کا اضافہ کریں۔ اور بجائے عرق گاؤزبان کے عرق شاہترہ اور عرق مرکب مصفی خون دیں۔ جب مرض بڑھ جائے اور تحلیل ورم کی ضرورت ہو تو ضماد محلل استعمال کریں۔

عنب الثعلب خشک (۱ تولہ)، مغز فلوس (۹ ماشہ)، آرد جو (۶ ماشہ)، گل بابونہ (۶ ماشہ)، اکلیل الملک (۶ ماشہ)، سنبل الطیب (۶ ماشہ) سب کو مکوہ کے پانی میں پیس کر نیم گرم ضماد کریں۔ اس میں کبھی سرکہ اور روغن گل بھی اضافہ کر دیتے ہیں۔

یا عود (۳ ماشہ)، مصطگی (۳ ماشہ)، جدوار (۳ ماشہ)، آب کاسنی سبز (قدر حاجت) میں پیس کر ضماد کریں۔ اگر ورم پرانا ہو جائے تو مرہم داخلیون بھی مفید ہوتا ہے۔

چونہ خوردنی کا ضماد ورم حلق بارد میں گلے پر کیا جائے۔

یا چونہ خوردنی (۶ ماشہ)، عسل خالص (۱ تولہ) باہم ملا کر ضماد کیا جائے۔

ذیل کے غرغروں میں سے کوئی غرغرہ مرض کی شدت اور ضعف کے لحاظ سے تجویز کریں۔

(۱) عناب (۵ دانہ)، برگ توت (۱ تولہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر غرغرہ کرائیں۔

Marfat.com

(۲) عدس (۱ تولہ)، کوکنار (۴ عدد) دونوں کو تین پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان کر غرغرہ کرائیں۔

(۳) کوکنار (۴ عدد)، گلنار (۴ ماشہ)، عدس مسلم (۱ تولہ)، کشنیز (۲ ماشہ)، عنب الثعلب (۲ ماشہ)، کزمازج (۲ ماشہ)

سب کو تین پاؤ پانی میں جوش دے کر چھان کر غرغرہ کریں۔ اس نسخہ میں پوست کیکر (۱ تولہ)، پھٹکری (۳ ماشہ) اور کبھی برگ توت (۱ تولہ) بھی اضافہ کر دیتے ہیں۔

(۴) غرغرہ تخم کتاں جو بعد غرغرہ کو کنار استعمال کرائیں۔

تخم کتاں (۷ ماشہ)، تخم حلبہ (۷ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں (۹ دانہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بیخ بادیان (۷ ماشہ)، عدس مقشر (۷ ماشہ)، گل بنفشہ (ڈھائی تولہ)، گل سرخ (ڈھائی تولہ)، مرزنجوش (ساڑھے تین تولہ)، صعتر فارسی (سوا تین تولہ)، عنب الثعلب خشک (سوا تین تولہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر مغز فلوس (۵ تولہ)، شربت توت سیاہ (۲ تولہ) حل کر کے نیم گرم غرغرہ کریں۔

(۵) مغز فلوس (۲ تولہ) کو شیر گاؤ میں جوش دے کر چھان کر اس سے غرغرہ کرائیں۔

(۶) باؤبڑنگ (۱ تولہ) کو پانی میں جوش دے کر اس سے غرغرہ کرائیں لیکن باؤبڑنگ کا غرغرہ ابتدائے مرض میں کرانا چاہیے۔

(۷) غرغرہ برگ شہتوت والا برائے ورم حلق و بحۃ الصوت

برگ شہتوت (۱ تولہ)، عناب (۵ دانہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر نیم گرم غرغرہ کریں۔ درد گلو کی صورت میں شربت شہتوت سیاہ کا اضافہ کریں۔

(۸) غرغرہ خرفہ سیاہ برائے بحۃ الصوت از مادۂ حار

تخم خرفہ سیاہ (۲ ماشہ)، صمغ عربی (۳ ماشہ)، نشاستہ (۳ ماشہ)، رب السوس (۳ ماشہ)، اصل السوس (۲ ماشہ)، عدس مسلم (۹ ماشہ)، تخم کاہو (۲ ماشہ)، جو مقشر (۲ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر غرغرہ کریں۔

Marfat.com

(۹) غرغرہ کاکڑا سینگی والا برائے بحۃ الصوت

انجیر زرد (۲ تولہ)، خولنجان (۵ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ)، اصل السوس (۶ ماشہ)، کاکڑا سینگی (۶ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر نیم گرم غرغرہ کریں۔

(۱۰) غرغرہ صعتر فارسی والا

صعتر فارسی (۳ ماشہ)، مویز (۳ ماشہ)، عاقر قرحا (۳ ماشہ)، خولنجان (۳ ماشہ)، اسطوخودوس (۳ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر نیم گرم غرغرہ کریں۔

(۱۱) غرغرہ برائے انصباب نوازل از دماغ بر حلق

کوکنار (۲ عدد)، گلنار (۶ ماشہ)، کزمازج (۶ ماشہ)، عنب الثعلب خشک (۶ ماشہ)، کشنیز خشک (۶ ماشہ)، عدس مسلم (۶ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر نیم گرم غرغرہ کریں۔ غرغرہ کی قوت بڑھانے کے لیے مغز فلوس (۶ ماشہ)، باؤ بڑنگ (۶ ماشہ) اضافہ کریں۔

نفث الدم (خون تھوکنا)

پھیپھڑے وغیرہ سے خون آنے کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

گیرو (۱ ماشہ)، سنگ جراحت (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر ہمراہ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ حب آلاس (۳ ماشہ)، شیرۂ بیخ انجبار (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت انار شیریں (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام دیں۔

اگر مریض کو نزلہ حار ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گوند (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ) سب کو پیس کر خمیرہ خشخاش (۱ تولہ) میں ملا کر شیرۂ گاؤزبان (۳ ماشہ)، شیرۂ کوکنار (۱ عدد)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ)، میں نکال کر شربت خشخاش (۲ تولہ) صبح و شام پلائیں۔

اگر مریض کو نفث الدم اور نزلہ دونوں ہوں تو یہ تبرید دیتے ہیں۔

Marfat.com

لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ حب آلاس (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر عناب (۵ دانہ) سپستاں (۹ دانہ) پانی میں ہلکا جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر صبح و شام پلائیں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

گوند (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، رب السوس (۱ ماشہ) پیس کر خمیرۂ خشخاص (۱ تولہ) میں ملا کر اول کھلائیں بعدہٗ شیرۂ کوکنار (۱ عدد)، شیرۂ گاؤزبان (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر صبح و شام پلائیں۔

مقام ورم پر موم کو روغن گل میں پگھلا کر نیم گرم مالش کرائیں۔ اس میں گاہے لوبان (۱ ماشہ) کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

یا قیروطی آرد کرسنہ نیم گرم پہلو پر مالش کریں جس کا نسخہ یہ ہے۔

آرد کرسنہ (۵ تولہ)، آرد حلبہ (۵ تولہ)، شونیز (کلونجی) (۲ تولہ)، اصل السوس (۲ تولہ)، عاقرقرحا (۲۰ ماشہ) موم کو روغن گل میں ملائیں اور سب ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں ملا کر شیشی میں محفوظ رکھیں۔

قیروطی کلاں برائے ذات الجنب: موم سفید (۶ ماشہ)، روغن گل (۲ تولہ)، روغن بابونہ (۲ تولہ) میں پگھلا کر اور اس میں گل خطمی (۲ ماشہ)، گل بابونہ (۲ ماشہ)، گل بنفشہ (۲ ماشہ)، اکلیل الملک (۲ ماشہ)، گل سرخ (۲ ماشہ)، افسنتین رومی (ماشہ)، آرد جو (ماشہ)، تخم کتاں (ماشہ)، تخم حلبہ کوٹ چھان کر شامل کریں اور وقت ضرورت نیم گرم ضماد کریں۔

نسخہ قیروطی خرد برائے ذات الجنب و وجع المفاصل و رعشہ وغیرہ

موم سفید (۶ ماشہ)، روغن گل میں پگھلائیں اور اس میں مصطگی رومی (۱ ماشہ) زنجبیل (۱ ماشہ) باریک کر کے اس میں شامل کریں اور وقت ضرورت نیم گرم ملیں۔ قوت تحلیل بڑھانے کے لیے اس نسخہ میں سنبل الطیب (۲ ماشہ)، برگ سداب (۲ ماشہ)، اضافہ کریں۔ شربت اعجاز ۴۰ (۴ تولہ) یا شربت خشخاش (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام پلائیں۔

Marfat.com

اگر مریض کو نزلہ حار، نفث الدم اور سعال تینوں ہوں تو یہ نسخہ تجویز کرنا چاہیے۔

صمغ عربی (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، رب السوس (۱ ماشہ) سب کو پیس کر خمیرۂ خشخاش میں ملا کر ہمراہ شیرۂ حب آلاس (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ کوکنار (اعدد)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر رب بہی شیریں (۲ تولہ) ملا کر پئیں۔

اگر مریض کو نفث الدم ہو اور ساتھ ہی بخار بھی ہو اور پیچش کے دست بھی تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گوند (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، رب السوس (۱ ماشہ) سب کو پیس کر خمیرۂ خشخاش (۱ تولہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ بیخ انجبار شیرۂ حب آلاس (۳ماشہ)، عرق برنجاسف (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت انار شیریں (۴ تولہ) یا شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر اسپغول مسلم (۷ ماشہ) اس چھڑک کر پلائیں۔

ذات الجنب

مریض ذات الجنب کو نزلہ حار ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گوند (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، رب السوس (۱ ماشہ) سب کو پیس کر خمیرہ خشخاش میں ملا کر ہمراہ بہیدانہ (۳ماشہ) بطور منضج یہ نسخہ صبح و شام پلائیں۔

گلِ بنفشہ (۷ ماشہ)، اصل السوس (۵ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ)، تخم خطمی (۷ ماشہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ) سب کو رات گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ملا کر پلائیں۔

اگر مریض ذات الجنب کے منہ سے خون آمیز بلغم آنے لگے تو یہ نسخہ دیں۔ گیرو (۱ ماشہ) سنگجراحت (۱ ماشہ) پیس کر دونوں کو خمیرہ خشخاص میں ملا کر اول کھلائیں بعدہٗ شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ بیخ انجبار (۳ ماشہ)، شیرۂ حب آلاس (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (ساڑھے تین ماشہ) میں نکال کر شربت خشخاش (۴ تولہ) ملا کر یا شربت انار شیریں

Marfat.com

(۴ تولہ) ملا کر صبح و شام پلائیں۔

سُعال (کھانسی)

مریضِ سعال کو بلغم آسانی سے خارج ہونے کے لیے یہ نسخہ دیں۔

لعوق سپستاں (۲ تولہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں جوش دیں اور بغیر چھانے پی لیں۔ گاہے اس نسخہ میں لعوق معتدل بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

اگر کھانسی نزلۂ حار کے ساتھ ہو تو بہیدانہ (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، سپستاں اصل السوس (۵ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، تخم خطمی (۷ ماشہ) سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر پئیں۔

اگر مریض کو خشک کھانسی ہو تو رات سوتے وقت مسکہ گاؤ (۱ تولہ) قند سفید میں ملا کر چاٹے۔

چٹنی برائے سعال مع حرارت: ست گلو (۱ ماشہ)، کہربائے شمعی (۱ ماشہ)، طباشیر سفید (۱ ماشہ)، رب السوس (۱ ماشہ)، دانہ ہیل (۱ ماشہ) کوٹ چھان کر شربت عناب میں ملا کر تھوڑا چاٹیں۔ گاہے اس نسخہ میں صمغ عربی (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، نشاستہ (۱ ماشہ)، زہر مہرہ خطائی (۱ ماشہ)، شکر تیغال (۱ ماشہ)، گل مختوم (۱ ماشہ)، یشب سفید (۱ ماشہ)، مروارید ناسفتہ (۱ ماشہ) اضافہ کیا جاتا ہے۔

قرص برائے سعال مسلولین: تخم خطمی (۵ ماشہ)، تخم خبازی (۵ ماشہ)، سپستاں (۹ دانہ)، گاؤزبان (۴ ماشہ)، تخم کتاں (۴ ماشہ)، بہیدانہ (۳ ماشہ)، اسپغول مسلم (۵ ماشہ) کا لعاب غلیظ پانی میں نکالیں اور اس کو صاف کر کے اس میں رب السوس (۱ ماشہ)، صمغ عربی (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، نشاستہ (۱ ماشہ)، سریشم ماہی (۱ ماشہ)، ست گلو (۱ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) کوٹ چھان کر ملائیں اور قرص بنائیں۔ ایک گولی منہ ڈال کر چوسیں۔

حریرہ برائے سرفہ کہنہ یابسہ

Marfat.com

سبوس گندم (۵ تولہ) پانی میں اتنا ابالیں کہ آدھا باقی رہے پس صاف کر کے مغز بادام (۵ دانہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، مغز پستہ (۲ ماشہ)، مغز فندق (۳ ماشہ)، مغز تخم کدو (۶ ماشہ)، بھونیں اور نشاستہ (۳ ماشہ)، روغن زرد (۱۲ ماشہ)، نبات سفید (۳ تولہ) ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب حریرہ بن جائے تو اس کو چاٹ لیں۔

ربو

نسخہ برائے ربو

تخم کتاں (۴ ماشہ)، گاؤزبان (۴ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر پئیں۔

حریرہ برائے ربو مزمنہ

بعد مبوخ نزلہ استعمال کرائیں۔

چوب چینی اصل سوہان کردہ، نبات سفید (۲ تولہ)، عرق گاؤزبان (۱ تولہ) ڈال کر آگ پر پکائیں۔ جب حریرہ بن جائے پلائیں اور گاہے اس نسخہ میں سرفہ کی رعایت سے صمغ عربی (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، نشاستہ (۱ ماشہ) باریک پیس کر اضافہ کیا جاتا ہے اور تقویت دماغ و منع نزلہ کے لیے خمیرہ آبریشم اور اضافہ کیا جاتا ہے اور نفث الدم کے لیے سنگ جراحت مسفوف اضافہ کیا جاتا ہے۔

دمہ

مریضِ دمہ کو جب کہ بلغم غلیظ ہوائی نالیوں میں موجود ہو تو اس کے رقیق ہونے کے لیے یہ نسخہ دیں۔

گاؤزبان (۳ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، کویہ ابریشم (۵ ماشہ)، گل زوفا (۵ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ) سب کو پانی میں جوش دے کر چھان کر صبح و شام پلائیں۔

یا تخم کتاں (۴ ماشہ) گاؤزبان (۴ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) پانی میں جوش دے

Marfat.com

کر چھان کر پلائیں۔

امراضِ قلب

غشی

غشی کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر کبود (۱ ماشہ)، انار دانہ (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، جدوار (۱ ماشہ)، زرورد (۱ ماشہ)، کہربائے شمعی، یشب سبز (۱ ماشہ) سب کو باریک پیس کر خمیرۂ گاؤزبان (۷ ماشہ) میں ملا کر شیرۂ گاؤزبان (۳ ماشہ)، شیرۂ بادیاں (۵ ماشہ)، شیرۂ اصل السوس (۳ ماشہ) شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ)، عرق بید مشک (۵ تولہ)، عرق کیوڑہ (۵ تولہ)، عرق گلاب (۵ تولہ) میں نکال کر شربتِ سیب (۴ تولہ) ملا کر صبح پلائیں۔

یا یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

مفرح بارد (۵ ماشہ)، ورق نقرہ (ایک) میں لپیٹ کر ہمراہ عرق گزر (۷ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ) حل کر کے صبح و شام پلائیں۔

قلب کی حرارت کو تسکین دینے کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

خمیرۂ گاؤزبان (۱ تولہ)، لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ مغز تخم کدوے شیریں (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تخم تربوز (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت سیب (۲ تولہ) ملا کر تخم فرنجمشک (۵ ماشہ) چھڑک کر صبح و شام پلائیں۔

خفقان (اختلاج قلب)

خفقان کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

خمیرۂ صندل (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ زرشک (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳

Marfat.com

ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت کیوڑہ (۲ تولہ) یا نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

خفقان و تسکین حرارت کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا جائے۔

خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا (۵ ماشہ)، ہمراہ عرقِ گزر (۵ تولہ)، عرق عنبر (۵ تولہ)، شربت سیب (۲ تولہ) صبح و شام پئیں۔

اگر خفقان کے ساتھ تقویت قلب کی بھی ضرورت ہو اور حرارت کی تسکین کی حاجت ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مفرح بارد (۵ ماشہ)، ورق نقرہ (ایک عدد) میں لپیٹ کر اول بعدہٗ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ زرشک (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ صندل سفید (۳ ماشہ)، شیرۂ کشنیز خشک (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر یا عرق کیوڑہ (۵ تولہ)، عرق بید مشک (۵ تولہ) میں نکال کر یا شربت انار شیریں (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

سفوف قیطاس برائے خفقان و تقویت قلب

گلِ گاؤزبان (۸ ماشہ)، گلِ نیلوفر (ساڑھے چھ تولہ)، گل سرخ (ساڑھے چھ تولہ)، گل بید مشک (۸ ماشہ)، تخم کشنیز خشک (۸ ماشہ)، برادۂ صندل سرخ (ساڑھے چھ تولہ)، برادۂ صندل سفید (۸ ماشہ)، گل داغستانی (۴ ماشہ)، طباشیر کبود (۴ ماشہ)، صدف صادق (۲ ماشہ)، حجر لاجورد مغسول (۲ ماشہ)، حجر ارمنی مغسول (۲ ماشہ)، کہربائے شمعی (۲ ماشہ)، یشب سبز (۲ ماشہ)، یاقوت سرخ (۲ ماشہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

خوراک ۳ ماشہ تا ۵ ماشہ خفقان و تقویتِ قلب کے لیے مفید ہے۔

نسخہ دیگر برائے خفقان

کشنیز خشک (۴ ماشہ)، آملہ منقیٰ (۶ ماشہ)، صندل سفید (۴ ماشہ)، آلوے بخارا

Marfat.com

(۷ دانہ)، شب کو عرق گاؤزبان (۲ تولہ)، گلاب (۵ تولہ) میں بھگو کر صبح شربت انار (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

لعوق برائے خفقان: آملہ مربی (۱ عدد) دھو کر پیسیں اور اس میں طباشیر (۱ ماشہ)، کہربائے شمعی (۱ ماشہ) باریک پیس کر پلائیں اور اس کو ہمراہ عرق گاؤزبان (۵ تولہ)، عرق کیوڑہ (۳ تولہ)، عرق گلاب (۳ تولہ) نوش کریں۔

اگر خفقان کے ساتھ تبخیر بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مربیٰ ہلیلہ (۱ عدد) دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر ہمراہ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ کشنیز خشک (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ)، عرق بید مشک (۱۲ تولہ)، میں نکال کر شربت سیب شیریں (۴ تولہ) یا شربت انار شیریں (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

اگر مریض کو سہ پہر کے وقت تبخیر ہو جایا کرتی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔ بادیان کشنیز خشک، دانہ ہلیل، نبات سفید سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ اس میں سے ۶ ماشہ دوپہر اور ۶ ماشہ رات کے کھانے کے بعد پھانک لیا کریں۔

اگر مسہل پینے کے بعد کرب متلی اور گھبراہٹ ہو تو شربت غورہ (۴ تولہ) پانی میں ملا کر نوش کریں۔

اگر خفقان کے ساتھ مالیخولیا ے مراقی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

دواء المسک معتدل (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ تخم کشوث (۳ ماشہ)، شیرۂ انیسون (۳ ماشہ)، عرق گزر (۲ تولہ)، عرق عنبر (۵ تولہ)، عرق ماء اللحم (۵ تولہ) میں نکال کر گلقند (۴ تولہ)، خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) یا شربت گڑھل (۴ تولہ) اس میں ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

اگر قلب کے ساتھ جگر میں بھی حرارت ہو تو اس کی تسکین کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

آب انار شیریں (۲ تولہ)، آب سیب (۲ تولہ)، آب رنگترہ (۲ تولہ)، آب

Marfat.com

کسیرو (۲ تولہ)، آب ناسپاتی (۲ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

مربیٰ آملہ (۱ عدد)، دھو کر ورق نقرہ میں لپیٹ کر اول یا جوارش شاہی اول بعدہٗ عرق گزر (۵ تولہ)، عرق عنبر (۵ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ)، ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

مفرح بارد (۵ ماشہ)، ورق نقرہ (۱ عدد)، اول بعدہٗ عرقِ گزر (۱۲ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

جواہر مہرہ برائے تقویت اعضائے رئیسہ

مروارید ناسفتہ (۴ ماشہ)، کہربائے شمعی (۴ ماشہ)، یشب سبز (۳ ماشہ)، عرق گاؤزبان (۵ تولہ) میں اس درجہ حل کریں کہ خاک ہو جائیں پھر اس میں ورق نقرہ (۳ ماشہ) اور عنبر اشہب (۳ ماشہ) ڈال کر کھرل کر لیں۔

وجع القلب

خمیرۂ ابریشم حکیم ارشد والا (۳ ماشہ)، دواء المسک معتدل جواہر والی (۳ ماشہ) ہمراہ عرق گاؤزبان (۵ تولہ) نوش کریں۔

امراض معدہ و جگر و طحال

اگر معدہ میں مواد فاسد ہوں اور وہ حار ہوں تو ان کے اخراج کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا جائے۔

تمر ہندی (۸ تولہ) پانی میں جوش دے کر مل چھان کر سناء کی باریک پیس کر نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کیا جائے۔

سناء مکی (۷ ماشہ)، تربد سفید مجوف (۵ ماشہ) دونوں کو ملا کر باریک پیس کر

Marfat.com

گلقند (۲ تولہ) میں ملا کر ہمراہ عرق گلاب (۸ تولہ) نوش کریں۔ اگر نزلہ ہو تو بجائے گلاب کے بادیان شامل کریں۔

خلل شکم کی صورت میں نسخہ خللِ شکم دہلی کے مطب کا ایک نہایت جامع نسخہ ہے جس میں جملہ رعایتیں کی گئی ہیں اور اسی بنا پر تمام بلغمی امراض اور معدے کے مختلف قسم کے سوء ہضم اور مختلف قسم کے حمیات خواہ خالی بلغمی یا شطر الغب ہوں یا مرکب ہوں۔ سب کے لیے مفید ہے۔ نسخہ یہ ہے۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر قبض نہ ہو، پاخانہ کھل کر آتا ہو تو خمیرۂ بنفشہ کے بجائے شربت بنفشہ لکھیں۔

اگر آنتوں میں یبوست ہو اور پیچش ہو تو ریشہ خطمی اضافہ کریں۔ اگر منظور ہو تو گل سرخ (۵ ماشہ) اضافہ کریں بشرطیکہ نزلہ نہ ہو۔ اگر لیسدار بلغم معدہ میں ہو تو تخم کثوث (۵ ماشہ) پوٹلی میں باندھ کر اضافہ کریں یا بیخ بادیان (۷ ماشہ)، تخم کثوث (۵ ماشہ) دونوں کو بڑھا دیں اگر طحال بڑھی ہو تو انجیر زرد (۲ دانہ) اضافہ کریں۔ اگر کھانسی ہو تو تخم خطمی (۷ ماشہ)، تخم خبازی (۷ ماشہ) اضافہ کریں۔ اگر صفراء کی آمیزش ہو تو آلو بخارا (۵ دانہ) یا تخم خیارین (۷ ماشہ)، تخم کاسنی (۷ ماشہ) نیم کوفتہ بڑھا دیں۔ پانچ چھ روز تک یہ نسخہ پلائیں۔ اس کے بعد اصل السوس مقشر (۵ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ) کا اضافہ کریں۔

اگر بلغمی بخار کے ساتھ اندرونی اعضاء میں سے کسی عضو میں ورم ہو تو عنب الثعلب (۵ ماشہ) خشک نسخہ میں اضافہ کریں اور آب کاسنی سبز مروق (۴ تولہ) اور آب عنب الثعلب سبز مروق (۵ ماشہ) بھی شامل کریں۔

اگر فساد خون کی شکایت بھی ہو تو شاہترہ (۷ ماشہ) اضافہ کریں اور ضعفِ دماغ کے لیے گل گاؤزبان (۵ ماشہ) اضافہ کریں۔

Marfat.com

جب مادہ نضج پا جائے تو نسخہ خلل شکم کے ساتھ سناء مکی (۷ ماشہ)، گلقند (۴ تولہ)، ترنجبین (۴ تولہ)، شکر سرخ (۴ تولہ) اضافہ کر کے حسب ضرورت دو یا تین مسہل دیں۔

اگر مسہل پینے کے بعد کرب متلی اور خفقان ہو تو شربت غورہ پانی میں ملا کر نوش کرائیں۔ بعد مسہل تبرید دیں جس کے اجزاء یہ ہیں۔

لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ)، میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر تخم ریحان (۵ ماشہ) چھڑک کر نوش کریں۔

اگر بلغمی بخار ہو اور معدہ میں بھی خرابی ہو تو صبح کے وقت نسخہ خلل شکم خاکسی (۷ ماشہ) چھڑک کر نوش کریں اور شام کو شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق بادیان (۶ تولہ) و عرق عنب الثعلب (۶ تولہ) میں نکال کر خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اس نسخہ میں دماغ کی تقویت کے لیے خمیرۂ گاؤزبان (۱۲ ماشہ) اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگر بخار پرانا ہو تو عرق برنجاسف (۱۲ تولہ) اور شیرۂ عنب الثعلب (۳ ماشہ) نسخہ مذکورہ میں اضافہ کریں۔

اگر مریض کو سوء ہضم ہو تو یہ نسخہ دیں۔

جوارش کمونی (۹ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق بادیان (۱۲ تولہ) میں نکال کر خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

دواء المسک معتدل (۷ ماشہ)، ورق نقرہ (۱ عدد) میں لپیٹ کر ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق بادیان (۱۲ تولہ) میں نکال کر خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر معدہ اور جگر کی تقویت منظور ہو تو اس نسخہ میں بجائے دواء المسک کے جوارش جالینوس (۷ ماشہ) دیں۔ کثرت ریاح اور درد معدہ کی حالت میں نسخہ مذکورہ بالا میں بجائے خمیرۂ بنفشہ کے گلقند (۴ تولہ) دیں۔ یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

جوارش کمونی (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، شیرۂ تخم کشوث (۳ ماشہ)، شیرۂ انیسون (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر قبض ہو تو نباتِ سفید کے بجائے گلقند (۲ تولہ) شامل کریں۔

نسخہ دیگر برائے دردِ معدہ وباؤ گولہ مجرب: پودینہ خشک (۵ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ)، انیسون (۳ ماشہ)، تخم کرفس (۳ ماشہ)، کاتپھل (۹ ماشہ)، صعتر فارسی (۳ ماشہ)، دار چینی (۳ ماشہ)، تخم شبت (۳ ماشہ)، زنجبیل (۹ ماشہ)، ساذج ہندی (۳ ماشہ)، زیرہ سیاہ (۳ ماشہ)، گلقند (۳ تولہ) سب کو جوش دے کر مل چھان کر قدرے قدرے نوش کریں۔

اگر معدہ میں درد برودت کے سبب سے ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مصطگی (۱ ماشہ)، جدوار (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر جوارش جالینوس (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ ماء اللحم (۸ تولہ) کو کاسنی والا گلقند (۴ تولہ) اس میں مل چھان کر صبح وشام نوش کریں۔

حبوب برائے قبض دائمی: پوست ہلیلہ زرد (ا تولہ)، پوست ہلیلہ کابلی (ا تولہ)، ہلیلہ سیاہ (ا تولہ)، پوست ہلیلہ (ا تولہ)، آملہ خشک (ا تولہ)، شیطرج ہندی (۱۰ ماشہ)، تخم کرفس (۱۰ ماشہ) کوٹ چھان کر مویز منقیٰ (۴ تولہ) کے ساتھ ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور دو گولی سوتے وقت آبِ تازہ کے ساتھ نوش کریں۔

حبوب برائے رطوبت معدہ وریاح: گل ناشگفتہ مدار (ا تولہ)، مرچ سیاہ (۶ ماشہ)، نمک سیاہ (۶ ماشہ) کوٹ چھان کر آبِ ادرک کے ساتھ ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ دو گولی صبح دو شام کھائیں۔

فواق (ہچکی)

اگر مریض کو معدہ میں غذا کے فاسد ہونے کی وجہ سے ہچکیاں آئیں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مصطگی (۱ ماشہ)، عاقر قرحا (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر جوارش کمونی (۱ تولہ)

Marfat.com

میں ملا کر ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق بادیان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت دینار (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

برائے فوق بلغمی: تخم حلبہ کوٹ کر شیرۂ مغز بادام شہد خالص کے ساتھ ملائیں اور گاہے ہچکی کے ساتھ قے کی صورت میں خاکستر پر طاؤس نسخہ میں اضافہ کریں۔

نسخہ دیگر برائے فواق بلغمی: دار چینی (۱ ماشہ)، مصطگی رومی (۱ ماشہ)، زیرہ سیاہ (۱ ماشہ)، تخم کرفس بریاں (۱ ماشہ) شہد خالص (۲ تولہ) میں ملا کر تھوڑا تھوڑا چاٹیں۔

اسہال معدی وکبدی

اسہال معدی وکبدی کی صورت میں یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، انار دانہ (۱ ماشہ)، زرشک (۱ ماشہ)، زرورد (۱ ماشہ) سب کو پیس کر جوارش انارین (۷ ماشہ) یا جوارش آملہ (۷ ماشہ) ملا کر شیرۂ زرشک (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ حب الآس (۳ ماشہ)، عرق بادیان (۵ تولہ)، عرق بید مشک (۵ تولہ) میں نکال کر شربت انار شیریں (۲ تولہ) یا رب بہ شیریں (۲ تولہ) ملا کر صبح شام نوش کریں۔ اگر اسہال جلدی روکنا ہو تو شیرہ بیلگری (۳ ماشہ) اضافہ کریں۔ اگر آنتوں میں خراش کا اندیشہ ہو تو لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ) اضافہ کریں۔

اگر اسہال روکنے کے ساتھ تسکین حرارت بھی منظور ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ تخم کاسنی (۳ ماشہ)، عرق بادیان (۶ تولہ)، عرق گاؤزبان (۶ تولہ) میں نکال کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

تقویت معدہ اور اسہال کو روکنے کے لیے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

زہر مہرہ طباشیر (۱ماشہ)، پوست بیرون پستہ (۱ماشہ)، کشنیز خشک (۱ماشہ)، دانہ

Marfat.com

ہیل (اماشہ)، پیشب سبز (اماشہ)، پودینہ خشک (اماشہ) سب کو پیس کر جوارش آملہ میں ملا کر صبح وشام کھائیں۔

ضعف معدہ واسہال بہ سبب سوء ہضم کی صورت میں یہ نسخہ تجویز کریں۔

مصطگی (۱ ماشہ)، انار دانہ بریاں (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، سب کو پیس کر جوارش آملہ (۷ ماشہ) یا جوارش مصطگی (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ حب الاس (۳ ماشہ) یا شیرۂ دانہ ہیل (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر رُب بہی شیریں (۲ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

اگر تخمہ یا ہیضہ ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، انار دانہ (۱ ماشہ)، زرشک (۱ ماشہ)، زرورد (۱ ماشہ) سب کو پیس کر جوارش عود شیریں (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ زرشک (۳ ماشہ)، شیرۂ آلو بخارہ (۵ دانہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، عرق بید مشک (۵ تولہ)، گلاب (۵ تولہ)، کیوڑہ (۵ تولہ) میں نکال کر سکنجبین (۴ تولہ) یا شربت لیموں (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، پوست بیرون پستہ (۱ ماشہ)، پوست ترنج (۱ ماشہ)، انار دانہ بریاں (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، سب کو پیس کر شربت انار شیریں (۴ تولہ) میں ملا کر چاٹیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

زرورد (۱ ماشہ)، زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، صندل سفید (۱ ماشہ)، انار دانہ (۱ ماشہ)، زرشک (۱ ماشہ)، پیس کر شربت انار (۴ تولہ) یا شربت لیموں (۴ تولہ) یا شربت غورہ (۴ تولہ) میں ملا کر ہمراہ عرق گلاب (۸ تولہ) نوش کریں۔

نسخہ برائے متلی وقے: زہر مہرہ خطائی (۱ ماشہ)، طباشیر آسانی (۱ ماشہ)، تخم لیموں (۲

Marfat.com

عدد)، عرق گلاب (۴ تولہ) میں قدرے قدرے نوش کریں۔ اگر تحریک نزلہ کا خوف ہو تو عرق گاؤزبان (۴ تولہ) میں پئیں۔

نسخہ آملہ برائے قطع قے و نفث الدم: آملہ منقیٰ پیس کر پانی میں ڈالیں اور اس کا زلال لے کر قدرے قدرے نوش کریں اور اس کا ثفل یافوخ پر لگائیں۔

اگر پیاس زیادہ ہو اور صفراء کا غلبہ ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر کبود (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، انار دانہ (۱ ماشہ)، زرشک (۱ ماشہ)، زرورد (۱ ماشہ) سب کو پیس کر جوارش انارین (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ صندل (۳ ماشہ)، عرق بید مشک (۵ تولہ)، عرق گاؤزبان (۵ تولہ) میں نکال کر شربت نیلوفر (۴ تولہ) یا شربت انار (۴ تولہ) میں ملا کر نوش کریں۔

ضماد حابس قے

سماق (۱ ماشہ)، صندل سفید (۱ ماشہ)، زرورد (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، گل سرخ (۱ ماشہ) سب کو پیس کر سرکہ بقدر حاجت ملا کر ضماد کریں۔

تخمہ وہیضہ

نسخہ برائے ہمہ وقت

نارجیل دریائی (۱ ماشہ)، زہر مہرہ خطائی (۱ ماشہ)، جدوار بنفشجی (۱ ماشہ)، گلاب (۵ تولہ) عرق بادیان (۵ تولہ) میں حل کر کے قدرے قدرے نوش کریں۔

نسخہ دیگر وقت صبح۔

جوارش کمونی (۸ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان، شیرۂ تخم کشوث پانی میں نکال کر صاف کر کے گلقند آفتابی (۴ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔

نسخہ دیگر وقتِ صبح۔

Marfat.com

جوارش عود شیریں (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ زرشک (۵ ماشہ)، عرق بادیان (۸ تولہ) میں نکال کر صاف کر کے گلاب (۴ تولہ)، سکنجبین (۴ تولہ)، گلقند آفتابی (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نسخہ وقت شام

جوارش سفر جلی (۱۰ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان پانی نکال کر گلاب و سکنجبین ملا کر نوش کریں۔

جب مادۂ غذائیہ سمیہ خارج ہو جائے تو تسکین و تقویت معدہ کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ خطائی (۱ ماشہ)، طباشیر کبود (۱ ماشہ)، جوارش مصطگی (۱۰ ماشہ) ملا کر ہمراہ شیرۂ بادیان جو پانی میں نکال کر صاف کر لیا جائے اور اس میں شربت غورہ (۴ تولہ) ملا لیا جائے نوش کریں اور اس نسخہ کے بعد تقویت اعضائے رئیسہ کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ تجویز کریں۔

دواء المسک حار (۵ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان پانی میں نکالا ہوا گلاب (۴ تولہ)، شربت غورہ (۴ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔ بعد صحت کلی کے شیرۂ بادیان موقوف کر کے عرق عنبر (۴ تولہ)، عرق بید مشک (۴ تولہ) شامل نسخہ کریں۔

غذا دو روز تک نہ دیں۔ تیسرے روز مونگ کی دال کا پانی اور شام کو یخنی دیں۔

ضعف معدہ و سوء ہضم کے لیے چند منتخب نسخے

سفوف حیات برائے تقویت معدہ

بادیان (۳ تولہ)، عنب الثعلب (۳ تولہ)، نانخواہ (۳ تولہ)، زنجبیل (۳ تولہ) کوٹ چھان کر شکر ہم وزن ادویہ ملا کر محفوظ رکھیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ آب تازہ۔

نسخہ چورن ہاضم طعام و مقوی معدہ۔

Marfat.com

جند بیدستر (۲ تولہ)، طباشیر کبود (۱ ماشہ)، سہاگہ (۳ تولہ)، نوشادر (۳ تولہ)، جواکھار (۳ تولہ)، نمک سانبھر (۵ تولہ)، زنجبیل (۴ تولہ)، فلفل سیاہ (۳ تولہ)، دار فلفل (۳ تولہ)، اجوائن (۵ تولہ)، آملہ (۴ تولہ)، زیرہ سیاہ (۳ تولہ)، زیرہ سفید (۳ تولہ)، کپور کچری (۳ تولہ)، تربد سفید (۳ تولہ)، نرکچور (۳ تولہ)، بادیان (۵ تولہ)، پودینہ خشک (۸ تولہ)، ہلیلہ سیاہ (۴ تولہ)، سماق (۵ تولہ)، زرشک (۵ تولہ)، قرنفل (۳ تولہ)، دانہ الائچی (۳ تولہ)، دار چینی (۳ تولہ)، انار دانہ (۱۰ تولہ)، مصطگی رومی (۳ تولہ)، نمک لاہوری (۵ تولہ)، نمک سیاہ (۵ تولہ) کوٹ چھان کر عرق لیموں کاغذی میں چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ایک گولی صبح ایک شام بعد غذا کھائیں۔

سفوف ہاضم: نمک لاہوری (۵ ماشہ)، سماق (۵ ماشہ)، زرشک (۵ ماشہ)، انار دانہ (۵ ماشہ)، کشنیز خشک (۵ ماشہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں پانچ ماشہ صبح پانچ ماشہ شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

ضعف جگر کے لیے مصطگی رومی پیس کر گلقند (۲ تولہ) ملا کر کھائیں یا عرق کاسنی میں شربت انار حل کر کے نوش کریں۔

حبوب برائے ضعفِ کبد: لک مغسول (۳ ماشہ)، ریوند چینی (۳ ماشہ)، عصارۂ غافث (۵ ماشہ)، اجوائن خراسانی (۵ ماشہ)، تخم بھوا (۵ ماشہ)، افسنتین (۵ ماشہ)، کاسنی (۱۰ ماشہ)، تخم کثوث (۸ ماشہ)، تخم کرفس (۴ ماشہ) سب کو کوٹ کر باریک پیس کر گولیاں بنائیں۔

غذا صرف گیہوں، چنے کی روٹی گھی کے ساتھ یا گاجر پکی ہوئی کھائیں۔

امراض جگر و طحال

ضعفِ جگر: ضعفِ جگر کی صورت میں یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ تخم کثوث (۳ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق گاؤزبان (۶ تولہ) عرق بادیان (۶ تولہ) و عرق عنب الثعلب (۶ تولہ) میں نکال کر خمیرہ

Marfat.com

بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

سوء القنیہ واستسقاء: سوء القنیہ واستسقاء کے مریض کو یہ نسخہ تجویز کریں۔

معجون دبید الورد (۵ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ تخم کثوث (۵ ماشہ)، عرق بادیان (۶ تولہ) عرق عنب الثعلب (۶ تولہ) میں نکال کر گلقند (۴ تولہ) مل چھان کر نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

نانخواہ (۱ تولہ)، تخم کرفس (۱ تولہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ ۳ ماشہ کھانے کے بعد پانی کو نبات سفید کے ذریعہ شیریں کر کے استعمال کریں۔

اگر سوء القنیہ کے ساتھ ہاتھ پیروں پر ورم بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

اجوائن دیسی (۱ تولہ) یاز نجبیل (۱ تولہ) کو صبح کورے آبخورے میں پانی میں بھگو دیں اور دن بھر سایہ میں رکھیں اور رات بھر شبنم میں رکھیں دوسرے روز صبح اس کا زلال لے کر نوش کریں۔

سوء مزاج جگر اور سوء القنیہ کے لیے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

مویز منقیٰ (۹ دانہ)، فلفل سیاہ (۵ دانہ) پانی میں پیس کر صبح وشام کھائیں اور یہ ضماد جگر کے مقام پر لگائیں۔ افتیمون (۵ ماشہ) اور افسنتین (۵ ماشہ) دونوں کو مکوہ کے پانی میں پیس کر نیم گرم جگر کے مقام پر لیپ کریں۔

سدد جگر و طحال: اگر جگر اور تلی میں سدے پڑ گئے ہوں اور اس کی وجہ سے بخار بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

تخم کاسنی (۱ تولہ)، نمک طعام (۱ ماشہ) دونوں کو پانی میں پیس کر آگ پر رکھیں جب پھٹ جائے چھان کر صبح وشام نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

افسنتین (۵ ماشہ)، نوشادر (۲ سرخ) دونوں کو پیس کر آگ پر رکھیں جب پھٹ

Marfat.com

جائے چھان کر صبح و شام نوش کریں۔

اگر جگر میں سدہ پڑ جانے کی وجہ سے درد ہو تو جوارش زرعونی (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ تخم کشوث، شیرۂ انیسون (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خیارین (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

یرقان: مریض یرقان کو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ ماشہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۷ ماشہ)، تخم کشوث (۵ ماشہ) اصل السوس (۵ ماشہ)، پرسیاوشان (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر آب کاسنی سبز مروق (۴ تولہ)، آب عنب الثعلب عنبر مروق (۴ تولہ)، آب برگ ترب سبز مروق (۴ تولہ) شامل کر کے خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) اضافہ کر کے صبح و شام نوش کریں۔

یہ نسخہ بھی یرقان میں مفید ہے۔

آب برگ ترب سبز (۴ تولہ) میں شکر سرخ (۴ تولہ) ملا کر چھان کر نوش کریں۔

Marfat.com

ورم جگر

ورم جگر کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر آب کاسنی سبز مروق (۴ تولہ) شامل کر کے خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) اضافہ کر کے صبح کے وقت نوش کریں۔

شام کو یہ نسخہ دیں۔

شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، شیرۂ عنب الثعلب خشک (۵ ماشہ)، عرق برنجاسف (۱۲ تولہ) میں ملا کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

ورم و عظم طحال

عظم وورم طحال کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

خردل (۱ ماشہ)، سہاگہ (۱ ماشہ) باریک پیس کر ہمراہ شیرۂ بادیان (۲ ماشہ)، شیرۂ تخم کشوث (۴ ماشہ)، عرق مکوہ (۵ تولہ)، عرق برنجاسف (۵ تولہ) میں نکال کر صاف کر کے خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔

گاہے خمیرۂ بنفشہ کے بجائے سکنجبین سادہ شامل کی جاتی ہے۔

طحال پر ورم ہو تو یہ ضماد مقام ورم پر تجویز کریں۔

صبر سقوطری (۲ ماشہ)، عنب الثعلب (۱۲ ماشہ)، مغز فلوس (۹ ماشہ)، آرد جو (۲ ماشہ)، گل بابونہ (۲ ماشہ)، اکلیل الملک (۲ ماشہ)، سنبل الطیب (۲ ماشہ)، زعفران (۱ ماشہ)، خاکستر چوب انگور (۲ ماشہ) مکوہ سبز کے پانی میں سب کو پیس کر سرکہ شامل کر کے نیم گرم پارچہ پر لگا کر طحال پر چسپاں کریں۔

ضماد دیگر انجیر زرد والا برائے عظم طحال

انجیر زرد (۲ عدد) سرکہ میں پیس کر گل بابونہ (۵ ماشہ)، کالی زیری (۵ ماشہ)، کنجد سیاہ (۵ ماشہ) کوٹ چھان کر اس میں ملا کر پارچہ پر لگا کر طحال کے مقام پر چسپاں کریں۔

ضماد مغز فلوس والا برائے عظم طحال

مغز فلوس، زراوند مدحرج، گل ارمنی، بورۂ ارمنی، اشق، کالی زیریں، مصطگی رومی، صبر زرد ہر ایک پانچ ماشہ سرکہ میں پیس کر نیم گرم پارچہ پر لگا کر طحال کے مقام پر چسپاں کریں جب عظم طحال کم ہوگا تو پارچہ خود بخود چھٹ جائے گا۔

امراض امعا

زحیر (پیچش): اگر مریض کو بلغمی پیچش ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

لعاب ریشہ خطمی (۳ ماشہ)، شیرۂ حب آلاس پانی میں نکال کر شربت بنفشہ ملا کر

Marfat.com

اسپغول مسلم (۵ ماشہ)، چھڑک کر صبح وشام نوش کریں۔ اس نسخہ میں لعاب بہیدانہ بھی حسب ضرورت شامل کیا جاسکتا ہے۔ اگر پیچش کے ساتھ خون بھی آرہا ہو تو سفوف طین (۵ ماشہ)، روغن گاؤ میں چرب کر کے ہمراہ شیرہ بیخ انجبار (۳ ماشہ)، شیرۂ بیگری (۳ ماشہ)، لعاب ریشہ خطمی (۳ ماشہ)، شیرۂ حب آلاس (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت انار (۴ تولہ) ملا کر بارتنگ (۵ ماشہ) چھڑک کر صبح وشام نوش کریں۔

نقوع برائے زحیر صادق: تخم کنوچہ (۵ ماشہ)، ریشہ خطمی (۵ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)، سپستاں (۹ دانہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ) گل سرخ (۵ ماشہ) رات کر گرم پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان لیں اور اس میں شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر اسپغول مسلم چھڑک کر نوش کریں۔

نسخہ برائے زحیر کاذب: شیرۂ حب الاس (۴ ماشہ)، لعاب ریشہ خطمی (۵ ماشہ)، شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر اسپغول مسلم (۵ ماشہ) چھڑک کر نوش کریں۔

اگر پیچش سدوں کی وجہ سے ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

ریشہ خطمی (۷ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگودیں، صبح مل چھان کر مغز فلوس (۷ ماشہ) اس میں مل کر چھان لیں۔ شیرۂ مغز بادام شیریں (۵ دانہ) پانی میں نکال کر اس میں اضافہ کر کے خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

یا مغز فلوس (۷ ماشہ)، شیر گاؤ ($\frac{1}{2}$ سیر) میں جوش دے کر نبات سفید (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

اگر پیچش کے ساتھ نزلہ بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

خطمی (۷ ماشہ)، خبازی (۷ ماشہ)، ریشہ خطمی (۵ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نسخہ چہارم برائے زحیر سُدی وغیر سُدی۔

Marfat.com

چہار تخم (تخم ریحان، تخم کنوچہ، تخم بارتنگ، اسپغول) (۵ ماشہ)، عرق بادیان (۱۲ تولہ) میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

زحیر مزمن کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، گل سرخ (۷ ماشہ)، ریشہ خطمی (۷ ماشہ)، ریشہ انجبار (۵ ماشہ)، تخم مرد (۵ ماشہ)، مروڑ پھلی (۵ ماشہ)، بادیان (۷ ماشہ) سب کو رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) یا شربت بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

قولنج

اگر مریض کو قولنج ہو اور اس کا سبب ریاح ہوں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

جوارش جالینوس (۵ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ انیسون (۳ ماشہ)، عرق بادیان (۶ تولہ)، عرق عنب الثعلب (۶ تولہ) میں نکال کر خمیر بنفشہ (۴ تولہ) یا شربت دینار (۴ تولہ) ملا کر پلائیں۔

اگر قولنج ثقلی ہو یعنی فضلہ کے سدہ کی صورت میں تبدیل ہو جانے کی وجہ سے ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

تمر ہندی (۸ تولہ) پانی میں جوش دے کر مل چھان کر سنائے مکی باریک پیس کر اس پر چھڑک کر نوش کریں۔

مطبوخ سنائے مکی والا برائے دفع قولنج و درد گردہ۔

سنائے مکی (۷ ماشہ)، مغز خشک دانہ (۵ ماشہ)، گل سرخ (۵ ماشہ)، گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بادیان (۵ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بیخ بادیان (۷ ماشہ)، تخم کشوث (۳ ماشہ) پانی میں جوش دے کر گلقند آفتابی (۴ تولہ)، شربت دینار (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

ضماد برائے قولنج و وجع شکم: مغز فلوس (۵ ماشہ)، صبر سقوطری (۵ ماشہ)، گلاب میں

Marfat.com

پیس کر شکم کے اوپر نیم گرم ضماد کیا جائے۔اس نسخہ میں گاہے کو کنار کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

بواسیر

اگر خونی بواسیر ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

لعاب بہیدانہ (۳ماشہ)، لعاب اسپغول (۳ماشہ)، شیرۂ بیخ انجبار (۳ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ماشہ)، لعاب ریشہ خطمی (۴ماشہ) پانی میں نکال کر شربت انار شیریں ملا کر چہار تخم یا بارتنگ چھڑک کر صبح و شام نوش کریں۔

اگر دموی اسہال ہوں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مغز خستہ انبہ (۶ماشہ)، مغز خستہ جامن (۶ماشہ)، تخم کو بخ (۶ماشہ) سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور چھ ماشہ سفوف ہمراہ آب برنج ساٹھی رُب بہ ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

اگر بواسیر بادی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

خوبانی کو گرم پانی میں بھگو کر صبح اس کا زلال لیں اور اس میں نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں، اوپر سے خوبانی بھی کھالیں۔

اگر مریض کو بواسیری دست ہوں اور ضعف بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، انار دانہ (۱ ماشہ)، پوست بیرون پستہ (۱ ماشہ)، مصطگی (۱ ماشہ) سب کو پیس کر جوارش انارین (۷ماشہ) میں ملا کر ہمراہ آب کاسنی سبز مروق (۴ تولہ)، آب بارتنگ سبز مروق (۴ تولہ)، آب انار ترش (۴ تولہ)، رُب بہی شیریں (۴ تولہ) یا شربت انار شیریں (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

اگر معدے کے خلل کے باعث دست آرہے ہوں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

جوارش آملہ (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ماشہ)، شیرۂ حب الآس (۳ماشہ)، شیرہ دانہ ہیل (۳ماشہ) شیرہ زیرہ سفید (۳ماشہ)، عرق برنجاسف (۱۵تولہ)، عرق الائچی

Marfat.com

(۱۰تولہ) میں نکال کر رُب بہ شیریں ملاکر صبح شام نوش کریں۔

اگر صرف دست آرہے ہوں مروڑنہ ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرہ حب الاس (۳ ماشہ)، شیرہ بادیان (۵ ماشہ)، شیرہ دانہ ہیل (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر رُب بہ شیریں (۲ تولہ) ملاکر صبح وشام نوش کریں اس نسخہ میں جوارش مصطگی (۷ ماشہ) بھی اضافہ کی جاسکتی ہے۔ اگر اسہال کبدی ہوں تو شیرۂ زیرہ سیاہ (۳ ماشہ) اضافہ کریں۔

اگر ضعف معدہ کے سبب سے دست آرہے ہوں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مصطگی (۱ ماشہ)، پودینہ خشک (۱ ماشہ)، عود (۱ ماشہ)، دانہ ہیل (۱ ماشہ)، پوست بیرون پستہ (۱ ماشہ) سب کو پیس کر خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا (۷ ماشہ) میں ملاکر ہمراہ شیرہ بادیان (۵ ماشہ)، شیرہ حب الاس (۳ ماشہ)، شیرۂ زیرہ سیاہ (۳ ماشہ)، عرق الائچی (۶ تولہ)، عرق ماءاللحم (۶ تولہ) میں نکال کر رُب بہ شیریں (۲ تولہ) ملاکر صبح وشام نوش کریں۔

حب بواسیر: بسد احمر (۱۰ ماشہ)، کہربائے شمعی، صدف سوختہ (۱۰ ماشہ) تخم گندنا (۱۰ ماشہ)، ہلیلہ سیاہ (۲ تولہ)، پوست ہلیلہ (۲ تولہ)، آملہ خشک (۲ تولہ)، مقل ارزق (۳ تولہ) مقل کو آب سرد و آب گندنا میں حل کر کے باقی ادویہ کو کوٹ چھان کر اس میں ملائیں اور جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنائیں۔

معجون بواسیر: پوست ہلیلہ کابلی (۱ تولہ)، پوست ہلیلہ (۱ تولہ)، آملہ منقیٰ (۱ تولہ)، تربد سفید مجوف (۱ تولہ)، زنجبیل (۱ تولہ)، فسل (۱ تولہ) کوٹ چھان کر روغن بادام شیریں میں چرب کر کے شہد خالص جملہ ادویہ کا تین گنا وزن میں لے کر جملہ ادویہ اس میں شامل کر کے معجون بنائیں۔

ضماد برائے سقوط مہ بواسیر: کہربائے شمعی صبر زرد لے کر آب گندنا سبز میں ملاکر مسوں پر ضماد کریں۔

مرہم بواسیر برائے سوزش و درد مسہ: موم سفید (۶ ماشہ)، روغن کنجد (۲ تولہ) میں پگھلا کر مسکہ گاؤ (۶ تولہ) شامل کر کے پوست درخت نیم (۲ ماشہ)، پوست درخت بکائن (۲ ماشہ)، مغز تخم نیم (۲ ماشہ)، مغز تخم بکائن (۲ ماشہ)، رسوت (۲ ماشہ)، مقل ازرق (۲ ماشہ)، سفیدۂ کاشغری (۲ ماشہ)، کافور (۲ ماشہ) کوٹ چھان کر اس میں ملا دیں۔ گاہے حبس دم کے لیے اس مرہم میں انزروت (۲ ماشہ)، گل ارمنی (۲ ماشہ)، اضافہ کیا جاتا ہے۔

مرہم بواسیر

موم سفید، روغن زیتون میں پگھلا کر مردار سنگ، زرد چوب، گلنار (۱ تولہ)، پر سیاوشاں، شب یمانی، سرمہ سیاہ، شاخ گوزن ہر ایک بارہ ماشہ کوٹ چھان کر اس میں ملا کر مرہم بنائیں۔

خروجِ مقعد

خروج مقعد کی صورت میں آبِ دست، پوستِ انار پانی میں جوش دے کر چھان کر جب نیم گرم رہ جائے تو اس سے آب دست کرائیں۔

نیز مازو سبز (۶ ماشہ)، گلنار (۶ ماشہ)، پوست انار (۶ ماشہ) سب کو کوٹ چھان کر اس میں سے ایک چٹکی خروج مقعد کے وقت اس پر چھڑک دیں اور لنگوٹ کس لیں تو مفید ہو گا۔

ذرور برائے خروج مقعد: سفیدہ، گلنار شب یمانی، مازوے سبز ہر ایک تین ماشہ کوٹ کر ذرور بنائیں۔

دیدانِ امعاء

کمیلہ مصفی (۶ ماشہ) کوٹ کر ہمراہ شیرۂ بادیان، شیرۂ تخم کشوث (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر سکنجبین (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

Marfat.com

نسخہ دیگر: برگ مشفقۃالو کمیایہ مصفیٰ سرخس کوٹ کر ہمراہ عرق بادیان (۸ تولہ) سکنجبین (۲ تولہ) نوش کریں۔

امراض گردہ و مثانہ

سلس البول

سفوف برائے سلس البول: کندر (۴ ماشہ)، سعد کوفی (۴ ماشہ)، خولنجان (۴ ماشہ)، زیرۂ کرمانی (۴ ماشہ)، جفت بلوط (۴ ماشہ)، حب الاس (۴ ماشہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۴ ماشہ۔

ذیابیطس

ذیابیطس کے مریض کو یہ نسخہ تجویز کریں۔

چھال درخت فالسہ شکری (۵ تولہ)، گلِ سرخ (۲ تولہ)، گل نیلوفر (۲ تولہ)، تودری سفید (ڈھائی تولہ) مصری ہم وزن جملہ اجزا پیس کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۹ ماشہ ہمراہ شیرۂ گاؤ۔

غذا ـــ کیلہ کا پھل پختہ چھیل کر مصری کے ساتھ روزانہ کھائیں۔

نسخہ دیگر برائے ذیابیطس مجرب۔

پیپل (۷ عدد)، مویز منقیٰ (۵ تولہ)، تل چھلے ہوئے (۱۰ تولہ) سب کو پیس کر ۵ ماشہ بوقت صبح نہار منہ کھائیں۔

سفوف گیاہ مثانہ والا برائے ذیابیطس۔

گیاہ مثانہ (۴ ماشہ)، کافور قیصوری (۴ ماشہ)، ست گلو (۴ ماشہ)، کشتہ قلعی (۴ ماشہ)، خاکستر مرجان (۴ ماشہ)، صدف سوختہ (۴ ماشہ)، مغز چلغوزہ (۴ ماشہ)، موصلی

Marfat.com

سفید (۴ ماشہ)، تخم سر والی (۴ ماشہ)، گل ارمنی (۴ ماشہ)، برگ جامن (۴ ماشہ)، صندل سفید (۴ ماشہ)، اصل السوس (۴ ماشہ)، گلنار (۴ ماشہ)، گل سرخ (۴ ماشہ)، صمغ عربی (۴ ماشہ)، تخم کشنیز خشک (۴ ماشہ)، تخم خشخاش سفید (۴ ماشہ)، تخم خرفہ سیاہ (۴ ماشہ)، زعفران (۴ ماشہ)، طباشیر کبود (۴ ماشہ)، جفت بلوط (۴ ماشہ) کوٹ چھان کر سفوف بنالیں۔ خوراک ۵ ماشہ۔

شربت پنبہ دانہ برائے ذیابیطس: پنبہ دانہ (۶ تولہ) ایک شبانہ روز پانی میں تر رکھیں۔ صبح جوش دے کر صاف کر کے نبات سفید (نصف کلو) حل کر کے شربت تیار کریں۔

احتراقِ بول

اگر پیشاب میں سوزش ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ تخم خیارین (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ خار خسک (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بزوری (۲ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

دردِ کمر

اگر کمر میں درد بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

سورنجان شیریں (۱ ماشہ)، بوزیدان (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر جوارش زرعونی (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ تخم خیارین (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ، شیرۂ خار خسک (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بزوری (۲ تولہ) معتدل کر کے نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

جوارش زرعونی (۷ ماشہ) ہمراہ شیرہ تخم خیارین (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ خار خسک (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بزوری ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

Marfat.com

دردِ گردہ

اگر گردہ میں درد ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل ٹیسو (۲ تولہ)، گل کشنیز (۲ تولہ)، پرسیاوشان (۲ تولہ)، کاتھی، پوست خرپزہ (۲ تولہ)، تخم شبت (۲ تولہ) سب کو پانی میں جوش دیں جب تیسرا حصہ رہ جائے تو گرم گرم درد کے مقام تریڑا دیں اور جو کچھ پھوک ہو اس کو درد کے مقام پر باندھیں اور برگ شبت پانی میں جوش دے کر نیم گرم پانی سے نکور کریں۔

نسخہ دیگر برائے درد گردہ ریاحی: جوارش کمونی (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ تخم کثوث (۳ ماشہ)، شیرۂ انیسون (۳ ماشہ) عرق بادیان (۶ تولہ) اور عرق عنب الثعلب (۶ تولہ) میں نکال کر گلقند (۴ تولہ) یا خمیرہ بنفشہ یا شربت دینار (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

ٹکیہ آرد ماش برائے درد گردہ بہ سبب ریاح غلیظ و حصاۃ و رمل: آرد ماش کو پانی میں گوندھ کر ٹکیہ بنائیں اور اسے ایک طرف سے سینکیں اور ایک طرف سے کچا رکھیں۔ سمت خام پر روغن بیدانجیر چرب کر کے گردہ کے مقام پر نیم گرم باندھ لیں۔ اور بعد ہر پاس کے تبدیل کریں۔ انگوزہ (۳ ماشہ) حل کر کے ٹکیہ پر ملیں۔

ضماد برائے دردِ گردہ: گل بنفشہ پیس کر زردی بیضہ مرغ میں پھینٹ کر آگ پر پکائیں۔ جب غلیظ ہو جائے تو اس کا گردہ کے مقام پر نیم گرم ضماد کریں۔

ضماد برائے درد گردہ بہ سبب ریاح غلیظ یا حصاۃ یا رمل: برنجاسف (۱ تولہ)، گل سرخ (۶ ماشہ)، برگ سداب (۶ ماشہ)، تخم شبت (۶ ماشہ)، زیرہ سیاہ (۶ ماشہ)، بلسان (۶ ماشہ) کوٹ چھان کر گلاب میں نیم گرم ضماد کریں۔

طلاء برائے درد حوالی گردہ بہ سبب ریاح غلیظ واکثر امراض ریحی خصوصاً مفصلی

بیضۂ مرغ (حسبِ ضرورت) توڑ کر تانبہ کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں بعدۂ

ہلدی پسی ہوئی اس میں ڈال کر قدرے پانی ڈالیں اور آگ پر خوب مل کر پکائیں تاکہ یکذات و غلیظ مثل مرہم کے ہو جائے۔ پس نیم گرم مقام درد پر لیپ کر کے برگ پان رکھ کر باندھ دیں۔

حصاۃ گردہ و مثانہ

اگر گردہ یا مثانہ میں ریگ ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

حجر الیہود (۱ ماشہ)، سنگ سرماہی (۱ ماشہ)، شورہ قلمی (۱ ماشہ)، جوا کھار (۱ ماشہ) سب کو پیس کر جوارش زرعونی (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ تخم خیارین، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ خار خسک پانی میں نکال کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

یا اس بدرقہ کے ساتھ دیں۔

شیرۂ ددقو (۳ ماشہ)، شیرۂ آلو بالو (۳ ماشہ)، شیرۂ کاکنج (۳ ماشہ) پانت میں نکال کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

سوزاک

زروق برائے سوزاک:

پوست ہلیلہ زرد (۵ تولہ)، پوست ہلیلہ کابلی (۵ تولہ)، پوست ہلیلہ (۵ تولہ)، ہلیلہ سیاہ (۵ تولہ)، آملہ خشک (۵ تولہ)، صمغ عربی (۲ تولہ)، کتھ سفید (۴ تولہ) رسوت تین سیر پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ڈھائی سیر پانی رہ جائے۔ صاف کر کے مجری البول میں پچکاری کریں۔

زروق دیگر: رسوت (۱ تولہ)، کتھ سفید (۱ تولہ)، سرمہ خالص (۴ ماشہ)، نیلا تھوتھہ بریاں (۴ ماشہ)، دال سفید (۴ ماشہ) پانی میں اتنا جوش دیں کہ نصف پانی باقی رہے صاف کر کے بطور زروق استعمال کریں۔

زروق دیگر: ہلیلہ سیاہ (۱۰ ماشہ)، پوست ہلیلہ زرد (۱۰ ماشہ)، آملہ خشک (۱۰ ماشہ) کوٹ کر نصف سیر پانی میں ایک شبانہ روز ظرف گلی میں بھگوئیں اور زیر آسمان رکھیں۔ صبح مل چھان کر حضض مکی (۵ ماشہ)، سفیدہ کاشغری (۵ ماشہ)، کتھ سفید (۵ ماشہ)، مردار سنگ (۵ ماشہ)، نیلا تھوتھ بریاں (۱ ماشہ) باریک کھرل کر کے شامل کریں اور زروقا استعمال کریں۔

زروق رسوت: رسوت (۱۲ ماشہ)، کتھ سفید (۶ ماشہ)، رسوت (۶ ماشہ)، سفید کاشغری (۶ ماشہ)، حجر الیہود (۶ ماشہ)، سیندور (۶ ماشہ)، کافور (۳ ماشہ)، سرمہ خالص (۱ ماشہ) توتیا سبز (۱ ماشہ)، رسوت (۱ ماشہ) پانی میں حل کر کے باقی ادویہ کوٹ چھان کر اس میں ملا کر زرقا استعمال کریں۔

پوست قاسبہ شکری (۱ تولہ)، رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح اس کا زلال لے کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نسخہ گیرو والا برائے سوزاک و صفائی مجری البول از قرحہ: شورۂ قلمی (۱ ماشہ)، جواکہار (۱ ماشہ)، کباب چینی (۱ ماشہ)، پیس کر ہمراہ شیرۂ بلساں (۶ ماشہ)، شیرۂ تخم خربوزہ ((۶ ماشہ)، شیرۂ خار خشک (۶ ماشہ) پانی میں نکال کر صاف کر کے شربت بزوری (۲ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔ برائے اندمال قرحہ اس نسخہ میں تخم کاکنج (۱ ماشہ) اضافہ کریں۔

نسخہ برائے غلبۂ حرارت و حرقت البول: پوست فاسہ شکری (۱۲ تولہ)، عرق گاؤزبان (۱۶ تولہ) میں رات کو بھگو کر صبح پانی چھان کر شربت بزوری (۲ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔

حرقۃ البول اور اندمال قرحہ کے بعد یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

روغن صندل (۲ تولہ)، روغن بلساں (۲ تولہ)، عرق گاؤزبان، (۱۶ تولہ) شربت بزوری (۲ تولہ) میں حل کر کے چالیس دن استعمال کرائیں اور اس کے بعد یہ

Marfat.com

سفوف استعمال کریں۔

ست سلاعبت (۲ ماشہ)، اصل السوس (۲ ماشہ)، شورۂ قلمی (۱۰ ماشہ)، طباشیر (۱۰ ماشہ)، دانہ ہیل کلاں (۲ ماشہ)، جوا کھار (۲ ماشہ)، گل ٹیسو (۲ ماشہ)، برگ حنا (۲ ماشہ)، زیرہ سفید (۲ ماشہ)، آملہ خشک (۲ ماشہ)، کباب چینی (۲ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک تین ماشہ ہمراہ شیر گاؤ (۲۰ تولہ)۔

احتباس بول: تخم نیل، قلمی شورہ (ا تولہ) دونوں کو پانی میں پیس کر پیڑو پر لیپ کریں۔

نسخۂ دیگر: کنجد سیاہ (۴ ماشہ)، شورۂ قلمی (۴ ماشہ)، پشکل موش (۴ ماشہ)، تخم سویہ (۴ ماشہ) کوٹ پیس کر پانی میں ملائیں اور مقام عانہ پر ضماد کریں۔

نسخۂ قوی تر

شورۂ قلمی (۴ ماشہ)، تخم نیل (۴ ماشہ)، زیرۂ سیاہ (۴ ماشہ)، برگ سداب (۴ ماشہ)، بادیان (۴ ماشہ)، پشکل موش (۴ ماشہ) کوٹ پیس کر پانی میں ملا کر عانہ پر ضماد کریں۔

Marfat.com

بول الدم (پیشاب میں خون آنا)

نسخہ قرص حابسِ خون: سنگ جراحت، گل ارمنی، کہربا ے شمعی، اقاقیا، کندر، طباشیر، تخم خشخاش سفید و سیاہ، تخم اجوائن ہم وزن باریک پیس کر لعاب اسپغول (بقدر حاجت) میں قرص بنائیں۔ خوراک ۳ ماشہ غذا لال ساگ اور کچے گولر وغیرہ۔

دیگر قرص برائے بول الدم مجرب: شاخ گوزن سوختہ و کیترا مساوی الوزن لے کر آب برگ انار ترش میں قرص بنائیں۔ خوراک ا تولہ۔

امراض اعضائے تناسل

امراض اعضائے تناسل مردانہ

جریان

آرد سنگھاڑا، مغز پنبہ دانہ، ثعلب مصری، نبات سفید سب کو پانی میں پیس کر شیر

گاؤ، سبوس اسپغول ملا کر آگ پر رکھیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو نوش کریں۔

یا یہ نسخہ استعمال کریں۔

تخم ریحان (۵ ماشہ) پانی میں پیس کر شیر گاؤ (۱۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

لعوق برائے جریان: ست سلاجیت (۳ ماشہ)، شہد خالص (۲ تولہ) میں ملا کر نوش کریں۔

سفوف جریان: سفوف گوند کیترے والا (۲ تولہ)، اطریفل صغیر (۲ تولہ) دونوں کو ملا کر اس میں سے ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام ہمراہ شیر گاؤ۔

سرعتِ انزال

حبوب ممسک و مبہی: جوز بوا، بسباسہ، افیون، مازو سبز، مصطگی، زعفران، طباشیر، ناگ کیسر، موچرس، گوگل، چھالیہ، دانہ الائچی خرد، اجوائن خراسانی ہر ایک ماشہ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص بقدر ضرورت ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ۲ گولی۔

امراض اعضائے تناسل زنانہ

سیلان الرحم

نسخہ برائے حبس رطوبات و ضیق اندام نہانی: جوز بوا (۶ ماشہ)، کزمازج (۶ ماشہ)، پھٹکری بریاں (۶ ماشہ)، پوست انار شیریں (۶ ماشہ) میں پیس کر شیاف بنائیں اور ایام حیض کے بعد استعمال کریں۔

نسخہ دیگر برائے حبس رطوباتِ رحم: مازو سبز، گلنار، اقاقیا، جوز السرد، برگ مورد کوٹ کر روغن یاسمین میں ملائیں اور کپڑے کی بتی اس میں لت کر کے مہبل میں رکھیں۔ گاہے اس نسخہ میں دانۂ ہیل (۳ ماشہ)، سفیدہ کاشغری (۳ ماشہ)، برادہ صندل سفید (۳ ماشہ) اضافہ کیا جاتا ہے۔

نسخہ دیگر برائے سمیٹ: ہیرا کسیس (۶ ماشہ)، پوست انار (۶ ماشہ)، مازو سبز (۶ ماشہ)،

Marfat.com

مائیں خرد (۶ ماشہ)، تج (۶ ماشہ)، گچ کہنہ (۶ ماشہ) سب کو کوٹ چھان کر پوٹلیاں بنائیں اور حسب دستور استعمال کرائیں۔

سفوف طباشیر والا برائے حبسِ سیلان رطوبات فرج: طباشیر سفید، گل پستہ، گل سپاری، تخم کشنیز خشک، تخم سروالی، تخم خشخاش سفید، تخم اوٹنگن، بیخ بند، تالمکھانا، پھولمکھانہ، ستارو، صمغ عربی، صمغ ڈھاک ہر ایک چار ماشہ کوٹ چھان کر نبات سفید (۴ تولہ) ملا کر سفوف تیار کرائیں۔ خوراک (۴ ماشہ) ہمراہ شیر گاؤ یا آب تازہ صبح و شام نوش کریں۔ پرہیز ترشی سے کرائیں۔

استحاضہ و کثرت طمث

اگر عورت کو ایام حیض کے علاوہ خون آتا ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گیرو (۱ ماشہ)، سنگ جراحت (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر مفرح بارد (۶ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ حب آلاس (۳ ماشہ)، لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ) شیرۂ تخم کثوث (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ بیخ انجبار (۳ ماشہ) عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) یا عرق بید مشک (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت انار شیریں (۴ تولہ) ملا کر صبح و شام نوش کریں۔

مطبوخ برائے ادرار طمث: لوبیائے سرخ (۵ ماشہ)، مشک طرامشیع (۵ ماشہ)، پوست املتاس سیاہ (۹ ماشہ)، تخم کرفس (۵ ماشہ)، پودینہ خشک (۵ ماشہ)، برگ سداب (۵ ماشہ)، برنجاسف (۵ ماشہ)، دارچینی (۵ ماشہ)، ابہل (۵ ماشہ)، تخم کاسنی (۵ماشہ)، زعفران (۱ ماشہ) عرق گاؤزبان میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

احتباس حیض و نفاس

شاہترہ (۱ تولہ)، بیخ بادیان (۱ تولہ) نصف کلو پانی میں جوش دیں جب تیسرا حصہ رہ جائے تو موسم گرما میں شربت بزوری (۲ تولہ) اور موسم سرما میں قند سیاہ ملا کر نوش

Marfat.com

کریں۔ اس کے بعد خمیرہ گاؤزبان (۱ تولہ)، ورق نقرہ (اعدد) میں لپیٹ کر ہمراہ شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، شیرۂ تخم کشوث (۳ ماشہ)، شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، عرق بادیان (۱۲ تولہ) میں نکال کر خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

نسخہ دیگر برائے احتباس طمث مجرب: آملہ مقشر (۱ تولہ)، بادیان (۱ تولہ) شب کو پانی میں بھگوئیں صبح مل چھان کر شکر سفید (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نقوع مدرات حیض: تخم گذر (۵ ماشہ)، بلسان (۶ ماشہ)، تخم خربزہ (۶ ماشہ)، تخم خیارین (۶ ماشہ)، خار خسک (۶ ماشہ)، پرسیاوشاں (۵ ماشہ) شب کو آب گرم میں بھگوئیں۔ صبح مل چھان کر شربت بزوری (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر ایام کے رُک جانے کی وجہ سے رحم میں درد بھی ہو تو پوست خشخاش پانی میں جوش دے کر چھان کر گرم گرم پیڑو پر نکور کرائیں۔

ورم رحم

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۷ ماشہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۷ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) رات کو پانی میں بھگوئیں۔ صبح چھان کر آب کاسنی سبز مروق (۴ تولہ)، آب عنب الثعلب سبز مروق (۴ تولہ) خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

پیڑو پر یہ ضماد لگائیں۔

عنب الثعلب (۱ تولہ)، مغز فلوس (۶ ماشہ)، آرد جو (۶ ماشہ)، گل بابونہ (۶ ماشہ)، اکلیل الملک (۶ ماشہ)، سنبل الطیب (۶ ماشہ) سب کو مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

اندام نہانی میں یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

مرہم داخلیون (۱ تولہ)، آب کاسنی سبز (بقدر حاجت)، آب عنب الثعلب سبز (بقدر حاجت) میں ملا کر سفیدی بیضہ مرغ (اعدد)، روغن گل (۹ ماشہ) اضافہ کر کے دایہ

Marfat.com

سے استعمال کرائیں۔

قیروطی کلاں برائے ورم رحم وصلابت: مرہم داخلیون (۱ تولہ)، چربی گردۂ بز (۲ تولہ)، مغز ساق گاؤ (۲ تولہ)، سفیدی بیضۂ مرغ (اعدد)، روغن گل (۲ تولہ)، آب کاسنی سبز (۵ تولہ)، آب گلوے سبز (۵ تولہ) سب کو باہم ملاکر آگ پر پکائیں۔ جب غلیظ ہو جائیں تو اس کو استعمال کرائیں۔ گاہے جند بیدستر، صندل سفید، صندل سفید، صندل سرخ، کاکانج، رسوت، گل سرخ ہر ایک ۳ ماشہ اضافہ کریں۔

قیروطی خرد برائے ورم رحم: مرہم داخلیون (۱ تولہ)، موم سفید (۶ ماشہ)، سفیدی بیضۂ مرغ (اعدد)، روغن گل (۳ ماشہ) آب کاسنی سبز (۳ تولہ)، آب مکوہ سبز (۳ تولہ) باہم ملاکر آگ پر پکائیں۔ جب محلول غلیظ ہو جائے تو استعمال کریں۔

ضماد برائے ورم وصلابت رحم: شیر شتر (ایک سیر)، شیر میش (ایک سیر)، روغن بیدانجیر (ایک سیر) باہم ملاکر آگ پر پکائیں جب غلیظ ہو جائیں تو زنجبیل (۱ تولہ)، نانخواہ (۱ تولہ) کوٹ کر اس میں ملادیں اور پھر ضماد کریں۔

نسخہ بھجیا برائے درد وصلابت رحم: برگ فراش (۶ تولہ)، برگ نربلا (۶ تولہ)، برگ سنبھالو (۲ تولہ)، برگ بکائن (۶ تولہ)، مکوہ سبز (۲ تولہ)، گل سرخ (۲ تولہ)، گل ٹیسو (۲ تولہ) پانی میں پیس کر بھجیا پکائیں اور نیم گرم زیر ناف باندھیں۔

ضماد گل خطمی والا برائے ورم رحم: گل خطمی، گل بابونہ، گل بنفشہ، گل سرخ، اکلیل الملک، افسنتین، آرد جو، تخم کتاں، تخم جلد ہر ایک چار گرام کوٹ کر آب مکوہ سبز میں ملاکر ضماد بنائیں۔ گاہے اس نسخہ میں مغز فلوس (۲ تولہ) ملاکر اضافہ کیا جاتا ہے۔ گاہے علک البطم (۴ ماشہ)، سنبل الطیب (۴ ماشہ) اور گاہے مرمکی (۴ ماشہ) اضافہ کیا جاتا ہے۔

اختناق الرحم

نسخہ شموم برائے اختناق الرحم: مشک خالص، قرنفل، عطر موتیا، عطر حنا منفرداً یا مجتمعاً

Marfat.com

سونگھنا مفید ہے۔
پوٹلی پیاز، لہسن والی برائے دفع غشی بہ سبب اختناق الرحم: پیاز (۲ تولہ)، لہسن (۲ تولہ)، مقل ارزق (۲ تولہ)، کندش (۳ ماشہ)، جاؤشیر (۳ ماشہ)، حلتیت (۳ ماشہ) کوٹ کر پوٹلی میں باندھ کر سونگھا جائے۔ اس نسخہ میں گاہے جند بید ستر (۳ ماشہ) اضافہ کیا جاتا ہے۔
پوٹلی حلتیت والی: حلتیت، کندش، خردل، جاؤشیر، فلفل سیاہ، جند بید ستر، برگ سداب پوٹلی میں باندھ کر سونگھیں۔
مشروبات: دواء المسک حار (۵ ماشہ) یا مفرح حار (۵ ماشہ) ہمراہ عرق گاؤزبان (۸ تولہ)، عرق ماء اللحم نوش کریں۔ یا دواء المسک معتدل ہمراہ شیرۂ بادیان، شیرۂ انیسون، عرق مکوہ میں نکال کر چھان کر شربت بزوری حل کر کے نوش کریں۔ گاہے اس نسخہ میں شیرۂ تخم کشوث، شیرۂ خار خسک، شیرۂ تخم خیارین حسب ضرورت اضافہ کریں۔ گاہے تلئین کے لیے خمیرہ بنفشہ مع گلقند آفتابی بجائے شربت بزوری نوش کریں۔ گاہے بجائے دواء المسک، مفرح معتدل یا مفرح اعظم نوش کریں۔ گاہے برائے تقویت دماغ و تنقیہ مواد راس، عود صلیب، جدوار بنفسجی، مروارید ناسفتہ، جاؤشیر کھرل کر کے دواء المسک معتدل میں ملا کر نوش کریں۔ گاہے بعد اخراج مواد قوت کے لیے یاقوت سرخ و زمرد سبز اضافہ کریں۔ اگر وقت غشی دانت بھنچ جائیں۔ تریاق فاروق (۲ سرخ)، فادزہر حیوانی (۲ سرخ) لب و دندان پر ملیں۔ اگر اس علاج سے کامیابی نہ ہو تو نسخہ خلل شکم بہ اضافہ تخم، خیارین، تخم خربزہ، اصل السوس، اسطوخودوس، تخم خطمی، تخم خبازی، پرسیاؤشاں، ابہل، عنب الثعلب خشک، تخم کشوث، انیسون حسب حال و مزاج اضافہ کر کے چند منضج دیں۔ اور پھر مسہل دے کر تنقیہ خاص و عام کریں اور اس کے بعد تقویتِ رحم کے لیے نسخہ تجویز کریں۔

Marfat.com

امراض عامہ

حُمیات (بخار)

حُمّیٰ غِب (تجاری بخار) صفراوی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، آلو بخارا (۵ دانہ)، عناب (۵ دانہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر گلقند (۴ تولہ) یا خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ پانچ یا چھ یوم مسلسل استعمال کے بعد اس نسخہ میں تخم کاسنی، تخم خیارین نیم کوفتہ بڑھا دیں اور بجائے گل بنفشہ کے گل نیلوفر شامل کریں۔

اگر تجاری بخار صفرا و بلغم کے مخلوط مادہ کے سبب سے ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، آلو بخارا (۵ دانہ)، تخم خیارین (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ملا کر نوش کریں۔

حمّیٰ ربع (چوتھیہ بخار) ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۷ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)، تخم کشوث (۵ ماشہ)، تخم خرفہ سیاہ (۷ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ (۵ ماشہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر بخار بلغمی یا مرکب ہو تو نسخہ مذکورہ بغیر تخم کشوث کے تجویز کریں اور پانچ یا چھ روز کے بعد اصل السوس (۵ ماشہ) اور پرسیاوشاں (۵ ماشہ) نسخہ میں اضافہ کریں۔ اگر بخار کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو پانچویں روز تخم خیارین (۷ ماشہ) اور ساتویں روز تخم کاسنی (۷ ماشہ) اضافہ کریں۔

حبوب برائے حمّیٰ ربعہ (چوتھیہ بخار): پلاس پاپڑا (۶ ماشہ)، پوست بیضۂ مرغ (۶ ماشہ)، مغز تخم کرنجوہ (۶ ماشہ) سب کو پیس کر لعاب بہیدانہ (بقدر حاجت) میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ خوراک ۲ گولیاں۔

Marfat.com

اگر بخار بلغمی ہو اور سہ پہر کو آئے تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق بادیان (۶ تولہ)، عرق عنب الثعلب (۶ تولہ) میں نکال کر خمیرۂ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

اگر بخار صفراوی ہو تو شیرۂ آلو بخارا (۵ دانہ) اور شیرۂ تخم خیارین (۷ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بزوری (۴ ماشہ) ملا کر نوش کریں۔

اگر بلغی بخار کہنہ ہو جائے تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

خمیرۂ گاؤزبان (۱ تولہ)، ورق نقرہ (۱عدد) میں ملا کر ہمراہ برنجاسف (۳ ماشہ)، شکاعی (۳ ماشہ)، باد آورد (۳ گرام) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح اس کا زلال لے کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) یا شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نسخہ تخم کاسنی والا برائے تپ مزمنہ مع رعایت حرارت کبد: تخم کاسنی نیم کوفتہ (۲ تولہ) رات کو عرق گاؤزبان میں بھگوئیں۔ صبح عرق نتھار لیں اور شربت بزوری (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ بعض اطبا تخم کاسنی کا وزن ۳ تولہ تک مقرر کرتے ہیں اور بعض اطبا تخم خیارین نیم کوب کا اضافہ کرتے ہیں۔

نسخہ تخم کاسنی مروق مقوی ولطیف تر مع رعایت برودت: تخم کاسنی (۹ ماشہ)، نمک طعام (۱ ماشہ) پانی میں پیس کر آگ پر پکائیں۔ جب پانی پھٹ جائے تو نتھار کر نیم گرم استعمال کریں۔ اگر حرارت ساذج ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ مغز تخم کدوے شیریں (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تخم تربوز (۳ ماشہ) پانی میں ملا کر شربت غورہ (۴ تولہ) یا شربت عناب (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

تپ دق

تپ دق میں اگر تبرید منظور ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تخم کدوے شیریں (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تربوز

(۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت نیلوفر (۴ تولہ) ملا کر خاکسی (۷ ماشہ) چھڑک کر صبح و شام نوش کریں۔ اگر زیادہ تبرید منظور ہو تو قرص طباشیر (۵ ماشہ) یا قرص کافور اس نسخہ کے ساتھ استعمال کریں۔

اور اگر ترطیب منظور ہو تو آب کدو (۸ تولہ)، آب تربوز (۸ تولہ) یا شیر بز (۸ تولہ) یا شیر زن (۸ تولہ) میں شربت عناب (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ تین روز تک وزن یہی ہے۔ اس کے بعد ہر روز ایک تولہ بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ ۲۱ تولہ پہنچ جائے پھر ایک ایک تولہ گھٹا کر سات تولہ تک پہنچا کر ترک کر دیں۔ مگر شربت کی مقدار ۴ تولہ ہی رہے۔

اگر تپ دق کے ساتھ کھانسی بھی ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گوند (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، رب السوس (۱ ماشہ) سب کو پیس کر خمیرہ خشخاش میں ملا کر ہمراہ شیرۂ گاؤزبان (۳ ماشہ)، شیرۂ کوکنار (۱ عدد)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت انجیر (۴ تولہ) یا شربت خشخاش (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نسخہ برائے حمّی بالغمی و سعال یابس و سل و دق و حمی لثقہ برائے امراض جوش خون: گلوے سبز تازہ کو تراش کر ایک شبانہ روز تازہ مٹی کے برتن میں عرق گاؤزبان میں بھگو دیں اور دن میں ٹھنڈی جگہ اور شب میں شبنم میں رکھیں۔ صبح کو اس کا زلال لے کر شربت اعجاز ملا کر نوش کریں۔ اگر بخار زیادہ ہو تو اس کے ساتھ شکاعی بار آورد تخم خیارین اضافہ کریں۔

نسخہ خیار سبز والا برائے سل و دق: خیار سبز کو دوہرا یا تہرا گل حکمت کر کے گرم راکھ میں رکھ دیں جب سرخ ہو جائے نکال کر گل حکمت دور کریں اور اس کا پانی نکالیں۔ یہ پانی پانچ تولہ شربت فریاد رس (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

اگر سل و دق دونوں ہوں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شکر تیغال (۱ ماشہ)، گوند (۱ ماشہ)، کیترا (۱ ماشہ)، رب السوس سب کو پیس کر

Marfat.com

دیاتوزہ (۱۲ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ مغز تخم کدوے شیریں (۳ ماشہ) عرق گاؤزبان میں نکال کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر خاکسی (۷ ماشہ) چھڑک کر نوش کریں۔

اگر بخار کہنہ ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

گلو سبز (۱۲ ماشہ) ٹکڑے ٹکڑے کر کے رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح زلال لے کر شربتِ بزوری (۴ تولہ) یا خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) یا شربت بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

یا خاکسی ہفت جوش استعمال کرائیں۔ جس کی ترکیب یہ ہے۔ خاکسی (۹ ماشہ) پہلے روز پانی میں جوش دے کر چھان کر شربت بنفشہ ملا کر نوش کریں۔ دوسرے روز دو جوش دے کر تیسرے روز تین جوش دے کر چوتھے روز چار جوش دے کر اسی طرح سات روز تک ایک ایک جوش دے کر بڑھاتے جاویں۔ پھر سات روز کے بعد ایک ایک جوش کم کرتے جاویں۔ یہاں تک کہ ایک جوش پر پہنچائیں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

برنجاسف (۱ تولہ) رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح کو زلال لے کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

قرص برائے تپ کہنہ: گل سرخ (۴ تولہ)، اصل السوس (۴ تولہ)، طباشیر (۴ تولہ)، سنبل الطیب (۲ تولہ)، افسنتین (۱ تولہ)، ترنجبین (۲ تولہ) کوٹ چھان کر گلاب (قدرے حاجت) میں ملا کر قرص بنائیں اور ۵ ماشہ قرص ہمراہ آب کاسنی سبز مروق (۴ تولہ) کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی تپ کہنہ کے لیے مفید ہے۔

مرچ سیاہ (۶ ماشہ)، دار فلفل (۶ ماشہ)، کلونجی (۶ ماشہ)، چرائتہ (۶ ماشہ)، گیرو (۶ ماشہ)، برگ بھنگ (۱ تولہ) کوٹ چھان کر گوند کے پانی میں چنے کے برابر گولیاں

بنائیں۔ دو یا تین گولیاں صبح وشام کھائیں۔

حصبہ وجدری وموتی جھرا

قبل از بروز بعد توقف دو روز بوقت صبح تجویز کریں۔

خمیرہ مروارید (۵ ماشہ)، ہمراہ عناب (۵ دانہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، خاکسی (۷ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) عرق گاؤزبان میں جوش دے کر صاف کر کے نوش کریں۔ اگر کھانسی بھی ہو تو گاؤزبان (۵ ماشہ)، اصل السوس مقشر (۵ ماشہ) اضافہ کریں۔

اگر قبض ہو اور نضج مواد بھی منظور ہو تو انجیر (۲ عدد)، بادیان (۵ ماشہ) اضافہ کریں۔ اگر دست ہوں تو حب الاس نیم کوب (۳ ماشہ)، زیرہ سیاہ نیم کوب (۱ ماشہ) آب بار تنگ مروق اضافہ کریں اور وقت شام خمیرہ مروارید (۵ ماشہ) ہمراہ شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ) پانی میں نکال کر چھان کر نبات سفید (۲ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔ بعد زوال حمی خاکسی (۹ ماشہ) ہفت جوش استعمال کرائیں۔ و برائے تقویت و سعال خمیرہ ابریشم (۵ ماشہ) اضافہ کریں۔ اگر ان تدابیر سے کام نہ چلے اور بخار دفع نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کرائیں۔

گل بنفشہ (۷ گرام)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بیخ کاسنی (۷ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) شب کو گرم پانی میں بھگو کر صبح چھان کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ گاہے خاکسی چھڑک کر نوش کیا جاتا ہے۔ اگر تلئین کی ضرورت ہو تو ترنجبین شیر خشت اضافہ کریں۔ بعد زوال مرض مع حمی وغیرہ اگر خارش پیدا ہو تو نقوع شاہترہ مع رعایت حمی استعمال کرائیں۔

یا حسب ذیل اصول علاج اختیار کریں۔

قبل از بروز بعد توقف دو روز صبح۔

عناب خاکسی (۵ دانہ)، خاکسی (۷ ماشہ)، نبات سفید (۲ تولہ) پانی میں جوش دے

Marfat.com

کر صاف کر کے نوش کریں۔ اگر کھانسی ہو تو گاؤزبان (۵ ماشہ) واصل السوس (۵ ماشہ) اگر قبض ہو اور نضج مواد بھی ضروری ہو تو انجیر زرد (۲ عدد) اضافہ کریں۔ شام کے وقت شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ) پانی میں نکال کر صاف کر کے شربت بنفشہ (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

یا وقت صبح گل بنفشہ (۷ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ)، گل گاؤزبان (۵ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بنفشہ (۲ تولہ) حل کر کے خاکسی (۷ ماشہ) چھڑک کر نوش کریں۔ اور سات روز کے بعد تسکین وجع و رفع اضطراب و قلق کے لیے تخم خیارین (۷ ماشہ) اضافہ کریں۔ اور وقت شام شیرۂ عناب (۵ دانہ)، شیرۂ مویز منقیٰ (۹ دانہ)، عرق گاؤزبان (۱۲ تولہ) میں نکال کر صاف کر کے نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر خاکسی (۷ ماشہ) چھڑک کر نوش کریں۔

جملہ عوارضِ مذکورہ سے نجات کے بعد اگر بخار باقی رہے تو خاکسی ہفت جوش (۷ ماشہ) استعمال کریں۔

بخور برائے خارش حصبہ و جدری: بھوج پتر (۴ ماشہ)، مولسری خشک (۴ ماشہ)، گل چاندنی خشک (۴ ماشہ)، خاکسی (۴ ماشہ)، شکر سفید (۴ ماشہ) سب کو آگ پر رکھیں اور بخور کرائیں۔

فساد خون وامراض جلد

فساد خون

نقوع برائے اکثر امراض جلدیہ بسبب فساد خون

شاہترہ (۷ ماشہ)، چرائتہ (۷ ماشہ)، سرپھوکہ (۷ ماشہ)، منڈی (۷ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، ہلیلہ سیاہ (۷ ماشہ)، صندل (۵ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو دیں صبح مل چھان کر شربت عناب (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

Marfat.com

اگر نزلہ ہو تو صندل موقوف کریں اور گل بنفشہ (۷ ماشہ)، تخم خطمی (۷ ماشہ) اضافہ کریں اور سردی کے موسم میں بجائے صندل کے عشبہ (۵ گرام) دیں۔ شام کو معجون عشبہ (۱ تولہ) ہمراہ عرق عشبہ (۵ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

اگر خون میں حدت اور حرارت بڑھ گئی ہو تو لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، عرق شاہترہ (۱۲ تولہ) یا عرق مرکب مصفی خون میں نکال کر شربت نیلوفر (۴ تولہ) یا شربت بزوری (۴ تولہ) یا شربت عناب (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

یہ نسخہ بھی فساد خون کے لیے مفید ہے۔

نکنید بابری (۱ تولہ)، فلفل سیاہ (۵ دانہ) رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح زلال لے کر نوش کریں۔

یا نکنید بابری (۱ تولہ) عرق مرکب مصفی خون میں رات کو بھگو دیں۔ صبح زلال لے کر شربت عناب (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

عرق مرکب مصفی خون: شاہترہ (۱۰ تولہ)، چرائتہ (۱۰ تولہ)، سرپھونکہ (۱۰ تولہ)، منڈی (۱۰ تولہ)، عناب (۱۰ تولہ)، برادۂ آبنوس (۱۰ تولہ)، نیل کنٹھی (۱۰ تولہ)، برہڈنڈی (۱۰ تولہ)، برگ بادرنجبویہ (۱۰ تولہ)، تخم حنا (۱۰ تولہ)، بسفائج (۱۰ تولہ) رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح بدستور معروف عرق کشید کریں۔

شربت عناب مرکب مصفی خون: عناب، برادۂ صندل سرخ، خارشتر، سرپھونکہ، برادۂ آبنوس، شاہترہ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح جوش دے کر چھان کر نبات سفید اس میں ڈال کر شربت استعمال کریں۔ در ہمراہ عرق چہار چینی نوش کریں۔

عرق چہار چینی: بسفائج فستقی (۱ تولہ)، خار خسک (۱۰ تولہ)، بادرنجبویہ (۵ تولہ)، برگ شاہترہ (۱۰ تولہ)، بادیان (۱۰ تولہ)، اذخر مکی (۸ تولہ)، بیخ بادیان (۸ تولہ)، افتیمون ولایتی (۱۰ تولہ)، ماہی زہرج (۵ تولہ)، گل گاؤزبان (۵ تولہ)، تخم خربزہ (۵ تولہ) نیم کوب تھیلی میں بھر کر شبانہ روز پانی میں بھگوئیں۔ صبح پانچ کلو عرق کشید کریں۔ بعدہٗ دار چینی (۸

Marfat.com

تولہ)، ریوند چینی (۸ تولہ)، چوب چینی اصیل (۴ تولہ)، کباب چینی (۸ تولہ) ہر ایک نیم کوب پوٹلی میں باندھ کر شبانہ روز عرق مذکور میں بھگوئیں اور تین کلو عرق کشید کریں اور وقت ضرورت استعمال کرائیں۔ یہ عرق قروح حصبہ کے لیے بھی مفید ہے۔

طلا برائے خارش صفراوی خشک: چوک ترش (۳ ماشہ)، برادۂ صندل سرخ (۳ ماشہ)، کمیلہ (۳ ماشہ)، مردار سنگ (۳ ماشہ)، ہلیلہ سیاہ (۳ ماشہ)، برگ شاہترہ (۳ ماشہ)، سفید کاسغری (۳ ماشہ)، کافور (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر روغن چنبیلی میں ملا کر طلا کریں۔

طلاء دیگر برائے خارش صفراوی خشک: آب لیموں کاغذی (۳ تولہ) روغن چنبیلی میں ملا کر جسم پر طلا کریں اور چار ساعت کے بعد گرم پانی سے غسل کریں۔

طلاء برائے خارش خشک وتر: آملہ سوختہ (۲ تولہ)، مردار سنگ (۴ ماشہ)، حنظل سیاہ (۳ ماشہ)، نیلا تھوتھ بریاں (۶ ماشہ) کوٹ چھان کر روغن زرد (۲ تولہ) (کہ جس کو ایک سوایک بار پانی سے دھولیا جائے) میں ملا کر طلا کریں۔

طلاء دیگر و مجرب برائے خارش خشک وتر: انزروت سفید، صمغ کندر، سفیدۂ کاشغری، زنگار مساوی الوزن کوٹ چھان کر سرکہ خالص میں ملا کر طلا کریں۔

ضماد برائے خارش حصبہ وغیرہ: برادۂ صندل، کمیلہ دونوں کو پیس کر روغن حنا (۸ تولہ) میں ملا کر پکائیں اور نیم کی لکڑی سے گھوٹیں جب گاڑھا ہو جائے تو محفوظ رکھیں اور لیپ کریں۔

قوبا (داد)

طلاء برائے قوبا (داد): سیندور (۳ ماشہ)، کافور (۳ ماشہ)، کاغذ سوختہ (۳ ماشہ)، مردار سنگ (۳ ماشہ)، کمیلہ (۳ ماشہ)، سنگ جراحت (۳ ماشہ)، چھال نیم (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر روغن زرد (۲ تولہ) (کہ جس کو ایک سوایک مرتبہ پانی سے دھولیا گیا ہو)، ملا کر

Marfat.com

طلاء کریں۔

طلاء دیگر برائے قوبا: صدف سوختہ (۳ ماشہ)، روغن زرد (۲ تولہ) (کہ جس کو ایک سو ایک مرتبہ پانی سے دھو لیا گیا ہو) میں ملا کر طلا کریں۔

طلاء دیگر برائے قوبا: صدف سوختہ، روغن زرد (کہ جس کو ایک سو ایک مرتبہ پانی سے دھو لیا گیا ہو) میں ملا کر طلا کریں۔

طلاء دیگر: کمیلہ، مردار سنگ، نیلہ تھوتھہ بریاں کوٹ چھان کر روغن زرد (کہ جس کو اکیس مرتبہ پانی سے دھو لیا گیا ہو) میں ملا کر طلاء کریں۔

شقاق جلد

طلاء برائے شقاق جلد دست و پا: لعاب بہیدانہ در آب شاہترہ سبز میں نکال کر نشاشتہ (۲ ماشہ)، آرد جو (۲ ماشہ)، برگ حنا (۲ ماشہ) پیس کر اس میں ملا کر طلاء کریں۔

بثورات

طلاء برائے بثور صفراوی و سوداوی

برگ حنا (۳ ماشہ)، برگ شاہترہ (۳ ماشہ)، کمیلہ (۳ ماشہ)، کافور (۳ ماشہ)، کتھ سفید (۳ ماشہ)، مردار سنگ (۳ ماشہ)، برادۂ صندل سرخ (۳ ماشہ)، برادۂ صندل سفید (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر روغن زرد (کہ جس کو گیارہ مرتبہ پانی سے دھو لیا جائے) ملا کر طلاء کریں۔

مرہم اعجاز برائے بثورات: روغن کنجد (۵ تولہ) آب چاہ شیریں کو کانسے کے برتن میں اس قدر پکائیں کہ دہی کے مانند ہو جائے۔ اس میں رائی سفید (۵ تولہ)، کات سفید (۵ تولہ)، نیلہ تھوتھہ بریاں (۱ ماشہ)، پھٹکری (۱ ماشہ) پیس کر اس میں ملائیں کہ یک ذات ہو جائے۔

ضماد برائے بثورات: رسوت، نیم کی چھال پانی میں پیس کر لیپ کریں۔

Marfat.com

ضماد دیگر: زہر مہرہ (۲ ماشہ)، فلفل سیاہ (۶ ماشہ) پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

ضماد دیگر: گیرو (۶ ماشہ)، سونٹھ (۶ ماشہ) پانی میں پیس کر ضماد کریں۔

شری (پتّی)

مطبوخ شری شری بسبب فساد خون: گل بنفشہ (۶ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ)، بادیان (۶ ماشہ)، شاہترہ (۶ ماشہ)، چرائتہ (۶ ماشہ)، ہلیلہ سیاہ (۵ ماشہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر خمیرہ بنفشہ (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔ اگر غلبۂ صفرا اور قبض ہو اس نسخہ میں تمر ہندی و آلو بخارا اضافہ کریں۔

اگر شری، فساد غذا یا بلغم معدہ کے سبب سے ہو تو جوارش کمونی (۷ ماشہ) ہمراہ شیرۂ بادیان (۵ ماشہ)، شیرۂ تخم کشوث (۳ ماشہ)، عرق مکوہ (۱۲ تولہ) میں نکال کر چھان کر نبات سفید (۲ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔

زیرہ سفید (۴ ماشہ)، برگ پودینہ خشک (۴ ماشہ)، خار خسک خرد (۴ ماشہ)، بادیان (۵ ماشہ)، مویز منقیٰ (۹ دانہ) پانی میں جوش دے کر چھان کر قند سفید حل کر کے نوش کریں۔

طلاء برائے شری: پھٹکری (۴ ماشہ)، گلاب (۴ تولہ) میں پیس کر جسم پر طلاء کریں۔

طلاء دیگر برائے شری: تخم خربزہ (۱۰ ماشہ)، سبوس گندم (۱۲ ماشہ) کوٹ کر پانی میں حل کر کے جسم پر طلاء کریں۔

طلاء دیگر برائے شری: نمک شور (۶ ماشہ)، چرونجی (۱ ماشہ)، نانخواہ (۱ ماشہ) میدہ گندم کوٹ کر سرکہ خالص میں ملا کر جسم پر ملیں۔

طلاء دیگر: پھٹکری (۴ ماشہ)، گلاب (۴ تولہ) میں حل کر کے جسم پر طلاء کریں۔

بہق و برص

سفوف انجیر دشتی برائے بہق: پوست بیخ انجیر دشتی (۱۰ ماشہ)، اسگند ناگوری (۱۰

Marfat.com

ماشہ)، اجوائن دیسی (۱۰ ماشہ)، بابچی (۱۰ ماشہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۱ ماشہ۔

طلاء برائے برص سوداوی: تخم پنواڑ (٦ ماشہ) کوٹ کر روغن چنبیلی میں ملا کر طلاء کریں۔

ضماد ترمس برائے برص: ترمس (۳ ماشہ)، شیطرج ہندی (۳ ماشہ)، فوہ (۳ ماشہ)، تخم ترب (۳ ماشہ)، خردل (۳ ماشہ)، گندش (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر سرکہ میں ملا کر ضماد کریں۔

آتشک

منضج برائے مادہ آتشک: شاہترہ (۷ ماشہ)، چرائتہ (۷ ماشہ)، پھوکہ (۷ ماشہ)، منڈی (۷ ماشہ)، عناب (۵ دانہ)، ہلیلہ سیاہ (۷ ماشہ)، صندل سرخ (۷ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح مل چھان کر شربت عناب (۲ تولہ) ملا کر کے نوش کریں

بعد نضج مادہ مطبوخ ہفت روزہ سے مسہل دیں، نسخہ یہ ہے۔

پوست درخت نیب، پوست درخت کچنال، بیخ حنظل، پھلی ببول، کٹائی خرد بابرگ و بیخ و پوست، قند سیاہ ہر ایک ۱۰ تولہ کو تین کلو پانی میں جوش دیں جب چوتھائی حصہ پانی باقی رہے۔ صاف کر کے شیشی میں محفوظ رکھیں اور سات خوراک بنائیں روزانہ ایک خوراک استعمال کریں۔

نسخہ تبرید برائے آتشک: زہر مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر کبود (۱ ماشہ)، خمیرہ مروارید (۵ ماشہ) یا معجون عشبہ (۱ تولہ) میں ملا کر ہمراہ لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ) عرق مرکب مصفیٰ خون (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت عناب (۴ تولہ) ملا کر نوش کریں۔

نسخہ دیگر برائے آتشک شدید: عشبہ مغربی، چوب چینی، بسفائج فستقی، شاہترہ (۷ ماشہ)، چرائتہ (۷ ماشہ) رات کو گرم گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت عناب

(۴ تولہ) حل کر کے نوش کریں۔

ضماد برائے سوزش زخم آتشک: سفیدہ کاشغری (۶ ماشہ)، رسوت (۶ ماشہ)، کافور (۳ ماشہ) ہمہ راسائیدہ لعاب ریشہ خطمی میں حل کر کے ضماد کریں۔

اورام

ورم غدد: ورم اگر کسی حار مادے سے غدد میں پیدا ہو تو یہ ضماد تجویز کریں۔

بندوق کی سیسہ کی گولی، آب کاسنی (بقدر حاجت) میں گھس کر لیپ کریں اور لعاب بہیدانہ (۳ ماشہ)، شیرۂ عناب (۵ دانہ)، عرق شاہترہ (۱۲ تولہ) میں نکال کر شربت نیلوفر (۴ تولہ) حل کر کے صبح و شام نوش کریں۔

ضماد محلل اورام: عنب الثعلب خشک (۱ تولہ)، مغز فلوس (۹ ماشہ)، آرد جو (۶ ماشہ)، گل بابونہ (۶ ماشہ)، اکلیل الملک (۶ ماشہ)، سنبل الطیب (۶ ماشہ)، جدوار (۶ ماشہ)، مصطگی (۶ ماشہ)، رسوت (۶ ماشہ)، صبر سقوطری (۶ ماشہ)، زعفران (۱ ماشہ) سب کو سبز مکوہ کے پانی میں نیم گرم ضماد کریں۔

خنازیر

خردل (۶ ماشہ)، تخم انجرہ (۶ ماشہ)، ریوند چینی (۶ ماشہ)، مقل ارزق (۱ تولہ)، اشق (۶ ماشہ)، جاؤشیر (۶ ماشہ) کوٹ کر روغن گاؤ میں ملا کر خنازیر پر ضماد کریں۔

مہاسے، چھیپ

ضماد مہاسہ (۵ گرام) یا غازہ حسن افزاء (۵ گرام) سوتے وقت تھوڑے پانی میں ملا کر چہرہ پر لگائیں اور صبح کو پانی سے منہ دھو ڈالیں۔ مہاسے و چھیپ کو دور کر کے چہرہ کو نکھارتا ہے۔

خارش

صافی (۲ تولہ) تازہ پانی میں حل کر کے سہ پہر یا بوقت خواب استعمال کریں۔

Marfat.com

شربت عشبہ خاص (۲ تولہ)، آب تازہ (۵ تولہ) میں حل کرکے صبح استعمال کریں۔
شربت مرکب مصفی خون (۲ تولہ)، عرق مرکب مصفی خون (۵ تولہ) کے ساتھ ملا کر صبح کو استعمال کریں۔

روغن کمیلہ حسب ضرورت خارش کے مقام پر مالش کریں۔

مرہم خارش جدید حسب ضرورت کھجلی کی جگہ پر ملیں۔

ورم خصیتین: سریش، روغن کنجد میں پگھلا کر آنبہ ہلدی گل بابونہ کوٹ کر اس میں ملا کر ضماد کریں۔

ضربہ وسقطہ: ضربہ وسقطہ (چوٹ) کے لیے یہ ضماد تجویز کریں۔

بیخ میدہ لکڑی (۲ تولہ)، آنبہ ہلدی (۲ تولہ)، پیپلا مول (۲ تولہ)، زنجبیل (۲ تولہ)، مصطگی رومی (۲ تولہ)، گیرو (۲ تولہ) کوٹ چھان کر میدہ گندم (۱۰ ماشہ)، روغن کنجد سفید، شیر گاؤ میں ملا کر ضماد کریں۔

اوجاع

وجع المفاصل یا نقرس: معجون عشبہ (۵ ماشہ) ہمراہ عرق عشبہ (۵ تولہ)، نبات سفید (۲ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

یا یہ نسخہ تجویز کریں۔

سورنجان (۱ ماشہ)، بوزیدان (۱ ماشہ) دونوں کو پیس کر جوارش زرعونی (۷ ماشہ) میں ملا کر ہمراہ شیرۂ تخم خرفہ سیاہ (۳ ماشہ)، شیرۂ تخم خیارین (۳ ماشہ)، شیرۂ خار خسک (۳ ماشہ) پانی میں نکال کر شربت بزوری (۴ تولہ) ملا کر صبح وشام نوش کریں۔

یا معجون سورنجان (۵ ماشہ) مدراتِ مذکورہ بالا کے ساتھ استعمال کرائیں۔

اگر ورم مادۂ حار سے ہو تو لعاب اسپغول کا ضماد کریں۔

یا تخم خشخاش (۱ تولہ)، شیر بز (۵ تولہ) میں پیس کر ضماد کریں۔

Marfat.com

روغن برائے وجع المفاصل: سورنجان (۶ماشہ)، برگ حنا (۶ماشہ)، گل آکھ (۶ماشہ)، بزرانبج (۶ماشہ)، روغن کنجد (۵تولہ) میں ملاکر جلائیں اور اس کی مالش کریں۔
اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو تو منضج دے کر مسہل دیں۔

ضماد صابون: صابون دیسی (۲تولہ) ورق ورق تراش کر سرکہ خالص (۲تولہ)، برگ حنا خشک (۱تولہ) پیس کر اس میں ملادیں اور پارچہ پر لگا کر مقام درد پر چسپاں کریں۔ اگر درد زیادہ ہو تو اس میں فرفیون، لوبان، مصطگی رومی، بوزیدان، عاقرقرحا پیس کر شامل کریں۔

روغن چہار برگ برائے اوجاع مفاصل: آب برگ حنا (۵تولہ)، آب برگ دھتورا (۵تولہ)، آب برگ سنبھالو (۵تولہ)، آب برگ ارنڈ (۵تولہ)، روغن کنجد (۵تولہ) سب کو باہم ملاکر آگ پر پکائیں۔ جب پانی جل جائے اور روغن باقی رہے تو محفوظ رکھیں اور بہ وقت ضرورت طلاء کریں۔

نسخہ برائے درد شانہ: معجون عشبہ (۶ماشہ)، اسطوخودوس (۴ماشہ)، منڈی (۴ماشہ)، عناب ولائتی (۵دانہ)، سرپھونکہ (۴ماشہ)، سورنجان شیریں (۴ماشہ)، بیخ کاسنی (۶ماشہ)، تخم خطمی (۴ماشہ)، مویز منقیٰ (۵دانہ)، بسفائج مسفی (۴ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر نبات سفید (۱تولہ) حل کر کے نوش کریں۔

طلی برائے نشف رطوبات: سورنجان تلخ (۳ماشہ)، بوزیدان (۳ماشہ)، مصطگی رومی (۳ماشہ)، قعط تلخ (۳ماشہ)، زنجبیل (۳ماشہ)، لوبان (۳ماشہ) کوٹ کر روغن افیون میں ملاکر طلاء کریں۔

تکمید برائے وجع المفاصل: نمک لاہوری (۴ماشہ)، بورۂ ارمنی (۴ماشہ)، برگ سداب (۴ماشہ)، تخم شبت (۴ماشہ)، زنجبیل (۴ماشہ)، خاکسی (۴ماشہ) کوٹ پیس کر پوٹلی میں باندھ کر تکمید کریں۔

حب برائے تقویت اعصاب وانجذاب رطوبات: تربد سفید مجوف تراشیدہ (۸ماشہ) روغن بادام شیریں میں چرب کر کے صبر سقوطری (۱تولہ)، زنجبیل (۸ماشہ)، ملح

Marfat.com

ہندی (۸ ماشہ)، وج ہندی (۸ ماشہ)، شیطرج ہندی (۸ ماشہ)، دار فلفل (ڈیڑھ تولہ)، عاقر قرحا (ڈیڑھ تولہ)، خردل سفید (۸ ماشہ)، خامد شجری (ڈیڑھ تولہ) کوٹ چھان کر آب گیندا ملا کر حبوب بنائیں۔

امراض حاملہ

ضیق اندام نہانی: رطوبات فاسدہ کے اخراج اور پرسوت کے روکنے کے لیے جھاڑ کا یہ نسخہ تجویز کریں۔

بادِ برنگ، کفِ دریا، نمک لاہوری، بیروزہ خشک کوٹ چھان کر اس کی تین پوٹلیاں بنائیں اور حسب دستور دائی کے ذریعہ استعمال کرائیں۔

نسخہ جھاڑ برائے اخراج رطوبات: بادبرنگ (۳ ماشہ)، کفِ دریا (۳ ماشہ)، نمک لاہوری (۶ ماشہ)، بہروزہ خشک (۶ ماشہ) کوٹ چھان کر تین پوٹلیوں میں باندھیں ایک رحم کے دائیں جانب ایک بائیں جانب اور ایک سامنے رکھیں۔ گاہے اس نسخہ میں باؤ کھمیا اور گل بابونہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

نسخہ دیگر: مغزبادام تلخ (۳ ماشہ)، مغزکدوے تلخ (۳ ماشہ)، جوا کھار (۳ ماشہ) مویز منقی کوٹ کر شہد خالص میں ملائیں اور روئی میں لتھیڑ کر اندام نہانی میں رکھیں۔ اخراج رطوبت کی زیادتی کے وقت اس نسخہ میں گل بنفشہ (۵ ماشہ)، گل خطمی (۵ ماشہ)، گل بابونہ (۵ ماشہ)، گل سرخ (۵ ماشہ)، اکلیل الملک (۵ ماشہ) اضافہ کریں۔

نسخہ سمیٹ برائے حبس رطوبات رحم: مازوے سبز (۳ ماشہ)، گلنار (۳ ماشہ)، اقاقیا (۳ ماشہ)، جوزالسرد (۳ ماشہ)، برگ مورد (۳ ماشہ) کوٹ کر روغن یاسمین میں ملا کر روئی اس میں تر کر کے اندامِ نہانی میں رکھیں۔

فرزجہ برائے تقویت رحم: آملہ منقی (۴ ماشہ)، عود ہندی (۲ ماشہ)، قرنفل (۲ ماشہ)، زعفران (۲ ماشہ)، سعد کوفی (۲ ماشہ)، بسفائج (۲ ماشہ)، اذخر مکی (۲ ماشہ)، زرورد (۲

Marfat.com

ماشہ)، مازوے سبز (اعدد)، عنب الثعلب، مشک خالص کوٹ کر گلاب میں ملا کر اندام نہانی میں رکھیں۔

اسقاطِ حمل

اگر قبل از وقت حمل ساقط ہو جائے تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

مشکطر امشیع، پوست املتاس، پوست خربوزہ، بادیان، پرسیاؤشاں سب کو تین پاؤ پانی میں جوش دیں۔ جب پاؤ بھر پانی رہ جائے چھان کر شربت بزوری ملا کر اور اگر سردی کا موسم ہو تو قند سیاہ (۴ تولہ) ملا کر بجائے آب و غذا دیں۔

اس حالت میں جوشاندۂ فلوس بھی مفید ہے۔ جو حسب ذیل ہے۔

فلوس مس (۷ عدد)، پوست اخروٹ (۲ تولہ)، ڈوڈھ کپاس (۲ تولہ)، پوست املتاس (ا تولہ) سب کو دس سیر پانی میں جوش دیں، جب تیسرا حصہ رہ جائے صاف کر کے بجائے آب و غذا دیں۔

بعد اسقاط حمل، اخراج فضلات طمثیہ کے لیے یہ جوشاندہ بھی مفید ہے۔

پوست املتاس سیاہ (۲۰ ماشہ)، تخم گزر (۵ ماشہ)، بلساں (۶ ماشہ)، تخم خربزہ (۶ ماشہ)، تخم خیارین (۶ ماشہ)، پرسیاؤشاں (۵ ماشہ)، مشکطر امشیع (۵ ماشہ)، خار خسک (۵ ماشہ) عرق گاؤزبان میں جوش دے کر صاف کر کے شربت بزوری (۲ تولہ) ملا کر بجائے آب و غذا استعمال کرائیں۔ وقت زیادتی اوراء ترمس (۵ ماشہ)، ابہل (۵ ماشہ)، منفرداً یا مجتمعاً اضافہ کریں۔ نیز برائے تسکین واختلاجِ قلب عناب (۵ دانہ)، گاؤزبان (۵ ماشہ) اضافہ کریں۔ وقت ضعف قوت خمیرہ مروارید یا دواء المسک استعمال کرائیں۔

اسقاط حمل کے بعد تخم خربزہ بلساں، خار خسک، پرسیاؤشاں، عناب گرم پانی میں رات کو بھگوئیں صبح مل چھان کر شربت بزوری ملا کر پلائیں یا شربت بزوری (۲ تولہ) در عرق مکو حل (۱۲ تولہ) کر کے نوش کریں۔

امراض اطفال

سوء ہضم

سوء ہضم اطفال دانت نکلنے کے زمانہ میں ہو تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ بادیان (۱ ماشہ)، شیرۂ پودینہ (۱ ماشہ)، شیرۂ دانہ ہیل (۱ ماشہ) پانی میں نکال کر نبات سفید ملا کر صبح و شام بچہ کو پلائیں۔

سفوف چٹکی خلل شکم اطفال: بادیان (۶ ماشہ)، اصل السوس (۶ ماشہ)، پوست ہلیلہ زرد (۶ ماشہ)، پوست ہلیلہ سیاہ (۶ ماشہ)، آملہ خشک (۶ ماشہ)، پوست ہلیلہ (۶ ماشہ)، زیرہ سیاہ (۶ ماشہ)، زیرہ سفید (۶ ماشہ)، برنگ کابلی (۶ ماشہ)، نرکچور (۶ ماشہ)، باؤکھبا (۶ ماشہ)، انیسون (۶ ماشہ)، گل سرخ (۶ ماشہ)، نمک لاہوری (۶ ماشہ)، کچلون (۶ ماشہ)، نمک سانبھر (۶ ماشہ)، نمک سیاہ (۶ ماشہ)، نوشادر (۳ ماشہ)، سہاگہ بریاں (۳ ماشہ)، چاکسو (۳ ماشہ)، دانہ ہیل (۳ ماشہ) کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔

عطاش اطفال

اگر بچہ کو پیاس اور بخار ہو اور دست ہوں تو یہ نسخہ تجویز کریں۔

شیرۂ عناب، تخم خرفہ سیاہ پانی میں نکال کر شربت انار شیریں حل کر کے قدرے قدرے پلائیں۔ گاہے بجائے آب، عرق گاؤزبان تجویز کیا جاتا ہے۔ تشنگی کی زیادتی کی صورت میں لعاب بہیدانہ اضافہ کریں اور اسہال کی زیادتی کی صورت میں حب الآس اضافہ کریں اور شربت انار کے بجائے رُب بہی شیریں دیں۔

تشنگی اور تہوع کی حالت میں یہ نسخہ تجویز کریں۔

زہر مہرہ، طباشیر کبود، عرق گاؤزبان میں پیس کر تھوڑا تھوڑا چٹائیں۔ اگر خوف تحریک نزلہ نہ ہو تو بجائے عرق گاؤزبان، گلاب تجویز کیا جا سکتا ہے کہ جس سے تسکین طبیعت کے علاوہ تفریح و تقویت بھی حاصل ہو گی۔ گاہے زیادتی تہوع کے وقت تخم لیموں

Marfat.com

کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اور گاہے عطاش کے لیے یہ نسخہ تجویز کیا جاتا ہے۔

مغز کنول گٹہ (۲ تولہ)، خس خوشبو نیم کوب کر کے آب تازہ میں بھگوئیں اور یہ پانی قدرے قدرے پلائیں۔

بخار کی زیادتی میں کدوے سبز تازہ کا گودہ کچل کر یافوخ پر رکھیں۔

سرسام اطفال

نسخہ تمریخ برائے دفع ورم دماغ: سرکہ خالص، روغن گل، روغن بابونہ، گلاب، آب مکوہ سبز باہم ملا کر پارچہ اس میں تر کر کے یافوخ پر رکھیں اور اس کو خشک نہ ہونے دیں۔

شیرۂ بادیان، شیرۂ دانہ ہیل پانی میں نکال کر نبات سفید حل کر کے صبح شام پلائیں۔

ذات الجنب اطفال یا ذبہ اطفال: بچوں کے ذات الجنب اور ذات الریہ کے لیے یہ نسخہ تجویز کریں۔

گل بنفشہ (۳ ماشہ)، مویز منقیٰ (۲ دانہ)، اصل السوس (۲ ماشہ)، تخم خطمی (۲ ماشہ)، تخم خبازی (۱ ماشہ)، سناء مکی (۱ ماشہ) سب کو گرم پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر شربت بنفشہ (۱۲ ماشہ)، ملا کر قدرے قدرے پلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

گل بنفشہ، مویز منقیٰ، بیخ کاسنی (۱ ماشہ)، بادیان (۱ ماشہ)، گاؤزبان (۱ ماشہ)، عنب الثعلب (۱ ماشہ)، اصل السوس (۱ ماشہ)، سناء مکی (۱ ماشہ) رات کو گرم پانی میں بھگوئیں۔ صبح مل چھان کر خمیرہ بنفشہ (۶ ماشہ)، ترنجبین (۶ ماشہ)، شیر خشت (۶ ماشہ)، ملا کر قدرے قدرے پلائیں۔

قیروطی کی مالش گرم گرم پہلوؤں پر کریں یا یہ ضماد استعمال کرائیں۔ صمغ عربی (۶ ماشہ)، صبر زرد (۶ ماشہ)، برگ مورد (۶ ماشہ)، کوٹ کر آب گھیکوار میں ملا کر گاہے

Marfat.com

زعفران بھی اضافہ کی جاتی ہے۔

اگر سرسام بھی ہو تو خاکستر برگ درخت پیپل کھلائیں اور شیرۂ بادیان (۱ ماشہ)، شیرۂ دانۂ ہیل (۱ ماشہ) پانی میں نکال کر نبات سفید (۱۲ ماشہ) ملا کر صبح شام قدرے قدرے پلائیں اور سرکہ روغن گل، روغن بابونہ، گلاب میں کپڑا تر کر کے یافوخ پر رکھیں اور اس کو خشک نہ ہونے دیں۔

قلاع اطفال (منہ آنا)

ذرور قلاع برائے قلاع اطفال: زہرہ مہرہ (۱ ماشہ)، طباشیر (۱ ماشہ)، سماق (۱ ماشہ)، زرور (۱ ماشہ)، کتھ سفید (۱ ماشہ)، مغز کنول گٹے (۱ ماشہ) کوٹ چھان کر منہ میں چھڑکیں۔

ادویۂ مرکبہ

مختلف امراض جسمانی کے لیے مفید ادویۂ مرکبہ

امراض راس: ضعفِ دماغ، نسیان، دوار (چکّر)، صداع (درد سر) اور سر کا بھاری پن وغیرہ۔

ادویۂ مرکبہ: اطریفل استوخودوس، اطریفل مقوی دماغ، اطریفل کبیر، حب ایارج، خمیرۂ گاؤزبان سادہ، خمیرۂ گاؤزبان عنبری، خمیرۂ گاؤزبان عنبری جواہر، خمیرۂ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا، خمیرہ بادام، شربت بادام، شربت کیوڑہ، عرق عنبر، عرق ماء اللحم خاص، قرص نقرہ مرکب، کشتہ مرجان، جواہر والا، کشتہ مرجان سادہ، لعوق بادام، مربیٰ آملہ، مربیٰ ہلیلہ کابلی، روغن آملہ، روغن چنبیلی، روغن کاہو، روغن کدوئے شیریں، روغن لبوب سبعہ، روغن لونگ، روغن بادام، معجون برہمی، اطریفل زمانی، اکسیر شفا۔

بے خوابی

ادویۂ مرکبہ: روغن خشخاش، روغن کاہو، روغن کدوئے شیریں، روغن بادام،

Marfat.com

روغن لبوب سبعہ۔

بالوں کے امراض

ادویۂ مرکبہ: روغن آملہ، روغن چنبیلی، روغن نارجیل، روغن گیلانی، روغن گیسودراز، مربی آملہ اور مقوی دماغی دوائیں۔

صرع (مرگی)، اختلالِ عقل، وہم (خواب میں ڈرنا)، جنون (پاگل پن)، ہسٹریا وغیرہ

ادویۂ مرکبہ: خمیرۂ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا، حب صرع، اسر دفین، دواء الشفاء، شربت احمد شاہی، شربت گڑہل، شربت افتیمون، عرق ماء الجبن، عرق مطبوخ ہفت روزہ، معجون زبیب، معجون نجاح، اطریفل زمانی۔

مالیخولیا

ادویۂ مرکبہ: مفرح خاص، قرص عود صلیب، شربت مفرح، اطریفل مقوی دماغ، قرص زمرد، دواء المسک مقوی سادہ۔

فالج ولقوہ، تشنج، خدر، رعشہ، استرخاء، ضعفِ اعصاب اور اعصابی درد سے

ادویۂ مرکبہ: حب اذراقی، کشتۂ گئودنتی، معجون اذراقی، معجون فلاسفہ، معجون جوگراج، گوگل، معجون جلالی، معجون جند بیدستر، معجون سیر علاوی خانی، کشتہ سم الفار، روغن سرخ، روغن قسط، روغن کلاں، روغن موم، روغن لونگ، روغن بابونہ، روغن چہار برگ، روغن کچلہ، ضماد جاؤشیر، حب جواہر، عرق عنبر، مفرح یاقوتی معتدل، خمیرہ آبریشم حکیم ارشدی۔

امراض چشم (آنکھوں کی بیماریاں)

ادویۂ مرکبہ: اطریفل شاہترہ، عرق منڈی، حب رسوت، شیاف ابیض، کحل الجواہر، کحل مامیران۔

Marfat.com

امراض اُذن (کانوں کی بیماریاں)

ادویہ مرکبہ: اطریفل اسطوخودوس، روغن ترب، روغن سماعت کشا، روغن بادام۔

امراض انف (ناک کی بیماریاں)

ادویہ مرکبہ: قرص کہربا، روغن بادام

امراض دہن، اسنان ولثہ

ادویہ مرکبہ: روغن لونگ، سنون سپاری، سنون پوست مغیلاں، سنون چوب چینی

منہ کے دانے، چھالے اور سرخی وغیرہ

ادویہ مرکبہ: زرور قلاع، قلاعی و مصفیٰ خون ادویہ مرکبہ

لکنت

ادویہ مرکبہ: کشتہ گئودنتی، دوائے لکنت

امراض حلق

ادویہ مرکبہ: ورم لوزتین، ورم حنجرہ، بحۃ الصوت، حب بحۃ الصوت، حب بنفشہ، شربت بنفشہ، شربت توت سیاہ

خنازیر

ادویہ مرکبہ: اطریفل غددی، معجون سرس، معجون خنازیر، مرہم جدوار

نزلہ، زکام، سعال، ضیق النفس

ادویہ مرکبہ: اطریفل زمانی، برشعشا، تریاق فاروق، تریاق نزلہ جوشاندہ، دیاقوزہ،

Marfat.com

حب بنفشہ، حب جدوار، حب سرفہ، خمیرہ آبریشم، شیرۂ عناب والا، خمیرہ خشخاش، خمیرہ بنفشہ، خمیرہ گاؤزبان سادہ، شربت صدر، شربت اعجاز، شربت دینار، شربت زوفا، شربت ارزانی، شربت بنفشہ، کشتہ ابرک کلاں، کشتہ طلاء خر، کشتہ مرجان سادہ، کشتہ مرجان جواہر، لعوق بادام، لعوق خیار شنبر، لعوق کتاں، لعوق مسیحی، لعوق سپستاں، لعوق نزلی آب تربوز، لعوق نزلی، قرص صدر، قرص سرطان کافوری، قرص کہربا، قرص مسیحی، قرص دمہ، معجون راح المومنین، نمک سرفہ۔

امراض صدر

وجع الصدر (سینہ کا درد) سل ودق

ادویۂ مرکبہ: کشتہ قرن الایل، قیروطی آرد کرسنہ، روغن موم

شیہقہ (کالی کھانسی)

ادویۂ مرکبہ: نمک سرفہ

امراض قلب: دل کی طاقت، فرحت اور تسکین کے لیے

ادویۂ مرکبہ: جواہر مہرہ، حب جواہر، قرص فضہ، جوارش شاہی، جوارش فواکہ حب جواہر مسکن، خمیرہ آبریشم سادہ، خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا، خمیرہ مروارید، خمیرہ مروارید بہ نسخہ کلاں، خمیرہ صندل، دواء المسک معتدل سادہ، دواء المسک معتدل جواہر والی، عرق گاؤزبان، عرق بید مشک، عرق گلاب، عرق کیوڑہ، شربت انار شیریں، شربت خس، شربت صندل، شربت فالسہ، شربت گڑھل، شربت نیلوفر، عرق عنبر، عرق ماء اللحم خاص، عرق گزر، عرق نیلوفر، قرص خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا، کشتہ طلاء، کشتہ مروارید، کشتہ عقیق، مربی آملہ، مربی سیب، مربی گذر، معجون نقرہ، جواہر مہرہ، مفرح شیخ الرئیس، مفرح یاقوتی، مفرح اعظم، مفرح بارد سادہ، مفرح بارد جواہر والی۔

Marfat.com

امراض کبد

ادویۂ مرکبہ: دواء الکرکم کبیر، سکنجبین بزوری، شربت فولاد، شربت انار شیریں، شربت بزوری بارد، شربت بزوری معتدل، شربت دینار، شربت کاسنی، شربت نیلوفر، عرق عنبر، عرق ماءاللحم مکو کاسنی والا، عرق برنجاسف، عرق اجوائن، عرق کاسنی، عرق گزر، عرق مکو، عرق نیلوفر، قرص افسنتین، کشتۂ تامیسر، کشتہ سم الفار، کشتہ شنگرف، کشتۂ فولاد، کشتۂ فولاد سونے چاندی والا، کشتۂ مرگانگ، معجون دبید الورد، معجون تربد، معجون نانخواہ، نوشادر سیال، نوشدارد سادہ، نوشدارد لولوی، حب کبد نوشادری، دواء المسک معتدل سادہ۔

ورم جگر

ادویۂ مرکبہ: روغن بابونہ، ضماد جالینوس، مرہم محلل، مرہم جدوار

استسقاء (جلندھر)

ادویۂ مرکبہ: معجون دبید الورد، معجون کلکلانج

امراض معدہ

سوء ہضم اور فاسفیٹ (غیر منہضم اجزاء) کا پیشاب سے اخراج

ادویۂ مرکبہ: کشتۂ عقیق، اطریفل کشنیزی، بسنت مالتی، توتیائے کبیر، جوارش انارین، جوارش بسابہ، جوارش جالینوس، جوارش شاہی، جوارش طباشیر، جوارش عود شیریں، جوارش عود ترش، جوارش فواکہ سادہ، جوارش فواکہ عنبری، جوارش کمونی، جوارش مصطگی بہ نسخہ کلاں، حب پپیتہ، حب حلتیت، حب کبد نوشادری، خمیرہ آبریشم عود مصطگی والا، سکنجبین سادہ، سکنجبین لیموں، سفوف الاملاح، سفوف مویا، سفوف نمک سلیمانی، سفوف نمک شیخ الرئیس، شربت انار شیریں، شربت فالسہ، شربت کاسنی، شربت لیموں، عرق اجوائن،

Marfat.com

عرق الائچی، عرق بادیان، عرق پودینہ، عرق کیوڑہ، عرق گلاب، عرق مکو، عرق نیلوفر، قرص بسباسہ، قرص پودینہ، قرص عود عنبری، قرص ہیل، کافور سیال، نوشادر سیال، کشتہ تامسیر، کشتہ خبث الحدید، کشتہ فولاد، کشتہ فولاد سرد، کشتہ مرگانگ، مفرحین، مربی آملہ، مربی ہلیلہ کابلی۔

امراض امعاء

ضعف امعاء، ورم امعاء، قروح امعاء، اسہال، سنگر ہنی اور قبض و قولنج

ادویۂ مرکبہ: اطریفل زمانی، اطریفل ملین، بسنت مالتی، توتیائے کبیر، جوارش آملہ سادہ، جوارش آملہ عنبری، حب تنکار، خمیرہ بنفشہ، روغن زیتون، روغن بادام، سفوف مویا، شربت ارزانی، شربت دینار، شربت درد مکرر، قرص آملہ لولوی، قرص ملین، گلقند گلاب، مربی آملہ، مربی ہلیلہ، معجون سنگدانہ مرغ، نوشدار سادہ، نوشداروے لولوی، مفرح یاقوتی معتدل، جوارش معطگی بہ نسخہ کلاں، جوارش انارین، جوارش کمونی۔

زحیر (پیچش)

ادویۂ مرکبہ: حب پیچش، سفوف مویا، شربت انجبار، شربت الاس، مربی بیلگری، نوشداروے سادہ، شربت ارزانی، نواشداروے لولوی، قرص زہر مہرہ۔

زحیر امیبائی

ادویۂ مرکبہ: معجون دبید الورد، جوارش کمونی کبیر

قبض و سوء ہضم

ادویۂ مرکبہ: قرص ملین، سفوف نمک املاح، جوارش کمونی، شربت قبض کشا، معجون زنجبیل، معجون سنگدانہ مرغ، معجون فنجنوش، معجون نانخواہ، مفرح اعظم، نمک مرگانگ، نوشدارد سادہ، نوشدارد لولوی، روغن گل، ضماد جالینوس، ضماد محلل۔

Marfat.com

دیدان امعاء

ادویۂ مرکبہ: اطریفل دیدان، قرص دیدان، کرمار، گندھک سیال، معجون دبید الورد، حبوب مقوی معدہ، قرص ہلیلہ۔

بواسیر

ادویۂ مرکبہ: اطریفل مقل، حب مقل، قرص بواسیر، حب مقوی معدہ، قرص کہربا، کشتہ خبث الحدید، معجون مقل، نمک بواسیر، مرہم بواسیر، مرہم مازد

سنگرہنی

ادویۂ مرکبہ: مالتی بسنت، معجون سنگ دانہ مرغ، قرص جدوار، جوارش مصطگی بہ نسخۂ کلاں، مفرح شیخ الرئیس، حب پیچش، مفرح بارد سادہ

قروح امعاء

ادویۂ مرکبہ: نوشدار وے سادہ، نوشدار وے لولوی، مفرح بارد سادہ، حب رال۔ قرص کہربا، کافور سیال، مفرح بارد سادہ، مربی آملہ

امراض طحال

ادویۂ مرکبہ: سکنجبین بزوری، شربت کاسنی، عرق کاسنی، سفوف طحال، ضماد طحال، ضماد جالینوس۔

امراض کلیہ (گردہ) و مثانہ (گردے و مثانے کی بیماریاں)

ادویۂ مرکبہ: تریاق مثانہ، جوارش زرعونی سادہ، جوارش زرعونی عنبری، قرص زمرد، سکنجبین بزوری، شربت بزوری معتدل، شربت بزوری بارد، شربت فالسہ، شربت کاسنی، عرق کاسنی، کشتۂ بیضۂ مرغ، کشتۂ زمرد، معجون فلاسفہ، معجون ممسک البول

Marfat.com

حصاۃ کلیہ ومثانہ (گردے ومثانے کی پتھری)

ادویۂ مرکبہ: کشتہ حجرالیہود، معجون حجرالیہود

التہاب الکلیہ

ادویۂ مرکبہ: قرص زمرد، دواءالکرکم کبیر، جوارش زرعونی

ذیابیطس

ادویۂ مرکبہ: قرص سلاجیت، عرق گلاب، قرص فولاد، قرص زمرد، جوارش جالینوس

بول کیلوسی

ادویۂ مرکبہ: جوارش جالینوس، حب کبد نوشادری، جوارش زرعونی، قرص کشتہ نقرہ

بول زلالی

ادویۂ مرکبہ: قرص زمرد، دواءالکرکم کبیر، جوارش زرعونی، دواءالمسک معتدل جواہر والی، جوارش زرعونی عنبری

تقطیر بول

ادویۂ مرکبہ: قرص املاح، قرص زہر مہرہ، شربت بزوری

بول فی الفراش

ادویۂ مرکبہ: قرص کمیلہ، دواءالمسک معتدل جواہر والی، شربت اکسیر

جلدی امراض وفساد خون

ادویۂ مرکبہ: اطریفل شاہترہ، جوہری، جوہر منقی، حب رسوت، حب سرخ بادہ،

Marfat.com

شربت عناب، عرق مصفی خون، عرق چوب چینی، عرق چوب چینی بہ نسخہ کلاں، عرق شاہترہ، عرق عشبہ، عرق مقوی، قرص مرکب مصفی خون، معجون چوب چینی، معجون چوب بہ نسخہ کلاں، معجون عشبہ، معجون مصفی خاص۔

برص

ادویۂ مرکبہ: سفوف برص، ضماد برص، برصینا۔

خنازیر

ادویۂ مرکبہ: معجون مصفی خاص، قرص اصفر، صافی، معجون سرس، اطریفل غدودی، مرہم داخلیون، مرہم جدوار

خارش، جرب وحکہ

ادویۂ مرکبہ: حب مصفی، دوائے خارش، روغن کمیلہ

شری (پتّی اچھلنا)

ادویۂ مرکبہ: حب کبد نوشادری، معجون وبید الورد، دواء الشفاء، صافی

حمیات (بخار)

ادویۂ مرکبہ: حب مبارک، عرق کاسنی، شربت بزوری، عرق برنجاسف، عرق مکو، شربت بنفشہ

حمیٰ تیفودیہ (ٹائیفائیڈ)

ادویۂ مرکبہ: خمیرہ مروارید، شربت خاکسی، حب مبارک

حمیٰ اجامیہ (ملیریا)

ادویۂ مرکبہ: حب مبارک، قرص ملین

امراض مفاصل

وجع المفاصل، وجع الورک، عرق النساء، نقرس، کمر کے درد اور جوڑوں کے ورم وغیرہ کے لیے

ادویۂ مرکبہ: جوہری، جوہر منقیٰ، حب اسگند، حب سورنجان، عرق عشبہ، قرص اوجاعی

درد کمر

ادویۂ مرکبہ: قرص سلاجیت، معجون فلاسفہ، لبوب کبیر، جوارش جالینوس، ماء الذہب، حب مقل معجون سورنجان، معجون فلاسفہ، معجون عشبہ، معجون اذراقی، معجون چوب چینی، قرص مفاصل، روغن سورنجان، روغن کچلہ، روغن موم، قرص اوجاعی

امراض مخصوصۂ مرداں (مردوں کے خاص امراض)

ضعفِ باہ

ادویۂ مرکبہ: الاحمر، حب اذراقی، حب جالینوس، حب خاص، حب کیمیائے عشرت، حب عنبر مومیائی، قرص کشتہ طلاء، قرص کشتہ سم الفار، کشتہ شنگرف، کشتہ طلاء کلاں، کشتہ فولاد سونے چاندی والا، لبوب کبیر، لبوب بارد، ماء اللحم، معجون طلاء، معجون نقرہ، معجون مروح الارواح، معجون مقوی ممسک، معجون اذراقی، معجون جالینوس لولوی، معجون ثعلب، معجون جلالی، معجون ریگ ماہی، روغن بیر بھوٹی، طلائے عطر اگر کہنہ، طلائے خراطین، طلائے عاقر قرحا، طلائے مسمن، طلائے مقوی خاص

جریان وذکاوت حس

ادویۂ مرکبہ: قرص دوائے ڈپٹی صاحب، سفوف کشتہ قلعی، سفوف گوند کیترے

Marfat.com

والا، قرص جریان، حب ممسک، کشتہ سُرب، کشتہ قلعی، قرص کشتہ شاش، معجون مغلظ جواہر والی، معجون آرد خرما، معجون ثعلب، طلائے مخذر، بلوطی، جرنائیڈ

لذت وامساک

ادویۂ مرکبہ: حب ممسک، معجون مقوی و ممسک، جاق، کجی، لاغری کوتاہی وغیرہ کے لیے، طلائے سرخ، طلائے اعظم، ڈائنامول

ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ قلب

ادویۂ مرکبہ: قرص فولاد، قرص کشتہ نقرہ، مفرح یاقوتی معتدل، قرص زہر مہرہ، شربت مفرح، دواء المسک معتدل جواہر والی، حب خاص، حب جواہر، قرص کشتہ طلاء کلاں، قرص زہر مہرہ، مفرح شیخ الرئیس، شربت زنجبیل

ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ عامہ

ادویۂ مرکبہ: قرص کشتہ فولاد، قرص کشتہ نقرہ، دواء المسک معتدل جواہر والی، ماء اللحم، قرص کشتہ مرجان سادہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا، حب عنبر مومیائی

ضعفِ باہ بوجہ ضعفِ گردہ

ادویۂ مرکبہ: قرص کشتہ فولاد، قرص زمرد، جوارش زرعونی عنبری، جوارش جالینوس

ضعفِ باہ بوجہ قلت مادہ منویہ

ادویۂ مرکبہ: حب خاص، شربت مفرح، حب عنبر مومیائی، جوہر خصیہ، خراطین مصفیٰ (ساختہ ہمدرد)، حب عنبر مومیائی، موصلی سفید، معجون جالینوس لولوی

ضعفِ باہ بوجہ ضعف جگر

ادویۂ مرکبہ: حب جواہر، دواء المسک معتدل جواہر والی، جوارش جالینوس، عرق

Marfat.com

عنبر، عرق گلاب، شربت زنجبیل

ضعفِ باہ بوجہ زیادتی عمر

ادویۂ مرکبہ: معجون شباب آور، قرص زہر مہرہ، حب عنبر مومیائی، خراطین مصفی، جوہر خصیہ

ضعفِ باہ نفسیاتی

ادویۂ مرکبہ: مفرح شیخ الرئیس، شربت مفرح، قرص زہر مہرہ، حب خاص، ماء اللحم

مقامی استعمال: چنٹول، عطر حنا، طلائے شباب آور، طلائے مقوی خاص، روغن عنقر نفل، روغن دار چینی، روغن چنبیلی

ضعفِ باہ بحالت زیادتی عمر وضغط الدم قوی

ادویۂ مرکبہ: قرص زمرد، قرص عقیق، مفرح بارد جواہر والی

ضعفِ باہ بحالت شباب وضغط الدم ضعیف

ادویۂ مرکبہ: معجون شباب آور، حب خاص، حب عنبر مومیائی

سرعت انزال

ادویۂ مرکبہ: مفرح شیخ الرئیس، شربت مفرح، قرص زہر مہرہ، ممسک بے نظیر، موصلی سفید، جوارش جالینوس، حب نشاط، قرص نقرہ، قرص مرجان، لبوب اعظم، لبوب کبیر، معجون شباب آور، معجون آرد خرما، معجون مغلظ جواہر والی

فقدان حیوان منوی

ادویۂ مرکبہ: ثابینا (ہمدرد)، حب عنبر مومیائی، جوہر خصیہ، خراطین مصفی، معجون آرد خرما، لبوب کبیر

Marfat.com

امراض مخصوصہ نسواں (عورتوں کے مخصوص امراض)

خارش، ورم و زخم فرج واندام نہانی

ادویۂ مرکبہ: معجون مشفی خاص، معجون عشبہ، شربت مرکب، مصفی خون، شربت خاص، عرق مکو، عرق برنجاسف

مقامی استعمال کے لیے: روغن نیم، روغن کمیلہ، مرہم داخلیون، جوشاندہ برگ نیم، مرہم کافور

احتباس الطمث بوجہ ضعفِ عامہ

ادویۂ مرکبہ: دواء المسک معتدل جواہر والی، ماء الذہب، فولاد سیال، معجون مقوی رحم، معجون سپاری پاک، شربت اکسیر خاص، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہری، قرص کشتہ مرجان جواہر

فربہی (مٹاپا)

ادویۂ مرکبہ: معجون مہزل، جوارش کمونی، معجون قرنفل، عرق ریزہ، ماہواری

استحاضہ و کثرت طمث

ادویۂ مرکبہ: خمیرہ مروارید، قرص بندش خون، قرص حابس، مستورین، زلالی گل ماتانی، سفوف استحاضہ، قرص کہربا

عسر الطمث

ادویۂ مرکبہ: اکسیر شفا، اوجائی

سیلان الرحم

ادویۂ مرکبہ: قرص سلاجیت، ماء الذہب، فولاد سیال، دواء المسک معتدل

Marfat.com

جواہری، معجون مقوی رحم، معجون سپاری پاک، مستورین، عرو سک، معجون کلاں، کشتہ صدف، حب مرواریدی

ورم رحم

ادویۂ مرکبہ: معجون بیدالورد، جوارش کمونی، حب کبد نوشادری، مستورین، عرق مکو، عرق برنجاسف

عقر (بانجھ پن)

ادویۂ مرکبہ: حب حمل، معجون نشارہ عاج والی، مستورین، فرزین، عروسک

امراض اطفال

اُم الصبیان، مرگی، تشنج

ادویۂ مرکبہ: قرص عود صلیب، نونہال، حب صرع، قرص خطاق، عرق بادیان، خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا

دیدان امعاء

ادویۂ مرکبہ: قرص کمیلہ، روغن بید انجیر، حب دیدان، سفوف چٹکی، قرص افسنتین، خرد، معجون ذبیب

عُطاش

ادویۂ مرکبہ: قرص زہر مہرہ، عرق گلاب

نزلہ، زکام، کھانسی، ذُبّہ اطفال

ادویۂ مرکبہ: لعوق سپستاں، شربت عناب، شربت بنفشہ، حب سرفہ، شربت صدر، روغن نارجیل

Marfat.com

نفخ، اپھارہ، درد شکم، قے

ادویۂ مرکبہ: عرق بادیان، عرق پودینہ، جوارش انارین، سفوف چٹکی

اسہال

ادویۂ مرکبہ: جوارش مصطگی، خمیرہ مروارید، نونہال، نوشدارو سادہ و لولوی، قرص زہر مہرہ

خروج المقعد (کانچ نکلنا)

ادویۂ مرکبہ: دواء المسک معتدل جواہر والی، خمیرہ مروارید، نونہال، عروسک

بول فی الفراش

ادویۂ مرکبہ: دواء المسک معتدل جواہر والی، مفرح یاقوتی، جوارش مصطگی، معجون نانخواہ

دق الاطفال

ادویۂ مرکبہ: خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا، مفرح یاقوتی معتدل، خمیرہ مروارید، ماء الذہب، فولاد سیال، بے بی ٹانک

ضروری المطب قرابادینی ادویۂ مرکبہ

حکیم محمد شریف خاں صاحب نگراں ہندوستانی دواخانہ دہلی ارقام فرماتے ہیں:

ہندوستان کیا کسی دوسرے ملک کی تاریخ بھی اس بات کی گواہی دینے سے قاصر ہے کہ کسی ایک خاندان کے افراد نے لگاتار صدیوں فنِ طبابت کو پوری آب و تاب کے ساتھ برقرار رکھا ہو۔ خاندان شریفی ہی وہ واحد خاندان ہے جس نے مسلسل تین سو سال سے مسیحائی خدمت اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ مرحوم مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں اسی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ نے اپنی حکمت اور شہرت سے جو کچھ بھی دولت حاصل کی، وہ سب خدمت خلق کے لیے وقف کردی تھی۔ مزید آپ نے طب یونانی کی تحقیق اور جستجو کے لیے طبیہ کالج قرولباغ، نئی دہلی میں قائم کیا۔ جس میں آج سیکڑوں طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ حکیم صاحب کے قائم کردہ یہ دونوں ادارے آج بھی ملک و قوم کے صحت مند زندگی کے لیے اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔

طب یونانی میں حکیم صاحب کو جو فوقیت حاصل رہی ہے وہ روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ آپ نے اپنے تجربات و مشاہدات سے طب یونانی کے قدیم نسخوں میں ترمیم و تنسیخ کر کے ان کو ملک کے مزاج کے مطابق تیار کرایا۔ جو زندگی سے مایوس مریضوں کے لیے مژدۂ جانفزا ثابت ہوئے۔ اسی بنا پر مرحوم حکیم صاحب مسیح الملک کے خطاب سے پکارا جانے لگا اور حکیم صاحب مرحوم نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک میں بھی مسیح الملک کے نام سے متعارف ہوئے۔

دواخانہ میں ادویات کی تیاری کا جو اعلیٰ معیار مرحوم مسیح الملک نے قائم کیا تھا اس

کو ہر قیمت اور ہر پہلو سے بر قرار رکھا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی دواخانہ آج بھی پوری تابانی کے ساتھ قائم ہے اور ہمیشہ کی طرح ملک و قوم کی خدمت انجام دے رہا ہے۔

ہندوستانی دواخانہ کا مقصد کاروباری نہیں بلکہ خدمت خلق ہے۔ اور ہم مسیح الملک کے اس نیک مقصد پر آج بھی گامزن ہیں۔

ہماری ہر ممکن کوشش ہے کہ جو بھی دوائیں تیار ہوں وہ معیاری، اصلی، صحیح تحقیق شدہ اجزاء سے تیار کی جائیں۔

مریض کی زندگی کے لیے اصلی اور معیاری دوا بھی چاہیے اور باکمال طبیب بھی۔ مرحوم مسیح الملک کے فیض جاری سے ہندوستانی دواخانہ ان دونوں خوبیوں کا حامل ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے ہزارہا مریضوں کے خطوط اب بھی موصول ہوتے رہتے ہیں جن کی تشکیل شدہ طبی بورڈ پوری توجہ کے ساتھ دوائیں تجویز کرتا ہے۔ مریضوں کو دیکھنے یا مشورہ دینے کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

ہندوستانی دواخانہ اور طبیہ کالج یہ دونوں ادارے دلّی ایڈمنسٹریشن کی نگرانی میں اپنا کام انجام دے رہے ہیں، اس طرح ان دونوں اداروں کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے۔ حکومت کی طرف سے باقاعدہ ایک بورڈ بھی مقرر ہے، جو ان دونوں اداروں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ جس کے چیئرمین عالی جناب امرناتھ چاولہ صاحب ہیں جو پوری تندہی اور جانفشانی سے مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم کی ان دونوں عظیم یادگاروں کی پاسبانی کے فرائض بخوبی انجام دے رہے ہیں۔

خاندان شریفی کے ایک فرد ہونے کے ناطے میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستانی دواخانہ میں مسیح الملک مرحوم کے عطا کردہ نسخہ جات کے مطابق ہی مکمل اور صحیح اجزاء کے ساتھ ادویہ تیار کی جاتی ہیں۔ مجھے پوری امید ہے کہ جہاں دلّی ایڈمنسٹریشن نے اپنا بھرپور تعاون دے کر اس ادارے کو آپ کی خدمت کرنے کا موقع دیا ہے وہیں آپ حضرات بھی ہندوستانی دواخانہ کی ادویات کو فراموش نہیں کریں گے۔

Marfat.com

آپ کا تعاون ہمیں مزید بہتر خدمت کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔

نیاز مند

حکیم محمد شریف خاں (سابق کونسلر)

نگراں

ہندوستانی دواخانہ، دہلی

مؤرخہ ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۵ء

ضروری المطب ادویۂ مرکبہ کے افعال وخواص جاننے کے لیے قرابادینات کے علاوہ ہندوستانی دواخانہ دہلی اور ہمدرد دواخانہ دہلی کی جامع فہرستوں سے استفادہ بھی ضروری ہے۔ یہ فہرستیں نہایت جامع اور بہترین ہیں اور جملہ امراض جسمانی سے متعلق ادویۂ مرکبہ کی تفاصیل ان فہرستوں میں موجود ہیں۔ جامع فہرست ہمدرد دواخانہ دورِ حاضر میں خاندان شریفی کے معمولات اور الحاج حکیم عبدالحمید صاحب کے ستر سالہ ذاتی تجربات کے مطابق تیار کردہ خصوصی مجربات اور جملہ قرابادینی مرکبات کی حامل ہے۔

ضروری المطب قرابادینی مرکبات کا علم حاصل کرنے اور ان کو اپنی نگرانی میں تیار کرانے کے لیے قرابادین کبیر مؤلفہ حکیم محمد حسین، قرابادین قادری مؤلفہ حکیم محمد اکبر ارزانی، قرابادین اعظم مؤلفہ حکیم اعظم خاں، بیاض کبیر مؤلفہ حکیم محمد کبیر الدین اور دہلی کے مرکبات مؤلفہ حکیم رام لبھایا پرنسپل جامعہ طبیہ اور قرابادین مجیدی مؤلفہ الحاج حکیم عبدالحمید صاحب اور دیگر قرابادینات سے استفادہ کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

ہندوستانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ

قرابادینی مرکبات

اطریفل اسطوخودوس: دماغ اور معدہ کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ ۲ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل افتیمون: امراض سوداوی میں نہایت مفید ہے۔ بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ ۶ ماشہ ہمراہ عرق شاہترہ۔

اطریفل دیدان: پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ چھ ماشہ ہمراہ تازہ پانی کھائیں۔

اطریفل زمانی: دماغی نزلہ، زکام اور درد سر کے لیے ۶ ماشہ رات کو سوتے وقت تازہ پانی سے کھائیں۔

اطریفل سنائی: قبض دور کرنے کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ تازہ پانی کے ہمراہ کھائیں۔

اطریفل شاہترہ: صفائی خون کے لیے بہت مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل غدودی: خنازیر کنٹھ مالا کے لیے بہت مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل فولادی: خون بڑھانے اور بواسیر کے لیے بہت مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل کبیر: دماغ، معدہ اور باہ کی قوت کے لیے بہت مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل کشمش: سرعت انزال اور قبض کے لیے بہت مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل کشنیزی: درد سر، آنکھیں دُکھنا، معدہ کی تبخیر وغیرہ میں مفید ہے۔ چھ ماشہ

پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل مقل: بواسیر بادی کے لیے بہت مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

اطریفل ملین: قبض کشا ہے۔ رات کو سوتے وقت چھ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

برشعشا خاص: دائمی نزلہ، زکام، کھانسی، نسیان، فالج اور ضعف اعصاب، قولنج کے درد اور تمام عصبی دردوں میں مفید ہے۔ ایک قرص رات کو سوتے وقت تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

برود کافوری: نظر کی کمزوری، دھند، خارش کے لیے آنکھوں میں لگائیں۔

برودی: نظر کی کمزوری اور آنکھوں کی جملہ شکایتوں کو دور کرتی ہے۔

تریاق اربعہ: محلل ریاح ہے۔ جگر و تلی کی اصلاح کرتا ہے۔

تریاق زحیر: ہر قسم کی پیچش حاد ہو یا مزمن، جراثیمی ہو یا غیر جراثیمی کے لیے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تین ماشہ دن میں تین مرتبہ تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

تریاق سرطان: دیوانہ کتے کے کاٹے میں فائدہ مند ہے۔ خوراک ۴ ماشہ۔ صبح یا شام یا دونوں وقت جیسی صورت ہو۔

تریاق عقرب: بچھو کے کاٹے میں مفید ہے۔ نیز درد قولنج اور نفخ شکم میں بھی فائدہ مند ہے۔ خوراک ۶ ماشہ نیم گرم پانی کے ساتھ۔

تریاق فاروق: عجیب و غریب اثرات اس سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے قدیم نسخہ کی اصلاح مسیح الملک بہادر نے کی ہے۔ جس کی وجہ سے ایک دفعہ میں بھی جان ڈالنے والا ہو گیا ہے۔ حقیقت میں اس کا نام تریاق فاروق کے بجائے تریاق حیات ہونا چاہیے۔ تمام قسم کے زہروں کو دور کرتا ہے۔ دل و دماغ، معدہ و جگر، باہ، گردہ، مثانہ وغیرہ اعضاء کو طاقت پہنچاتا ہے۔ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

تریاق کبیر: کھائے اور کاٹے ہوئے زہروں کے اثر کو دور کرنے میں مفید ہے۔ اعضائے رئیسہ کو زہریلے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ مفرح ہے۔ خوراک تین ماشہ سے چھ ماشہ تک

Marfat.com

صبح وشام یا دونوں وقت۔

جوارش آملہ سادہ: گرمی کے دستوں کو روکنے کے لیے چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

جوارش آملہ عنبری بنسخہ کلاں: مقوی دل ودماغ اور معدہ ہے۔ اسہال وغیرہ کو روکتی ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

جوارش انارین: معدہ وجگر کو قوت دیتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ چھ ماشہ صبح کے وقت کھائیں۔

جوارش بسباسہ: ہضم غذا اور بواسیر بادی کے لیے نہایت مفید ہے۔ چھ ماشہ کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

جوارش تمر ہندی: صفرا کی تیزی توڑنے کے لیے نہایت مفید ہے۔ چھ ماشہ صبح کے وقت کھائیں۔

جوارش زر عونی: گردوں کو تقویت دیتی ہے۔ ذیابیطس اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ چھ ماشہ صبح کے وقت کھائیں۔

جوارش زر عونی عنبری بنسخہ کلاں: گردہ مثانہ، معدہ وجگر اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ ذیابیطس اور پیشاب کی زیادتی کو روکتی ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔ باہ کو قوت دیتی ہے۔ چھ ماشہ یہ جوارش صبح کو کھائیں۔

جوارش زنجبیل: ہضم اور تحلیل ریاح کے لیے چھ چھ ماشہ صبح اور شام کھائیں۔

جوارش سفر جلی قابض: دست آنے میں نافع ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام کھائیں۔

جوارش سفر جلی مسہل: قبض کشا ہے۔ بخار کی حالت میں بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

جوارش شاہی: مفرح قلب ہے۔ وحشت اور خفقان کو زائل کرتی ہے۔ دل ودماغ معدہ و جگر کو قوت دیتی ہے۔ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

جوارش شہنشاہی عنبری: معدہ کو قوی کرتی ہے۔ تبخیر کے لیے مفید ہے دل ودماغ کو

Marfat.com

قوت بخشتی ہے۔ چھ ماشہ صبح کو کھائیں۔
جوارش طباشیر: دوران سر، صفراوی قے اور دستوں کے لیے مفید ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔
جوارش عود ترش: صفراوی دستوں کو بند کرتی ہے اور معدہ کو قوت دیتی ہے۔ چھ ماشہ صبح کو کھائیں۔
جوارش عود شیریں: معدہ کو قوت دیتی ہے اور بھوک لگاتی ہے۔ چھ ماشہ صبح کو کھائیں۔
جوارش فلافلی: ہاضم ہے۔ معدہ کے درد کو دور کرتی ہے۔ چھ ماشہ کھانا کھانے سے پیشتر یابعد میں کھائیں۔
جوارش فواکہ: مقوی قلب ومعدہ ہے۔ خفقان کو دور کرتی ہے۔ چھ ماشہ صبح کو پانی کے ساتھ کھائیں۔
جوارش فواکہ عنبری: اختلاج کو دور کرتی ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔ گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔
جوارش قرطم: ہاضم اور مدر حیض ہے۔ آنتوں اور معدہ کے درد میں مفید ہے۔ چھ ماشہ صبح یابوقت ضرورت کھائیں۔
جوارش کمونی: بدہضمی، تخمہ اور درد شکم میں مفید ہے۔ چھ ماشہ وقت ضرورت کھائیں۔
جوارش کمونی کبیر: قبض کشا اور درد شکم، قولنج وریاح کے لیے مفید ہے دو ماشہ ہمراہ عرق بادیان بارہ تولہ استعمال کریں۔
جوارش کمونی مسہل: تلی ومعدہ کی خرابی اور قبض کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ وقت ضرورت کھائیں۔
جوارش مصطگی: معدہ کی خراب رطوبتوں کو دور کرتی ہے۔ چھ ماشہ صبح کو کھائیں۔
جوارش مصطگی بنسخہ کلاں: جگر ومعدہ کی کمزوری، پیشاب کی زیادتی میں مفید ہے۔ چھ

Marfat.com

ماشہ صبح کو کھائیں۔

جواہر مہرہ: عام جسمانی کمزوری اور اعضائے رئیسہ کے ضعف کے لیے بے نظیر ہے۔ دو چاول یا اس کا ایک قرص دواء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

جوہر سین: استسقاء بلغمی بخار کے لیے بے حد مفید ہے۔ معدہ کو قوی اور باہ کو قوت پہنچاتا ہے

جوہر کلاں: آتشک، سوزاک کے لیے مفید ہے۔

جوہر منقیٰ: آتشک و سوزاک سے پیدا ہونے والی گٹھیا اور عرق النساء کے لیے مفید ہے۔ ایک چاول منقیٰ میں گٹھلی کے بجائے رکھ کر گولی بنالیں اور دودھ کے ساتھ بغیر چبائے نگل لیں۔ دانتوں کو دوانہ لگنے دیں یا اس کا ایک کیپسول نگل جائیں۔

جوہر نوشادر: معدہ اور امراض جگر کے لیے مفید ہے۔ چار قطرے کھانا کھانے کے بعد پانی میں ملا کر پئیں۔

حبِ احمر: تقویت باہ کے لیے ایک گولی مسکہ کے ساتھ صبح کے وقت کھائیں۔

حب اذاراقی: فالج ولقوہ کے لیے مفید ہیں۔ ایک گولی سہ پہر کو کھائیں۔

حبِ اسگند: جوڑوں اور کمر کے درد کے لیے دو گولیاں سوتے وقت کھائیں۔

حبِ اعصاب: مقوی اعصاب ودماغ ہیں۔ نزلہ کو رفع کرتی ہے۔

حبِ اکسیر: جریان اور احتلام سے پیدا ہونے والی تمام تکالیف کے لیے مفید ہیں۔ دو دو گولی صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

حبِ انجدان: نفخ، درد شکم، قولنج ریاحی کے لیے مفید ہیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ کھائیں۔

حبِ بخار: موسمی اور ملیریا بخار کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہے۔ ایک ایک گولی صبح، سہ پہر اور شام تازہ پانی سے استعمال کریں۔

حب بحتہ الصوت: آواز کو صاف کرتی ہیں۔ ایک گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوستے

Marfat.com

ہیں۔

حبِ پان: آتشک کے لیے مفید ہے۔

ترکیب استعمال: ایک گولی مکھن میں رکھ کر کھائیں۔ مرغن غذائیں استعمال کرائیں۔

حب پپیتہ: بدہضمی، درد شکم کے لیے نہایت مفید ہے۔ کھانا کھانے کے بعد دو گولی کھائیں

حبِ پچلونہ: غذا کو ہضم کرتی ہیں اور بھوک خوب لگاتی ہیں۔ بعد غذا استعمال کریں۔

حبِ پیچش: ہر قسم کی پیچش کے لیے مفید ہیں۔ ایک گولی جس وقت بھی ضرورت ہو پانی کے ہمراہ کھائیں۔ ایک گھنٹہ تک کسی قسم کی حرکت نہ کریں۔

حبِ تپ بلغمی: بلغمی بخار کے لیے مفید ہیں۔ بخار سے دو گھنٹہ پہلے دو دو گولیاں کھالیں۔

حب ترش مشتہی: غذا کو ہضم کرتی اور بھوک خوب لگاتی ہیں۔ دو گولیاں بعد غذا کھائیں۔

حبِ تمر ہندی: جریان، رقت اور سرعت کے لیے مفید ہیں۔ صبح و شام دو دو عدد دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حبِ تنکار: معدہ کو قوت دیتی ہیں۔ دائمی قبض کے لیے مفید ہیں۔

حبِ جالینوس: اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ ضعف باہ کو دور کرتی ہے اور جسم کو طاقتور بناتی ہے۔

ترکیب استعمال: ایک گولی صبح کے وقت ہمراہ دودھ۔

حب جدوار: جریان، رقت، سرعت انزال کے لیے مفید ہیں۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہیں۔ افیون کی عادت ترک کرنے میں نہایت مفید ہیں۔ دو گولی رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔ ترک افیون کے لیے ترکیب استعمال لکھ کر معلوم کرلی جائے۔

حبِ جواہر: حرارت غریزی کی حفاظت اور عام جسمانی قوتوں کو برقرار رکھتی ہیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں۔

Marfat.com

حبِ جواہر مسکن: عصبی اور دماغی امراض میں مفید ہیں۔ نیند خوب لاتی ہیں۔ ایک گولی خمیرہ گاؤزبان سادہ ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔

حب جوگراج گوگل: گٹھیا، عرق النسا بدن کے عام درد کو روکنے کے لیے لاجواب چیز ہے۔ ایک گولی صبح وشام دودھ یا بدرقہ مناسب کے ساتھ استعمال کریں۔

حب حلتیت: غذا کے ہضم اور تحلیلِ ریاح کے لیے ایک گولی بعد غذا کھائیں۔

حب خبث الحدید: خونی اور بادی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ دو دو گولی صبح وشام کھائیں۔

حبِ ربع: چوتھیہ بخار کے لیے مفید ہیں۔ بخار سے تین گھنٹہ پہلے ایک گولی کھائیں۔

حب راحت: کھانسی کے لیے مفید ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد ایک ایک گولی کھائیں۔ بچوں کو عمر کے مطابق آدھی اور چوتھائی گولی دی جائے۔

حبِ رازی: معدہ اور جگر کی جملہ کمزوریوں کو دور کر کے ان کو طاقت پہنچاتی ہیں۔ اور ہضم کو قوی کر کے بھوک زیادہ کرتی ہیں۔ ایک گولی غذا کے بعد کھائیں۔

حب رال: معدہ اور آنتوں کے زخموں کے لیے مفید ہیں۔ ایک ایک گولی بعد غذا کھائیں۔

حبِ رسوت: بواسیر کے خون کو روکتی ہے۔ صبح و شام دو گولی تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

حبِ سرخ بادہ: بچوں کی خون کی خرابی میں ایک گولی صبح وشام دیں۔

حب سرخ بواسیر: خونی بواسیر کے لیے مفید ہیں۔ دو دو گولی صبح وشام ۵ تولہ دہی کے ساتھ کھائیں

حب سرخ چشم: آنکھوں کے دُکھنے میں مفید ہیں۔ ایک گولی پانی میں گھس کر آنکھ کے چاروں طرف لیپ کریں۔

حبِ سُرفہ: کھانسی خشک ہو یا تر، منہ میں رکھ کر چوسنے سے رفتہ رفتہ سکون دیتی ہیں۔ کھانسی کے وقت دو گولیاں منہ میں رکھ کر چوسنا چاہیے۔

Marfat.com

حبِ سلاجیت جدید: جریان، احتلام اور ضعفِ باہ کے لیے مفید ہیں۔ جسم کو طاقت دیتی ہیں۔ ایک گولی صبح وشام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حبِ سورنجان: جوڑوں کے درد، گٹھیا، عرق النسا کے لیے مفید ہیں۔ دو گولیاں رات کو سوتے وقت پانی سے کھائیں۔ اگر دست زیادہ آنے لگیں تو گولیوں کی تعداد کم کردیں۔

حبِ سوزاک: پیشاب کی سوزش وغیرہ کے لیے دو دو گولی صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں۔

حب سیاہ چشم: آنکھوں کے درد اور سرخی کو دور کرتی ہے۔ ایک گولی پانی میں گھس کر پپوٹوں پر لگائیں۔

حبِ صرع: مرگی کے لیے مفید ہے۔ دو گولی صبح کو پانی کے ساتھ کھائیں۔

حب عنبر مومیائی: ضعفِ باہ کو دور کرتی ہیں۔ سوتے وقت رات کو دو گولی دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حب کبد نوشادری: امراضِ جگر میں نہایت مفید ہیں۔ دو دو گولی کھانا کھنے کے بعد کھائیں۔

حب کافور مرواریدی: اعلیٰ درجہ کی مقوی، دافع سل ودق ہیں۔ نمونیہ اور ضعفِ قلب میں فائدہ مند ہیں۔ ایک گولی ہمراہ بدرقہ مناسبہ استعمال کریں۔

حبِ کتھ: مرض آتشک کے لے نہایت مفید ہیں۔ ایک گولی منقیٰ میں گٹھلی کے بجائے رکھ کر بند کریں اور گولی سی بنا کر پانی میں گھونٹ سے بغیر چبائے نگل جائیں۔ دانتوں کو قطعی نہ لگنے دیں۔

حبِ گلِ آکھ: وجع مفاصل (گٹھیا) میں مفید ہیں۔ دو گولی صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔

حبِ گلِ پستہ: بلغمی کھانسی کے لیے بے حد مفید ہیں۔ ایک دو گولی منہ میں رکھ کر لعاب چوستے رہیں۔

Marfat.com

حبِ لب الخشخاش: نزلہ، زکام کے لیے بے حد مفید ہیں۔ دو دو گولی صبح کو عرق گاؤزبان کے ساتھ کھائیں۔

حبِ لیموں: آتشک کے لیے مفید ہیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی سے نگل لیں۔ مونگ کی دال اور کدو سے پرہیز کریں۔

حبِ مدر: ادرار حیض میں مدد دیتی ہیں۔ صبح و شام ایک ایک گولی پانی سے کھائیں۔

حبِ مرواریدی: سیلان الرحم کے لیے بے حد مفید ہیں۔ دو دو گولیاں صبح و شام کھائیں۔

حبِ مصفیٰ خون: خون کی صفائی کے لیے بے حد مفید ہیں۔ دو دو گولی صبح و شام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

حبِ مقوی: مقوی باہ ہیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حبِ مقل: بواسیر ریحی کے لیے نہایت مفید ہیں۔ دو گولی سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

حبِ ملذذ: اس کا فائدہ نام ہی سے ظاہر ہے۔ تھوڑی سی گولی لعاب دہن میں حل کر کے وقت خاص تھوڑی دیر پہلے عضو پر لیپ کریں۔

حبِ مومیائی: اس کا استعمال جماع کے بعد کی سستی کو دور کرتا ہے۔ دو گولیاں بعد جماع گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حب نشاط: اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ او مسک ہیں۔ ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے ایک گولی پاؤ بھر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حلوائے مقوی: عام جسمانی کمزوری، خون کی کمی اور ضعفِ باہ کے لیے بہت اعلیٰ چیز ہے۔ پٹھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ منی کی پیدائش کو بڑھاتا ہے اور اس کو گاڑھا کرتا ہے۔ نہایت خوش ذائقہ اور لذیذ ہے۔

خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا: مفرح اور مقوی قلب ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے اور ان کے افعال و حرکات میں باقاعدگی کرتا ہے۔ خفقان اور پاگل پن میں مفید ہے۔ تین

Marfat.com

ماشہ صبح وشام کھائیں۔

خمیرہ ابریشم سادہ: خفقان اور مالیخولیا میں مفید ہے۔ دل و دماغ اور بینائی کو قوت دیتا ہے۔ ۶ ماشہ صبح شام کھائیں۔

خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا: خفقان اور وحشت کو دور کرتا ہے۔ سل و دق اور خشک کھانسی میں نہایت مفید ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

خمیرہ ابریشم عود مصطگی والا: بادی بواسیر اور معدہ کی خرابیوں میں مفید ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

خمیرہ بادام: دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ ایک تولہ صبح کو کھائیں۔

خمیرہ بنفشہ: ہاکا ملین ہے۔ ایک تولہ عرق بادیان کے ساتھ کھائیں۔

خمیرہ خشخاش: نزلہ کو حلق پر گرنے سے روکتا ہے۔ کھانسی میں مفید ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

خمیرہ زمرد: پیشاب کی زیادتی کو کم کرتا ہے۔ دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ چھ ماشہ صبح کو کھائیں۔

خمیرہ زہر مہرہ: دل کو طاقت دیتا ہے۔ اختلاج کو دور کرتا ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

خمیرہ صندل سادہ: خفقان اور دل کی دھڑکن کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ صبح شام کھائیں۔

خمیرہ گاؤزبان سادہ: دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بینائی کے لیے مفید ہے۔ ایک تولہ کھائیں۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری: دل و دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بینائی کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ صبح کو کھائیں۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری جدوار عود صلیب والا: اختناق الرحم، فالج، لقوہ، رعشہ، مرگی

Marfat.com

وغیرہ عصبی بیماریوں میں مفید ہے۔

خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا: دل و دماغ کے لیے بہت اعلیٰ ٹانک ہے۔ بینائی کے لیے مفید ہے۔ حافظہ کو بڑھاتا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مفرح ہے۔

خمیرہ مرِوارید: مفرح و مقوی قلب ہے۔ موتی جھرہ اور خسرہ میں بہت مفید ہے۔ اختلاجِ قلب (پیسی ٹیسن) میں بھی مفید ہے۔ تین ماشہ صبح و شام کھائیں۔

خمیرہ مرِوارید بنسخہ کلاں: دل و دماغ کے لیے مفید ہے۔ اختلاجِ قلب کو دور کرتا ہے۔ موتی جھرہ، چیچک، خسرہ کے بخار میں حرارت عزیزی کو برقرار رکھ کر دل اور اعصاب کو طاقت دیتا ہے اور ہر قسم کی کمزوری کو دور کر کے طاقت بخشتا ہے۔

دوائے سیاہ مسہل: سوداوی اور بلغمی مادے کو نکالتی ہے۔ ایک رتی دوا اور ایک رتی کافور ملا کر صبح دودھ کی لسی کے ساتھ کھائیں۔ متواتر استعمال نہ کریں۔

دواء المسک بارد سادہ: خفقان، وحشت، مالیخولیا، ضعفِ معدہ حار میں مفید ہے۔ چھ ماشہ صبح شام کھائیں

دواء المسک حار جواہر والی: ارواح دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ ضعفِ معدہ کو دور کرتی ہے اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ خوراک چھ ماشہ۔

دواء المسک حار سادہ: فالج، لقوہ، رعشہ اور سرد امراض میں مفید ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ خوراک ۳ ماشہ عرق گاؤزبان کے ہمراہ کھائیں۔

دواء المسک معتدل سادہ: دل و دماغ اور جگر کو نہایت قوت دیتی ہے۔ ۶ ماشہ صبح و شام کھائیں۔

دواء المسک معتدل جواہر والی: کل اعضائے رئیسہ کو اس کے استعمال سے تقویت حاصل ہوتی ہے۔ قلب کی کواڑیاں مضبوط ہو کر، قلب کی ساخت مضبوط ہوتی ہے۔ معدہ و جگر کے رگ پٹھے قوی ہو کر اپنا اپنا صحیح فعل انجام دیتے ہیں۔ مقوی دل و دماغ و معدہ و جگر ہے۔ ۳ ماشہ صبح شام کھائیں۔

Marfat.com

دوائے کڑھائی والی: سوزاک کے لیے نہایت مفید ہے۔ایک قرص ہمراہ شربت بزوری کھائیں۔

دیاقوزہ: نزلہ اور خشک کھانسی کے لیے مفید ہے۔چھ ماشہ صبح وشام کھائیں۔

روغن ارنڈی: بے ضرر مسہل ہے۔دو تولہ سے چار تولہ تک دس تولہ گائے کے دودھ میں ملا کر پییں۔

روغن اڑو: چُرنوں (چنونوں) کو ہلاک کرتا ہے۔بچہ کی مقعد پر لگایا جاتا ہے۔

روغن الائچی: دردسر کو تسکین دیتا ہے۔پیشانی پر لگائیں۔

روغن آملہ خاص: دماغ کو قوت دیتا ہے اور بالوں کی سیاہی قائم رکھتا ہے۔

روغن آملہ سادہ: مقوی دماغ ہے۔بالوں کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔

روغن آملہ گھی والا: مرض آتشک میں مفید ہے۔دو تولہ روغن مصری ملا کر کھائیں۔

روغن انف: ناک میں بدبو کا ہونا اور ناک کے لیے مفید ہے۔روئی کی پھریری سے صبح و شام ناک میں لگائیں۔

روغن بادام تلخ: کان اور دردسر کے لیے مفید ہے۔(کان میں نیم گرم ٹپکائیں) اور درد سر کے لیے پیشانی پر ملیں۔

روغن بادام شیریں: دماغ کو قوت دیتا ہے اور اس کی خشکی دور کر کے تراوٹ پیدا کرتا ہے۔بے خوابی کے لیے مفید ہے۔آنتوں کی خشکی سے قبض رہتا ہو تو اس کو زائل کرنے کے لیے مفید ہے۔خشکی کے باعث قبض رہتا ہو تو ایک تولہ نیم گرم دودھ میں ملا کر پی لیں۔تقویت دماغ اور نیند لانے کے لیے سر پر مالش کریں۔

روغن بابونہ: دردوں کو تسکین دیتا ہے اور ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔

روغن بادیان: دماغ کو قوت دیتا ہے۔خشکی دور کر کے تراوٹ لاتا ہے۔

روغن برص: برص کو زائل کرتا ہے۔

روغن بلسان: اعصاب کو قوت دیتا ہے۔سوزاک میں پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔

اعصاب کے لیے نیم گرم مالش کریں۔ سوزاک میں تین قطرے بتاشہ میں ڈال کر نگل جائیں۔

روغن بہروزہ: سوزاک میں نہایت مفید ہے۔ چار قطرے بتاشہ میں ڈال کر کھائیں اوپر سے دودھ پئیں۔

روغن بھلانوہ: فالج اور لقوے میں مفید ہے۔

روغن بواسیر کافوری: بواسیر کے مسّوں کے لیے دن میں چار پانچ مرتبہ مسّوں پر لگائیں۔ اگر مسّے اندر ہوں تو تین ماشہ یہ روغن صبح وشام پچکاری کے ذریعہ اندر پہنچائیں۔

روغن بیضۂ مُرغ: جہاں بال کم ہوں وہاں اس کی مالش بالوں کو اُگنے میں مدد دیتی ہے۔

روغن بیر بھوٹی: عضو کی فربہی کے لیے مفید ہے۔

روغن بنفشہ: نیند و دماغ کی خشکی کے لیے سر پر ملیں۔

روغن پستہ: مقوی دماغ اور مقوی باہ ہے۔ اعضاء کی سردی کو دور کرتا ہے۔ مالش کی جاتی ہے۔ بقدر ضرورت استعمال کریں۔

روغن پنبہ دانہ: مقوی باہ ہے۔ چھ چھ ماشہ یہ روغن دودھ میں ملا کر پئیں۔

روغن ترب: کان کے درد کو فوراً دور کرتا ہے۔ دو دو قطرے نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔

روغن جوز بوا: بعض طلاؤں میں شامل کیا جاتا ہے۔

روغن چنبیلی قسم اعلیٰ: سر پر مالش کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دل و دماغ کو فرحت و تازگی بخشتا ہے۔ خشکی کو رفع کرتا ہے۔

روغن چوب چینی: مالش کرنے سے جوڑوں کے درد اور تکان کو دور کرتا ہے۔

روغن چہار برگ: گھٹنے اور جوڑوں کے درد اور ورموں کو دور کرتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔

روغن خفاش: فالج، لقوہ، گٹھیا وغیرہ میں مفید ہے۔ (مالش کیا جاتا ہے)۔

روغن خراطین: مقوی اعصاب ہے۔ قوت مردمی کے لیے مفید ہے۔ نیم گرم مالش

Marfat.com

کریں۔

روغن خشخاش: نیند لاتا ہے عصبی دردوں کو تسکین دیتا ہے۔

روغن دار چینی: دردِ سر کے لیے مفید ہے۔

روغن دھتورہ: لقوہ، رعشہ اور تمام سرد مزمن امراض کو زائل کرتا ہے۔

روغن ریاح آفر: درد کمر اور گٹھیا کے لیے مفید ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط کرتا ہے۔ اور کمر کی خمیدگی کو دور کرتا ہے۔ نیم گرم مالش کیا جاتا ہے۔

روغن زعفران: اعصاب کو ملائم کرتا ہے۔ رحم کے درد اور زخموں کے لیے مفید ہے۔

روغن زفت: خون کو جذب کرتا ہے۔ عضو مخصوص کی فربہی کے لیے مفید ہے۔

روغن زنبق: سردی کے درد سر اور آدھا سیسی کے لیے مفید ہے۔

روغن سُداب: ریاح تحلیل کرتا ہے۔ بیرونی طور پر مالش کریں۔

روغن سرخ: فالج، لقوہ اور ضعفِ اعصاب اور چوٹ کے درد میں مفید ہے۔

روغن سماعت کشا: اونچا سنائی دینے کے لیے دو تین قطرے دن میں دو تین مرتبہ کان میں ٹپکائیں۔

روغن شبت: سردی کی وجہ سے جو درد ہوتے ہیں۔ ان کی تسکین دیتا ہے۔

روغن سورنجان: گٹھیا کے ورم، درد کو دور کرتا ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔

روغن سوزاک: پُرانے سوزاک اور قرحہ کو بھرنے کے لیے مفید ہے۔ ایک ایک کیپسول دن میں تین مرتبہ تازہ پانی کے ساتھ نگل جائیں۔

روغن صندل: نئے سوزاک میں نہایت مفید ہے۔ پیشاب کی جلن کو فوراً دور کرتا ہے۔

روغن عقرب: بواسیری مسّوں کے لیے مفید ہے۔ مثانہ کی پتھری کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔ مسّوں پر روئی کے پھاہے سے لگائیں۔ اور مثانہ کی پتھری کے لیے دو تین قطرے احلیل سے ٹپکائیں۔

روغن علق (جونک): عضو خاص کے اعصاب کو قوت دیتا ہے۔

Marfat.com

روغن قرطم: ملین ہے۔
روغن قسط: فالج، رعشہ، تشنج وغیرہ میں مفید ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔ سرد ہوا، سرد پانی اور ترشی سے پرہیز رکھیں۔
روغن قرنفل (لونگ): اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ درد سر کو فوراً دور کرتا ہے۔
روغن کاہو: درد سر اور دماغ کی خشکی کو دور کرتا ہے۔ بے خوابی کے لیے نافع ہے۔ سر پر مالش کیا جاتا ہے۔
روغن کباب چینی: سوزاک میں مفید ہے۔ پیشاب خوب لاتا ہے۔ درد، جلن کو تسکین دیتا ہے۔ تین قطرے کیپسول میں رکھ کر دودھ کی لسّی کے ساتھ استعمال کریں۔
روغن کچلہ: جوڑوں کا درد اور اورام کو تحلیل کرنے کے لیے درد کی جگہ نیم گرم مالش کریں۔ ٹھنڈے پانی اور ہوا سے بچیں۔
روغن کدو: گرم درد سر اور بے خوابی کے لیے (جس کا سبب خشکی ہو) نہایت مفید ہے۔ سر پر مالش کریں۔
روغن کشنیز: دماغ کو قوت دیتا ہے اور نیند لاتا ہے۔ سر پر لگایا جاتا ہے۔
روغن کلاں: فالج، لقوہ، رعشہ، وغیرہ سرد عصبی بیماریوں میں مفید ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔
روغن گل: کان کے درد اور ابتدائے سرسام میں مفید ہے۔ چند قطرے نیم گرم کان میں ٹپکائیں۔ ابتدائے سرسام میں صاف کپڑے کی گدی روغن گل اور سرکہ میں تر کر کے برف سے ٹھنڈا کریں اور سر پر رکھیں۔
روغن گلِ آکھ: ہر قسم کے سر درد کے لیے مفید ہے۔ درد کی جگہ نیم گرم مالش کریں۔ اور سے روئی باندھیں۔
روغن لبوب سبعہ: دماغ کی خشکی کو دور کر کے تراوٹ پیدا کرتا ہے۔ نیند خوب لاتا ہے۔ سر پر مالش کریں۔

Marfat.com

روغن لوبان: اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ دردسر کے لیے مفید ہے۔
روغن ماہی: اعصاب اور قوت مردمی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کھانسی کے لیے مفید ہے۔ ایک ایک ماشہ روغن بتاشہ میں رکھ کر روزانہ صبح کے وقت کھائیں۔
روغن مالکنگنی: اعصاب کو قوت دیتا ہے۔ گٹھیا اور نقرس کے لیے مفید ہے۔ نیم گرم مالش کریں۔
روغن مورچہ: عضو مخصوص کی فربہی اور قوت کے لیے مالش کریں۔
روغن موم: تمام قسم کے دردوں کے لیے مالش کرنے سے فوراً آرام پہنچاتا ہے۔ بطور طلاء استعمال کرنے سے قوت مردمی کو فائدہ دیتا ہے۔
روغن مورد: بالوں کو گرنے سے روکتا ہے۔
روغن ناردین: معدہ کے ورم صلب کو تحلیل کرتا ہے۔ مقام معدہ پر طلاء کریں۔
سفوف اصل السوس: جریان کے لیے مفید ہے اور قبض کشا بھی ہے۔ ۶ ماشہ سفوف پاؤ بھر دودھ کے ساتھ کھائیں۔
سفوف الاملاح: غذا کو ہضم کرتا ہے۔ ریحی درد شکم اور اپھارہ کو دور کرتا ہے۔ چار رتی یہ سفوف جوارش کمونی چھ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔
سفوف ایارج فیقرا: ملیّن ہے۔ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ چھ ماشہ نیم گرم پانی سے کھائیں۔
سفوف اندری جُلاب: پیشاب بکثرت لاتا ہے۔ سوزاک میں پیشاب کی نالی کو صاف کرتا ہے۔ چھ ماشہ سفوف گائے کی لسّی کے ساتھ کھائیں اور دن بھر لسّی پیتے رہیں۔
سفوف بیج بند: جریان، سرعت اور احتلام کے لیے نہایت مفید ہے۔ چھ ماشہ شام کے وقت گائے کے دودھ سے کھائیں۔ تیل، ترشی اور لال مرچ سے پرہیز رکھیں۔
سفوف پستہ: یہ سفوف جریان کے لیے بے حد مفید ہے۔ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ مسیح الملک مدظلہٗ کے خاص مجربات سے ہے۔ جریان کے ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔

Marfat.com

شاید ہی کوئی مریض ہو جس نے یہ سفوف استعمال کیا ہو اور اسے فائدہ نہ پہنچا ہو۔
ترکیب استعمال: ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک صبح دودھ کے ساتھ کھائیں۔ تیل ترشی سے پرہیز۔
سفوف چٹکی: بچوں کے قبض اور بدہضمی کے لیے مفید ہے۔ عمر کے مطابق نصف ماشہ سے تین ماشہ تک ماں کے دودھ یا گائے کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔
سفوف چوب گز: کھجلی میں مفید ہے۔ یہ سفوف سوزاک میں بھی فائدہ دیتا ہے۔ چھ ماشہ صبح پانی کے ساتھ کھائیں۔
سفوف دمہ ہلدی والا: دمہ کے لیے مفید ہے۔ پہلے روز صبح کو ۵ ماشہ یہ سفوف پھانک لیا جائے۔ دوسرے روز ایک رتی ۵ ماشہ اسی طرح ۲۲ دن تک ایک ایک رتی روزانہ بڑھایا جائے جب ۲۱ دن پورے ہو جائیں۔ استعمال ترک کر دیں۔
سفوف سرخ: سوزاک کے لیے مفید ہے۔ تین ماشہ سفوف میں شکر خام ۳ ماشہ ملا کر کھائیں۔ اوپر سے گوکھرو ۳۰ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پئیں۔
سفوف طباشیر: سوزاک کو خواہ نیا ہو یا پرانا، پیپ آتی ہو پیشاب میں سوزش ہو۔ ہر حال میں مفید ہے۔ چھ ماشہ صبح شام پانی کے ساتھ کھائیں۔ گرم چیزوں سے پرہیز رکھیں۔
سفوف طین: صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے۔ پانچ ماشہ سفوف روغن گاؤ سے چرب کر کے لعاب ریشہ خطمی پانچ ماشہ کے ساتھ کھائیں۔
سفوف کشتہ قلعی: نئے اور پرانے سوزاک اور جریان کے لیے مفید ہے۔ ۵ ماشہ سفوف کھا کر اوپر سے ۳ ماشہ تخم خیارین، تخم خربزہ ۳ ماشہ، خار خسک ۳ ماشہ، آدھ پاؤ پانی میں پیس کر چھان کر شربت بزوری ملا کر پئیں۔
سفوف قلعی کشتہ دیگر: قرحہ سوزاک کو بھر دیتا ہے۔ جریان کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ سفوف کھا کر شربت بزوری ۴ تولہ پانی میں ملا کر پئیں۔
سفوف گوند کیترے والا: جریان، ضعفِ باہ اور سرعت کے لیے مفید ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ ایک تولہ سفوف گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

Marfat.com

سفوف ماميراں: پُرانے سوزاک میں مفید ہے۔ چار ماشہ صبح پانی کے ساتھ کھائیں۔
سفوف مروارید: اعضائے رئیسہ کی تقویت، دل کی طاقت اور اختلاج کے لیے بے نظیر ہے۔ ایک ماشہ جوارش فواکہ ٦ ماشہ میں ملا کر صبح و شام کھائیں۔
سفوف مقلیاثا: پیچش کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
سفوف مؤیا: معدہ اور آنتوں کی کمزوری سے جو دست آنے لگتے ہیں۔ ان کو بند کر دیتا ہے۔ چھ ماشہ سفوف تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
سفوف مہزل خرد: موٹاپے کو دور کرتا ہے۔ ڈیڑھ ماشہ سفوف صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔
سفوف مہزل کلاں: موٹاپے کو دور کرتا ہے۔ پانچ ماشہ ہمراہ آب تازہ کھائیں۔
سفوف نانخواہ: معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ چھ ماشہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
سکنجبین بزوری: جگر اور طحال کے فضلات کو خارج کرتی ہے۔ پیشاب لاتی ہے۔ ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک استعمال کریں۔
سکنجبین سادہ: صفرا کی تیزی توڑتی ہے۔ پیاس کو تسکین دیتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ سے ۴ تولہ تک۔
سکنجبین عنصلی: بلغمی کھانسی اور دمہ میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک۔
سکنجبین فواکہ: ہیضہ، صفراوی بخار اور قے کو دور کرتی ہے۔ مقدار دو تولہ۔
سکنجبین لیموں: صفراوی بخار کو روکتی ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔
سکنجبین نعناع: غذا کو ہضم کرتی ہے۔ صفرا زائل کرتی ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔
سنون پوست مغیلاں: ہلتے ہوئے دانتوں کو جماتا ہے۔ بشرطیکہ دانت جگہ نہ چھوڑ چکے ہوں۔ دانتوں پر ملیں اور تھوڑی دیر کلی نہ کریں۔
سنون تمباکو: نزلہ کی رطوبتوں کو جو دانتوں میں درد پیدا کرتی ہیں، دور کرتا ہے۔ صبح

Marfat.com

وشام دانتوں پر ملیں۔ تھوڑی دیر کلّی نہ کریں۔

سنون چوب چینی: دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ نزلہ کی رطوبتوں کو جو دانتوں میں درد پیدا کرتی ہیں، دور کرتا ہے، صبح وشام دانتوں پر ملیں اور تھوڑی دیر کلّی نہ کریں۔

سنون زرد: دانتوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ان کو صاف چمکیلا بناتا ہے۔

سنون ضمادی: دانتوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ وقت ضرورت دانتوں پر ملیں۔

سنون سپاری: مسوڑھوں سے خون آنے کو روکتا ہے۔

سنون کلاں: دانتوں کو صاف اور مضبوط کرتا ہے۔ ان سے خون آنے کو روکتا ہے۔ رات کو سوتے وقت دانتوں پر ملیں۔ تھوڑی دیر کلّی نہ کریں۔

سنون مجلّی: دانتوں کی زردی اور میل کو صاف کرتا ہے۔ ان کو چمکدار بناتا ہے۔ دانتوں پر ملیں اور کچھ دیر تک کلّی نہ کریں۔

سنون مسّی: دانتوں کو صاف کرتا ہے اور دھڑی جماتا ہے۔

شربت ابریشم: خفقان اور گھبراہٹ میں مفید ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔

شربت احمد شاہی: مالیخولیا اور قبض دائمی کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔

شربت اعجاز: سل ودق اور خشک کھانسی میں مفید ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔

شربت انار ترش: صفراوی دستوں کو روکتا ہے۔ متلی کو روکتا ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ صفراوی مزاجوں کو بھوک لگاتا ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔

شربت انار شیریں: دل و جگر کو قوت دیتا ہے۔ معدہ اور جگر کی حرارت کو زائل کرتا ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔

شربت انجبار: خون آنے کو روکتا ہے۔ معدہ اور جگر کی حرارت اور پھیپھڑے کے قرحہ کے لیے مفید ہے۔

شربت انگور ترش: معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ قے کو روکتا ہے۔ ہضم کو درست کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ۔

Marfat.com

شربت انگور شیریں: مفرح ہے۔ معدہ کو قوت دیتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔
شربت انناس: مفرح اور مقوی قلب ہے۔ پیشاب بھی لاتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔
شربت بادام: مقوی دماغ ہے۔ خشکی کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔
شربت بزوری بارد: جگر کی گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ پیشاب بکثرت لاتا ہے۔ جلن کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔
شربت بزوری معتدل: گردہ مثانہ اور جگر کے امراض میں مستعمل ہے۔ پیشاب کا ادرار کرتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔
شربت بنفشہ: کھانسی، نزلہ وزکام اور ہر قسم کے بخاروں اور سینہ کی بیماریوں میں مفید ہے۔
شربت بہی: معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ دستوں کو روکتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ۔
شربت توت سیاہ: حلق کے ورم اور درد کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک دو تولہ۔
شربت حب آلاس: معدہ کو قوت دیتا ہے۔ دستوں کو روکتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔
شربت ٹھنڈا: گرمی کے زمانہ میں لوؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔ قلب کو فرحت بخشتا ہے۔
شربت خس: مفرح اور مقوی قلب ہے۔ گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔
شربت دینار: قبض کو دور کرتا ہے۔ استسقاء، ذات الجنب، درد شکم، درد جگر میں مفید ہے۔ موسمی بخاروں میں بھی نفع دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ سے ۴ تولہ۔
شربت صندل: دل کو قوت دیتا ہے۔ فرحت بخشتا ہے اور گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔

Marfat.com

شربت عناب: خون کے جوش اور چیچک میں مفید ہے۔

شربت فالسہ: معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ حرارت جگر کو تسکین بخشتا ہے۔ دستوں کو روکتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ ہمراہ آب تازہ۔

شربت فریاد رس: نزلہ، زکام، کھانسی میں مفید ہے۔ دو تولہ سے چار تولہ تک ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ۔

شربت فواکہ: معدہ اور دل کو قوت دیتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ قے کو روکتا ہے۔ چار تولہ شربت ہمراہ آب تازہ۔

شربت فولاد: یہ فولاد کے ایسے مرکبات سے بنایا گیا ہے۔ جو فوراً ہی غذا میں جذب ہو کر خون میں مل کر سرخ دانوں کا اضافہ کرتے ہیں۔ خون پیدا کر کے جسم کے تمام افعال میں تحریک اور عام قوت بڑھاتا ہے۔ غدد بلغمیہ اور غدد ہضمیہ کو قوت دیتا ہے۔ جس سے ہاضمہ کی طاقت بڑھ کر غذا خوب ہضم ہوتی ہے۔ آدھا تولہ یا ایک چمچہ چائے بعد غذا دونوں وقت پیائیں۔

شربت کاسنی: تمام اندرونی اعضا کے اورام مثلاً ورم معدہ، ورم جگر، ورم طحال، ورم امعاء، ورم مثانہ اور ورم رحم کو تحلیل کرتا ہے۔ ترکیب استعمال ۴ تولہ۔

شربت کیوڑہ: دل کو فرحت و قوت بخشتا ہے اور پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔

شربت گڑھل: دل کو فرحت و قوت بخشتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ خفقان کو زائل کرتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔

شربت گلاب: ملیّن ہے۔ فرحت دیتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔

شربت لوکاٹ: صفرا کو تسکین دیتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ۔

شربت لیموں: صفراوی بخاروں میں مفید ہے۔ قے اور متلی کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک چار تولہ۔

Marfat.com

شربت ورد مکرر: ملین ہے۔ جگر، گردوں اور مثانہ کے امراض میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ۔

ضماد اشق: تلی کے ورم کو تحلیل کرتا ہے اور بڑھی ہوئی تلی کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ خالص سرکہ میں ملا کر تلی پر نیم گرم لیپ کریں۔ مرغن غذا نہ کھائیں۔

ضماد جالینوس: معدہ اور عضلات شکم کی سختی کو دور کرتا ہے۔ سوتے وقت نیم گرم لیپ کریں۔ اوپر سے ارنڈ کے پتے گرم کر کے باندھیں۔

ضماد جاؤشیر: درد کمر خواہ کتنا ہی پرانا ہو اس کے لیے اکسیر ہے۔ کپڑے پر لگا کر نیم گرم درد کی جگہ باندھیں۔ سردی سے احتیاط رکھیں۔

ضماد جوز السرو: مرض فتق (آنت اترنا) کے لیے مفید ہے۔ مقام فتق پر لگائیں۔

ضماد جاؤشیر بنسخہ دیگر: درد کمر کے لیے خواہ کسی وجہ سے ہو بہترین لیپ ہے۔ پہلی مرتبہ اثر کرتا ہے۔ تین دن سے زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ پرانے سے پرانا درد کمر اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔

<u>ترکیب استعمال:</u> کپڑے پر لگا کر نیم گرم کمر پر درد کی جگہ باندھیں۔ سردی سے احتیاط رکھیں۔

ضماد خواب آور: نیند لانے کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ تھوڑے سے سرکہ میں ملا کر پیشانی پر ملیں۔

ضماد سنبل الطیب: ورم جگر، ورم طحال، ورم رحم اور اندرونی ورموں کے لیے اکسیر ہے۔ مقام ورم پر نیم گرم لگائیں۔

ضماد شیر شتر: رحم کے ورم اور صلابت کو دور کرتا ہے۔ زیر ناف نیم گرم مالش کریں۔ اوپر سے فلالین کا ٹکڑا باندھ لیں۔

ضماد کمیلہ: خارش میں مفید ہے۔ حسب ضرورت تھوڑے سے ہرے دھنیے کے پانی میں ملا کر لگائیں۔ ایک گھنٹہ بعد پانی سے دھوئیں۔

Marfat.com

ضماد مہاسہ: چہرے کے مہاسوں کو دور کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت پانی میں ملا کر چہرے پر ملیں۔ صبح کو دھوئیں۔

ضماد ورم انثیین: خصیوں کے ورم کے لیے ہری مکوہ کے پانی میں ملا کر متورّم جگہ پر لگائیں۔ اوپر سے برگ ارنڈ رکھ کر باندھیں۔ سردپانی سے بچیں۔

طلاء اگر عنبری: عضو مخصوص کی عصبی خرابیوں کی اصلاح کر کے اس میں قوت و تحریک پیدا کرتا ہے۔

طلاء جوزبوا: عضو مخصوص کی تقویت اور اس کے تمام نقائص دور کرنے کے لیے بیش بہا چیز ہے۔ فربہی اور سختی پیدا کرتا ہے۔

طلاء خراطین: کوتاہی اور لاغری کے واسطے مفید ہے۔

طلاء سرخ: مجلوق کے لیے نہایت مفید ہے۔

طلاء سبز: عضو مخصوص کی مکمل خیزش اور رگ پٹھوں کی کمزوری کے لیے بیحد مفید ہے۔

طلاء مخدر: کثرت جماع یا جلق کے باعث مادہ تولید نہایت رقیق ہو جاتا ہے۔ اور عضو مخصوص ذکاوت حس و تیزی بہت بڑھ جاتی ہے۔ احتلام بکثرت ہونے لگتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے سب شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ پھنسیاں نہیں ہوتیں۔ پان نہیں باندھنا پڑتا ہے۔

عرق افسنتین: معدہ اور جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ تولہ۔

عرق الائچی: ضعفِ معدہ کے لیے مفید ہے۔ قے اور دستوں کو بند کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ تولہ۔

عرق بادیان: ضعفِ معدہ اور درد شکم کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عرق برنجاسف: معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ پیٹ کے ورم کو جلد تحلیل کرتا ہے۔ تپ بلغمی کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عرق بید سادہ: مفرح اور مسکن ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ شربت کیوڑہ ۲ تولہ۔

Marfat.com

عرق بید مشک: دل و دماغ اور معدہ کو قوت دیتا ہے اور درد سر کو دور کرتا ہے۔ حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ آٹھ تولہ ہمراہ شربت انار ۴ تولہ۔

عرق پودینہ: متلی اور قے سے روکتا ہے۔ درد شکم کے لیے مفید ہے۔ مفرح بھی ہے۔ مقدار خوراک ۸ تولہ۔

عرق سوزاک: پیشاب کی سوزش، خون اور پیپ آنے میں مفید ہے۔ پہلے ہی دن افاقہ ہوتا ہے۔ شیشی کو ہلا کر ایک خوراک صبح، سہ پہر، سوتے وقت تین دن استعمال کریں۔ گرم اشیاء سے پرہیز

عرق شاہترہ: خون کو صاف کرتا ہے۔ پُرانے بخاروں کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عرق عشبہ: گٹھیا، آتشک اور سوزاک میں مفید ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے۔ پھوڑے پھنسیوں کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عرق عنبر: بواسیر اور خون حیض کی کثرت سے جو ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کو دور کرتا ہے۔ ضعفِ باہ اور عام کمزوریوں کو رفع کرتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے۔ مقدار خوراک ٦ تولہ۔

عرق کاسنی: جگر کی حرارت کو دور کرتا ہے۔ پیشاب لاتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ تولہ ہمراہ شربت بزوری ۴ تولہ۔

عرق کافور: ہیضہ میں بہت مفید ہے۔ مقدار خوراک ٦ تولہ۔

عرق کیوڑہ: حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے خفقان، غشی اور اختلاج میں نہایت مفید ہے۔ مقدار خوراک ۵ تولہ۔

عرق گاؤزبان: بخار اور کھانسی کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عرق گلاب: غشی اور اختلاج کو دور کرتا ہے۔ قے، متلی اور اُبکائی اور درد شکم کو دور کرتا ہے۔ گرمی کو تسکین دیتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے۔ مقدار خوراک ٦ تولہ۔

عرق ماء الجبن: مصفی خون ہے۔ فرحت پیدا کرتا ہے۔ حرارت کو تسکین دیتا ہے۔

ترکیب استعمال: دس تولہ عرق میں شربت عناب چار تولہ ملا کر پئیں۔

عرق ماء اللحم مکوہ کاسنی والا: معدہ اور جگر کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے اور ان اعضا کو قوت دیتا ہے۔ نیز عام جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۶ تولہ۔

عرق مکوہ: اندرونی اعضاء کے ورموں میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عرق مُنڈی: مصفی خون ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ ہمراہ شربت عناب ۴ تولہ۔

عرق نانخواہ: ریاح کو خارج کرتا ہے اور بھوک خوب لگاتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ۔

عرق نعناع: معدہ کو قوت دیتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ متلی اور قے کو روکتا ہے۔

ترکیب استعمال: ۲ تولہ عرق سکنجبین لیموں دو تولہ ملا کر پئیں۔

عرق نیلوفر: حرارت کو تسکین دیتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۲ تولہ۔

عطر ملذذ: اعلیٰ درجہ کا ملذذ اور بے ضرر ہے۔ لذت کے لیے وقت سے کچھ دیر پہلے استعمال کریں۔

فولاد سیّال: معدہ اور جگر کی بیماریوں میں مفید ہے۔ چار قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد پئیں۔

قرص افسنتین: جگر کے بڑھ جانے اور اس کے سبب تمام شکایات کے لیے اکسیر ہیں۔

قرص اقاقیہ: پیچش اور آنتوں کے زخموں میں مفید ہے۔ ایک قرص ہمراہ عرق گاؤزبان کھائیں۔

قرص بسباسہ: ضعفِ معدہ اور ضعفِ ہضم کے لیے مفید ہیں۔ دو قرص کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

قرص پودینہ: معدہ کو قوت دیتے ہیں۔ بھوک لگاتے ہیں۔ دو قرص کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

قرص توتیائے کبیر: معدہ اور آنتوں کو قوت دیتے ہیں۔

ترکیب استعمال: ایک قرص معجون سنگدانہ مرغ چھ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

قرص دوائے سیاہ جریان: جریان کے لیے مفید ہیں۔ دو قرص مکھن کے ساتھ کھائیں۔

قرص زرشک: تپ محرقہ کے لیے مفید ہے۔ جگر کی بیماریوں میں فائدہ دیتا ہے۔ چار قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

قرص زرنیخ: پُرانی پیچش اور آنتوں کے زخموں کے لیے مفید ہے۔ ایک قرص چاولوں کی پیچ ایک پاؤ میں ملا کر اور روغن گل ۲ تولہ ڈال کر پچکاری کریں۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو نصف قرص استعمال کریں۔

قرص سپستاں: کھانسی اور نزلہ کے لیے نہایت مفید ہیں۔ نزلہ کی وجہ سے جو حرارت ہو اسے دور کرتے ہیں۔ تکان اور اضمحلال دور ہو جاتا ہے۔ صبح و شام ۸ قرص کھولتے پانی میں ڈال کر چمچہ سے ہلائیں اور قند ملا کر نیم گرم پئیں۔

قرص سرطان: تپ دق اور سل میں مفید ہیں۔ دو قرص گاؤزبان کیساتھ کھائیں۔

قرص شاہدانہ: سرعت کی شکایت میں مفید ہیں۔ اس کے استعمال سے عضو مخصوص کے رَگ پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ ایک قرص سوتے وقت دودھ سے کھائیں۔

قرص طباشیر قابض: دق اور دوسرے گرم بخاروں میں جب کہ دست بھی آرہے ہوں۔ مفید ہیں۔ چار قرص ہمراہ عرق گاؤزبان کھائیں۔

قرص طباشیر ملیّن: سل، دق اور تپ محرقہ میں نہایت مفید ہیں۔ چار قرص عرق گاؤزبان کے ساتھ کھائیں۔

قرص غافث: امراض جگر میں مفید ہے۔ ۵ قرص عرق مکوہ ۱۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

قرص کافور: بخار کے لیے مفید ہیں۔ چار قرص صبح ۴ تولہ عرق گاؤزبان کے ساتھ کھائیں۔

قرص کاکنج: گردہ مثانہ کے قرحہ کو بھرتا ہے۔ چار قرص جوارش زرعونی ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ اوپر سے عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر کھائیں۔

قرص کلاں: عورتوں کے مرض سیلان الرحم کے لیے بے حد مفید ہیں۔ کمر کا درد اور پیشاب سے پہلے یا بعد رطوبت کا آنا، کمزوری، نقاہت دور ہو کر چہرے پر رونق آجاتی ہے۔ دو دو قرص صبح وشام پانی کے ساتھ کھائیں۔

قرص کہربا: منہ سے خون آنے کو روکتا ہے۔ دو قرص صبح وشام عرق گاؤزبان کے ہمراہ کھائیں۔ اگر حلق سے خون آتا ہو تو منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔

قرص گل: پرانے بخار کے لیے مفید ہے۔ تین قرص عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

قرص گلنار: نفث الدم (خون تھوکنا) کے لیے مفید ہے۔ تین قرص آب بارتنگ کے ساتھ کھائیں۔

قرص مالتی بسنت: معدہ کو قوت دیتے ہیں۔ ضعف معدہ سے جو دست آتے ہیں ان کو روکتے ہیں۔ ایک قرص معجون سنگدانہ مرغ ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

قرص مثلث درد سر: درد سر کے لیے سبز دھنیے کے پانی میں گھس کر پیشانی پر لیپ کریں۔

قرص مصفی: خون کی صفائی کے لیے اکسیر ہیں۔ دو دو قرص صبح وشام تازہ پانی سے کھائیں۔

قرص مفاصل: عرق النسا اور جوڑوں کے درد کے لیے نہایت مفید ہیں۔ دو قرص سوتے وقت نیم گرم پانی سے کھائیں۔

قرص مقوی معدہ: ہاضمہ کی خرابی کی وجہ سے خواہ دست آتے ہوں یا قبض رہتا ہو۔ ان کے استعمال سے معدہ و جگر کا فعل درست ہو کر قوت ہاضمہ قوی ہو جاتی ہے۔ آنتیں اپنا فعل صحیح طور پر انجام دے کر فضلات کو رفع کرنے لگتی ہیں۔ ایک ایک قرص بعد غذا پانی کے ساتھ کھائیں۔

قرص ملینین: اس کے نسخہ کو از سر نو ترتیب دیا گیا ہے۔ عام استعمال کے لیے نہایت موثر

Marfat.com

کر دیا گیا ہے۔ دائمی قبض اور دماغی سدّوں کو دور کرنے کے لیے مفید ہیں۔ دو قرص پانی کے ساتھ سوتے وقت کھائیں۔

قرص ممسک جدید: وہ لوگ جو سرعت اور رقّت کی شکایت کے سبب زندگی کے پُر کیف لمحات کو ترستے ہیں ایسے لوگوں کے لیے یہ کامیاب اور قطعی بے ضرر ہیں۔ اعلیٰ درجہ کے مقوی اور ممسک ہیں۔

ترکیب استعمال: ایک قرص دودھ کے ساتھ ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے کھائیں۔ اس کے بعد غذا نہ کھائیں۔

قرص مسیحی: دق اور سل جیسی خطرناک بیماریوں کے لیے مفید ہیں۔ ترکیب استعمال دوائے مسیحی میں لکھی جا چکی ہے۔

قرص نسواں: رحم کی تمام خرابیاں دور کر کے رحم کو مضبوط کرتی ہیں۔ ان کے استعمال سے بچہ قوی اور تندرست پیدا ہوتا ہے۔ دو قرص صبح پانی سے کھائیں۔ اگر حمل اور اسقاط کا خوف ہو تو تیسرا مہینہ شروع ہوتے ہی متواتر تین ماہ کا استعمال رکھیں۔ ترش، تیل، مچھلی اور گرم چیزوں سے پرہیز کریں۔

قرص نقرہ مرکب: دماغ کی طاقت کے لیے مفید ہیں۔

ترکیب استعمال: ایک قرص صبح مکھن کے ساتھ کھائیں۔

قرص ہیل: درد معدہ، ہضم کی خرابی اور دستوں کے لیے مفید ہیں۔ دو قرص بعد غذا کھائیں۔

قیروطی آرد کرسنہ: ذات الجنب اور مومیہ میں اس کا استعمال بہت مفید ہے۔ سینہ کے درد کو دور کرتی ہے۔ ایک تولہ قیروطی میں زعفران ایک ماشہ، ایلوا ایک ماشہ ملا کر نیم گرم مالش کریں اوپر سے روئی گرم کر کے باندھیں۔

کافور سیّال: ہیضہ کے لیے بہترین دوا ہے۔ سل و دق میں بھی مفید ہے۔ تین قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔

Marfat.com

کبریت سیال: فساد خون کے لیے مفید ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو ہلاک کرتی ہے اور جسم سے زہریلے مادّوں کو دور کرتی ہے۔ چار قطرے پانی میں حل کر کے پئیں۔

کحل الجواہر: یہ سرمہ مرداریدِ مشک اور دوسرے بیش قیمت جواہرات اور ادویات کا مرکب ہے۔ بینائی کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ آنکھ کے تمام پردوں میں جذب ہو کر ان کے افعال کو بھی درست کرتا ہے اور رطوبت جلدیہ (کرسٹے لائنز) کو دھند ہونے سے بچاتا ہے۔ موتیابند اور آنکھ کی تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت دو سلائی آنکھوں میں لگائیں۔

کحل صدف: بینائی کو قوت دیتا اور آنکھوں کی سرخی کو کاٹتا ہے۔ سوتے وقت سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل کافور: آنکھوں میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔ سرخی کو دور کرتا ہے۔ صبح شام سلائی سے لگائیں۔

کحل گل کنجد: جالے اور پھولے کو کاٹتا ہے۔ صبح شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل ممیراں: یہ سرمہ بینائی کے لیے نہایت مفید ہے۔ دھند، غبار اور ضعفِ بصر کی تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ دائمی استعمال آنکھوں کو آفات امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ مطب میں برتا جاتا ہے۔ صبح وشام سلائی سے لگائیں۔

کحل نزول: موتیابند کے لیے اکسیر ہے۔ ایک ایک سلائی صبح وشام آنکھوں میں لگائیں۔

کشتہ ابرک سفید: کھانسی، دمہ کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یا اس کا ایک قرص شہد میں ملا کر کھائیں

کشتہ ابرک سیاہ: کھانسی، دمہ میں مفید ہے۔ دو چاول شہد میں ملا کر چاٹیں۔

کشتہ ابرک کلاں: بلغمی کھانسی اور دمہ کے لیے مفید ہے۔ فالج، لقوہ اور خدر میں بھی نفع دیتا ہے۔ دو چاول یا ایک قرص شہد خالص یا مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ بُسد: کھانسی، دمہ اور دائمی نزلہ میں مفید ہے۔ دو چاول یہ کشتہ ایک تولہ خمیرہ

Marfat.com

گاؤزبان سادہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتۂ بیضۂ مرغ: ذیابیطس اور جریان میں مفید ہے۔ چار چاول یا دو قرص جوارش مصطگی ۶ ماشہ کے ساتھ کھائیں۔

کشتۂ تامیسر: بھوک لگاتا اور غذا کو ہضم کرتا ہے۔ دو چاول یا ایک قرص مکھن کے ساتھ کھائیں۔

کشتۂ جست: جریان، سرعت اور عورتوں کے مرض سیلان میں مفید ہے۔ دو چاول مکھن میں ملا کر کھائیں۔

کشتۂ حجر الیہود: گردہ اور مثانہ کی پتھری کو نکالتا ہے۔ ایک رتی یا دو قرص جوارش زرعونی ۶ ماشہ کے ساتھ کھائیں۔

کشتۂ خبث الحدید: معدہ کی خراب رطوبتوں کو جذب کرتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتا اور بھوک لگاتا ہے۔ بواسیر کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یا ایک قرص جوارش جالینوس ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتۂ زمرد: جگر، گردوں اور مثانہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ کھانسی اور ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ پیشاب کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ چار چاول یا دو قرص جوارش زرعونی ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتۂ سرب: جریان کے لیے مفید ہے۔ ایک رتی یا اس کے دو قرص مکھن یا معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ کھائیں۔

کشتۂ سم الفار: مقوی باہ ہے۔ تمام بلغمی بیماریوں مثلاً فالج (لقوہ)، گٹھیا اور بلغمی کھانسی اور دمہ کے لیے مفید ہے۔ جذام اور آتشک جیسے امراض و فساد خون کو دور کرتا ہے۔ ایک چاول سے دو چاول تک یہ کشتہ مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتۂ سنکھ: کھانسی، دمہ، وجع المفاصل (گٹھیا) مفید ہے۔ سانپ کے زہر کو دور کرتا ہے۔ ایک رتی یہ کشتہ مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں

Marfat.com

کشتہ شنگرف سفید: مقوی باہ ہے۔ فالج، لقوہ، بلغمی کھانسی اور دمہ میں فائدہ دیتا ہے۔ دو چاول مکھن میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ صدف (سیپ کا کشتہ): کھانسی، دمہ کے لیے مفید ہے۔ ہر ایک عضو کے جریانِ خون کو روکتا ہے۔ ایک یا دو رتی کشتہ خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ طلائے خرد: تپ دق میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔ علاوہ ازیں قوت مردانہ، فالج و لقوہ میں بھی مفید ہے۔ دو چاول یا اس کا ایک قرص لبوب کبیر ۶ ماشہ یا خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا چھ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔ دق کے مریضوں کو مفرح بارد میں ملا کر استعمال کرائیں۔

کشتہ طلائے کلاں: دل و دماغ کو تقویت اور تر و تازگی بخشتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کی کمزوری اور قوت باہ کی کمی خواہ کسی وجہ سے ہو فوراً دور کرتا ہے۔ اس کا اثر جسم کے اندرونی اعضاء پر ہوتا ہے۔ روح کی حفاظت کرتا ہے۔ حرارت عزیزی (اینمل ہیٹ) کو قائم رکھتا ہے۔ دل کی عصبی گرہوں اور دماغ کے عصبی مرکز کو قوت دیتا ہے۔ معدے کو تقویت پہنچاتا ہے۔ عمدہ اور سرخ خون پیدا کرتا ہے۔ سردیوں میں خاص طور پر قوتِ باہ اور قوت اعصاب بڑھانے کے لیے بے نظیر ہے۔ معالج سے مشورہ لے کر استعمال کرنا چاہیے۔

کشتہ طلق: بلغمی کھانسی اور دمہ کے لیے مفید ہے۔ دو چاول سے ۴ چاول تک یہ کشتہ یا اس کے دو قرص شہد خالص ایک تولہ میں ملا کر رات کو سوتے وقت کھائیں۔

کشتہ عقیق: اعضائے رئیسہ کے ضعف و خفقان کو دور کرتا ہے۔ دو رتی کشتہ خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ فولاد سرد: مقوی معدہ و جگر ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ یرقان کو دور کرتا ہے۔ ۴ چاول کشتہ ایک تولہ مکھن میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ فولاد: معدہ و جگر کے لیے مفید ہے۔ خون کی اصلاح اور ضعف معدہ کو دور کر کے خون بکثرت پیدا کرتا ہے۔ دو چاول یا ایک قرص دواء المسک معتدل جواہر والی ۶ ماشہ میں ملا

Marfat.com

کر کھائیں۔

کشتہ فولاد زمردی: معدہ، جگر، گردوں اور مثانہ کو قوت دیتا ہے۔ ۲ چاول کشتہ مکھن یا نوشدارو ے لولوی ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ قرن الایل: پسلی کے درد اور بلغمی کھانسی میں مفید ہے۔ چار چاول یا دو قرص خمیرہ گاؤزبان یا جوارش جالینوس ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ قلعی: یہ کشتہ اعضائے تناسل اور گلٹیوں (پراسٹیٹ گلینڈ) کی حس کو فوراً کم کر کے جریان، کثرت احتلام اور سرعت انزال میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ منی کو گاڑھا کرتا ہے۔ چار چار چاول یا اس کے دو قرص مکھن ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ گئودنتی: جوڑوں کے درد (گٹھیا) فالج اور لقوہ کے لیے مفید ہے۔ چار چاول یا اس کا ایک قرص صبح کے وقت پانی کے ساتھ کھائیں۔

کشتہ مثلث: اس کو ہریسہ بھی کہتے ہیں۔ جریان اور رقت کے لیے نہایت مفید ہے۔ صبح و شام چار چاول یا اس کشتہ کے دو قرص معجون آرد خرما ایک تولہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ مرجان سادہ: ضعفِ دماغ کی وجہ سے نزلہ وزکام کی شکایت رہتی ہو تو اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ کھانسی میں بھی مفید ہے۔ چار چاول یا دو قرص خمیرہ گاؤزبان عنبری ۶ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ مرجان جواہر والا: ضعفِ دماغ کی وجہ سے نزلہ وزکام کی شکایت رہتی ہو تو اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ کھانسی کے لیے مفید ہے۔ چار چاول یا دو قرص صبح ملائی یا مکھن میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ مروارید: مردوں کے جریان اور عورتوں کے سیلان کے لیے مفید ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت اور قلب کو فرحت بخشتا ہے۔ دو چاول یا ایک قرص دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کشتہ مرگانگ: معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے اور بھوک لگاتا ہے۔ چار چاول یہ کشتہ یا اس

Marfat.com

کے دو قرص ملائی یا مکھن ایک تولہ یا جوارش جالینوس ٦ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ نقرہ: اعضائے رئیسہ اور اعضائے تناسل کو قوت دیتا ہے۔ سرعت انزال، کثرت احتلام کی شکایت اور ان امراض سے پیدا شدہ ضعف میں نہایت مفید ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ جوہر ہاضم (پیپ سین) کو بڑھا کر غذا کو ہضم کرتا ہے۔ دو چاول یا اس کا ایک قرص مکھن ایک تولہ میں ملا کر صبح کے وقت کھائیں۔

کشتہ نقرہ جدید: اعضائے رئیسہ کی تقویت، ہضم کی درستی اور قوت مردمی کے اضافہ کے لیے مفید ہے۔ دو چاول یا ایک قرص دودھ کے ساتھ کھائیں۔

کشتہ یاقوت: مفرح اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ جنون، مرگی، خفقان اور سل میں مفید ہے۔ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا ۹ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

کشتہ یشب: مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ خفقان کو دور کرتا ہے۔ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا میں ملا کر کھائیں۔

گلقند گلاب: معدہ اور دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ قبض کو رفع کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۴ تولہ۔

لبوب آبریشم: منی کی پیدائش بہت بڑھاتا ہے۔ عمر کی زیادتی سے جب منی کی پیدائش بہت کم ہو جاتی ہے۔ اس کا استعمال اس کمی کو پورا کرتا ہے۔ دل و دماغ کو بھی طاقت دیتا ہے۔ کچھ عرصہ اس کے استعمال سے باہ میں نمایاں ترقی معلوم ہوتی ہے۔ اچھی چیز ہے۔

خوراک ٦ ماشہ صبح کو یا رات کو سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔

لبوب بارد: گرم مزاجوں کے لیے مرض جریان میں مفید ہے۔ ٦ ماشہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

لبوب صغیر: مقوی باہ ہے۔ چھ ماشہ صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔

لبوب کبیر: قیمتی معدنی حیوانی اور نباتاتی ادویہ سے تیار کیا ہوا خوشبودار مشہور و معروف مجرب مرکب ہے۔ گردہ، کلاہ گردہ خصیوں اور مراکز اعصاب کو تقویت دے کر ان کے

Marfat.com

افعال کو بہتر کرتا ہے۔ مادۂ تولید بکثرت پیدا ہونے لگتا ہے۔ صحیح خون زیادہ مقدار میں پیدا ہو کر غذا اجزو بدن ہوتی ہے۔ چھ ماشہ ایک پاؤ دودھ سے کھائیں۔

لعوق آب تربوز: سل اور خشک کھانسی میں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ ۶ ماشہ صبح شام عرق ہرا بھرا چھ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

لبوب کبیر مسیح الملک والا: لبوب کبیر کے نسخہ میں بعض مخصوص ادویہ کا اضافہ کر کے مسیح الملک مرحوم نے اس کا نسخہ ہندوستانی دواخانہ کو عنایت کیا تھا۔ اس کے استعمال سے لبوب کبیر کے مقابلہ میں غیر معمولی طور پر اس سے کہیں زیادہ بہتر اثرات ظاہر ہوئے۔ جس کی وجہ سے اس کا نام لبوب کبیر مسیح الملک والا رکھا گیا ہے۔ اس کے افعال و خواص لبوب کبیر سے بہت زیادہ بہتر ہیں۔ جب کہ مایوسی ہو تو صرف اسی سے فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔ ہر طرح کی مردانہ کمزوری میں خصوصیت سے ضعفِ باہ میں اپنا بہترین اثر دکھاتا ہے۔ ۶ ماشہ صبح شام عرق ماءاللحم یا دودھ کے ساتھ کھائیں۔

لعوق بادام: خشک کھانسی میں مفید ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ ایک تولہ رات کو سوتے وقت کھائیں۔

لعوق بہیدانہ: کھانسی و نزلہ کے لیے مفید ہے۔ حرارت کو کم کرتا ہے۔ ایک تولہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ استعمال کریں۔

لعوق سپستاں: نزلہ اور کھانسی میں مفید ہے۔ بلغم کو سینہ سے خارج کرتا ہے۔ ۶ ماشہ دن میں تین مرتبہ کھائیں یا دو تولہ رات کو سوتے وقت عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں جوش دے کر پئیں۔

لعوق سپستاں خیار شنبری: کھانسی اور قبض کو دور کرتا ہے۔ ایک ایک تولہ صبح و شام کھائیں۔

لعوق کتاں: بلغمی دمہ میں مفید ہے۔ ۶ ماشہ دن میں دو تین مرتبہ کھائیں۔

لعوق مسیحی: سل اور دق میں مفید ہے۔ چھ ماشہ قرص مسیحی ایک عدد کے ساتھ

Marfat.com

کھائیں۔

لعوق معتدل: گرم نزلہ اور کھانسی میں مفید ہے۔ایک ایک تولہ صبح وشام کھائیں۔

لعوق نزلی: نزلہ اور کھانسی میں مفید ہے۔چھ چھ ماشہ صبح شام کھائیں۔

ماء الذہب: ہر قسم کی کمزوری دور کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ تپ دق کی ابتدا میں نہایت مفید ہے۔ تین تو ند سے پانچ بوند تک تقویتِ باہ کے لیے ماء اللحم ۵ تولہ میں ملا کر اور تپ دق میں گائے کے دودھ میں شامل کر کے پئیں۔

مربہ آملہ: مفرح ہے۔ معدہ اور جگر کو قوت دیتا ہے۔ اور دستوں کو روکتا ہے۔ ایک آملہ پانی دھو کر گٹھلی نکالیں اور چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھائیں۔

مجیدی: ذیابیطس کے لیے نہایت مفید ہے۔ گردوں اور بانقراس کی کمزوری دور کر کے ان کے افعال کو باقاعدہ کرتی ہے۔ پیشاب اور شکر کی زیادتی کو کم کر کے مرض کو دور کرتی ہے۔ دو قرص صبح وشام تازہ پانی سے کھائیں۔

مروارید سیّال: موتی جھرہ اور تقویت قلب کے لیے مفید ہے۔ ۵ قطرے تازہ پانی میں ملا کر پئیں

مرہم آتشک: آتشک کے زخموں کے لیے بے حد مفید ہے۔ زخموں کو نیم گرم پانی سے دھو کر مرہم لگائیں۔

مرہم داخلیون: ورم تحلیل کرتا ہے۔ دایہ کے ذریعہ استعمال کرائیں۔

مرہم داد: داد کے لیے اکسیر ہے۔ داد کی جگہ کو کپڑے سے صاف کر کے اوپر سے مرہم لگائیں۔

مرہم رال: ناسور کو بھرتا ہے۔ خراب گوشت زخم سے دور کرتا ہے۔ زخم کو نیم گرم پانی سے دھو کر مرہم لگائیں۔

مرہم سائیدہ چوب چینی: بواسیری مسّوں کی خارش اور درد کو رفع کر کے مسّوں کو خشک کرتا ہے۔ مسّوں پر لگائیں۔

Marfat.com

مرہم مازو: بواسیری مسّوں کی تکلیف میں مفید ہے۔ مسّوں پر لگائیں۔
معجون آرد خرما: یہ معجون قوت باہ بڑھانے اور منی کو گاڑھا کر کے اس کی پیدائش کو بڑھانے کے لیے بہت مشہور و معروف و مجرب و سستی معجون ہے۔
ایک تولہ معجون آرد خرما صبح تازہ پانی یا ایک پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔
معجون پیاز: مقوی باہ ہے۔ گردوں کو قوت دیتی ہے۔ مقدار خوراک ۹ ماشہ۔
معجون تُربد: ہر قسم کے استسقاء میں مفید ہے۔ ۶ ماشہ معجون عرق شکاعی ۸ تولہ اور شربت اسارون ۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔
معجون اذاراقی: فالج، رعشہ، وجع المفاصل اور اختلاج معدہ وغیرہ سرد بلغمی امراض میں مفید ہے۔ اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ آتشک میں بھی مفید ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ بوڑھوں اور بلغمی مزاج والوں کو سردی کے ضرر سے محفوظ رکھتی ہے۔
۲ ماشہ سے ۳ ماشہ تک صبح کے وقت تھوڑا سا ناشتہ کرنے کے بعد کھائیں اور دوا کو زیادہ عرصہ تک متواتر کھانا مناسب نہیں ہے۔
معجون تلخ: فالج، لقوہ، رعشہ، مرگی اور دردسر کے لیے مفید ہے۔ ۶ ماشہ عرق بادیان و عرق مکوہ چھ چھ تولہ کے ساتھ کھائیں۔
معجون ثعلب: اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہے۔ جریان اور رقت و سرعت کو دور کرتی ہے۔ عضو میں سختی پیدا کرتی ہے۔ ۶ ماشہ دودھ کے ساتھ کھائیں۔
معجون جالینوس لولوی: قوت مردی کو ترقی دیتی ہے۔ عضو مخصوص کے پٹھوں کو قوت بخشتی ہے۔ جوش کو برقرار رکھتی ہے۔ صاف اور عمدہ خون بکثرت پیدا کرتی ہے۔ جسمانی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ چھ ماشہ معجون دودھ کے ساتھ کھائیں۔
معجون جلالی: مقوی باہ اور ممسک ہے۔ چھ ماشہ معجون دودھ کے ساتھ کھائیں۔
معجون جوگراج گوگل: فالج، لقوہ اور رعشہ وغیرہ عصبی و دماغی امراض میں مفید ہے۔ آتشک اور گٹھیا میں فائدہ دیتی ہے۔ مقوی باہ بھی ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ ہمراہ عرق

بادیان۔

معجون چوب چینی: وجع المفاصل (گٹھیا) کے لیے جس کا سبب آتشک ہو نہایت مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ ہمراہ عرق شاہترہ عرق عشبہ ہر ایک ۶ تولہ شربت عناب ۲ تولہ۔

معجون چوب چینی بنسخہ کلاں: تمام اعصاب کے درد کو دور کرتی ہے۔ حرارت عزیزی کو برانگیختہ کرتی ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ مصفی خون بھی ہے۔ مقدار خوراک کمزور مریض ۶ ماشہ اوسط درجہ کے طاقتور ۵ ماشہ۔ قوی اشخاص ایک تولہ تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

معجون حجر الیہود: گردہ، مثانہ کی ریگ پتھری کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک ایک تولہ بوقت صبح۔

معجون حمل علوی خاں: جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ یا بچہ ام الصبیان میں مبتلا ہو کر ضائع ہو جاتا ہے۔ ان کے لیے نہایت مفید ہے۔ حمل کے تیسرے مہینے سے روزانہ صبح کے وقت یہ معجون ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک کھائیں اور ساتویں مہینہ تک کھائیں۔

معجون حیات عنبری: اعلیٰ درجہ کی مقوی باہ ہے۔ دماغ و اعصاب اور گردوں کو قوت دیتی ہے۔ چھ ماشہ معجون صبح کے وقت دودھ کے ساتھ کھائیں۔

معجون خبث الحدید: معدہ کو قوت دیتی ہے۔ خونی بواسیر کو دور کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ۔

معجون خدر جدید: بدن کے سُن ہو جانے میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون دبید الورد: ضعفِ جگر، استسقاء کی تینوں قسموں میں اور جگر کے ورم کو دور کرتی ہے۔ جگر کے سدّوں کو کھولتی ہے۔ چھ ماشہ عرق بادیان ۶ تولہ۔ عرق برنجاسف ۶ تولہ اور شربت دینار ۴ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

معجون ذبیب: بزرگی کے لیے مفید ہے۔ ۶ ماشہ معجون گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔ رات کو استعمال کریں۔

Marfat.com

معجون راح المومنین: بلغمی دمہ، خفقان اور ضعفِ باہ کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون زنجبیل: رحم کو قوت دیتی ہے اور رحم کی خراب رطوبت اور ایام حیض کی باقاعدگی کو دور کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ ماشہ ہمراہ عرق مکوہ و عرق بادیان۔

معجون سپاری پاک: سیلان الرحم کے لیے مفید ہے۔ استقرار حمل پیدا کرتی ہے۔ مردوں کے لیے مقوی باہ ہے اور مرض سرعت کو دور کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک ہمراہ شیر گاؤ ایک تولہ۔

معجون سنگ سر ماہی: گردہ اور مثانہ کی ریگ کو نکالتی ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔ معجون کھا کر اوپر سے عرق بادیان ۶ تولہ عرق انناس ۶ تولہ میں شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر کھائیں۔

معجون سنگدانہ مُرغ: ضعفِ معدہ کے لیے مفید ہے۔ دستوں کو روکتی ہے اور معدہ کو قوت بخشتی ہے۔

معجون سورنجان: گٹھیا نقرس اور عرق النسا میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون سہاگ سونٹھ: بچہ پیدا ہونے کے بعد کمر کو قوت دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون سیر علوی خاں: فالج، لقوہ، گٹھیا وغیرہ سرد بلغمی بیماریوں میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون عشبہ: جذام، آتشک اور گٹھیا میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون عقرب: پتھری کو نکالتی ہے۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ۔

معجون فلاسفہ: درد کمر، وجع المفاصل (گٹھیا) درد گردہ اور سلسل البول کو دور کرتی ہے۔ ۶ ماشہ معجون عرق بادیان عرق مکوہ ہر ایک چھ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

معجون فنجنوش: ضعفِ معدہ، ضعفِ باہ اور بواسیر کو دور کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

Marfat.com

معجون فوتنجی: ضعفِ ہضم کو دور کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

معجون قرطم: مقوی معدہ ہے اور قبض کشا ہے اور کسی قدر مدر بھی ہے۔ مقدار خوراک ایک تولہ۔

معجون مقل: خونی اور بادی بواسیر کے لیے مفید ہے۔ خوراک ۶ ماشہ۔

معجون موچرس: ضعفِ رحم اور سیلان رحم کے لیے مفید ہے۔ مقدار خوراک ایک ماشہ۔

معجون نانخواہ: معدہ کو قوت دیتا ہے۔ غذا کو ہضم کرتی ہے۔ ریاح کو توڑتی ہے۔ کسی قدر مدر بھی ہے۔ خوراک ۶ ماشہ۔

معجون نجاح: سوداوی بیماریوں میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ ہمراہ شیر گاؤ۔

معجون نشار عاج والی: جن عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہے یا بچہ پیدا ہونے کے بعد ام الصبیان میں مبتلا ہو کر مر جاتا ہے۔ ان کے لیے مفید ہے۔ ۵ ماشہ روزانہ تیسرے مہینے سے کھانا شروع کر دیں اور ساتویں مہینے تک کھائیں۔

معجون مفرح اعظم: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ خفقان اور ضعفِ مردی کو زائل کرتی ہے۔ مقوی معدہ ہے۔ طاعون، ہیضہ وغیرہ وبائی امراض میں مفید ہے۔ ۶ ماشہ ہمراہ عرق گزر بہ نسخہ دیگر ۶ تولہ عرق عنبر ۲ تولہ شربت عناب۔

مفرح بارد جواہر والی: مقوی قلب ہے۔ اختلاج کو زائل کرتی ہے۔ حرارت کو تسکین دیتی ہے۔ ۶ ماشہ مفرح عرق گاؤزبان ۵ تولہ۔ عرق بید مشک ۵ تولہ گزر بہ نسخہ دیگر ۴ تولہ شربت انار ۴ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

مفرح شیخ الرئیس: ضعفِ قلب، خفقان گرم، تپ دق، گھبراہٹ اور تبخیر کو دور کرتی ہے۔ ۳ ماشہ مفرح عرق بید مشک ۲ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ، عرق گزر بہ نسخہ دیگر ۴ تولہ شربت انار شیریں ۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

مفرح عنبریں: اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ قوت مردی کے ضعف کو دور کرتی ہے۔ مرض سے اٹھے ہوئے کمزور آدمیوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ مقوی اور مفرح دوا

Marfat.com

بھی ہے اور غذا بھی۔

مفرح عنبریں جاڑے میں گرم دودھ اور گرمی برف اور دودھ ملا کر پئیں۔

مفرح کبیر: خفقان، ضعفِ قلب وحشت وغیرہ امراض میں خاص طور پر مفید ہے۔ معدہ جگر اور طحال کی بیماریوں میں بھی فائدہ دیتی ہے۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ۔

مفرح معتدل: اعضائے رئیسہ اور حرارت عزیزی کو قوت دیتی ہے۔ قوت مردمی کو بڑھاتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ دستوں کو روکنے میں اور امراض رحم کو دور کرنے کے لیے بھی مفید ہے۔ مقدار خوراک ۹ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بیک مشک ۳ تولہ۔ عرق گزر بنسخہ دیگر ۴ تولہ، شربت انار چار تولہ۔

مفرح یاقوتی بارد: گرم مزاج والوں کے لیے نہایت مفرح اور مقوی قلب ہے۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ۔

مفرح یاقوتی معتدل: مفرح اور مقوی قلب ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے۔ معدہ کی بہت سی بیماریوں میں مفید ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کو دور کرتی ہے۔ ۵ ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان ۵ تولہ عرق بید مشک ۳ تولہ، عرق گزر بنسخہ ۴ تولہ شربت انار شیریں ۴ تولہ۔

نمک بواسیر: جریان خون خواہ کسی بھی عضو سے ہو۔ اس کے استعمال سے بند ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پیٹ کی خرابیوں کے لیے مفید ہے۔ ایک رتی یہ نمک دہی کی بالائی میں کھائیں۔

نمک سلیمانی سادہ: غذا کو ہضم کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ ۲ ماشہ بعد غذا کھائیں۔

نمک شیخ الرئیس: معدہ اور آنتوں کی اکثر شکایات کو دور کرتا ہے۔ بھوک لگانے میں اور غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے میں عجیب و غریب اثر رکھتا ہے۔ معدہ، جگر اور آنتوں کی فاسد رطوبتوں کو دور کر کے طاقت پہنچاتا ہے۔ ایک ماشہ کھانا کھانے کے بعد یا بوقتِ ضرورت پانی کے ساتھ کھائیں۔

نمک مرگانگ: معدہ کے لیے مفید ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ غذا ہضم کرتا ہے۔ پیٹ کی

Marfat.com

گرانی اور نفخ کو دور کرتا ہے۔ دو چاول سے چار چاول تک یہ نمک جوارش بسباسہ یا جوارش جالینوس چھ ماشہ میں ملا کر کھائیں۔

نمک اجمل: یہ نمک سائنٹفک طریقہ سے مختلف نمکیات کا مرکب بنا کر تیار کیا جاتا ہے۔ یہ سُست جگر کے فعل کو تیز کر دیتا ہے۔ قبض و بد ہضمی، درد قولنج، درد گردہ، ریاحی بواسیر، گرانی اور متلی وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہے۔

پوری خوراک ۳ قرص۔ بچوں کے لیے ایک قرص کھانا کھانے کے بعد شدید قبض میں سوتے وقت چار قرص گرم پانی سے۔ بواسیر کے لیے دو قرص بعد غذا۔ درد قولنج اور گردہ کے لیے ہر دو گھنٹہ کے بعد تین قرص۔ صبح کے وقت گرانی اور متلی کے لیے دو قرص صبح و شام استعمال کرنے چاہئیں۔

نوشادر سیال: طحال (تلی) اور جگر کی اصلاح کے لیے نہایت مفید ہے۔ گردوں کے درد کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ نوشادر سیال کے ۵ قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد پئیں۔

نوشدارد سادہ: معدہ کو قوت دیتی ہے۔ ہضم اچھا کرتی ہے۔ تفریح بخشتی ہے۔ اور دستوں کو بند کرتی ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام کھائیں۔

نوشدارد لولوی: مقوی معدہ و جگر و دماغ اور مفرح قلب ہے۔ منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام کھائیں۔

یاقوتی کبیر: شیخ الرئیس بو علی سینا کا ترتیب دیا ہوا یہ نسخہ مشک و عنبر، مروارید اور سونے چاندی کے ورق اور نہایت بیش قیمت جواہرات کا مرکب ہے۔ خفقان اور ضعف قلب و دماغ، مالیخولیا اور بہت سی پُرانی بیماریاں جن کی کسی دوا سے آرام نہ ہوتا تھا، اس دوا نے حیرت انگیز طور پر فائدہ پہنچایا ہے۔ دل و دماغ، معدہ، جگر اور تلی کے بہت سے امراض میں مفید ہے۔ نہایت نفیس اور خوش ذائقہ دوا ہے۔ ہندوستانی دواخانہ میں خاص اور پورے اجزا سے تیار کی جاتی ہے۔ چھ چھ ماشہ صبح شام چاٹ لیا کریں۔

Marfat.com

دراکشاسو: نزلہ، زکام، خراش گلو، ضعفِ ہضم، قلت اشتہا، عام کمزوری، خون کی کمی وغیرہ امراض کو ٹھیک کرنے کے لیے ویدک طب کی مایۂ ناز دوا ہے۔ ایک تولہ سے دو تولہ تک۔ صبح شام کھانا کھانے کے بعد قدرے پانی ملا کر استعمال کریں۔

ستو پلادی چورن: آیورویدک کا ایک مایۂ ناز مرکب سفوف ہے۔ اس کے استعمال سے نزلہ زکام، کھانسی، دل کی دھڑکن، ہاتھ پاؤں کی جلن اور تپ دق کی کھانسی دور ہو جاتی ہے۔

ایک سے تین ماشہ تک شہد میں ملا کر دن میں تین مرتبہ چاٹ لیا کریں۔

لون بھاسکر چورن: آیورویدک کا مایہ ناز چورن۔ اس کے استعمال سے غذا کی بے رغبتی، قلت اشتہا، اسہال وغیرہ عوارضات دور ہو جاتے ہیں۔

ایک سے تین ماشہ تک ہمراہ عرق بادیان یا بدرقہ مناسبہ کے ہمراہ بمشورۂ طبیب۔

جوگراج گوگل: گٹھیا، نقرس، دیگر بلغمی و بادی امراض کے دفعیہ کے لیے آیورویدک کی چوٹی کی دوا ہے۔ ایک گولی صبح، دوپہر شام ہمراہ بدرقۂ مناسب بمشورۂ طبیب۔

چندر پربھاوٹی: پرمیہ (جریان) کے لیے آیورویدک کا مایۂ ناز تجربہ ہے۔ عام جسمانی کمزوری کو دور کر کے جسم کا وزن بڑھاتا ہے۔ ایک گولی صبح و شام ہمراہ شیر گاو جوش دیا ہوا۔

لکشمی ولاس رس: نزلہ، زکام، کھانسی و نزلہ سے ہونے والے تمام عوارضات کے لیے آیورویدک کا مایۂ ناز تحفہ ہے۔ ایک ایک گولی دن میں تین مرتبہ ستو پلادی چورن ایک ماشہ میں ملا کر شہد یا شربت صدر کے ساتھ چٹا دیا جائے۔

مہامرچیادی تیل: خارش، کھجلی، پھوڑے، پھنسی کے لیے آیورویدک کی ایک کامیاب دوا ہے۔ امراض جلد کے لیے نہایت مفید ہے۔ منہ کے داغ، دھبے، جھائیں وغیرہ جلدی امراض کے لیے نہایت مفید ہے۔

لوہ آسو: خون کی پیدائش کے لیے آیورویدک کی مشہور دوا ہے۔ قلت الدم خواہ کسی سبب سے ہو۔ اس دوا کے استعمال سے پورا پورا فائدہ پہنچتا ہے۔ جگر کے بڑھ جانے کی حالت میں کامیاب دوا ہے۔

ہندوستانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ مخصوص مرکبات

احمرین: چوٹ ورم اور جوڑوں کے درد کے لیے احمرین دیسی ادویات اور جڑی بوٹیوں کے ذریعہ کیمیادی طریقوں پر حاصل کیا ہوا ایک ایسا مرکب ہے جو جوڑوں کی تکلیف اور ورم کے لیے بے حد مفید ہے۔ وجع المفاصل، پنڈلیوں اور گھٹنوں کے درد میں بہت جلد آرام پہنچاتا ہے۔ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ درد یا ورم کی جگہ نیم گرم مالش کریں۔

اجمل بونند: فساد ہضم، تخمہ، پیٹ کی گرانی کے لیے مجرب ہے۔ ایک یا دو بوند پانی میں ملا کر پئیں۔

اجملان: قبض کے لیے بے حد مفید ہے۔ معدہ اور آنتوں سے خراب اور زہریلے مادوں کو خارج کرتی ہے۔ رات کو سوتے وقت ایک قرص نیم گرم پانی سے کھائیں۔

اجمل ٹانک (موسم سرما کا تحفہ): ہر طرح کی جسمانی کمزوری دور کرنے کے لیے بہترین ٹانک ہے۔ خون کے سرخ ذرات کو بڑھا کر صحیح خون کی پیدائش میں اضافہ اور اس کے تناسب کو درست رکھتا ہے۔ معدہ اور جگر کا فعل درست ہو کر دماغ گردہ اور پھیپھڑے طاقت پاتے ہیں۔ جسم کے رگ، پٹھے اور جوڑ مضبوطی حاصل کرتے ہیں۔ غذا صحیح طور پر جزو بدن ہوتی ہے۔ اور صالح خون کافی مقدار میں پیدا ہو کر تمام اعضا کو مناسب مقدار میں غذا پہنچتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری، طبیعت کی سستی، اعضا کی تھکن دور ہو کر، طاقت اور چستی پیدا ہوتی ہے۔ اعضائے رئیسہ اور اعصاب طاقت پا کر طبیعت میں جودت و فرحت اور چہرہ پر شگفتگی و تازگی پیدا ہوتی ہے۔ جماع کے بعد کی کمزوری دور ہو کر قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک ایک گولی دونوں وقت بعد غذا ایک پاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔ پورے کورس کی پابندی کے لیے ۴۰ یوم استعمال کریں۔

استنعمالی: رحم کے ورم اور رحم کی صلابت و سختی کو تحلیل کرتی ہے۔ ایک ایک پھایا رحم کے

Marfat.com

دائیں بائیں رکھوائیں۔
استعمالی کافوری: اگر پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہو، اندام نہانی پر پھنسیاں، زخم اور ورم ہو تو استعمالی کافوری کا استعمال نہایت مفید ہے۔ دائی کے ذریعہ ایک پھایا رحم کے اندر دائیں اور ایک بائیں جانب رکھوائیں۔
اکسیر احتلام: کثرت احتلام کی شکایت دور کر کے مادۂ تولید کی اصلاح کرتے ہیں۔ دو دو قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
اکسیر اختناق: اختناق الرحم (ہسٹریا) عورتوں کے لیے بے حد تکلیف دہ مرض ہے۔ مایوس عورتوں کو اس دوا نے صحت و تندرستی کے دولت سے مالا مال کر دیا ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام تازہ پانی سے استعمال کریں۔
اکسیر اطفال: بچوں کی تکالیف مثلاً دستوں کی شکایت وغیرہ اس سے دور ہو جاتی ہیں۔ دانت آسانی سے نکل آتے ہیں۔ ایک قرص صبح و شام پانی میں حل کر کے پلا دیا کریں۔
اکسیر احمر: فساد خون سے پیدا ہونے والی تمام بیماریوں حتیٰ کہ جذام، کوڑھ، خنازیر، ایگزیما کے لیے مفید ہے۔
اکسیر بواسیر: بواسیر اور اس سے پیدا ہونے والی شکایتوں مثلاً نفخ شکم (پیٹ کا اپھارہ) قراقر (پیٹ کی گڑبڑ) ریاح کا غلبہ اور قبض بالکل جاتا رہتا ہے۔ دو دو قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
اکسیر پائیوریا: دانتوں سے خون اور پیپ آنے کو بند کر دیتی ہے۔ پائیوریا کے جراثیم کو ہلاک کر کے مسوڑھوں میں مضبوطی اور طاقت پیدا کرتی ہے۔ صبح و شام دانتوں پر منجن کی طرح مَل لیا کریں۔ ایک گھنٹہ تک کلی نہ کریں۔
اکسیر پیچش: پیچش اور دستوں کے لیے مفید ہے۔ آؤں اور خون کو بند کر دیتی ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
اکسیر تنفس: دمہ کے لیے مفید ہے۔ پھیپھڑوں اور ہوا کی نالیوں سے بلغم کو خارج کرتی ہے۔

Marfat.com

اکسیر جریان: جریان کے لیے مفید ہے۔ دو دو قرص صبح و شام دودھ کے ساتھ کھائیں۔
اکسیر چشم: آشوب چشم (آنکھیں دُکھنا) کی تیر بہدف دوا ہے۔ آنکھوں کی سرخی، کھٹک اور جلن کو دور کرتی ہے۔ دن میں دو تین بار سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔
اکسیر دق: دق کے لیے نہایت مفید ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں۔
اکسیر دل: دل کی دھڑکن اور کمزوری کے لیے بے حد مفید ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں۔
اکسیر دماغ: دماغ کی کمزوری، سر میں درد کا رہنا، نزلہ کے بار بار ہونے میں مفید ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام پانی کے ساتھ کھائیں۔
اکسیر دمہ: دمہ کے لیے مفید ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام و سہ پہر اور سوتے وقت شہد یا مسکہ یا کسی لعوق میں ملا کر کھائیں۔
اکسیر دینار: قبض، پیشاب کی کمی، معدہ، جگر، گردہ، مثانہ نیز آنتوں کی صفائی کے لیے مفید ہے۔ دو قرص سوتے وقت پانی یا سوڈے کے ساتھ استعمال کریں۔
اکسیر ذیابیطس: گردوں اور بانقراس کی کمزوری کو دور کر کے ان کے افعال کو باقاعدہ کر دیتی ہے۔ جس سے پیشاب کی زیادتی اور شکر کم ہو کر مرض جاتا رہتا ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
اکسیر سُعال: پھیپھڑوں اور گلے کے غدودوں کے لیے واقعی اکسیر ہے۔

جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے۔ مسیح الملک مرحوم نے لاکھوں مریضوں پر آزمائش کرنے کے بعد اس کا نسخہ ہندوستانی دواخانہ کو عطا فرمایا ہے۔ گلے کی خراش کو دور کرتی ہے۔ خشک کھانسی کو فوراً زائل کرتی ہے۔ گلے کے غدودوں کے لیے منہ میں رکھ کر چوسیں۔ تمام قسم کی کھانسی فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اس کے اثرات پھیپھڑوں میں پہنچ کر ان میں پیدا ہونے والی رطوبات اور جراثیم کو ختم کر دیتے ہیں۔ نیز ہر ایک عمر کے لیے یکساں مفید ہے۔

Marfat.com

نمونیہ کی کھانسی، کالی کھانسی، دمہ کی کھانسی وغیرہ میں زود اثر ہے۔ ایک دو قرص منہ میں رکھ کر چوسیں یا شہد کے ساتھ چاٹ لیں۔

اکسیر سوزاک: سوزاک کے لیے اکسیر ہے۔ پیشاب کی جلن، سوزش وغیرہ کو دور کرتی ہے۔ دو دو قرص صبح و شام سوتے وقت پانی سے کھائیں۔

اکسیر طحال: موسمی بخاروں کے سبب تلی خواہ کیسی ہی بڑھ گئی ہو اور اس میں خواہ کیسی ہی سختی پیدا ہو گئی ہو، اکسیر طحال کے استعمال سے اصلی حالت پر آجاتی ہے، دو قرص صبح و شام سوتے وقت کھائیں۔

اکسیر مقوی معدہ: معدہ کے عضلات کو مضبوط اور رطوبت معدہ کے ترشح کو بڑھا کر ہضم میں امداد کرتی ہے۔ دو دو قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر نزلہ: نزلہ کا بار بار ہونا، نیز کھانسی جو دماغی کمزوری سے ہو۔ اس کے لیے مفید ہے۔ دو دو قرص صبح و شام چائے کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر نسواں، سیلان الرحم (لیکوریا): اکسیر نسواں سیلان الرحم کے لیے مجرب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے رحم کی اندرونی جھلی کا ورم دور ہو جاتا ہے اور سفید رطوبت کا خارج ہونا بند ہو جاتا ہے۔ ایام حیض کی تمام خرابیاں مثلاً بے قاعدگی کے ساتھ آنا، تکلیف کے ساتھ آنا وغیرہ دور ہو جاتی ہیں۔ پنڈلیوں اور کمر وغیرہ کا درد دور ہو جاتا ہے۔ ہسٹریا (اختناق الرحم) کے دورے پڑتے ہوں تو وہ بھی موقوف ہو جاتے ہیں۔

اکسیر نسواں عام مقوی جسم (جنرل ٹانک) بھی ہے۔ جسمانی کمزوری دور کرنے کے علاوہ ضعفِ رحم کو بھی دور کرتی ہے۔ اگر ضعفِ رحم کے سبب حمل قرار نہ پاتا ہو تو اکسیر نسواں کے استعمال سے استقرار حمل کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔ تندرست عورتیں بھی اس کو استعمال کر کے اپنی تندرستی، جسمانی قوتوں اور حسن و خوبصورتی کو عرصہ تک قائم رکھ سکتی ہیں۔

ترکیب استعمال: صبح شام چائے کے چمچہ کے برابر یہ دوا دودھ میں ملا کر پی لی جائے۔

نوٹ: ایام حیض اور حالت حمل میں اس کو استعمال نہیں کرنا چاہیے۔
الاحمر: مقوی باہ ہے۔ مقدار خوراک دو چاول مکھن ایک تولہ میں ملا کر صبح کو کھائیں۔
الماس کیمیاوی: مردانہ قوتوں کی ترقی و حفاظت کے لیے لاثانی دوا ہے۔ دل و دماغ کی کمزوری دور کرتی ہے۔ تازہ خون زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے۔ معدہ اور جگر کے لیے بہت مفید ہے۔

دواخانہ کی سب سے زیادہ مؤثر، بے بہا اور بے نظیر اکسیر ہے۔ جس پر ہمیں فخر ہے اور ہمارا یقین و مشاہدہ ہے کہ یہ چیز ہمارے سوا کسی قیمت کہیں سے بھی نہیں مل سکتی۔
ترکیب استعمال: ایک حب سہ پہر کو تازہ گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔
انتصابی: دمہ اور ایسی کھانسی کے لیے جس میں کھاری بلغم خارج ہوتا ہے۔ نہایت مفید ہے۔
بھدرتی: اونچا سننے کے لیے نہایت مفید ہے۔ دو تین قطرے ہلکا گرم کر کے صبح و شام کان میں ٹپکائیں۔
پُر زور: جریان، احتلام و سرعت انزال کے لیے اکسیر صفت ہے۔ پیشاب سے پہلے یا بعد میں یا اسی کے ساتھ مِل کر منی کا خارج ہونا، کمر کا درد، سر چکرانا، یہ تمام شکایات پُر زور کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں۔ دو دو قرص صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں۔
پُر کیف: اعلیٰ درجہ کی مقوی و ممسک ہے۔ جریان اور سرعتِ انزال کو دور کر کے قوتِ امساک پیدا کرتی ہے۔ ایک قرص رات کو سوتے وقت یا ضرورت سے ایک گھنٹہ پہلے گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔
پیغام شفا: ضعفِ معدہ، درد، متلی، قے، بدہضمی کے لیے ایک قرص پانی کے ساتھ جس میں چند بوندیں عرق لیموں کی ملائی ہوں کھائیں۔
تازگی: درد نقرس اور پیشاب کی زیادتی میں مفید ہے۔ دو دو قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔
تذہین: عضو میں نرمی پیدا کر کے طلا کے اثرات کو قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے

Marfat.com

تریاق گردہ: گردہ کے زخم کو بھرتا ہے۔اس کی آلائش کو صاف کرتا ہے۔گردہ کو طاقت دیتاہے۔خوراک ۳ماشہ صبح۔

تریاق مثانہ: مثانہ کی صفائی، پیشاب کا رُکنا، جلن سے آنااوراس کے درد میں مفید ہے۔ خوراک تین ماشہ صبح۔

تریاق نزلہ: نزلہ، کھانسی کے لیے چھ چھ ماشہ صبح وشام سوتے وقت کھائیں۔

تریاق وبائی: طاعون اور دوسرے امراض وبائی میں مفید ہے۔ بصورت حبوب ہے۔ خوراک دو گولی صبح، دوسہ پہر پانی کے ساتھ کھائیں۔

تریاق ورع الصحت: صحت کی حفاظت کرتا ہے۔اعضائے رئیسہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔ جسم سے زہریلے اثرات کو دور کرتا ہے۔خوراک ۲ماشہ سے ۳ماشہ تک۔

تریاق ورم شعبی: بلغمی کھانسی، خاص کر جب کہ ہوائی نالیوں میں بلغم جمع ہو اور وہ مشکل سے نکلتا ہو اس کے لیے اکسیری دوا ہے۔ مقدار خوراک تین ماشہ دن میں تین مرتبہ۔

تریاق یرقان: ورم جگر، ورم مجریٰ صفراوی وغیرہ کی وجہ سے جو یرقان ہو جاتا ہے۔اس کو دور کرنے کے لیے مفید ہے۔ صفرا کو پتلا کر کے اس کا ادرار کرتا ہے۔ورم کو تحلیل کرتا ہے۔دو دو قرص صبح وشام ہمراہ آب تازہ استعمال کریں۔

تریاقی: معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی اور دستوں کو بند کرتی ہے۔

ترکیب استعمال: ایک قرص یا دو چاول کے برابر۔یہ دوا جوارش بسباسہ ۷ ماشہ یا معجون سنگدانہ مرغ ۵ماشہ میں ملا کر استعمال کیا جائے۔

توانائی: یہ قرص جوڑوں کے درد عرق النسا میں مفید ہے۔اگر ۲۱یوم برابر استعمال کیے جائیں تو اس موذی مرض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ مقدار خوارک ۳ قرص رات کو سوتے وقت نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔

ثعلبی: جریان وضعف باہ کے لیے بے نظیر ہے۔مادۂ منی کو گاڑھا کرتی ہے۔دو دو قرص صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

Marfat.com

بوارس جالینوس: معدہ اور آنتوں کو قوت دیتی ہے اور ہضم غذا کے لیے مفید ہے۔ ریاح کو خارج کرتی ہے۔ چھ چھ ماشہ یہ جوارش کھانا کھانے سے پہلے یا بعد میں کھائیں۔

جوہری: آتشک کے لیے مفید ہے۔ صبح کو ایک کیپسول بغیر چبائے پانی سے نگل جائیں۔ دودھ، گھی اور مکھن خوب استعمال کریں۔

حب حمل: قیام حمل کے لیے مفید ہے۔ ایام سے فراغت کے بعد ایک ایک گولی صبح و شام کھائیں۔

حب خاص: دل و دماغ، جگر، معدہ اور تمام نظام عصبی کی کمزوری دور کرتی ہے۔ ایک ایک گولی بعد غذا کھائیں۔

حب زود اثر: دستوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ اس کی ایک ہی خوراک سے دست بند ہو جاتے ہیں۔ یہ درحقیقت زود اثر ہے۔

حب مسیحی: تپ دق میں نہایت مفید ہے۔ ایک گولی صبح کو نہار منہ بکری کے دودھ ڈھائی تولہ کے ساتھ کھائیں۔ دوسرے روز ایک گولی ۵ تولہ دودھ کے ساتھ کھائیں۔ روزانہ ڈھائی تولہ دودھ بڑھاتے رہیں۔ یہاں تک کہ ایک سیر دودھ ہضم ہونے لگے۔

دوائے بالخورہ: جن لوگوں کے سر اور داڑھی کے بال گرنے لگتے ہیں۔ ان کے لیے بہترین دوا ہے۔ جہاں بال اگانے ہوں وہاں چند منٹ مالش کریں۔

دوائے پتھری: گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لیے دنیا میں سب سے بہترین دوا ہے۔ ایک رتی سکنجبین بزوری ایک تولہ میں ملا کر صبح و شام چٹائیں۔

دوائے تامیسر سفید: مقوی باہ ہے۔ دو چاول مکھن میں ملا کر کھائیں۔

دوائے جذام: جذام کے لیے اکسیر ہے۔ ایک رتی تازہ پانی سے کھائیں۔ صبح و شام استعمال کریں

دوائے جھاڑ: رحم کی خراب رطوبتوں کو خارج کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ ۶ ماشہ یہ دوا شہد میں ملا کر اور اس میں روئی لتھیڑ کر دایہ سے اندام نہانی میں رکھوائیں۔

Marfat.com

دوائے چشم: آنکھوں کی سرخی اور سوزش کی کامیاب دوا ہے۔ صبح شام سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

دوائے درد سر: درد خواہ بدن کے کسی حصہ میں ہو فوراً تسکین دیتی ہے۔ ایک قرص پانی کے ساتھ کھائیں۔

دوائے ڈپٹی صاحب: پیشاب پاخانے کے بعد دو چار قطرے سفید رطوبت کے خارج ہوتے ہوں اس قسم کے جریان میں مفید ہے۔ ایک رتی ایک تولہ ملائی کے ساتھ کھائیں۔

دواء الشفاء: جنون (پاگل پن) کی بہترین دوا ہے۔ اس کے علاوہ مرگی، ہسٹریا (اختناق الرحم) میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ جنون کے مریض کو اس کے استعمال سے نیند زیادہ آنے لگتی ہے۔ یہ صحت کی نشانی ہے۔ ایک ایک قرص صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

دواء المسک بارد جواہر والی: ارواح، دل و دماغ کو قوت دیتی ہے۔ ضعفِ معدہ کو دور کرتی ہے۔ اعصاب کو قوی کرتی ہے۔ موسم سرما میں اس کا استعمال قوت کے لیے مفید ہے۔ خوراک ۳ ماشہ۔

دواء الکرم کبیر: جگر اور طحال کے سرد بیماریوں میں مفید ہے۔ چھ ماشہ ہمراہ عرق مکوہ بارہ تولہ شربت دینار ۲ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

دوائے مسیحی: دق اور پرانے بخاروں کے لیے نہایت مفید ہے۔ تبخیری حرارت کو زائل کرتی ہے۔ ایک رتی یہ دوا قرص مسیحی ایک عدد لعوق آب تربوز ۶ ماشہ کے ساتھ صبح وشام کھائیں۔

راکیش منجن: خوش ذائقہ اور خوش رنگ۔ یہ منجن دانتوں کو موتی کی طرح چمکدار اور مضبوط بناتا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے لیے یکساں مفید ہے۔

روغن جرب: اس تیل کو بیرونی طور سے استعمال کرنے سے ہر قسم کی خارش تر یا خشک پھوڑے پھنسی وغیرہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ مقام ماؤف پر مالش کریں۔

روغن گیسو دراز: دماغ کو قوت دیتا ہے۔ بالوں کو بڑھاتا ہے۔ ان کی سیاہی کو قائم رکھتا

ہے۔ نیز گرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لیے نہایت سود مند ہے۔

روغن گیلانی: بالوں کو بڑھاتا ہے اور ان کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے۔ نیز ان کی جڑوں کو [illegible] کے گرنے سے روکتا ہے۔ ایک حصہ روغن گیلانی میں دو حصہ روغن چمیلی ملا کر مالش کریں۔ دوسرے دن صبح کو گرم پانی اور صابون سے دھو ڈالیں۔

روغن ناسور جدید: ناسور اور پرانے زخم کی خاص دوا ہے۔ روغن میں بتی تر کر کے ناسور میں رکھیں

روغن ناسور (خاص): ناسور کے لیے مفید ہے۔ روغن میں بتی تر کر کے ناسور میں رکھیں۔

سفوف استحاضہ: ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور خون کی زیادتی کو اعتدال پر لانے کے لیے بہت مفید ہے۔ زیادہ شکایت ہو تو ۴ ماشہ شکایت معمولی میں ایک ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

سفوف برص: برص (پھلبھری) کی نہایت مجرب دوا ہے۔ چالیس روز کے استعمال سے سفید یا سیاہ داغ دور ہو جاتے ہیں۔ جلد اپنا اصلی رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ چھ ماشہ سفوف رات کے وقت پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو اس کا پانی نتھار کر پئیں اور پھوک کو سرکہ میں پیس کر داغوں پر لگائیں۔ غذا میں بے نمک کی بیسنی روٹی کے ساتھ گھی کھائیں۔

سفوف خدر جدید: مرض خدر (سن ہو جانا) کے لیے مفید پانچ ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

سفوف دمہ مچھلی والا: بلغمی کھانسی اور دمہ کے لیے مفید ہے۔ ایک رتی خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر کھائیں

سفوف دیدان: کیڑوں کو ہلاک کر دیتا ہے۔ پانچ ماشہ سفوف پانی کے ساتھ کھائیں۔

سفوف ذیابیطس: ذیابیطس کے لیے مفید ہے۔ تین ماشہ سفوف صبح کو دہی کے ساتھ کھائیں۔

Marfat.com

سفوف سرخ: سوزاک کے لیے مفید ہے۔ تین ماشہ سفوف میں شکر خام تین ماشہ ملا کر کھائیں۔اوپر سے گوکھ ۳۰ ماشہ آدھ پاؤ پانی میں پیس کر شربت بزوری چار تولہ ملا کر پیئیں۔

سفوف سیلان: عورتوں کے مرض سیلان میں مفید ہے۔ایک تولہ ہمراہ آب تازہ۔

سفوف طحال: تلی کے ورم اور سختی کو تحلیل کرتا ہے۔ایک ماشہ سے دو ماشہ تک نیم گرم پانی کے ساتھ کھائیں۔

سفوف مُدر: ماہواری کے درد کے ساتھ ہونے کے لیے مفید ہے۔دو ماشہ صبح دو پہر پانی سے پھانک لیں۔ ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز۔

سفوف مُسَمِّن: اس کے چند روز استعمال سے جسم فربہ ہو جاتا ہے۔ایک چمچہ سفوف دودھ کے ساتھ کھائیں۔

سفوف مؤلف: جریان، کثرت احتلام اور سرعت انزال کے لیے مفید ہے۔ چھ ماشہ گائے کے دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔اس سفوف میں بہت جلد کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔اس لیے اس کو ہوا سے بچا کر احتیاط سے رکھا جائے اور جلد ہی استعمال کر لیا جائے۔ کارخانہ سے تازہ بتازہ بھیجا جاتا ہے۔

سی کو: (معدہ، جگر اور آنتوں سے پیدا ہونے والے امراض کے لیے سی کو)

جگر کے فعل کی خرابی، جگر کی کمزوری اور معدے کی خرابی کو دور کرتی ہے۔ آنتوں کی خشکی اور معدے جگر اور آنتوں کی خراش سے پیدا ہونے والے امراض کی سی کو کے استعمال سے فائدہ پہنچتا ہے۔ سی کو کے استعمال سے بھوک لگتی ہے۔ قبض دور ہوتا ہے۔ریاحوں کی زیادتی دور ہوتی ہے۔ پیٹ کا اپھارہ۔ آنتوں کی سستی اور آنتوں کی خشکی دور ہوتی ہے۔ سی کو ان تمام بخاروں میں جو جگر کی خرابی کی وجہ سے ہوں۔ جگر اور طحال کی اصلاح کر کے نفع پہنچاتی ہے۔ایک یا دو چمچہ سی کو ذرا سے پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد دونوں وقت استعمال کرنا چاہیے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق اسی طرح دینا چاہیے۔

شانتی: سیلان الرحم (لیکوریا) کا کامیاب علاج

Marfat.com

سیلان الرحم (لیکوریا) مرض عورتوں کی صحت تباہ ہونے کا سبب ہوتا ہے۔

معمولی کام کاج سے تھکاوٹ محسوس کرنا، پنڈلیوں میں اینٹھن اور ماہواری کی خرابی، پیٹ اور پیڑو میں چبھن، میٹھا میٹھا درد اور قبض رہنا، یہ سب علامتیں کم و بیش ضرور پائی جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے ورم رحم سے متعلق غدود (گلٹیوں) اور ناف تلوں کے ورم، ایام کی بے قاعدگی، جلن اور درد، یہ سب شکایتیں رفتہ رفتہ دور ہو جاتی ہیں۔

ترکیب استعمال: صبح و شام ایک ایک گولی تازہ پانی یا نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں۔ گرمی میں میٹھے پھلوں کے عرق کے ساتھ کھائیں۔ پرہیز اس مرض میں تیز مرچ زیادہ مصالحہ دار چٹنی، قبض کرنے والی بادی قسم کی غذاؤں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

ضروری نوٹ: حیض اور حمل کی حالت میں یہ دوا استعمال نہ کی جائے۔

شربت اکسیر: امراض جگر میں بے حد مفید ہے۔ ورم جگر، اعظم جگر اور سدۂ جگر کو دور کرنے میں لاثانی ہے اور جگر کی خرابی سے بخار آتا ہو تو اس کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے۔ چھ چھ ماشہ شربت صبح و شام تھوڑے پانی یا عرق بادیان میں ملا کر پئیں۔

شربت صدر: پھیپھڑوں اور سینہ کے امراض کے لیے بہترین ٹانک ہے۔ خشک کھانسی اور تر کھانسی چاہے کسی وجہ سے کیوں نہ ہو یہ شربت فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے اندر وہ تمام اجزاء شامل ہیں جو کہ پھیپھڑوں کی باریک نالیوں تک اپنا اثر پہنچا کر ان کے اندر کے جمے ہوئے بلغم کو خارج کرتے ہیں۔ شربت صدر دق اور اس کی کھانسی میں بھی نہایت مفید ہے۔ شربتِ انجبار میں ملا کر مرض سل میں خواہ پھیپھڑوں سے خون آتا ہو۔ بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔ اسی طرح سے وبائی کھانسی، نزلہ (انفلوئنزا) دمہ اور نمونیہ کی کھانسی تک میں نہایت مفید ہے۔ چائے کا ایک چمچہ لے کر دن میں تین چار بار چاٹنا چاہیے۔

شربت کوثر: ہندوستانی دواخانہ کا تیار کیا ہوا شربت کوثر گرمی کے موسم کے لیے بہترین تحفہ۔

شربت کوثر تازہ، میٹھے، رسیلے پھلوں اور پھولوں کے عرق سے بنایا گیا ہے۔ گرمی

Marfat.com

کی شدت ہو، لو چل رہی ہو، گرم ہواؤں کے تھپیڑے بدن کو جھلس رہے ہوں۔ شربت کوثر کا ٹھنڈے پانی سے بنا ہوا ایک گلاس پینا گرمی سے مقابلہ کی قوت پیدا کرتا ہے۔ پیاس کی شدت ہو۔ زبان اینٹھ رہی ہو۔ حلق میں کانٹے پڑ رہے ہوں۔ دل پر گھبراہٹ ہو۔ دل دھڑک رہا ہو۔ رات کو نیند نہ آتی ہو تو ایک گلاس پانی میں شربت کوثر تین تولہ ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پی لیں۔ تمام شکایتیں دور ہو جائیں گی۔ شدید گرمی سے دودھ پیتے بچوں پر جب پیاس کا غلبہ ہو اور پانی جیسے دست آ رہے ہوں تو شربت کو چٹانے سے رفتہ رفتہ سب شکایتیں دور ہو جائیں گی۔

ترکیب استعمال: ایک گلاس سادہ پانی لے کر اس میں ڈھائی یا تین تولہ شربت کوثر اچھی طرح ملا لیا جائے، پھر برف ملا کر گھونٹ گھونٹ کر کے پیا جائے۔ دودھ ملا کر بھی پی سکتے ہیں۔

ضماد برص: برص (پھلبھری) کے لیے نہایت مفید ہے۔ داغوں پر لگائیں۔

ضماد بواسیر: بواسیر کے مسّوں کو مرجھا دیتا ہے اور قبض کو دور کرتا ہے۔ سوتے وقت لیپ کر کے اوپر سے بھنگ کے پتوں کی ٹکیہ رکھ کر لنگوٹ کس لیں۔

ضماد جرب: تر خارش کے لیے مفید ہے۔ ایک تولہ ضماد ۵ تولہ مکھن میں ملا کر مالش کریں۔ ایک گھنٹہ بعد نیم گرم پانی اور صابون سے غسل کریں۔

ضماد خدر جدید: آنتوں کے سن ہو جانے کے لیے مفید ہے سن کی جگہ بقدر ضرورت ملیں۔

ضماد طحال: تلی کے ورم اور صلابت کو دور کرتا ہے۔ زیر ناف نیم گرم مالش کریں۔

ضماد غدد: کنٹھ مالا کے لیے اس کا لیپ نہایت مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت گلٹیوں پر لگائیں۔

ضماد کنٹھ مالا بنسخہ دیگر: کنٹھ مالا کے لیے اس کا لیپ نہایت مفید ہے۔ رات کو سوتے وقت گلٹیوں پر لگائیں۔

ضماد محلل: اندرونی اعضا کے ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ عضو متورم پر نیم گرم لگائیں.
ایک گھنٹہ بعد پانی سے دھوڈالیں۔

ضماد ورم انثیین: خصیوں کے ورم کے لیے ہری مکوہ کے پانی میں ملاکر متورم جگہ پر
لگائیں۔ اوپر سے برگ ارنڈ رکھ کر باندھیں۔ سرد پانی سے بچیں۔

ضماد ورم عام: ہر قسم کے اورام حاد۔ کن پھیڑ کا ورم۔ خصیہ کا ورم، پستان پر خارجی طور
پر لیپ کرنے سے تحلیل کرتا ہے۔ مقام ماؤف پر بقدر ضرورت لگائیں اور روئی نیم گرم
رکھ کر باندھیں۔

طلاء نمبر ۱: نوجوانوں کی غلط کاریوں کی وجہ سے عضو مخصوص کی اصلاح کے لیے ایک
کامیاب طلاء ہے۔ اس کے استعمال سے آبلے یا پھنسیاں نہیں نکلتیں اور نہ پان وغیرہ باندھنے
کی ضرورت ہے۔ یہ ذکاوت حس دور کرنے کی سب سے اچھی دوا ہے۔ سرعتِ انزال و
کثرت احتلام کے لیے بھی مفید ہے۔

ترکیب استعمال: روئی کی پھریری سے عضو مخصوص اور فوطوں پر لگائیں۔

طلائے خاص (اعادۂ شباب کا سائنٹفک علاج)

یہ طلا عضو مخصوص کی شریانوں اور رگوں میں دوران خون کو تیز کرتا ہے۔ جس
سے رگ پٹھے مضبوط ہو کر عضو میں جوانوں جیسی سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ لاغری، کجی اور
کوتاہی کا مکمل طور پر ازالہ ہو جاتا ہے۔ کثرت جماع، جلق اور اغلام وغیرہ سے جو خرابیاں
پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے زخم اور آبلے
وغیرہ نہیں پڑتے۔ پرچہ ترکیب استعمال ساتھ ہے۔

طلائے عجیب: عضو مخصوص کی لاغری، کجی، کمزوری اور کوتاہی کے لیے حد درجہ مفید
ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہو گا۔

طلائے عقر قرحا: عضو مخصوص کا ڈھیلا پن دور کرتا ہے۔ امساک پیدا کرتا ہے۔
پرچہ ترکیب ہمراہ ہو گا۔

Marfat.com

طلائے مقوی: یہ طلا عضو مخصوص کی سستی دور کرنے اور طاقت و تحریک پیدا کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوا ہے اس کے استعمال سے عضو میں بہت جلد قوت ظاہر ہونے لگتی ہے۔ بڑھاپے میں ضعف باہ کی شکایت لاحق ہونے پر اس کا استعمال نہایت کار آمد ثابت ہوا ہے۔ یہ ایک بے ضرر طلا ہے جسے وقتی ضرورت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

طلائے ممسک: ضعف باہ اور سرعت کی شکایت سخت پشیمانی اور حسرت کا باعث ہوتی ہے۔ جسمانی کمزوری اور بے اعتدالی کی بنا پر یہ شکایت آج کل عام ہو رہی ہے۔ مسیح الملک مرحوم کے مخصوص نسخہ سے تیار کیا ہوا یہ خاص طلا اپنے فوائد میں نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ وقتی ضرورت کے لیے دو گھنٹہ پیشتر ایک رتی لے کر عضو پر مالش کریں اور سرعتِ انزال و ذکاوتِ حس کے لیے روزانہ صبح و شام استعمال کریں۔

طلائے ہمہ صفت: طرفین کو لذت دیتا ہے اور قوت امساک پیدا کرتا ہے۔ ضرورت سے دو گھنٹہ پہلے ایک رتی ملیں۔

طلائے ہیرے والا: خراب عادتوں اور غلط کاریوں کے باعث قوت مردمی ضعیف ہو جاتی ہے۔ عضو میں کجی اور لاغری پیدا ہو جاتی ہے۔ ان تمام شکایات کے لیے بہترین چیز ہے۔ اس کے اجزاء نہایت قیمتی ہیں۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔

عرق عجیب: یہ عرق درد شکم، فساد ہضم، تخمہ کے لیے مفید ہے۔ علاوہ ازیں پیشانی پر لگانے سے سوزش اور جلن کو دور کرتا ہے۔

ترکیب استعمال: درد شکم اور تخمہ میں اس کے چار قطرے پانی میں ملا کر پئیں۔ ہیضہ میں اس کے چار چار قطرے ایک گھنٹہ بعد دینے چاہئیں۔

عرق ماء اللحم خاص الخاص: سیب، انار، انگور وغیرہ جیسے تازہ پھلوں کے رس اور مشک، زعفران، عنبر جیسی قیمتی دواؤں اور طاقتور غذاؤں کا جوہر ہے۔ دل و دماغ، اعضائے رئیسہ اور تمام جسمانی قوتوں کے لیے بہتر ٹانک ہے۔ تازہ خون کی پیدائش میں اضافہ کر کے دل میں امنگ، طبیعت میں جودت اور فرحت پیدا کرتا ہے۔ جسمانی اعضا کی سستی، اعصاب کی

Marfat.com

کمزوری دور کر کے جسم کو مضبوط اور طاقتور بنا دیتا ہے۔ اس کے چند روزہ استعمال سے چہرے پر از سر نو شگفتگی اور رونق آ جاتی ہے۔

ترکیب استعمال: جاڑے کے موسم میں ۵ تولہ صبح کو نیم گرم کر کے تھوڑی چینی ملا کر پئیں۔ گرمی کے موسم میں عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ اور ۲ تولہ شربت انار ملا کر برف سے ٹھنڈا کر کے پئیں۔

عرق مسیحی: دق اور سل کی ایک لاجواب دوا ہے خون آتا ہو یا نہ آتا ہو۔ پھیپھڑے متورم ہوں یا خراب۔ ہر حال میں مفید ہے۔

عرق مطبوخ: فساد خون کی تمام بیماریوں مثلاً خارش، داد، برص و بہق، آتشک، جذام، پھوڑے پھنسیوں کے لیے مفید ہے۔

عرق ہرا بھرا: تپ دق میں مفید ہے۔ مقدار خوراک بارہ تولہ۔

عشرتی: اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔ ہاضمہ درست کر کے بھوک بڑھاتی ہے۔ ایک گولی مکھن میں رکھ کر استعمال کریں۔ ترشی اور مجامعت سے پرہیز۔ گھی اور دودھ زیادہ استعمال کریں۔

فولادی: اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز توانائی۔ اعصاب میں طاقت، بدن میں قوت اور چہرے پر رونق پیدا کرتی ہے۔

قرص ابیض: جریان کی مخصوص دوا ہے۔ جگر و مثانہ کی حرارت دور کرتی ہے۔ دو قرص صبح و شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

قرص الاحمر: مقوی باہ ہے۔ ایک قرص مکھن میں ملا کر کھائیں۔

قرص اسہال صبیانی: بچوں کے دانت نکلنے کے زمانے میں مفید ہے۔ ایک ایک قرص دن میں دو بار ماں کے دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔

قرص بواسیر: حبس ریاح، نفخ، قبض اور بادی بواسیر کی تمام شکایات کے لیے مفید ہے۔ یہ قرص صبح و شام پانی سے کھائیں۔

Marfat.com

قرص بواسیر خاص: بواسیر خونی ہو یا بادی اس کے لیے کامیاب دوا ہے۔ خون کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ ایک ایک قرص صبح و شام کھائیں۔

قرص تسکین: درد کو فوراً تسکین دیتا ہے۔ درد خواہ سر میں ہو خواہ کان میں ہو۔ بچہ کو ہو خواہ بڑے کو۔ سب کے لیے فوری اثر رکھتا ہے۔

ترکیب استعمال: درد کے وقت ایک قرص پانی کے ساتھ کھائیں۔ اگر ایک قرص کے کھانے سے درد ساکن نہ ہو تو آدھ گھنٹہ بعد ایک قرص اور کھائیں۔

قرص جدید: غذا کو ہضم کرنے نفخ اور قراقر میں مفید ہے۔ ایک ایک قرص بعد غذا کھائیں۔

قرص جریان خاص: جریان کے لیے بے حد مفید ہیں۔ دو دو قرص صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

قرص جریان: جریان کے لیے دو قرص صبح و شام تازہ پانی سے کھائیں۔

قرص جریانی کشتہ: نئے اور پرانے جریان کی بہترین دوا ہے۔ دو قرص معجون آرد خرما ایک تولہ کے ساتھ کھائیں۔

قرص حصاۃ: گردہ اور مثانہ کی پتھری کا بغیر آپریشن علاج اب ہمارے لیے ایسا ہی آسان ہو گیا ہے جیسا کہ معمولی نزلہ و زکام کا علاج ہے۔ پتھری ہو یا سنگ ریزے گھل گھل کر آسانی کے ساتھ پیشاب کی راہ نکل جاتے ہیں۔ مطب میں کثرت سے برتے جاتے ہیں۔

ترکیب استعمال: دو قرص صبح و شام پانی کے ساتھ یا شربت بزوری کے ساتھ کھائیں۔ غذا ہلکی و سادہ استعمال کریں۔

قرص دمہ: دمہ کی حالت میں مفید ہے۔ خاص طور پر جب کہ پھیپھڑوں کی نالیوں میں بلغم جمع ہو گیا ہو۔ اور ان کے سکڑنے میں دقت پیدا کر رہا ہو یا سانس لینے میں دشواری پیدا ہو کر دورہ کی کیفیت پیدا کر رہی ہو۔ یہ قرص بلغم کو پتلا کر کے پھیپھڑوں کی نالیوں سے خارج کر دیتے ہیں۔ اور مریض سکون محسوس کرنے لگتا ہے۔ دورے کی کیفیت دور ہو جاتی ہے اور

Marfat.com

سانس میں کوئی دشواری محسوس نہیں ہوتی۔ایک ایک قرص شربت صدر میں ملا کر چاٹیں۔

قرص ذیابیطس: گردوں کی کمزوری، پیاس کا غلبہ، پیشاب کا بار بار آنا۔ان تمام مشکلات کے لیے مفید ہے۔دو قرص صبح دہی کے پانی سے کھائیں۔غذا میں بغیر چھنے آٹے کی روٹی ساگ پات سے کھائیں۔ میٹھے سے پرہیز۔

قرص زرّیں: دل و دماغ، جگر و مثانہ کو طاقت دیتے ہیں۔ریاح تحلیل کرتے ہیں۔دو قرص صبح و شام پانی سے کھائیں۔

قرص سوزاک: سوزاک کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔پیپ بند کرتا اور زخم بھر دیتا ہے۔

ترکیب استعمال: دو دو قرص صبح و شام دہی کے ساتھ کھائیں۔گرم اشیاء سے پرہیز۔

قرص صدر: نزلہ، زکام کے لیے اکسیر ہیں۔پھیپھڑوں کی تنگی دور کرتے ہیں۔چار قرص صبح پانی میں حل کر کے پئیں۔گڑ، تیل اور کھٹائی سے پرہیز کریں۔

قرص طلائے اعظم: عام جسمانی کمزوری، دل و دماغ و جگر، نظام اعصاب اور حرارت عزیزی (اینمل ہیٹ) کی پوری پوری حفاظت کرتے ہیں۔اعضائے رئیسہ کو تازگی بخشتے ہیں۔معدہ کو تقویت اور ہاضمہ کو بڑھا کر بھوک میں اضافہ کرتے ہیں۔قوت باہ اور قوت اعصاب بڑھانے کے لیے بے نظیر ہیں۔ایک قرص صبح کو مکھن میں ملا کر کھائیں۔

قرص عجیب: کثرتِ احتلام کی شکایت، اعصابِ حس کی تیزی جو شدید قبض کی وجہ سے پیدا ہوا کرتی ہے۔یہ قرص مردانہ گلٹیوں کی زیادہ تیز حرکات نیز بڑھتی ہوئی حس کو فوراً سکون دیتے ہیں۔ان کے کچھ عرصہ کے مسلسل استعمال سے کثرتِ احتلام کی شکایت مکمل طور پر دور ہو جاتی ہے۔ایک قرص دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔

قرص فالج: ضعفِ اعصاب فالج کے لیے اکسیری اقراص ہیں۔عام جسمانی کمزوری کو دور کرنے کے لیے بھی مفید ہیں۔ایک قرص صبح کے وقت شہد میں ملا کر استعمال کریں۔

قرص قبض کشا: دائمی قبض دور کرنے کی بہترین دوا ہے۔معدے کی گرانی دور کرتے

Marfat.com

ہیں۔ پیٹ کو بڑھنے سے روکتے ہیں۔ کسی قسم کی مضرت کا اندیشہ نہیں ہے۔ ایک قرص رات کو سوتے وقت گرم پانی سے کھائیں۔

قرص کڑھائی: سوزاک کے لیے نہایت مفید ہے۔

ترکیب استعمال: اس دوا کا ایک قرص شربت بزوری چار تولہ کے ساتھ کھائیں۔

قلاعی: منہ آنے یعنی منہ کے چھالوں میں مفید ہے۔ دو گھنٹہ میں دانوں پر تھوڑا تھوڑا چھڑکیں۔

کحل بیاض: ناخونہ کو کاٹتا ہے۔ سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل چکنی دوا: نزول الماء (موتیابند) میں مفید ہے۔ باجرہ کی برابر پانی میں حل کر کے دن میں تین بار آنکھوں میں لگائیں۔

کحل خاص: جالا، پھولا اور روہوں کے لیے مفید ہے۔ سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

کحل روشنائی: بینائی کے ضعف، ناخونہ اور آنکھوں کی کھجلی کو دور کرتا ہے۔

ترکیب استعمال: صبح یا رات کو آنکھوں میں لگائیں۔

کحل نزول: موتیابند کے لیے اکسیر ہے۔ ایک ایک سلائی صبح و شام آنکھوں میں لگائیں۔

کشتۂ الاحمر: مقوی باہ ہے۔ مقدار خوراک دو چاول ہمراہ مکھن ایک تولہ۔

کشتۂ مرکب: ذیابطیس اور ضعف مثانہ کے لیے مفید ہے۔ خون پیدا کرتا ہے۔ جسم کو قوت دیتا ہے۔ دو قرص صبح پانی کے ساتھ کھائیں۔

لبوب الاسرار: مقوی باہ ہے۔ گرمی کے باعث رقت اور کثرت احتلام کی شکایت ہو تو اسے دور کر دیتا ہے۔

ترکیب استعمال: چھ ماشہ یہ لبوب صبح و شام دودھ سے کھائیں۔

مسیحی منجن: مسیح الملک کے مجربات میں اس منجن پر جس قدر ناز کیا جائے کم ہے۔ مسیحی منجن دانتوں کی خرابی کے لیے ہے۔ دانتوں کو صاف، مضبوط بناتا ہے۔ اس منجن کے استعمال سے دانتوں کا درد، مسوڑھوں کا ورم ٹیس چبک دور ہوتی ہے۔

Marfat.com

ممیری: اس نسخہ میں بھیم سینی کافور اور جواہرات، مشک، مروارید وغیرہ کے علاوہ ممیری بھی شامل کر دی گئی ہے جس سے اس کے اثرات کحل الجواہر سے بھی کئی گنا زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ بھیم سینی کافور کی شمولیت کی وجہ سے پانی آنے میں اور بھی زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ آنکھوں کی دوسری بیماریوں میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔ صبح وشام سلائی سے لگائیں۔

مرکبی: بواسیر بادی کے لیے مفید ہے۔ ایک قرص صبح وشام تازہ پانی سے کھائیں۔

مرہم داد: داد کے لیے اکسیر ہے۔

ترکیب استعمال: داد کی جگہ کو کپڑے سے صاف کر کے اوپر سے مرہم لگائیں۔

مرہم عجیب: تمام قسم کے پھوڑے پھنسیوں کے لیے مفید ہے۔

مصفی: خون کی صفائی کی مشہور اور مجرب دوا ہے۔ گرمی اور برسات کے موسمی تغیر کے زمانے میں بہت تکلیفوں سے بچاتی ہے۔ خون صاف کرنے کے لیے غیر معمولی طریقہ سے بہت جلد کام کرتی ہے۔ خون کی خرابی خواہ موسموں کی تبدیلی کی وجہ سے ہو یا خون میں آتشک اور سوزاک کا زہریلا مادہ مل گیا ہو۔ یا خون میں زہریلے مادے پیدا ہو کر پھوڑے پھنسیوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ چہرے پر مہاسے، دانے، کالے، سرخ داغ اور چکتے پڑ گئے ہیں۔ ایسی حالت میں مصفی بہت جلد اپنا اثر دکھاتی ہے۔ ان سب شکایتوں کو دور کر دیتی ہے۔ مصفی خون کے لیے بہترین اور بے ضرر دوا ہے۔ اسے بوڑھے، بچے، جوان اور نوجوان عورت، مرد ہر عمر والے بلاخوف خون کی صفائی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آنتوں کی صفائی کر کے خشکی کو دور کرتی ہے اور قبض بھی دور ہو جاتا ہے۔

ترکیب استعمال: مصفی خون کی ایک شیشی میں ۱۲ خوراک ہوتی ہیں۔ ایک خوراک مصفی تھوڑے سے تازہ پانی یا نیم گرم دودھ میں ملا کر شام اور رات کو سوتے وقت پینا چاہیے۔ بچوں کو آدھی یا چوتھائی خوراک مصفی ذرا سے میٹھے دودھ میں ملا کر پلانا چاہیے۔

پرہیز: خون کو خراب کرنے والی چیزیں نہ کھائیں۔ مرچ، تیز مصالحہ دار چٹ پٹے

Marfat.com

کھانے، مٹھائی، گڑ، تیل، کھٹائی نہ کھانا چاہیے۔ سبز ترکاری کھانا چاہیے۔

معجون خدر جدید: بدن کے سُن ہو جانے میں مفید ہے۔ مقدار خوراک چھ ماشہ۔

معجون کلاں: مقوی باہ ہے۔ جریان منی اور سیلان الرحم کو دور کرتی ہے۔

ترکیب استعمال: چھ ماشہ معجون میں کشتہ قلعی دو قرص ملا کر کھائیں۔

معجون ماسک البول: پیشاب کی کثرت کو روکتی ہے۔ مقدار خوراک چھ ماشہ

معجون مروح الارواح: مقوی باہ اور ممسک ہے۔ مقدار خوراک چار رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ شیر گاؤ۔

معجون مغلظ جواہر والی: جریان، رقت، احتلام، سرعت اور ضعف باہ کو دور کرتی ہے۔ معدہ، جگر، آنتوں اور دماغ کو قوت دیتی ہے۔ قبض کشا بھی ہے۔ جلق وغیرہ بدعادتوں کے باعث جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان سب کے لیے لاجواب ہے۔

ترکیب استعمال: چھ چھ ماشہ صبح شام گائے کے دودھ کے ساتھ کھائیں۔

معجون مقوی و ممسک: یہ معجون اس قدر مقوی و ممسک ہے کہ اس کی پہلی ہی خوراک اپنا اثر دکھاتی ہے۔

ترکیب استعمال: نصف ماشہ معجون پاؤ سیر دودھ کے ساتھ رات کو غذا سے پہلے استعمال کریں۔

مفرح دلکشا: مقوی قلب ہے۔ خفقان اور خیالات فاسدہ کو دور کرتی ہے۔

ترکیب استعمال: ۵ ماشہ مفرح عرق گزر ۱۲ تولہ مصری ۲ تولہ کے ساتھ کھائیں

مفرح سوسبزی: کسی مرض یا سمیت کے باعث قوتیں کمزور ہو گئی ہوں تو ان کو حالت اصلی پر لاتی ہے۔ رعشہ، خفقان، استسقاء اور سوے ہضم کے لیے مفید ہے۔

ترکیب استعمال: ۶ ماشہ مفرح عرق گاؤزبان ۵ تولہ بید مشک ۲ تولہ عرق گزر بہ نسخہ دیگر ۴ تولہ۔ شربت انار ۴ تولہ کے ساتھ کھائیں۔

میرا (بچوں کے لیے جوہر شفا): یہ خوش رنگ اور خوش مزہ مرکب، ایسے نفیس اجزا

Marfat.com

سے تیار کیا گیا ہے جن کے لطیف جواہر بچوں کے اعصاب اور ننھی رگوں میں ایک خاص انداز سے قوت و توانائی کی لہریں دوڑا دیتے ہیں جس کے نتیجہ میں آلات ہضم (معدہ اور آنتوں) کی خرابیاں دور ہونے لگتی ہیں۔ جگر اور دوسرے خون بنانے والے اعضا کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔ اور وہ تکلیفیں (دست و بد ہضمی وغیرہ) آسانی کے ساتھ کافور ہو جاتی ہیں۔ جو دانت نکلنے کے زمانے میں کم و بیش ہر بچہ کو ستایا کرتی ہیں۔ اس طرح بچوں کی صحت و قوت میں روز افزوں بڑھتی ہوئی نظر آنے لگتی ہے اور ماں باپ کی نگاہ میں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ایک کمہلایا ہوا پھول روز مرہ کھلتا جا رہا ہے۔

دواخانہ کے ذمہ دار حکماء کی ایک جماعت نے ننھے بچوں کے لیے اس نازک مرکب کے ترتیب دینے میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے اور علم و حکمت کے ہر پہلو کو سامنے رکھ کر ایک ایسے معتدل مرکب کے بنانے میں وہ کامیاب ہو گئے ہیں جو ہر بچہ کو ہر موسم میں پوری امید کے ساتھ استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

ترکیب استعمال: (۱) دوا کا یہ طریقہ بہت ہی سہل و سادہ ہے۔ یعنی سادہ طور پر بھی دیا جا سکتا ہے اور پانی دودھ میں ملا کر بھی۔

(۲) عام حالات میں صبح و شام دونوں وقت اس کا استعمال مناسب ہے۔ مقدار خوراک، ایک ماہ سے تین ماہ کے بچے کے لیے چائے کے چوتھائی چمچہ سے آدھے چمچہ تک۔ تین ماہ سے چھ ماہ تک کے بچہ کے لیے آدھے چمچے سے ایک چمچہ تک۔ چھ ماہ سے ایک سال کے بچہ کے لیے ایک چمچہ سے ڈیڑھ چمچہ تک۔ ایک سال سے دو سال کے بچہ کے لیے ڈیڑھ چمچہ سے دو چمچہ تک۔

نمک سلیمانی خاص: ضعفِ معدہ کے لیے مفید ہے۔ غذا کو ہضم کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ خوراک دو ماشہ بعد غذا کھائیں۔

ناسوری: ناسور خواہ کسی جگہ بھی ہو اس دوا کے استعمال سے بغیر آپریشن کے آرام ہو جاتا ہے اگر کسی مریض کو ناسور کی شکایت ہو تو اس دوا کو آپریشن کرانے سے پہلے ضرور استعمال

Marfat.com

کریں۔ ہمیں امید ہے کہ آپریشن کی تکلیف سے بچ جائیں گے۔

ترکیب استعمال: صاف کپڑے یا روئی کی بتی اس دوا میں تر کر کے ناسور میں رکھیں۔ اگر بتی نہ جاسکے تو روئی کی پھریری دوا میں ڈبو کر ناسور کے منہ پر رکھ کر اوپر سے پان کا پتہ رکھ کر لپیٹ دیں۔

نصرتی: یہ ایک نہایت بیش بہا تیل ہے۔ جو اپنے فوائد کے اعتبار سے بے انتہا زود اثر ہے اور کان کے درد اور دوسرے تمام دردوں کو جو گرمی کی وجہ سے ہوں دور کر دیتا ہے۔ 'ہندوستانی دواخانہ' کی خاص دوا ہے۔

ترکیب استعمال: سر کے درد میں ناک میں اور کان کے درد میں دو تین قطرے ٹپکائیں۔ دوسرے دردوں میں مالش کریں۔

نفسی: دمہ کے لیے بے نظیر چیز ہے۔ پھیپھڑوں کی نالیوں میں جمے ہوئے بلغم کو نکال کر پاک وصاف کر دیتی ہے۔

ترکیب استعمال: دو دو قرص صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

نمک ہاضم: ریاح کو تحلیل کرتا ہے۔ کھانا ہضم کرتا ہے۔ بھوک خوب لگاتا ہے۔ معدہ کی کمزوری میں بہت مفید ہے۔ کھانا کھانے کے بعد کھائیں اور ایک ایک ماشہ استعمال کریں۔

ہضمی: جگر، معدہ اور آنتوں کو قوی اور ریاح کو تحلیل کرتی ہے۔ نفخ شکم (اپھارہ) درد شکم (پیٹ کا درد) غرضیکہ پیٹ کی تمام شکایات کو دور کر کے غذا ہضم کرتی ہے۔

ترکیب استعمال: دو دو قرص تازہ پانی کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد کھائیں۔ دونوں وقت استعمال کریں۔

ورمی: خنازیر (کنٹھ مالا) کے لیے مفید ہے۔

ترکیب استعمال: ایک ایک قرص صبح وشام تازہ پانی کے ساتھ کھائیں۔

نوجیون: قوت باہ بڑھانے کے بہترین ٹانک ہے جو فولاد، سونا، چاندی، زعفران، مشک زعفران اور قوت بڑھانے والی دیگر مجرب دواؤں سے بنایا گیا ہے۔ نوجیون کے استعمال سے

صحیح خون زیادہ مقدار میں پیدا ہوتا ہے۔ دل و دماغ، معدہ، جگر، گردے، آنتیں اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ حرارت عزیزی بڑھتی ہے۔ رگ، پٹھوں کو طاقت حاصل ہوتی ہے۔ رگ پٹھوں کی بڑھی ہوئی حس جو سرعتِ انزال کا سبب ہوا کرتی ہے وہ دور ہو کر اعتدال پر آ جاتی ہے۔

ترکیب استعمال: ایک ایک گولی صبح شام کھانا کھانے کے بعد گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ غذا گھی، دودھ تازہ میٹھے پھل، ہاضمہ کا خیال رکھتے ہوئے زیادہ کھائیں

پرہیز: نشاستہ دار ثقیل غذاؤں اور ترش اشیاء مثلاً اچار، چٹنی وغیرہ سے پرہیز کیا جائے۔ مکمل کورس ۴۰ یوم کھائیں۔

چیون پراش اولیہ: آیورویدک طب کی سینہ کے امراض کو دور کرنے کے لیے ایک کامیاب لعوق ہے۔ اس کے استعمال سے نزلہ اور زکام، کھانسی، سل ودق، ضعفِ دماغ وغیرہ عوارضات ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ چھ ماشہ صبح شام گرم دودھ سے استعمال کریں۔

انر جیبن: طاقت توانائی اور صحت کی بحالی کے لیے ایک خوش ذائقہ جنرل ٹانک

انر جیبن — مقوی اور طاقتور غذاؤں اور دیسی جڑی بوٹیوں کا سائنٹفک طریقہ پر حاصل کیا ہوا ایک ایسا خلاصہ جو عام جسمانی کمزوری کو رفع کر کے طاقت و توانائی پیدا کرتا ہے۔

انر جیبن — اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتا ہے اور نظام معدہ کے افعال میں باقاعدگی پیدا کر کے خون کے سرخ ذرات کی پیدائش میں اضافہ کرتا ہے اور تمام جسم کو خون کی متناسب مقدار فراہم کرتا ہے۔

انر جیبن — اس کے استعمال سے غذا صحیح طور پر ہضم ہونے لگتی ہے۔ مرض کے بعد کی کمزوری رفع ہو کر جسم میں طاقت و توانائی اور اعضا میں چستی بڑھ جاتی ہے۔

انر جیبن — کھلاڑیوں اور دماغی کام کرنے والوں کے لیے ایک بے بہا تحفہ ہے۔ ورزش اور دماغی کام کرنے کے بعد اس کا استعمال تھکاوٹ کو دور کر کے تازگی و چستی پیدا کرتا ہے۔

Marfat.com

کتابیات

۱- تذکرۂ مسیح الملک — حکیم محمد حسن قرشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور

۲- سیرت اجمل — حکیم جمیل خاں شائع کردہ ہندوستانی دواخانہ دہلی

۳- سیرت اجمل — حکیم رشید احمد خاں شائع کردہ جید پریس دہلی ۱۹۳۷ء

۴- حیات اجمل — حکیم رشید احمد خاں جید پریس دہلی ۱۹۳۷ء

۵- حیات اجمل — قاضی عبدالغفار، انجمن ترقی اردو، علی گڑھ

۶- آب حیات — محمد حسین آزاد

۷- تذکرہ اطبائے عہد عثانی — حکیم شفاء حیدر آبادی مطبوعہ حیدر آباد

۸- اسلامی طب — ابن مظہر قاضی معین الدین
(شاہانہ سرپرستیوں میں) رہبر فاروقی مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدر آباد دکن،
۱۳۵۶ھ / ۱۹۳۷ء

۹- اطبائے عہد مغلیہ — حکیم سید علی کوثر، چاندپوری شائع کردہ ہمدرد اکیڈمی
کراچی، پاکستان

۱۰- حکیم اجمل خاں — حکیم سید علی کوثر، چاندپوری، نسیم بکڈپور، لکھنؤ

۱۱- تاریخ طب واطبائے دورِ مغلیہ۔ حکیم الطاف احمد اعظمی
جامعہ ہمدرد، دہلی۔ مارچ ۱۹۹۲ء

۱۲- تذکرۃ الخواجگان — حکیم احسان اللہ خاں ۱۹۴۱ء گوالیار

۱۳- دلی والے (جلد اول ودوم)۔ صلاح الدین، اردو اکیڈمی دہلی ۱۹۸۸ء

۱۴- دہلی کی یادگار ہستیاں — امداد صابری، جمال پریس، دہلی ۱۹۷۲ء

۱۵- یہ دلی ہے — سید یوسف بخاری، اشاعت اول مکتبہ جہاں نما، دہلی،

Marfat.com

اشاعت دوم ۱۹۴۴ء ایجوکیشنل پریس، کراچی

۱۶- یہ تھی دلّی طالب دہلوی، انجمن ترقی اردو دہلی ۱۹۷۵ء

۱۷- رموز الاطبا (جلد اول و دوم)۔ حکیم فیروز الدین لاہور

۱۸- جامعہ کی کہانی عبد الغفار، مکتبہ جامعہ نئی دہلی ۱۹۶۵ء

۱۹- واقعات دار الحکومت (تین جلدیں)۔ بشیر الدین احمد، عکسی اڈیشن اردو اکاڈمی دہلی ۱۹۹۰ء

۲۰- الواح الصنادید عطاء الرحمٰن قاسمی مطبوعہ دہلی ۱۹۸۹ء

۲۱- یادگار غالب الطاف حسین حالی، غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی ۱۹۸۶ء

۲۲- دلّی کا سنبھالا خواجہ محمد شفیع دہلوی، مکتبہ جامعہ نئی دہلی ۱۹۳۸ء

۲۳- گنجینۂ گوہر شاہد احمد دہلوی، مکتبہ اسلوب کراچی ۱۹۶۲ء

۲۴- تذکرۂ علمائے ہند رحمٰن علی، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۹۱۴ء

۲۵- آثار الصنادید سر سید احمد خاںؒ، سینٹرل بکڈپو، دہلی ۱۹۶۵ء

۲۶- غالب کے خطوط (چار جلدیں)۔ مرتبہ خلیق انجم، غالب انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی، ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء

۲۷- دہلی کے قدیم مدارس و مدرس امداد صابری، کوہ نور پریس، دہلی ۱۹۷۱ء

۲۸- مطلع انوار تذکرۂ شیعہ افاضل و علمائے کبار بر صغیر پاک و ہند مرتبہ مولانا الحاج سید مرتضیٰ حسین صاحب صدر الافاضل خراسان اسلامک ریسرچ سینٹر کراچی، پاکستان

۲۹- کتاب الصحت اقبال احمد قریشی ابن شفاء الملک الحاج حکیم محمد حسن قرشی لاہور۔ پاکستان

۳۰- حکیم اجمل خاں (بزبان انگریزی)۔ حکیم ظفر احمد نظامی، پبلی کیشن ڈویژن، منسٹری

Marfat.com

آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ، گورنمنٹ آف انڈیا، نئی دہلی

۳۱- دلی اور طب یونانی پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن اردو اکیڈمی دہلی، ۱۹۹۵ء

اخبار ورسائل

۱- جامعہ طبیہ دہلی سالانہ میگزین، مئی ۱۹۶۷ء

۲- سالنامہ مشیر الاطبا مرتبہ حکیم محمد حسن قرشی لاہور مخصوص طب نومبر ودسمبر ۱۹۳۱ء

۳- ماہنامہ الحکیم اپریل ۱۹۲۶ء

۴- ہمدرد جلد ۳۹، ۱۵ر فروری وکیم مارچ ۱۹۶۶ء

۵- ماہنامہ قومی صحت لاہور پاکستان دسمبر ۱۹۹۶ء تا مارچ ۱۹۹۷ء

معمولاتِ مطب خاندان شریفی سے متعلق اہم کتب

۱-	مطب شریف	حکیم سید محمد حسین مطبوعہ ۱۲۱۸
۲-	زاد غریب	حکیم محمد صادق علی
۳-	علاج الغربا	مترجمہ حکیم غلام امام
۴-	رموز اعظم	حکیم اعظم خاں
۵-	قرابادین اعظم	حکیم اعظم خاں
۶-	سُرخ بیاض	حکیم محمد عبدالحفیظ دہلوی
۷-	مجربات حکیم جمیل خاں	
۸-	حاذق	بیسویں صدی بک ڈپو نئی دہلی ۲ر جون ۱۹۸۷ء
۹-	بیاض کبیر	حکیم محمد کبیر الدین
۱۰-	ادویہ کی دو قسمیں	حکیم محمد کبیر الدین
۱۱-	دہلی کا صحیح مطب	حکیم خواجہ رضوان احمد
۱۲-	رموز مطب	شفاء الملک الحاج حکیم محمد حسن قرشی
۱۳-	گلدستہ رضائیہ	حکیم سید محمد الیاس صاحب، طبیب خاص رامپور
۱۴-	لب المجربات	شفاءالملک حکیم دلبر حسن خاں
۱۵-	مخفی مجربات	حکیم گرودت سنگھ الگ
۱۶-	بیان الادویہ (اوّل ودوم)	حکیم رام لبھایا پرنسپل جامعہ طبیہ دہلی
۱۷-	دہلی کے مرکبات	حکیم رام لبھایا پرنسپل جامعہ طبیہ دہلی
۱۸-	ہمدرد مطب	ہمدرد دواخانہ (وقف) دہلی
۱۹-	قرابادین مجیدی	ناشر جامعہ طبیہ دہلی

۲۰-	تحفۃ الاطباء	حکیم ابو الاقبال محمد بخش
۲۱-	رموز الاطباء	حکیم محمد فیروز الدین
۲۲-	خزینۃ الاطباء	حکیم مولوی علیم الدین

جامع فہرستیں

۱-	فہرست جامع	ہندوستانی دواخانہ دہلی
۲-	فہرست جامع	بڑا دواخانہ قائم کردہ حکیم غلام کبریا خاں عرف بھورے میاں
۳-	فہرست جامع	ہمدرد دواخانہ دہلی بعنوان ''امراض وعلاج''
۴-	رہنمائے شمع مطب	شمع یونانی اینڈ آیورویدک لیباریٹریز لال کنواں دہلی

☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

ضمیمہ

مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے چانسلر ۱۹۹۱ء جامعہ ہمدرد کے بانی و چانسلر

الحاج حکیم عبدالحمید مرحوم

ہندوستان میں جب خاندان شریفی کا زوال ہوا تو حکیم عبدالحمید قائد طب یونانی کی حیثیت سے ممتاز ہوئے۔ آپ کا نسبی تعلق خاندان شریفی سے نہ تھا لیکن آپ نے مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے طبی مشن کو وہ فروغ دیا جو تاریخ طب میں یادگار رہے گا۔

آپ ایک مایہ ناز شخصیت کے حامل تھے۔ آپ نہ صرف ایک مصلح فرد بلکہ ایک کامیاب ادارہ تھے۔ حکیم صاحب دراصل اُن مسلم اکابرین کی زندہ یادگار تھے جنھوں نے ملک و قوم کے لیے عظیم الشان کارنامے انجام دیے ہیں۔ حُسنِ اخلاق، سادگی اور سادہ لوحی اور توکل و قناعت، پاس عہد، مردم شناسی، خود اعتمادی اور بلند عزائم حکیم صاحب کی عظیم شخصیت اور اعلیٰ کردار کی اہم خصوصیات تھیں۔ حکیم صاحب کی طبیعت اور مزاج میں قدیم صحت مند روایات واقدار کا جمال بھی ہے اور حیاتِ نو کے جدید تصورات کا کمال بھی نمایاں ہے۔ فنِ طب حکیم صاحب کا بنیادی فن ہے اور آپ اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے آپ کے اعلیٰ کردار سے متاثر ہو کے پہلے آپ کو پدم شری اور اس کے بعد پدم بھوشن کے ممتاز خطاب سے نوازا اور حکومت روس اور ایران نے حکیم صاحب کو اعلیٰ اعزازات وانعامات سے نوازا۔ جس سے آپ کا اور آپ کے ساتھ علم طب کا وقار دور حاضر میں معراج تک پہنچا۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں کی وفات (۱۹۲۷ء) کے بعد طب کا زوال شروع ہوا جسے حکیم عبدالحمید صاحب نے شدت سے محسوس فرمایا اور طب کے فروغ کے لیے جد

Marfat.com

وجہد شروع کی اور اس اہم مقصد کی تکمیل کے لیے ہمہ تن مستعد ہو گئے۔ اور وہ اعلیٰ کارنامے انجام دیے کہ علم طب آفتاب بن کر چمکا اور اس کی شعاعوں سے پورا ہندوستان منور ہوا۔ اور اس کی روشنی دیگر ممالک تک پہنچی۔

حکیم صاحب نے اولاً لال کنواں دہلی میں ہمدرد دواخانہ کو فروغ دیا اور فن دواسازی و اس دواخانہ میں معراجِ کمال تک پہنچایا۔ ہمدرد مطب بھی اعلیٰ پیمانہ پر قائم فرمایا اور بالمشافہ علاج کے علاوہ بذریعہ خط وکتابت مرضی علاج کا سلسلہ جاری فرمایا جس سے نہ صرف ہندستان بلکہ دیگر ممالک نے بھی استفادہ فرمایا۔ مطب کی شاخ آصف علی روڈ پر ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی عمارت میں بھی جاری فرمائی۔ اور پھر ہندستان کے دیگر شہروں میں ہمدرد دواخانہ کی شاخین پھیلتی رہیں اور ہمدرد مطب کی شاخیں بھی اُن میں قائم ہوتی رہیں اور اس طرح ہندستان میں طبی طریقۂ علاج فروغ پاتا رہا۔

ہمدرد مطب، دیہاتی معالج اور ہمدرد عطار ہمدرد دواخانہ وقف ہمدرد مارگ، لال کنواں دہلی سے شائع ہوئے اور ان کتب کے علاوہ ہمدرد طبی مرکبات کی نہایت جامع فہرستیں اور علاج الامراض سے متعلق رسائل اور اشتہارات بڑے پیمانہ پر شائع ہوتے رہے۔ دفتر جامعہ طبیہ دہلی سے ایک قرابادین بہ عنوانِ ''قرابادین مجیدی'' شائع ہوئی۔ ہمدرد لٹریچر سے اطبا، طلبہ اور شائقین طب نے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا۔ ہمدرد دواخانہ سے ابتداء ۱۹۳۱ء میں حکیم صاحب نے رسالہ ہمدردِ صحت جاری فرمایا۔ اس رسالہ میں ہندستان کے مشہور اطباء کے مقالات و مضامین آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی روئیدادیں، طبی خبریں اور ہمدرد مرکبات کی فہرستیں مسلسل شائع ہوتی رہیں۔ اس رسالہ سے اطبا اور طلبہ اور حامیان طب فیضیاب ہوتے رہے۔ ایک مدت کے بعد یہ رسالہ بند ہوا اور اس کے بجائے اخبار ہمدرد، پندرہ روزہ جاری ہوا۔ اس اخبار میں بھی اطبائے ہند کے مضامین اور آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کی روئیدادیں اور دیگر خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں اور اطباء فیضیاب ہوتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

مسیح الملک حکیم اجمل خاں نے دہلی میں آل انڈیا آیورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس قائم کی۔ نومبر ۱۹۱۰ء میں اس کانفرنس کا پہلا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ اطبائے لکھنؤ نے اس کانفرنس سے اختلاف ظاہر فرمایا۔ علامہ حکیم سید غلام حسنین کنتوری نے اس کے خلاف ایک مقالہ تحریر فرما کر کانفرنس کے اجلاس میں پیش کرنے کے لیے ارسال فرمایا۔ یہ مقالہ کانفرنس میں نہیں پڑھا گیا۔ اس پر علامہ کنتوری نے اپنا شکایتی مراسلہ آل انڈیا شیعہ گزٹ مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۱۱ء میں شائع کرایا۔ حکیم عبدالعزیز صاحب اور حکیم عبدالرشید صاحب علامہ کنتوری کے اس نظریہ کے موید اور حامی تھے۔ اس اختلاف کے نتیجہ میں اطبائے لکھنؤ نے ۲ر جولائی ۱۹۱۱ء کو انجمن طبیہ قائم کی جس کے صدر حکیم میر سید محمد نواب اور سکریٹری حکیم مرزا محمد تقی صاحب مقرر ہوئے۔ مذکورہ اختلاف کے بعد طب یونانی کی ایک جداگانہ کانفرنس بنام آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی میں قائم ہوئی اور انجمن طبیہ کانفرنس کے منصب صدارت پر ۱۹۵۲ء میں فائز ہوئے۔ آپ کی سرپرستی اور صدارت میں کانفرنس کے اجلاس کرنول، بُرہان پور، حیدر آباد، بنگلور، مدراس، بمبئی، شملہ، علیگڑھ، بنارس، جالندھر، کلکتہ وغیرہ ہندستان کے مشہور شہروں میں اعلا پیانہ پر منعقد ہوئے۔

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے اجلاس ہوئے وہاں سمینار کا بھی اہتمام کیا گیا۔ سمینار میں اطبا نے تحقیقی مقالات پیش کیے اور سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے تحت یونٹس کے ریسرچ اسکالرز نے بھی تحقیقی مقالات پیش کیے اور اس طرح علم طب کو جدید سائنس اور جدید طبی علوم کی روشنی میں فروغ حاصل ہوا۔ بعض سمینار نیشنل معیار پر اور بعض انٹر نیشنل معیار پر بھی منعقد ہوئے جس کی بنا پر طب یونانی نے انٹر نیشنل پیانہ پر فروغ پایا۔

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی نے حکیم صاحب کی سرپرستی میں طب واطبا کے حقوق نہ صرف بحال کرانے بلکہ اس طب کو آیورویدک اور طب جدید کے مساوی حقوق حاصل کرانے کے لیے جدوجہد کی اور طب یونانی کو دیگر طبوں کے دوش بدوش لا کھڑا کیا۔

Marfat.com

حکیم صاحب کے خطبات صدارت جو آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے اجلاس میں ۱۹۵۲ء تا ۱۹۹۳ء پیش کیے مجموعی طور ڈاکٹر خاور ہاشمی صاحب نے مرتب فرما کے بعنوان ''خطبات حمید'' ۱۹۹۵ء میں شائع فرمائے ہیں۔

اس کالج کے لیے ایک عالی شان عمارت مع ساز و سامان ہمدرد نگر تغلق آباد نئی دہلی میں تعمیر کرائی اور ہمدرد طبی کالج ۱۹۷۳ء میں، اس کالج کی نئی عمارت میں منتقل فرمایا اور اس کالج سے متعلق مجیدیہ اسپتال عالی شان مع ساز و سامان مرضیٰ کے معالجہ کے لیے تعمیر کرایا اور جب حکیم صاحب کے دیرینہ منصوبے کے مطابق جامعہ ہمدرد یونیورسٹی قائم ہوئی اور حکیم صاحب چانسلر ہوئے تو فیکلٹی آف میڈیسن کے تحت ہمدرد طبی کالج نے مزید فروغ پایا۔ علم الادویہ اور معالجات سے متعلق پوسٹ گریجویٹ شعبے قائم ہوئے اور سنا ہے کہ پوسٹ گریجویٹ شعبۂ گریجویٹ شعبۂ کلیات کا افتتاح بھی زیر غور ہے۔ حکیم جمیل احمد فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین کے عہدہ پر فائز ہیں۔

ہمدرد ریسرچ کلینک اینڈ نرسنگ ہوم ہمدرد دواخانہ قائم فرمایا۔ حکیم عبدالرزاق صاحب اس ادارہ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ رہے۔ اس ادارہ کے لیے حکیم صاحب نے ایک عالی شان عمارت آصف علی روڈ پر تعمیر کرائی اور یہ ادارہ اسی عمارت میں منتقل ہوا۔

حکیم عبدالحمید صاحب نے ریسرچ و تحقیق علم طب کی جانب بھی خصوصی توجہ مبذول فرمائی۔ اس مقصد کے لیے آپ نے ایک باقاعدہ شعبہ ادارۂ تاریخ و تحقیق طب قائم فرمایا اور اس ادارہ سے ایک رسالہ بزبان انگریزی ''اسٹڈیز اِن ہسٹری آف میڈیسن اینڈ سائنس'' جاری فرمایا۔ اس رسالہ میں طبی تحقیقی مضامین مسلسل شائع ہوتے رہے۔ حکیم صاحب کی تحریک پر القانون فی الطب مصنفہ شیخ الرئیس بو علی سینا کی جلد اول و دوم و سوم کے تنقیدی ایڈیشنز کے علاوہ شیخ الرئیس کے تحقیقی رسالہ ''الادویۃ القلبیہ'' کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہوا ہے۔ اسی ادارے سے قاموس القانون فی الطب لابن سینا ۱۳۸۷ء/۱۹۶۷ء میں شائع ہوا ہے۔ یہ قاموس بہ اعتبار حروف تہجی مرتب کی گئی ہے اور محققین کے لیے سود مند

ہے۔ کتب مذکورہ کے علاوہ میڈیکل ریسرچ ہمدرد نیشنل فاؤنڈیشن کی جانب سے پروفیسر آر۔بی اردو، آنریری ایڈوائزر میڈیکل ریسرچ کی تصنیف کردہ کتاب "ڈیولپمنٹ آف یونانی ڈرگس فروم ہربل سورسز اینڈ دی رول آف ایلیمنٹس ان دیر میکینزم آف ایکشن" ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔

کتاب مذکورہ کی اشاعت کے بعد حکیم صاحب نے کلیات طب کے شعبۂ علم العناصر Elementalogy کی تحقیق پر خصوصی توجہ فرمائی اور اس موضوع پر سمینار منعقد کرایا۔ اس سمینار میں پیش کیے گئے مقالات مجموعی طور پر شائع بھی کرائے۔ علاوہ ازیں ایک کتاب بزبان انگریزی میڈیکل ایلیمنٹالوجی کے عنوان سے انسٹی ٹیوٹ آف ہسٹری آف میڈیسن اینڈ میڈیکل ریسرچ ہمدرد نگر نیو دہلی سے ۱۹۸۷ء شائع ہوئی۔ یہ کتاب انڈیا پاکستان اور بنگلہ دیش میں علم العناصر پر کیے گئے تحقیقی کام سے متعلق ایک جامع ببلیوگرافی ہے جو محققین طب کے لیے نہایت مفید ہے۔

حکیم صاحب کو مطالعہ کا ذوق ہمیشہ رہا اور طبی تحقیق و ریسرچ کے سلسلہ میں جو قدیم و جدید کتب شائع ہوئیں اُن کے حصول کا شوق بھی رہا اور اس طرح ایک طبی کتب خانہ آپ نے اپنی سرپرستی میں ایسا تیار کرایا کہ جو محققین علم طب کے لیے ایک زبردست خزانہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کتب ہمدرد سنٹرل لائبریری کی عالی شان عمارت کی تکمیل کے بعد اس میں منتقل کر دیا گیا۔ اس طبی کتب خانہ میں مطبوعات کے علاوہ مخطوطات کا بھی ایک بڑا ذخیرہ محفوظ ہے۔ یہ کتب خانہ ہر لحاظ سے ایک قابل قدر کتب خانہ ہے جہاں محققین علم طب استفادہ کرنے میں مصروف و مشغول نظر آتے ہیں۔

ہمدرد طبی کالج

حکیم الیاس خاں صاحب (متوفی ۲۶ر فروری ۱۹۶۳ء) نے ۱۹۳۵ء میں شیدی پورہ میں جامعہ طبیہ قائم فرمایا۔ ۱۹۴۷ء کے ہنگامہ کے بعد گلی قاسم جان دہلی میں جامعہ

Marfat.com

طبیہ اسی عمارت میں منتقل ہوا کہ جس میں حکیم عبدالمجید صاحب برادر بزرگ مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب نے مدرسہ طبیہ قائم فرمایا تھا۔ اس کے بعد اس کالج کو ہمدرد ٹرسٹ کے حوالے کر دیا گیا تاکہ یہ کالج فروغ پائے۔ حکیم عبدالحمید صاحب نے اس کالج کی سرپرستی قبول فرمائی اور اس کے فروغ کے لیے سعیِ بلیغ فرمائی۔ صدر الاطبا حکیم الیاس خاں صاحب، شفاء الملک حکیم عبداللطیف صاحب، حکیم گردت سنگھ الگ صاحب اور حکیم رام لبھایا صاحب اس کالج کے بالترتیب پرنسپل رہے اور ۱۹۷۳ء میں یہ کالج ہمدرد طبی کالج کے نام سے موسوم ہوا اور حکیم جمیل احمد صاحب اس کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ حکیم عبدالحمید صاحب نے اس کالج کے لیے ایک عالیشان عمارت تعمیر کرائی اور اسی کے قریب ہی مجیدیہ اسپتال تعمیر کرایا جس کے میڈیکل آفیسر حکیم شکیل احمد تمنا مقرر ہوئے۔

حکیم محمد سعید دہلوی

آپ حکیم حافظ عبدالمجید دہلوی کے فرزند اصغر اور حکیم عبدالحمید صاحب بانی و چانسلر جامعہ ہمدرد دہلی و چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے برادر اصغر تھے۔ ۹/ جنوری ۱۹۲۰ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ عربی و فارسی کی تعلیم مولانا قاضی سجاد حسین صاحب سے حاصل کی۔ ۱۹۳۶ء میں طبیہ کالج دہلی میں داخل ہوئے اور ۱۹۳۹ء میں طبیہ کالج کا آخری امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کر کے سند حاصل کی۔

آپ نے بھی اپنے برادر اکبر حکیم عبدالحمید صاحب کے نقشِ قدم پر چل کر مسیح الملک حکیم اجمل خاں کے مشن کو پاکستان میں فروغ دیا۔ آپ ایک کامیاب طبیب ہونے کے ساتھ ایک لائق مصنف بھی تھے۔ آپ ایک بین الاقوامی شخصیت کے حامل تھے۔ فروغ علم طب کے لیے آپ نے اعلیٰ کارنامے انجام دیے۔ کراچی، پاکستان میں ہمدرد یونیورسٹی اور مدینۃ الحکمت کے بانی تھے اور اسلام آباد میں بھی آپ نے ہمدرد یونیورسٹی قائم کی۔ یہ ادارے دنیائے علم و حکمت میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہیں۔

آپ نے ناظم آباد کراچی میں ہمدرد دواخانہ اعلیٰ پیانہ پر قائم فرمایا اور ہمدرد فاؤنڈیشن کراچی، پاکستان کی بنا کی۔ رسالہ "اخبار الطب" جاری فرمایا جو آپ کے علمی وطبی کارناموں کا ایک منتخب ترجمان تھا اور اس رسالہ میں پاکستان و ہندستان کے ماہر اطباء کے مضامین و مقالات بھی شائع ہوتے رہے۔ راقم السطور کے مقالات اور دقائق الکلیات پر تبصرہ بھی اخبار الطب میں شائع ہوا۔

آپ حکومت پاکستان میں مشیر طب اور گورنر صوبۂ سندھ کے عہدۂ جلیلہ پر بھی فائز رہے۔ دورِ حاضر میں آپ متعدد قومی، طبی اور سماجی تنظیمات کے روحِ رواں رہے۔

پاکستان میں آپ کے عروج کو حاسدان ملت برداشت نہ کر سکے اور نہ معلوم بندوق برداروں نے ۱۷/اکتوبر ۱۹۹۸ء کی صبح آپ کو گولیوں سے شہید کیا۔ اور آپ کے ساتھ آپ کے معاون حکیم عبدالقادر قریشی اور ولی محمد چپراسی بھی شہید ہوئے اور ان کا دفن "مدینۃ الحکمت" میں واقع ہوا۔

حکیم محمد سعید شہید فن طب کی وارث ان کی اکلوتی بیٹی سعدیہ راشد ہیں جو پاکستان میں ان کے اداروں کی سرپرست ہیں۔

اقبال احمد قریشی فرزند ارجمند حکیم محمد حسن قریشی صاحب نے اپنی تالیف کردہ کتاب الصحت میں حکیم محمد سعید صاحب کے حالات پر بھی واضح طور سے روشنی ڈالی ہے۔

حال ہی میں ڈاکٹر خاور ہاشمی صاحب آرگنائزنگ سکریٹری آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس دہلی نے ہمدرد کا خصوصی نمبر "شہید حکیم محمد سعید نمبر" ان کی یادگار میں نہایت آب و تاب سے مرتب فرما کے شائع کیا ہے جو درحقیقت حکیم محمد سعید صاحب کے اعلیٰ علمی وطبی کارناموں کی ایک جامع دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس یادگار نمبر میں حکیم محمد سعید صاحب سے متعلق ہندستان اور پاکستان کے اُن مشاہیر کے مضامین اس میں شائع ہوئے ہیں جو شہید فن طب حکیم سعید صاحب سے خصوصی رابطہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

ہمدرد دواخانہ دہلی (وقف) کی تیار کردہ

مخصوص ادویۂ مرکبہ

ہندوستان میں خاندان شریفی کے زوال کے بعد حکیم عبدالحمید صاحب طب یونانی کے قائد کی حیثیت سے ممتاز ہوئے۔ آپ نے مسیح الملک اجمل خاں کے مشن کو فروغ دیا اور بام عروج پر پہنچایا۔ آپ نے ہمدرد دواخانہ کی جانب خصوصی توجہ فرمائی اور اپنے تجربات کے بعد مرکبات کو زود اثر بنایا اور جدید ناموں سے موسوم کر کے ان کی اعلیٰ معیار پر تیاری اور دیدہ زیب پیکنگ میں ان کو محفوظ کرانے کا انتظام فرمایا۔ جس کی بناء پر مرکبات ہمدرد دواخانہ، نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ممالک میں بھی مقبول ہوئے۔ قرابادین اور بعض مخصوص مرکبات کی جامع فہرست ہندوستانی دواخانہ سے شائع ہو چکی تھی۔ ہمدرد دواخانہ سے اسی قسم کی مزید جامع اور زیادہ بہتر فہرست مرکبات کی جدید ترتیب و تدوین کے ساتھ شائع کی۔ یہ جامع فہرستیں نو آموز اطبا کے لیے بہت مفید ثابت ہوئیں۔ اس کے ساتھ ہی حکیم عبدالحمید صاحب نے ہمدرد مطب، دیہاتی معالج اور قرابادین مجیدی وغیرہ شائع کرائیں اور طبی فارما وپیا، نیشنل فارما کوپیا کمیٹی سے مدون کرا کے وزارت صحت و خاندانی بہبود کو منظوری کے لیے ۱۹۹۵ء میں ارسال کیا۔ لیکن ہنوز اس کی منظوری نہیں ہوئی۔

قرابادین مجیدی پر تبصرہ فرماتے ہوئے ڈاکٹر خاور ہاشمی ارقام فرماتے ہیں:

> جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ حکیم عبدالحمید صاحب نے من جملہ دوسری چیزوں کے دواسازی کے طور پر طویل تجربات کیے ہیں۔ انھیں دواسازی کے عمل میں ہر دشواری اور کمی کا براہ راست تجربہ ہوا۔ دوسرے یہ کہ حکیم صاحب نے ہمیشہ یہ کوشش کی کہ فن طب کا فیضان پورے ملک میں خاص طور سے نچلے معاشی طبقوں تک پہنچے۔ چنانچہ وقت کی

Marfat.com

ضرورت، ملک کے عوام کی اقتصادی سکت کو انھوں نے دواسازی کے وقت برابر ملحوظ رکھا۔ اسی کے ساتھ حکیم صاحب نے یہ بھی کوشش کی کہ دواؤں کی صحیح تاثیر اور افادیت برابر قائم رہے۔ یہ کوئی آسان بات نہیں ہے۔ لیکن حکیم صاحب نے اپنے انتھک تجربات میں کامیابی حاصل کی۔

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے بے حد اصرار پر اور عوام تک اپنے فن کا فائدہ پہنچانے کے جذبے سے حکیم صاحب نے دواسازی میں اپنے پچہتر سالہ تجربات کا نچوڑ ''قرابادین مجیدی'' کے نام سے شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس نے اسے شائع کیا اور اس کی مقبولیت کا ثبوت یہ ہے کہ اس کے متعدد ایڈیشن اب تک شائع ہو چکے ہیں۔

(قومی آواز، دہلی۔ ۱۳ر جولائی ۱۹۹۸ء)

قرابادینی مرکبات، قرابادین کبیر مولفہ حکیم محمد حسین، قرابادین قادری مولفہ حکیم محمد اکبر ارزانی، قرابادین اعظم مولفہ حکیم اعظم خاں، دہلی کے مرکبات مولفہ حکیم رام لبھایا سے استفادہ کر کے تیار کرائے جا سکتے ہیں۔ اور حسب ضرورت اصول نسخہ نویسی کے مطابق دوران معالجہ مریضوں کو استعمال کرائے جا سکتے ہیں۔

برادرِ عزیز حکیم سید محمد شجاع الدین حسین ہمدانی، ہمدرد دواخانہ وقف دہلی سے تقریباً چودہ برس وابستہ رہے اور انھوں نے اپنے تجربات کی روشنی میں امراض جسمانی کے لیے ادویۂ مرکبہ کی جامع فہرست تیار کی۔ مولف نے دیگر قرابادینات کے علاوہ اس فہرست ادویہ مرکبہ سے بھی استفادہ کر کے نو آموز اطبا کے لیے ضروری المطب ادویۂ مرکبہ کی ایک فہرست مرتب کی ہے جو درج ذیل ہے۔

ادویۂ مرکبہ کی مقدار اور طریق استعمال قرابادینات اور ہندوستانی دواخانہ دہلی یا ہمدرد دواخانہ دہلی کے مطابق حسبِ ضرورت تجویز فرمائیں۔

فہرست ادویۂ مرکبہ ساختہ ہمدرد دواخانہ

اکسیر الاطفال: بچوں کے معدے کو صحیح حالت میں رکھتی ہے۔ بدہضمی کو رفع کرتی ہے۔

اکسیر پائیریا: مسوڑھوں کو طاقت دیتا ہے۔ ہلتے ہوئے دانتوں کو جما دیتا ہے۔

اکسیر سُعال: نزلہ و سعال میں مفید ہے۔ ایک ٹکیہ شہد کے ساتھ استعمال کریں۔

اکسیر سواروگ: زچگی کے بعد بعض خواتین سواروگ میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور منہ میں چھالے پڑ جاتے ہیں۔ دست آتے ہیں۔ کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ یہ قرص ایسی حالت میں بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ صبح و شام ایک ایک قرص ہمراہ آب استعمال کریں۔

اکسیر شفا: ہر قسم کے جنون کے لیے بہترین دوا ہے۔ جنون کے عوارض میں بہت جلد تخفیف ہو جاتی ہے۔ ایک ٹکیہ صبح ایک شام تازہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔

الاحمر: اعصاب تناسلی کی افسردگی اور بے عملی دور کرتی ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کر کے نامردی کو دور کرتی ہے۔ اسے جاڑے کے موسم میں صرف بوڑھے اور سرد مزاج کے نوجوان ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ ایک قرص مکھن میں ملا کر کھائیں۔

اوجاعی: وجع المفاصل اور گٹھیا (نقرس، گاوٹ) کے مریض اس دوا سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

بخور دمہ: دمہ کے دورے کی حالت میں جب کہ مریض بے چین ہو۔ لیٹ نہ سکتا ہو اور دقتِ تنفس کی وجہ سے پسینوں سے شرابور ہو۔ بخور دمہ کا استعمال سکون بخش ثابت ہوتا ہے۔ دو تین انگاروں پر ذرا سا بخور دمہ چھڑک کر اس کا دھواں سانس کے ساتھ کھینچیں۔ فوراً دورہ رُک جائے گا۔

بلوطی: جریانِ منی، جریانِ مذی اور جریانِ ودی۔ بلوطی ان تینوں قسم کے جریان میں مفید ہے۔

پچنول: کھانا خوب ہضم کرتا ہے۔ پیٹ کا بھاری پن فوراً دور کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کے لیے پچنول خاص طور پر مفید ہے جن کا زیادہ وقت ایک ہی جگہ بیٹھ کر کام کرتے گزرتا ہے۔

Marfat.com

کھانا کھانے کے بعد دو ٹکیاں کھائیں۔

پیچ: پیچ اسہال اور پیچش کی یقینی دوا ہے۔ معاء مستقیم کے ورم کو دور کرتی ہے۔ اور ان کی اندرونی سطح پر جو زخم ہو جاتے ہیں ان کو بڑی خوبی سے بھر دیتی ہے۔

صبح تازہ پانی کے ساتھ ایک قرص نگل لیا جائے۔ شدید حالت ہو تو شام کو چار بجے یا رات کو سوتے وقت بھی ایک قرص کھا لینا چاہیے۔ بچوں کو ان کی عمر کے مطابق نصف یا چوتھائی قرص دیا جائے۔

تریاقِ فشار: ضغطۃ الدم قوی میں مفید ہے۔

تریاقِ مثانہ: گردہ و مثانہ کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن کو دور کرتا ہے۔ ۶ ماشہ صبح کو کھائیں اوپر سے شربت بزوری ۴ تولے پانی میں گھول کر پئیں۔

تریاق نزلہ: نزلہ کو روکتا ہے۔ کھانسی کے لیے مفید ہے۔ اگر اسے عرصہ تک استعمال کیا جائے تو نزلہ کی دائمی شکایت جاتی رہتی ہے۔

صبح یا رات کو سوتے وقت ایک تولہ استعمال کریں۔

ٹانزل: امراضِ حلق (گلے کی بیماریوں) کے لیے ٹانزل ایک آزمودہ مرکب ہے۔

جربین: خارش کی بہترین دوا ہے جو ہمدرد ریسرچ لیباریٹری میں با قاعدہ کیمیاوی اور طبی تحقیقات کے بعد تیار کی گئی ہے۔ جلد پر بے تکلف لگائی جا سکتی ہے۔

جرنائڈ: اعضائے تناسل کی بڑھی ہوئی حس کو نارمل کر کے اور غشائے مخاطی، غدۂ مذی، اوعیہ منی نیز خصیتین کے امتلائے خون کو دور کرنے کے بعد پیشاب کی جلن، جریان منی، جریان مذی، جریان ودی اور احتلام کی کثرت کو روک دیتا ہے۔

جوہری: سوداوی امراض مثلاً آتشک و گٹھیا کے لیے ایک کامیاب اور نفیس دوا ہے۔

جینٹول: جینٹول میں حیوانی خصیوں کا جوہر ایک خاص کیمیائی ترکیب سے نکال کر شامل کیا گیا ہے۔ خصیہ ہی اعضائے تناسل میں ایک ایسا عضو ہے جس کی رطوبت اور جس کے پیدا کردہ ہارمون حقیقی مردانگی کے ضامن ہوتے ہیں۔ جینٹول اعضائے تناسل خصوصاً خصیوں

Marfat.com

کی رگوں اور پٹھوں کی آخری شاخوں سے جذب ہو کر مرکز نخاع پر محرک اور مقوی اثر کر کے نعوظ پیدا کرتا ہے۔ اسی کے یہ طلاء عضو کی ساخت اور اس کی رگوں نیز پٹھوں کو طاقت دیتا ہے۔ عضو کی رگوں میں ٹھہرے ہوئے خون کو رواں کرتا ہے اور جذب ہو کر غذائیت بخشتا ہے۔ بڑھاپے کی کمزوری سے عضو میں جو ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے میں مفید ہے۔ جینٹول کے پانچ قطرے بادام یا پستہ کے تھوڑے سے تیل ملا کر کمر کے آخری حصہ، کنج ران اور پیڑو پر بھی ملنا چاہیے۔

حب احمر: یہ گولیاں مردانہ طاقت کو ابھارتی ہیں۔ اعصاب میں تحریک پیدا کر کے باہ کو بڑھاتی ہیں۔ آدھی گولی مکھن میں رکھ کر یا دودھ کے ہمراہ کھانی چاہیے۔ ایک ہفتہ کے بعد ایک گولی کر دینی چاہیے۔ بوڑھے شروع ہی سے ایک گولی استعمال کریں۔

حب حمل: بانجھ عورت کے لیے نہایت مفید ہے۔ ہر مہینہ ایام ماہواری کے بعد ایک گولی معجون سوچرس ۷ ماشہ کے ساتھ تین روز متواتر صبح و شام استعمال کریں۔

حب خاص: خون کی سرخی اور اس کے سرخ دانوں نیز خون کی غذائی طاقت اور صلاحیت میں اضافہ کر کے جسم میں قوت و توانائی اور باہ میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ ایک گولی صبح کے وقت پاؤ بھر دودھ کے ہمراہ کھائیں۔

حب شفاء: نزلہ، زکام اور کھانسی و دمہ کے لیے مفید ہے۔ ایک ایک گولی صبح و شام پانی سے استعمال کی جاتی ہے۔

حب شہیقہ: بچوں کی کالی کھانسی کے لیے مفید ہے۔ صبح و شام ایک ایک گولی شیر گاؤ یا پانی میں گھول کر پلائیں۔

حب مبہی خاص: نظام عصبی اور نظام غددی میں ان کے حیات بخش اثر سے از سر نو جوانی کی امنگ پیدا ہو جاتی ہے۔ نظام عصبی کے اضمحلال کو دور کرتی ہیں۔ قوتِ باہ پیدا کرتی ہیں۔

حب مدر: ایام ماہواری کی خرابی کو رفع کرتی ہیں۔ ان سے حیض کھل کر ہو جاتا ہے۔ ایام مقررہ سے تین دن پہلے ایک ایک گولی صبح، دوپہر، شام کو کھانی چاہییں۔ حالت ایام

Marfat.com

میں نہ کھائیں۔

حب مرواریدی: یہ گولیاں عورتوں کی ان مخصوص اور پوشیدہ شکایتوں کو دور کرتی ہیں جو ان کی قوت اور تندرستی کو آہستہ آہستہ خراب کر دیتی ہیں اور جوانی میں بڑھاپے کی حالت پیدا کر دیتی ہیں۔ رحم سے رطوبت کا جاری رہنا، جریان منی وغیرہ ان شکایتوں کے نام ہیں اور ان کے جو نتیجے کچھ عرصے کے بعد ظاہر ہوتے ہیں وہ درد انگیز ہیں۔ سفید رطوبت جو عورت کے رحم سے جاتی ہے وہ عورت کو نہایت کمزور کر دیتی ہے یہ گولیاں اس کو دور کرتی ہیں۔ سیلان کو روکتی ہیں۔ جریان کو کھوتی ہیں۔ نہایت زوداثر ہیں۔ ایک ایک گولی صبح و شام دودھ یا عرق عنبر ۲ تولہ کے ساتھ استعمال کی جائے۔ گرم و بادی اور ثقیل اشیاء سے پرہیز۔

حب مصفی خون: فساد خون کے لیے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ بچہ کو اس کی ماں کے دودھ میں گھس کر دیں۔ اس سے بڑے بچوں کے لیے ایک گولی سے ۲ گولی تک اور بڑے آدمی ۴ گولی شربت عناب کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

حبوب مقوی معدہ: یہ گولیاں کھانے کو جلد ہضم کر دیتی ہیں۔ ریاح کو تحلیل کرتی ہیں۔ بدہضمی نہیں ہونے دیتیں۔

حب ملذذ: طرفین پر یکساں اثر کرتی ہے اور بہت ہی کیفیت دیتی ہے۔ ایک گولی چنبیلی کے تیل میں گھس کر وقت سے تھوڑی دیر پہلے سر عضو پر لیپ کریں۔

حب ممسک طلائی: امساک پیدا کرتی ہیں۔ یعنی مادۂ منویہ کو جلد خارج نہیں ہونے دیتیں۔ باہ کو قوی کرتی ہیں۔ مباشرت سے دو گھنٹے پہلے اور غذا ہضم ہونے کے بعد ایک گولی پاؤ بھر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

حب نشاط: اعصاب اور مراکزِ اعصاب کو قوت دے کر باہ میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ نظام عصبی کے اضمحلال کو دور کرتی ہیں۔ اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہیں۔ رقت منی اور جریان کے نتیجے میں جو ضعفِ باہ ہوتا ہے اس کے لیے بہت مفید ہیں۔ جماع سے ایک گھنٹہ

Marfat.com

پہلے دو گولیاں دودھ کے ساتھ کھائیں۔

دواء الشفاء: جنون اور پاگل پن کی مشہور دوا ہے۔ بے خوابی کو رفع کرتی ہے۔ ہسٹریا کے لیے کار آمد ہے۔ خون کا دباؤ کم کرتی ہے۔ ایک قرص دودھ یا پانی سے کھائیں۔

دوائے آبزن: بندشِ حیض اور دشواریِ حیض کی صورت میں اس دوا کے جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھایا جاتا ہے۔

دوائے ٹکور: عام طور پر طلاء کے استعمال سے پہلے اس کی پوٹلی سے عضو پر سینک کی جاتی ہے۔ یہ رگوں میں رکے ہوئے خراب اور ناقص خون کو رواں کر دیتی ہے اور رگوں نیز شرائین میں لچک پیدا کر کے انھیں پھیلا دیتی ہے۔ جس کے نتیجے میں دورانِ خون زیادہ ہو کر عضو کی معقول طریقہ پر پرورش ہونے لگتی ہے۔ دوائے ٹکور عضو کی اسفنجی ساخت میں پھیلنے اور بڑھنے کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ جوانی کی غلط کاریوں سے عضو میں جو نقائص پیدا ہو جاتے ہیں انھیں دور کر کے آئندہ استعمال ہونے والے طلاؤں کی تاثیرات کے لیے زمین ہموار ہوتی ہے۔

دوائے سنگ: گردہ و مثانہ کی پتھری کے لیے بہترین دوا ہے۔ پتھری کو آہستہ آہستہ ٹکڑے ٹکڑے کر کے نکال دیتی ہے۔ درد گردہ کو رفع کر دیتی ہے۔ ایک رتی یہ دوا ایک تولہ سکنجبین بزوری یا شربت آلو بالو میں ملا کر دیں۔

دوائے غرغرہ: منہ کے دانوں، چھالوں اور گلے کے غدد کے لیے مفید ہے۔ ۲ تولے پاؤ سیر پانی میں جوش دے کر غرارہ کریں۔

دوائے گلو: گلے کی ہر قسم کی تکلیف کے لیے مفید ہے۔ بڑھے ہوئے غدد (ٹونسلائٹس) کے لیے مفید ہے۔

۰۰ اہلی: [illegible] شکایت کے لیے مفید ہے۔

ذوبالی: بڑھتی ہوئی تلی کو جلد گھٹا دینے والا مکسچر ہے۔

روغن داد: چند بار لگانے سے داد جاتا رہتا ہے۔ داد کو کپڑے سے رگڑ کر لگایا جاتا ہے۔

Marfat.com

روغن سعفہ: گنج کے لیے مفید ہے۔ مقامِ ماؤف پر پھریری سے لگائیں۔
روغن سوزاک جدید: یہ روغن نئے اور پُرانے سوزاک کے لیے مفید ہے۔
روغنِ شفا: فالج، لقوہ اور پنڈلیوں کے درد کے لیے مفید ہے۔ باہ کو قوت دیتا ہے۔
روغن قوبا: داد کے لیے مفید ہے۔ داد کو کھجا کر لگایا جاتا ہے۔
زنبیلا: ہاضمہ خراب ہو تو اس کے لیے زنبیلا بہترین دوا ہے۔ حمل کے دنوں کی متلی اور قے کی شکایت کے لیے زنبیلا بہت مفید ہے۔
سنکارا: ایک نفیس جنرل ٹانک ہے۔ یہ ٹانک دیسی جڑی بوٹیوں کے جوہر اور ان تمام وٹامنوں سے تیار کیا جاتا ہے جو جسم کے لیے ضروری ہیں۔ اس کے استعمال سے نظام غددی، نظام عصبی، نظام دموی اور دوسرے جسمانی نظاموں کو قوت اور تازگی حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان صحت در اور تنو مند بنتا ہے۔
سیلانول: یہ دوا خاص طور پر سیلانِ مہبلی (وجائنل لیکوریا) کے لیے جس میں ۷۵ فی صدی مریض عورتیں مبتلا رہتی ہیں۔ اکسیری دوا ہے۔
شربت اکسیر خاص: غدد جاذبہ اور تلّی کے افعال کو منظم کر کے انھیں خون کے سفید دانوں (وہائٹ کارپسکلز) کی تیاری پر آمادہ کرتا ہے۔ اور اس طرح بیماریوں کے جراثیم کو فنا کرنے کا سامان بہم پہنچاتا ہے۔
شربت روح افزا: مفرح اور مسکن حرارت اور مقوی دل و دماغ ہے۔
شربت عشبہ خاص: خون کو صاف کرتا ہے اور جرب و حکہ میں مفید ہے۔
شربت فولاد: خون میں حمرۃ الدم کی مقدار بڑھا کر جذب نسیم کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ یہ ضعفِ باہ کے ایسے مریضوں میں بہت مفید ہے جو عام جسمانی کمزوری کے باعث اس مرض کا شکار ہوئے ہوں۔ جو بیماریاں خون سے فولاد کے اجزاء کم کر کے اس کا کیمیاوی تناسب بگاڑ دیتی ہیں۔ ان کے بعد اس کا استعمال حد درجہ ثابت ہوتا ہے۔ یہ خون کے پتلے پن کو دور کر دیتا ہے اور اس کی سرخی میں اضافہ کر کے چہرے کو سرخ کر دیتا ہے۔

۶ ماشہ یا ایک چائے کا چمچہ دونوں وقت غذا کے بعد چاٹ لینا چاہیے۔

صافی: مصفی خون ہے۔ جرب وحکہ (خارش) میں مفید ہے۔

صدوری: نزلہ وسعال، سل ودق میں بہت مفید ہے۔

ضماد مہاسہ: مہاسوں کے لیے، جو جوانی میں منہ پر کثرت سے ہو جاتے ہیں۔ نہایت مفید ہے۔

طلاء شباب آور: یہ طلا عضو کی کجی، لاغری اور کوتاہی کو دور کرتا ہے۔ بوڑھوں کو زیادہ فائدہ پہنچاتا ہے۔

۴ رتی طلاء سر اور سیون بچا کر دس منٹ تک مالش کیا جائے۔ دانے نکل آئیں تو چنبیلی کا تیل لگائیں۔

طلاء عجیب: عضو تناسل کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ پٹھوں کو قوی کرتا ہے اور رگوں میں جو خراب رطوبت پیدا ہو جاتی ہے اس کو تحلیل کرتا ہے۔

۴ رتی یہ طلاء سر اور سیون بچا کر مالش کیا جائے اوپر سے بنگلہ پان نیم گرم باندھیں۔

طلاء مشک والا: باہ کو قوت دیتا ہے۔ کمزوری کو دور کرتا ہے۔ عصبی خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔

طلائے مقوی خاص: عضو مخصوص کے استرخاء (ڈھیلے پن) کو دفع کر کے اس میں سختی پیدا کرتا ہے۔

عرق پیپرمنٹ ولایتی: بدہضمی، ہیضہ اور درد شکم میں مفید ہے۔

عرق چوب چینی بہ نسخۂ خاص: اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ پھوڑے پھنسیوں اور خون کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ مفرح قلب ہے۔ طبیعت کو شگفتہ رکھتا ہے۔

۵ تولے یہ عرق دن کو کھانا کھانے کے بعد پی لیں۔

عرق دسمول: پرسوت میں مفید ہے۔ عورتوں کے درد اعضاء کو دور کرتا ہے۔

ماء اللحم دو آتشہ: دماغ کے عصبی مادے میں تحریک پیدا کر کے اس کی قوت میں اضافہ

Marfat.com

کرتا ہے۔ جگر پر بھی محرک اثر ڈالتا ہے۔ نہایت مشتہی اور ہاضم ہے۔ عام جسمانی اور عصبی کمزوری نیم ضعف باہ کو دور کرتا ہے سردی کے موسم میں ہر عمر کے مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں

عروسک: اندام نہانی اور رحم کی اکثر شکایتوں کے لیے تیر بہدف ہے۔ مہبل کی غیر معمولی رطوبت کو خشک کر دیتی ہے۔ عروسک، اعواج الرحم کی تمام صورتوں میں مفید ہے۔ رحم میں سکیڑ اور مہبل میں تنگی پیدا کرتی ہے۔

غازۂ حسن افزا: چہرہ پر ملاحت اور خوبصورتی پیدا کرنا ہو تو ہمارا غازۂ حسن افزا استعمال کیجیے۔ چہرہ کی جھائیاں، داغ اور مہاسے دور کرتا ہے۔ چہرہ کے رنگ کو صاف شفاف بنا دیتا ہے۔ جلد کو نرم اور خوشبودار کرتا ہے۔ رات کو ٦ ماشے یہ غازہ قدرے پانی میں آمیز کر کے چہرہ پر لگائیں۔ صبح منہ دھو ڈالیں۔

فرزین: رحم اور متعلقات رحم میں جو ورم ہوتا ہے اور جو حساسیت وہاں بڑھ جاتی ہے۔ اس کا ازالہ کرتا ہے۔ فرزین سیلان الرحم کے علاج میں ایک مفید مرکب ہے۔ فرزین کے بعد عروسک کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔

قرص اجامیہ: موسمی بخار (ملیریا) میں مفید ہے اور ملیریا کے جرثومہ کو بالکل ہلاک کر کے تعفن الدم سے بچا لیتا ہے۔

قرص الکلی: یہ ٹکیاں ہاضم ہیں۔ کھانے کے بعد جو معدہ سے گلے تک سوزش ہوتی ہے۔ اسے دور کرتی ہیں۔ نہایت مفید ہیں۔

قرص تیفودیہ: حمی معویہ یا ٹائیفائیڈ کے لیے یہ قرص بہت مفید ہیں۔ اس قسم کے بخارات کے جو اثرات آنتوں پر ہوتے ہیں ان کو یہ قرص جلد دور کر دیتے ہیں۔ آنتوں کو قوت پہنچاتے ہیں۔ موتی جھرہ میں دانوں کو جلد نکالنے اور مریض کو تسکین دینے کے لیے قرص تیفودیہ بھروسہ کی چیز ہے۔ بچوں کو ایک قرص دودھ یا ذرا سے پانی یا عرق تیفودیہ ۲ تولے میں گھس کر دینا چاہیے۔ بڑوں کو دو قرص عرق تیفودیہ یا عرق گاؤزبان ۵ تولے کے

Marfat.com

ساتھ دینا چاہیے۔

قرص حمّی جدید: تپ لازم، تپ نوبتی اور ہر قسم کے بخار خصوصاً سل ودق کے بخار میں یہ قرص تریاق اثر ثابت ہوئے ہیں۔ دق وسل کے بخار میں عرق ہرا ابھرا یا ماء الحیات کے ساتھ استعمال کرنے سے درجۂ حرارت میں کمی ہو جاتی ہے۔

قرص حلتیت: پیٹ کے ریاحی درد کو دور کرتا ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ بھوک لگاتا ہے۔ دو دو قرص بعد غذا کھائیں۔

قرص سحر اور ماء الحیات: ان کے استعمال سے کھانسی کی شدت نیز بلغم کے اخراج اور نفث الدم میں نمایاں کمی ہو جاتی ہے۔ ان دواؤں کو سل و دق کی حالت میں بے تکلف استعمال کرایا جا سکتا ہے۔

قرص سرطان: تپ دق اور سل میں مفید ہیں۔ کھانسی کو زائل کرتے ہیں۔ ۳ قرص شربت اعجاز کے ساتھ استعمال کریں۔

قرص سوزاک: یہ "قرص سوزاک" ایسے اجزاء سے مرکب ہیں جو پیشاب زیادہ لاتے ہیں۔ سوزاک کی حالت میں اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ پیشاب زیادہ آئے تاکہ اس کے اثر سے پیشاب کی نالی صاف ہو جائے۔ اور دُھل جائے۔ قرص سوزاک کے اجزا زخم بھرنے والے بھی ہیں۔ اس لیے یہ زخم کو جلد بھرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سوزاک کی ابتدائی حالت میں یہ قرص اچھا کام کرتے ہیں اور مرض کو رفع کر دیتے ہیں۔ صبح کو پھیکے دودھ کے ساتھ ۴ قرص کھا لیے جائیں۔ اسی طرح چار قرص رات کو سوتے وقت کھائیں۔ گرمی کے موسم میں دہی کے پانی کے ساتھ کھائیں۔

قانزم: پیٹ کی شکایتوں کو دور کرتی ہے۔

کرم مار: کیچوؤں، نک، کیڑوں، چرنوں اور کدو دانوں کے لیے عجیب دوا۔

گاموں: معدہ کے غدد بلغمیہ (میوکس گلینڈز) اور غدد ہضمیہ (پیپ ٹک گلینڈز) کو قوت دے کر غذا ہضم کرتا ہے۔ جگر کو تحریک دیتا ہے۔ خون کی سرخی اور سرخ دانوں میں اضافہ

Marfat.com

کر کے رقت خون (انیمیا) اور عام کمزوری کو دور کرتا ہے۔ خون کی مقدار کو بڑھاتا ہے۔

لبوب اعظم: دماغ کے عصبی مادے کو غذا دے کر اسے قوی کرتا ہے۔ خصیوں کی ساخت اور خصیصات (لاہیولز) اور شبکۃ الخصیہ (ریٹی ٹیسٹیز) کو غذائیت دے کر انھیں قوت بخشتا ہے۔ اس طرح تولید منی کی قابلیت بڑھاتا ہے۔ اوعیہ منی (دیسی کیولی سیمی نے لیز) کو اس رطوبت کی پیدائش پر آمادہ کرتا ہے جس سے منی کی اصلاح اور تعدیل ہوتی ہے۔ اس بنا پر یہ مادہ منویہ کو اولاد پیدا کرنے کے قابل بناتا ہے۔ تناسلی غدد پر مؤثر ہو کر قوتِ باہ پیدا کرتا ہے۔ غدہ قدامیہ کو قوت دے کر ہلکی مقامی تخدیر کے عمل سے امساک بڑھاتا ہے۔

لرزین: یہ ملیریا کے ایک ایک جرثومہ کو خواہ وہ جگر میں چھپا ہوا ہو یا تلی میں، مار ڈالتی ہے۔ لرزین میں دو خاص صفتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اس کے استعمال سے ملیریا کے مریضوں کو کامل شفا ہو جاتی ہے۔ دوسری خصوصیت اس کی یہ ہے کہ جو لوگ اسے بطور پیش بندی استعمال کر لیتے ہیں وہ ملیریا کے حملوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس کے اجزاء جسم اور خون میں شامل ہو جاتے ہیں اور ملیریا کے ہر حملہ کو ناکام بنا دیتے ہیں۔

ماہواری: اکثر خواتین کو ان کے رحم کی کمزوری یا خصیۃ الرحم کے فعل کی خرابی کی وجہ سے ایام کے زمانہ میں شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جسم کا جوڑ جوڑ ٹوٹ جاتا ہے۔ پیٹ میں شدید کرب و بے چینی ہوتی ہے۔ دن صاف نہیں ہوتے۔ غرض ایسی شدید تکلیف کہ برداشت سے باہر ہے۔ ایسی خواتین کے لیے "ماہواری" بے حد مفید ثابت ہوتی ہے۔ یہ رحم کو طاقت دیتی ہے اور خصیۃ الرحم کی اندرونی رطوبت کا رساؤ اعتدال پر لاتی ہے۔ اس سے رُکا ہوا خون ضروری مقدار میں خارج ہوتا ہے۔ اور عورتوں کو مہینہ کی اس تکلیف سے آسانی کے ساتھ نجات ملتی ہے۔

مثانی: اس میں بہترین مسکّن ادویہ کے جوہر شامل ہیں اور ایسی صورت میں استعمال کی جاتی ہے جب اعضائے تناسل کی حس بڑھ جانے کی وجہ سے احتلام کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مثانی پیشاب کی نالی، مثانہ، غدۂ مذی و خصیتین اور ان کی متصلہ ساختوں کے التہاب کو دور کر

Marfat.com

کے اس کو اعتدال پر لے آتی ہے۔ احتلام کو روک دیتی ہے۔

مستورین: ماہواری کی تکلیفوں، ایام کی بے قاعدگیوں، سیلان الرحم اور بیضۃ النساء کی تکلیفوں اور پیڑوں کی دوسری بیماریوں کی نہایت مشہور و مجرب دوا ہے۔

معجون اعظم: نہایت مقوی باہ ہے۔ دماغ اور گردہ کو طاقت دیتی ہے۔ ۶ ماشے صبح کو پاؤ سیر دودھ کے ساتھ کھائیں۔

معجون اکسیر البدن: یہ معجون بہت سے جلدی امراض کو رفع کرتی ہے۔ مسلسل ایک سال تک استعمال کرنے سے بال سفید ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ ۶ ماشہ بوقت صبح کھائیں۔

معجون الکلی: گردوں اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ مقوی باہ ہے۔ ۶ ماشہ یہ معجون صبح و شام دودھ سے کھائی جاتی ہے۔

معجون شباب آور: یہ معجون عنانت کی تمام اقسام یعنی نفسیاتی عنانت، وظیفی عنانت اور عضوی عنانت نیز عنانت شیخوخت کا مکمل اور آخری علاج ہے۔ جنسی مراکز اعصاب اور محیطی اور اختتامی آلات کے نقائص کو دور کرتی ہے۔ دماغی شہوانی مراکز کو بیدار کرتی ہے اور دماغی مراکز سے نخاع کے مرکز نعوظ کو ہیجان بھیج کر باہ میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ یہ غدہ تناسلیہ پر مؤثر ہو کر ان کی رطوبات میں اضافہ کر کے خون کے کیمیاوی تناسب کو برقرار اور اعضائے تناسل کو بیدار رکھتی ہے۔ یہ غددی نظام کو جگا کر اور تھکے ہوئے مراکز دماغی کو تازگی بخش کر انھیں تہیجات بھیجنے اور قبول کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور دماغ میں امتلا پیدا کر کے دغدغہ کو تحریک دیتی ہے۔

معجون مصفی خاص: یہ معجون فسادِ خون اور پھوڑے پھنسی کے لیے اکسیر ہے۔ پرانے سے پرانے سوزاک کو اپنے حیرت انگیز کرشمہ سے اچھا کرتی ہے۔ خارش کو رفع کرتی ہے آتشک کے لیے نہایت مفید ہے۔ گٹھیا کے درد اور جذام میں بھی اس کا کامیاب تجربہ کیا گیا ہے۔ عجیب چیز ہے۔

معجون مقوی رحم: یہ معجون رحم کو قوت دیتی ہے۔ یہ معجون سیلان الرحم (لیکوریا) کے

لیے بھی مفید ہے۔ معجون مقوی رحم کا استعمال عورتوں کی صحت کا ضامن بنے گا اور ان کو وقت سے پہلے بوڑھا ہونے سے بچاتا ہے۔

معجون مقوی و ممسک: یہ معجون قوت مردی کے لیے حیرت انگیز ہے۔ بے انتہا ممسک ہے۔

ملذذ عجیب: مرد کے حشفہ کی نازک ساخت کی حس دقتی طور پر زیادہ کر کے ملذذ عجیب اس کے لیے بھی تلذذ کا سامان بہم پہنچاتی ہے۔ مراکز نخاع سے آلات مجامعت کی طرف امساک کی لہر دوڑنے لگتی ہے جو انزال کو روک کر اس لذت کو اور بڑھا دیتی ہے۔

ممسک بے نظیر: امساک کی قوت بڑھا کر کیف و سرور میں اضافہ کر دیتی ہے۔ یہ مشک، عنبر، یاقوت اور مروارید کا مجموعہ ہے۔ امساک پیدا کرنے کے علاوہ دماغی قوتوں کو بیدار کر کے دماغی افعال میں تیزی پیدا کرتی ہے۔ اعضائے تناسل میں خون کے دوران کو بڑھا کر انھیں غذا دیتی ہے اور ان پر تھکن کا کوئی اثر نہیں ہونے دیتی بلکہ ہیجان اور نعوظ کو بڑھا دیتی ہے۔

منڈوزا: دائمی نزلہ، دانتوں کی خرابی اور کمزوری کے لیے یہ قرص بے حد مفید ہیں۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین اور بچوں کو ضرور استعمال کرائیے۔

مہبول: مہبول۔ اندام نہانی (وجائنا) کے ورم اور وہاں کی دوسری خرابیوں یا تکلیفوں کے لیے لگانے کی خاص دوا ہے۔ اندام نہانی کی سوزش، دُکھن اور وہاں کی رطوبت کے بہاؤ (سیلان مہبلی وجائنل لیکوریا، سیلان کی وہ قسم جو ۷۵ فیصدی مریض عورتوں میں پائی جاتی ہے) کے اصل سبب کو ختم کر کے دور کر دیتی ہے۔

ناشف: سیلان الرحم کا مرض اکثر عورتوں کو ہوتا ہے۔ سیلان الرحم کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً ورم رحم کی وجہ سے سیلان ہو سکتا ہے۔ سوزاک کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ ''ناشف'' زیادہ تر اس حالت میں مفید ہے جب کہ رحم میں کمزوری ہو اور خون میں کیلشیم کی کمی ہو۔ خصیۃ الرحم (اودزیز) کے افعال کو بھی یہ باقاعدہ کرتی ہے۔

نزلی: یہ دوا قاتل جراثیم نزلہ ہے۔

نونہال (بے بی ٹانک): بچوں کے مختلف امراض میں مفید ہے۔ عام جسمانی کمزوری،

Marfat.com

سوکھا (دق الاطفال) ہڈیوں کا نرم اور ٹیڑھا ہو جانا۔ مسوڑھوں کی سوجن، مرض کے بعد کی کمزوری۔ کھردری جلد، جوڑوں کی سوجن، منھ آنا، نزلہ و زکام میں مفید ہے۔

نونہال (گرائپ سیرپ): بچوں کے مختلف امراض میں مفید ہے۔ قبض، بدہضمی اور اپھارا، دودھ ڈالنا، دست پیچش، دانت نکلنا، جگر و تلی کا بڑھنا، نیند میں چونکنا، منہ آنا اور رال بہنا، چنونے اور کیڑے اور پیاس کی شدت میں مفید ہے۔

ہنکولین: ہنکولین زنانہ اعضائے تناسل کی خارش کے لیے اکسیری مرہم ہے۔ خارش خواہ باہر کے حصوں میں ہو۔ خواہ اندام نہانی میں، خواہ آتشک وغیرہ کی چھوت سے ہو یا خون کی خرابی سے، کسی جلدی بیماری کی وجہ سے ہو یا بالوں کی جگہ صفائی نہ ہونے کی وجہ سے جوئیں پڑ جانے سے، ان سب حالتوں میں ہنکولین اپنا حیرت انگیز اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتی۔

ہمدرد بام: دردِ سر، نزلہ، زکام، سینہ کی جکڑن، گلے کی خرابی، کھانسی، عصبی درد جیسے عرق النسا نقرس اور جوڑوں کے درد میں نہایت مفید ہے۔ چوٹ لگ جانے اور روزمرہ کی مختلف تکلیفوں کو رفع کرنے کی ایک نفیس اور موثر دوا ہے۔

ہمدرد مرہم: سب سے پہلا فائدہ یہ ہے کہ تکلیف کی جگہ سکون پیدا کرتا ہے۔ زخم کو بھرنا، چوٹ کے نیلے پن کو دور کرنا، جلی ہوئی جگہ کو صاف کرنا اور چاقو وغیرہ کے زخم کو جراثیم سے پاک رکھنا اس کی خصوصیات میں داخل ہے۔ درد، جلن، اکڑاؤ، کھولن اور چبھن وغیرہ کو فوراً کر دیتا ہے۔ ہمدرد مرہم چربی اور غلیظ چیزوں سے پاک ہے۔

ہمدرد منجن: ہمدرد منجن دانتوں کو صحتمند رکھتا ہے۔ ان میں سچے موتیوں کی آب پیدا کرتا ہے۔ ہمدرد منجن دانتوں کی تمام شکایتوں میں مفید ہے۔ دانتوں کا میلا پن اڑا دیتا ہے۔ منھ کی بدبو دور کرتا ہے اور مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ملتے ہوئے دانتوں کے لیے نہایت مفید ہے۔ خون اور پیپ کو روکتا ہے۔ اس کا مستقل استعمال کرنے والے دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ تکلیفوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

ذخیرہ محمد وقار مجید لاہور

Marfat.com

Khandan-i-Sharifi

Shakhsiyat wa Mamoolat-i-Matab

By
Prof. Hkm. S. Kamaluddin Husain Hamdani

3855

Bakhsh Oriental Public Library
Patna

Marfat.com